حدیث نمبر 1570 سے 3397 تک

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا - کتاب الحج

صحیح مسلم (اُردو)

2

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ و مختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

دار السلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیےاستعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

صحیح مُسلم (اُردو)

2

دارالسلام

© مكتبة دارالسلام، ١٤٣٤ هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
بن مسلم، مسلم بن الحجاج
صحيح مسلم / مسلم بن الحجاج بن مسلم - ط ١ الرياض، ١٤٣٤ هـ
٣ مج. ص: ٧٨٧ مقاس: ٢٤×١٧ سم
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
٨-٢٤٤-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٢) (النص باللغة الاردية)
١- الحديث الصحيح أ. العنوان
ديوي ٢٣٥،٢ ١٤٣٤/٧٤١٧ رقم الإيداع: ١٤٣٤/٧٤١٧
ردمك: ٤-٢٤٢-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (مجموعة)
٨-٢٤٤-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨ (ج ٢)

[redacted] شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب
فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com
Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966
جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04
الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966
ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001
لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دار السلام انٹرنیشنل: 7739309 0321 0044
متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033
انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091
• ہدی بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم ایس بک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091
سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36-لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 00 4 32 372 24,372 400 34,372 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042
• Y بلاک، کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092
کراچی مین طارق روڈ، ڈولمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092
اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092
info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

صحیح مُسلم (اُردو)

كتاب صلاة المسافرين وقصرها — 1570(685) * كتاب الحج — 3397(1399)

2

تالیف: ابوالحسین مُسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمہ اللہ

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

معاونین

قاری طارق جاوید عارفی — مولانا محمد آصف رشید

مولانا عمار فاروق سعیدی — حافظ رضوان عبداللہ

مولانا حذیفہ نصیر گوندل

دارالسلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

فہرست مضامین (جلد دوم)

كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به — قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور 126

١٢- كِتَابُ الزَّكَاةِ — زکاۃ کے احکام ومسائل — 317

١٣- كِتَابُ الصِّيَامِ — روزوں کے احکام ومسائل 427

کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا کا تعارف

صحیح مسلم کی کتابوں اور ابواب کے عنوان امام مسلم رحمہ اللہ کے اپنے نہیں۔ انھوں نے سنن کی ایک عمدہ ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں۔ کتابوں اور ابواب کی تقسیم بعد میں کی گئی ہے۔ فرض نمازوں کے متعدد مسائل پر احادیث لانے کے بعد یہاں امام مسلم رحمہ اللہ نے سفر کی نماز اور متعلقہ مسائل، مثلاً: قصر، سفر اور سفر کے علاوہ نمازیں جمع کرنے، سفر کے دوران میں نوافل اور دیگر سہولتوں کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے یہاں اس حوالے سے کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا کا عنوان باندھ دیا ہے۔ ان مسائل کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے امام کی اقتدا اور اس کے بعد نفل نمازوں کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں۔ آخر میں بڑا حصہ رات کے نوافل (تہجد) سے متعلقہ مسائل کے لیے وقف کیا ہے۔ ان سب کے عنوان ابواب کی صورت میں ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا مستقل کتاب نہیں بلکہ ذیلی کتاب ہے۔ اصل کتاب الصلاۃ ہی ہے جو اس ذیلی کتاب کے ختم ہونے کے بہت بعد اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض متاخرین نے اپنی شروح میں اس ذیلی کتاب کو اصل کتاب الصلاۃ ہی میں ضم کر دیا ہے۔

کتاب الصلاۃ کے اس حصے میں ان سہولتوں کا ذکر ہے جو اللہ کی طرف سے پہلے حالتِ جنگ میں عطا کی گئیں اور بعد میں ان کو تمام مسافروں کے لیے تمام کر دیا گیا۔ تحیۃ المسجد، چاشت کی نماز، فرض نمازوں کے ساتھ ادا کیے جانے والے نوافل کے علاوہ رات کی نماز میں رب تعالیٰ کے ساتھ مناجات کی لذتوں، ان گھڑیوں میں مناجات کرنے والے بندوں کے لیے اللہ کے قرب اور اس کی بے پناہ رحمت ومغفرت کے دروازے کھل جانے اور رسول اللہ ﷺ کی خوبصورت دعاؤں کا روح پرور تذکرہ، پڑھنے والے کے ایمان میں اضافہ کر دیتا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

٦ - كِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا

مسافروں کی نماز اور قصر کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا) (التحفة ١٠٩)

باب:1- مسافروں کی نماز اور اس کی قصر

[١٥٧٠] ١-(٦٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

[1570] صالح بن کیسان نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: سفر اور حضر (مقیم ہونے کی حالت) میں نماز دو دو رکعت فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز (پہلی حالت پر) قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

[١٥٧١] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا فِي الْحَضَرِ؛ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى.

[1571] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو وہ دو رکعت فرض کی، پھر حضر کی صورت میں اسے مکمل کر دیا اور سفر کی نماز کو پہلے فریضے پر قائم رکھا گیا۔

[١٥٧٢] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ

[1572] ابن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ ابتدا میں نماز دو رکعت فرض کی گئی، پھر سفر کی نماز (اسی حالت میں)

رَكْعَتَيْنِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ.

برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز مکمل کر دی گئی۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ.

امام زہری نے کہا: میں نے عروہ سے پوچھا: حضرت عائشہ ﷞ کا موقف کیا ہے، وہ سفر میں پوری نماز (کیوں) پڑھتی تھیں؟ انھوں نے کہا: انھوں نے اس کا ایک مفہوم لے لیا ہے جس طرح عثمان ﷜ نے لیا۔

[١٥٧٣] ٤-(٦٨٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ١٠١] فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ! فَقَالَ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «صَدَقَةٌ، تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ».

[1573] عبداللہ بن ادریس نے ابن جریج سے، انھوں نے ابن ابی عمار سے، انھوں نے عبداللہ بن بابَیہ سے اور انھوں نے حضرت یعلیٰ بن امیہ ﷜ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷜ سے عرض کی (کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے): ''اگر تمھیں خوف ہو کہ کافر تمھیں فتنے میں ڈال دیں گے تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز میں قصر کرلو'' اب تو لوگ امن میں ہیں (پھر قصر کیوں کرتے ہیں؟) تو انھوں نے جواب دیا: مجھے بھی اسی بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمھیں تعجب ہوا ہے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''(یہ) صدقہ (رعایت) ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، اس لیے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔''

[١٥٧٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

[1574] یحییٰ نے ابن جریج سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت یعلیٰ بن امیہ ﷜ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷜ سے عرض کی...... (بقیہ روایت) ابن ادریس کی حدیث کی طرح ہے۔

[١٥٧٥] ٥-(٦٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ

[1575] ابوعوانہ نے بُکیر بن اخنس سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی، کہا: اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی، حضر (جب مقیم ہوں) میں چار رکعتیں، سفر میں دو

مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

رکعتیں اور خوف (جنگ) میں (امام کے ساتھ) ایک رکعت (پھر اس کی امامت کے بغیر ایک رکعت۔)

[١٥٧٦] ٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ اللهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ، عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ، وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

[1576] ایوب بن عائذ طائی نے بکیر بن اخنس سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی، مسافر پر دو رکعتیں، مقیم پر چار اور (جنگ کے) خوف کے عالم میں (امام کی اقتدا میں) ایک رکعت (اور اقتدا کے بغیر ایک رکعت۔)

[١٥٧٧] ٧-(٦٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَيْفَ أُصَلِّي إِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ، إِذَا لَمْ أُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ، سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1577] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ موسیٰ بن سلمہ ہذلی (بصری) سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جب میں مکہ میں ہوں اور امام کے ساتھ نماز نہ پڑھوں تو پھر کیسے نماز پڑھوں؟ تو انھوں نے جواب دیا: دو رکعتیں، (یہی) ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔

[١٥٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1578] (شعبہ کے بجائے) سعید بن ابی عروبہ اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے قتادہ سے، اسی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح (حدیث بیان کی۔)

[١٥٧٩] ٨-(٦٨٩) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ. قَالَ: فَصَلَّى

[1579] عیسیٰ بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب نے اپنے والد (حفص) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا، انھوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھائی، پھر وہ اور ہم

لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ، حَتّٰى جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ نَحْوَ حَيْثُ صَلّٰى، فَرَأٰى نَاسًا قِيَامًا، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُونَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِي، يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

آگے بڑھے اور اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے، ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے پھر اچانک ان کی توجہ اس طرف ہوئی جہاں انھوں نے نماز پڑھی تھی، انھوں نے (وہاں) لوگوں کو قیام کی حالت میں دیکھا، انھوں نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں نماز (بھی) پوری کرتا (قصر نہ کرتا۔) بھتیجے! میں سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، آپ نے دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا، انھوں نے بھی دو رکعت سے زائد نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بھی بلا لیا اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رہا، انھوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بلا لیا، پھر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، انھوں نے بھی دو سے زیادہ رکعتیں نہیں پڑھیں، یہاں تک کہ اللہ نے انھیں بلا لیا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بے شک تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ (کے عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔''

[١٥٨٠] ٩-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ يَعُودُنِي، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمَا رَأَيْتُهُ يُسَبِّحُ، وَلَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتْمَمْتُ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. [الأحزاب: ٢١].

[1580] عمر بن محمد نے حفص بن عاصم سے روایت کی، کہا: میں بیمار ہوا تو (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ میری عیادت کرنے آئے، کہا: میں نے ان سے سفر میں سنتیں پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: میں سفر کے دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں، میں نے نہیں دیکھا کہ آپ سنتیں پڑھتے ہوں، اور اگر مجھے سنتیں پڑھنی ہوتیں تو میں نماز ہی پوری پڑھتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''بے شک رسول اللہ (کے عمل) میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔''

[١٥٨١] ١٠-(٦٩٠) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا:

[1581] ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

[١٥٨٢] ١١-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[1582] محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ دونوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں اور آپ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

[١٥٨٣] ١٢-(٦٩١) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ. عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1583] شعبہ نے یحییٰ بن یزید ہُنائی سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت پر نکلتے۔ مسافت کے بارے میں شک کرنے والے شعبہ ہیں۔ تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

[١٥٨٤] ١٣-(٦٩٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ إِلَى قَرْيَةٍ، عَلَى رَأْسِ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ

[1584] عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے یزید بن خُمیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حبیب بن عبید سے، انھوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شرحبیل بن سمط (الکِندی) کی معیت میں ایک بستی کو گیا جو سترہ یا اٹھارہ میل کے فاصلے پر تھی تو انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے پوچھا، انھوں نے جواب دیا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعت

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَقُلْتُ لَهُ . فَقَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . فَقُلْتُ لَهُ . فَقَالَ : إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ .

پڑھتے دیکھا ہے، تو میں نے ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پوچھا، انھوں نے جواب دیا: میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

[١٥٨٥] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . وَقَالَ : عَنِ ابْنِ السِّمْطِ ، وَلَمْ يُسَمِّ شُرَحْبِيلَ . وَقَالَ : إِنَّهُ أَتٰى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دُومِينُ مِنْ حِمْصَ ، عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا .

[1585] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور کہا: ابن سمط سے روایت ہے اور انھوں نے شرحبیل کا نام نہیں لیا اور کہا: وہ حمص کی دُومین نامی جگہ پر پہنچے جو اٹھارہ میل کے فاصلے پر تھی (اور وہاں نماز قصر پڑھی۔)

[١٥٨٦] ١٥-(٦٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ : أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ ، قُلْتُ : كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ : عَشْرًا .

[1586] ہشیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ جانے کے لیے نکلے تو آپ دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ واپس مدینہ پہنچ گئے۔ راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ مکہ کتنا عرصہ ٹھہرے؟ انھوں نے جواب دیا: دس دن۔ (آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ آ کر خود مکہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ مختلف مقامات پر دس دن گزارے۔)

[١٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ .

[1587] ابوعوانہ اور (اسماعیل) ابن علیہ نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ہشیم کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٥٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْحَجِّ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

[1588] شعبہ نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم حج کے لیے مدینہ سے چلے...... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[١٥٨٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَجَّ.

[1589] (سفیان) ثوری نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث روایت کی اور (اس میں) حج کا تذکرہ نہیں کیا۔

(المعجم ٢) - (بَابُ قَصْرِ الصَّلَاةِ بِمِنًى) (التحفة ١١٠)

باب:2- منیٰ میں قصر نماز پڑھنا

[١٥٩٠] ١٦-(٦٩٤) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ بِمِنًى وَّغَيْرِهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَكْعَتَيْنِ، صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا أَرْبَعًا.

[1590] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ (بن عمر) سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے منیٰ اور دوسری جگہوں، یعنی اس کے نواح میں اور (آپ ﷺ کے بعد) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسافر کی نماز، یعنی دو رکعتیں پڑھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعتیں پڑھیں، بعد میں پوری چار پڑھنے لگے۔

[١٥٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: بِمِنًى. وَلَمْ يَقُلْ: وَغَيْرِهِ.

[1591] اوزاعی اور معمر نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) زہری سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، انھوں نے ''منیٰ میں'' کہا اور ''دوسری جگہوں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[١٥٩٢] ١٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَّكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ،

[1592] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن عمر نے نافع سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے

وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، وَّعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا.

ابتدائی سالوں میں (دو رکعتیں پڑھیں)، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد چار رکعتیں پڑھیں۔

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَّإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

اس لیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعات پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

[١٥٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ابْنُ خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[1593] یحییٰ قطان، ابن ابی زائدہ اور عقبہ بن خالد نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

[١٥٩٤] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعَ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى صَلَاةَ الْمُسَافِرِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَعُثْمَانُ ثَمَانِيَ سِنِينَ - أَوْ قَالَ: سِتَّ سِنِينَ - قَالَ حَفْصٌ: وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي بِمِنًى رَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَأْتِي فِرَاشَهُ. فَقُلْتُ: أَيْ عَمِّ! لَوْ صَلَّيْتَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ! قَالَ: لَوْ فَعَلْتُ لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ.

[1594] عبیداللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے حدیث سنائی، انھوں نے حفص بن عاصم سے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے (پہلے) آٹھ سال ۔۔۔ یا کہا: چھ سال ۔۔۔ منیٰ میں مسافر والی نماز پڑھی۔ حفص نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے، پھر اپنے بستر پر آ جاتے تھے۔ میں نے کہا: چچا جان! اگر آپ فرض نماز کے بعد دو سنتیں بھی پڑھ لیا کریں! تو انھوں نے کہا: اگر میں ایسا کروں تو (گویا) پوری نماز پڑھوں۔

[١٥٩٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَقُولَا فِي الْحَدِيثِ: بِمِنًى. وَلٰكِنْ قَالَا: صَلَّى فِي السَّفَرِ.

[1595] خالد بن حارث اور عبدالصمد نے کہا: ہمیں شعبہ نے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی لیکن ان دونوں نے اس حدیث میں ''منیٰ میں'' کے الفاظ نہیں کہے لیکن دونوں نے یہ کہا: ''آپ نے سفر میں نماز پڑھی۔''

[١٥٩٦] ١٩-(٦٩٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

[1596] عبدالواحد نے اعمش سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا، کہہ رہے تھے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمیں منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں، یہ بات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی گئی تو انھوں نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، کاش! میرے نصیب میں چار رکعات کے بدلے شرفِ قبولیت حاصل کرنے والی دو رکعتیں ہوں۔

فائدہ: کسی شخص نے حج کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ پچھلے سال حج کے موقع پر میں نے آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھی تھیں، تب سے آج تک میں نماز میں دو رکعتیں ہی پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو احساس ہوا کہ حج پر آنے والے بہت سے لوگ آ کر جس طرح سفر میں یہاں نماز پڑھائی جاتی ہے اس کو نماز کا مستقل طریقہ سمجھ لیتے ہیں، اس لیے انھوں نے منیٰ میں پوری نماز پڑھانی شروع کر دی تھی۔ (فتح الباري:2/737)

[١٥٩٧] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَابْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسٰى، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. نَحْوَهُ.

[1597] ابو معاویہ، جریر اور عیسیٰ سب نے (مختلف سندوں سے روایت کرتے ہوئے) اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

[١٥٩٨] ٢٠-(٦٩٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى، آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَهُ، رَكْعَتَيْنِ.

[1598] ابو احوص نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی، (جب) لوگ سب سے زیادہ امن میں اور کثیر تعداد میں تھے۔ (یہ اللہ کی رخصت کو قبول کرنے کا معاملہ تھا، خوف، بدامنی یا جنگ کا معاملہ نہ تھا۔)

[١٥٩٩] ٢١-(..) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ: حَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى، وَالنَّاسُ أَكْثَرُ مَا كَانُوا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[1599] زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسحاق نے حدیث سنائی، کہا: مجھ سے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ لوگ (تعداد میں) جتنے زیادہ ہو سکتے تھے (موجود تھے۔) آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر دو رکعت نماز پڑھائی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ الْخُزَاعِيُّ، وَهُوَ أَخُو عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، لِأُمِّهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ ماں (ملیکہ بنت جرول الخزاعیہ) کی طرف سے عبیداللہ بن عمر بن خطاب کے بھائی تھے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ) (التحفة ١١١)

باب:3- بارش کے وقت گھروں میں نماز پڑھنا

[١٦٠٠] ٢٢-(٦٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ، فَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ، يَقُولُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

[1600] امام مالک نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سردی اور ہوا والی ایک رات اذان کہی اور اس کے آخر میں کہا: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ "سنو! (اپنے) ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔" پھر کہا کہ جب رات سرد اور بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ کہے: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ "سنو! (اپنے) ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو۔"

[١٦٠١] ٢٣-(..) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ نَادٰى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيحٍ وَّمَطَرٍ، فَقَالَ فِي آخِرِ نِدَائِهِ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ مَطَرٍ، فِي السَّفَرِ، أَنْ يَقُولَ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

[1601] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے سردی، ہوا اور بارش والی ایک رات میں اذان دی اور اذان کے آخر میں کہا: "سنو! اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو، سنو! ٹھکانوں میں نماز پڑھو۔" پھر کہا: جب سفر میں رات سرد یا بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ "سنو!

اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔"

[١٦٠٢] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوأُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَلَمْ يُعِدْ ثَانِيَةً: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

[1602] ابواسامہ نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے (مکہ سے چھ میل کے فاصلے پر واقع) ضَجْنَان پہاڑ پر اذان کہی...... پھر اوپر والی حدیث کے مانند بیان کیا اور (ابواسامہ نے) کہا: أَلَا صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے دوبارہ أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ کہنے کا ذکر نہیں کیا۔

[١٦٠٣] ٢٥-(٦٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمُطِرْنَا، فَقَالَ: «لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِي رَحْلِهِ».

[1603] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو بارش ہو گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو چاہے، اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔"

[١٦٠٤] ٢٦-(٦٩٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَّطِيرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ.

[1604] اسماعیل (ابن علیہ) نے (ابن ابی سفیان) الزیادی کے ساتھی عبدالحمید سے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے ایک بارش والے دن اپنے مؤذن سے فرمایا: جب تم أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہہ چکو تو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا (بلکہ) صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ (اپنے گھروں میں نماز پڑھو) کہنا۔

قَالَ: فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا؟ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِي الطِّينِ وَالدَّحْضِ.

کہا: لوگوں نے گویا اس کو ایک غیر معروف کام سمجھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر تھے، جمعہ پڑھنا لازم ہے اور مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمھیں تنگی میں مبتلا کروں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چل کر آؤ۔

[١٦٠٥] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ. وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ. وَقَالَ: قَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[1605] ابوکامل جحدری نے کہا: ہمیں حماد، یعنی ابن زید نے عبدالحمید سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ایک پھسلن والے دن ہمارے سامنے خطبہ دیا...... آگے ابن علیہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی، لیکن جمعے کا نام نہیں لیا، اور کہا: یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر تھے، یعنی نبی اکرم ﷺ نے (یہ کام کیا ہے۔)

وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، بِنَحْوِهِ.

ابوکامل نے کہا: حماد نے ہم سے یہ حدیث (عبدالحمید کے بجائے) عاصم سے، انھوں نے عبداللہ بن حارث سے اسی طرح روایت کی ہے۔

[١٦٠٦] (..) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ هُوَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ: يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

[1606] ابوربیع عتکی زہرانی نے کہا: ہمیں حماد، یعنی ابن زید نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب اور عاصم احول نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں (ابوربیع) نے اپنی حدیث میں يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[١٦٠٧] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ؛ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ. فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَقَالَ: وَكَرِهْتُ أَنْ تَمْشُوا فِي الدَّحْضِ وَالزَّلَلِ.

[1607] شعبہ نے کہا: ہمیں عبدالحمید صاحب الزیادی نے حدیث سنائی، کہا: میں نے عبداللہ بن حارث سے سنا، انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ؓ کے مؤذن نے جمعے کے روز بارش والے دن اذان دی...... پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح بیان کیا، اور کہا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ تم پھسلن میں چل کر آؤ۔

[١٦٠٨] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ،

[1608] شعبہ اور معمر دونوں نے (اپنی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے) عاصم احول سے اور انھوں نے عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اپنے مؤذن کو حکم دیا۔ معمر کی روایت میں ہے: جمعے کے روز بارش

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُؤَذِّنَهُ. فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَذَكَرَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

کے دن...... (آگے) سابقہ راویوں کی روایت کی طرح ہے اور معمر کی حدیث میں یہ بھی ہے: یہ کام انھوں نے کیا جو مجھ سے بہت زیادہ بہتر ہیں، یعنی نبی اکرم ﷺ نے۔

[١٦٠٩] ٣٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ - قَالَ وُهَيْبٌ: لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ - قَالَ: أَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُؤَذِّنَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

[1609] وہیب نے کہا: ہمیں ایوب نے عبداللہ بن حارث سے حدیث بیان کی۔ وہیب نے کہا: ایوب نے یہ حدیث عبداللہ بن حارث سے نہیں سنی۔ (جبکہ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق ہے کہ وہیب کی بات درست نہیں بلکہ ایوب نے یہ حدیث سنی ہے۔) انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعے کے روز بارش کے دن اپنے مؤذن کو حکم دیا...... (آگے اسی طرح ہے) جس طرح دوسرے راویوں نے بیان کیا۔

(المعجم ٤) - (بَابُ جَوَازِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ) (التحفة ١١٢)

باب:4- سفر میں نفل نماز سواری پر پڑھنے کا جواز، سواری کا رخ چاہے جدھر بھی ہو

[١٦١٠] ٣١-(٧٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ نَاقَتُهُ.

[1610] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں سواری پر) اپنی نفل نماز پڑھتے تھے آپ کی اونٹنی جس طرف بھی آپ کو لیے ہوئے رخ کر لیتی۔

[١٦١١] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

[1611] ابوخالد احمر نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، وہ چاہے آپ کو لیے ہوئے جس طرف بھی رخ کر لیتی۔

[١٦١٢] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

[1612] یحییٰ بن سعید نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت کی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ. قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ [البقرة: ١١٥].

سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے مدینہ کی طرف آرہے ہوتے، اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے، جس طرف بھی آپ کا رخ ہو جاتا۔ کہا: اسی کے بارے میں یہ آیت اتری: ''سو جس طرف تم رخ کرو، وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔''

[١٦١٣] ٣٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَّابْنِ أَبِي زَائِدَةَ: ثُمَّ تَلَا ابْنُ عُمَرَ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾. وَقَالَ: فِي هٰذَا نَزَلَتْ.

[1613] ابن مبارک، ابن ابی زائدہ اور ابن نمیر نے اپنے والد کے حوالے سے، سب نے عبدالملک سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی اور ان میں سے ابن مبارک اور ابن ابی زائدہ کی روایت میں ہے کہ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے (یہ آیت) تلاوت کی: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ ''تم جس طرف بھی رخ کرو وہیں اللہ کا چہرہ ہے'' اور کہا: یہ اسی کے بارے میں اتری ہے۔

[١٦١٤] ٣٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ، وَهُوَ مُوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

[1614] عمرو بن یحییٰ مازنی نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے دیکھا جبکہ آپ نے خیبر کا رخ کیا ہوا تھا۔

[١٦١٥] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ. قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ. فَقَالَ لِيَ ابْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، وَاللهِ! قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[1615] ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن یسار سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا، پھر جب مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو میں سواری سے اترا اور وتر پڑھے، پھر میں ان سے جا ملا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں (رہ گئے) تھے؟ میں نے ان سے کہا: مجھے فجر ہو جانے کا اندیشہ ہوا، اس لیے میں نے اتر کر وتر پڑھے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم ہے! انھوں نے کہا: رسول

كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ .

اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھتے تھے۔

[١٦١٦] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

[1616] امام مالک نے عبداللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے وہ آپ کو لیے ہوئے جدھر کا بھی رخ کر لیتی۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

عبداللہ بن دینار نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی کرتے تھے۔

[١٦١٧] ٣٨-(..) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

[1617] ابن ہاد نے عبداللہ بن دینار سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر ادا کرتے تھے۔

[١٦١٨] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

[1618] سالم بن عبداللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر نفل پڑھتے جدھر بھی آپ کا رخ ہو جاتا اور اسی پر وتر بھی پڑھتے، البتہ آپ فرض نماز اس پر نہیں پڑھتے تھے۔

[١٦١٩] ٤٠-(٧٠١) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ، عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ، حَيْثُ تَوَجَّهَتْ .

[1619] حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ انھیں ان کے والد نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ سفر میں رات کے وقت سواری پر نفل پڑھتے تھے، جدھر کا بھی وہ رخ کر لیتی تھی۔

[١٦٢٠] ٤١-(٧٠٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ: تَلَقَّيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَتَلَقَّيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ،

[1620] ہمام نے کہا: ہمیں انس بن سیرین نے حدیث بیان کی کہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو ہم نے ان کا استقبال کیا، ہم عین التمر کے مقام پر جا کر ان سے ملے تو میں نے انھیں دیکھا، وہ گدھے پر نماز پڑھ

فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَّوَجْهُهُ ذٰلِكَ الْجَانِبَ - وَأَوْمَأَ هَمَّامٌ عَنْ يَّسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ لَهُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ، لَمْ أَفْعَلْهُ.

رہے تھے اور ان کا رخ اس طرف تھا۔ ہمام نے قبلے کی بائیں طرف اشارہ کیا۔ تو میں (انس بن سیرین) نے ان سے کہا: میں نے آپ کو قبلے کی بائیں طرف نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں (کبھی) ایسا نہ کرتا۔

(المعجم ٥) - (بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ١١٣)

باب:5- سفر میں دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے

[١٦٢١] ٤٢-(٧٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. [انظر: ٣١١٠]

[1621] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر لیتے۔

[١٦٢٢] ٤٣- (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ؛ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بَعْدَ أَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ، وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1622] عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے نافع نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب (سفر کے لیے) جلدی چلنا ہوتا تو شفق (سورج کی سرخی) غائب ہونے کے بعد (یعنی عشاء کا وقت شروع ہونے کے بعد) مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے، اور بتاتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب جلد چلنا ہوتا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

[١٦٢٣] ٤٤-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

[1623] سفیان نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔

[١٦٢٤] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[1624] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، کہا: مجھے

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے سفر میں جلد چلنا ہوتا تو مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے حتی کہ اسے اور عشاء کی نماز کو جمع کرتے۔

[١٦٢٥] ٤٦-(٧٠٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ، صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

[1625] مفضل بن فضالہ نے عُقیل سے، انھوں نے ابن شہاب سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو اس وقت تک مؤخر فرماتے کہ عصر کا وقت ہو جاتا، پھر آپ (سواری سے) اترتے، دونوں نمازوں کو جمع کرتے، اور اگر آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔

[١٦٢٦] ٤٧-(. .) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ الْمَدَائِنِيُّ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا.

[1626] لیث بن سعد نے عُقیل بن خالد سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں جب دو نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتی کہ عصر کا اول وقت ہو جاتا، پھر آپ دونوں نمازوں کو جمع کرتے۔

[١٦٢٧] ٤٨-(. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

[1627] جابر بن اسماعیل نے بھی عُقیل بن خالد سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کر دیتے، پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور مغرب کو مؤخر کرتے اور اسے عشاء کے ساتھ اکٹھا کر کے پڑھتے جب شفق غائب ہو جاتی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ) (التحفة ١١٤)

باب:6- حضر (قیام کی حالت) میں دو نمازیں جمع کرنا

[١٦٢٨] ٤٩-(٧٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ. [انظر: ١٦٣٣]

[1628] امام مالک نے ابوزبیر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا کسی خوف اور سفر کے بغیر۔

[١٦٢٩] ٥٠-(..) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ، جَمِيعًا عَنْ زُهَيْرٍ. قَالَ ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ.

[1629] زہیر نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے سعید بن جبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ نے ظہر اور عصر کو مدینہ میں کسی خوف اور سفر کے بغیر جمع کر کے پڑھا۔

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي. فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِهِ.

ابوزبیر نے کہا: میں نے (ابن عباس ؓ کے شاگرد) سعید سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی حضرت ابن عباس ؓ سے سوال کیا تھا، جیسے تم نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے تو انھوں نے کہا: آپ نے چاہا کہ اپنی امت کے کسی فرد کو تنگی اور دشواری میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣٠] ٥١-(..) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1630] قرہ بن خالد نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت ابن عباس ؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے دوران ایک سفر میں نمازوں کو جمع کیا، ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھا اور مغرب اور عشاء کو اکٹھا پڑھا۔

قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

سعید نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو حرج (اور تنگی) میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣١] ٥٢-(٧٠٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرٍ، عَنْ مُعَاذٍ. قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا [انظر: ٥٩٤٧].

[1631] زہیر نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے ابوطفیل عامر سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو (اس دوران میں) آپ ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے رہے اور مغرب اور عشاء کو جمع کرتے رہے۔

[١٦٣٢] ٥٣-(..) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَّعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ أَبُو الطُّفَيْلِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[1632] قرہ بن خالد نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عامر بن واثلہ ابوطفیل نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر، عصر کو اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔

قَالَ فَقُلْتُ: مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

(عامر بن واثلہ نے) کہا: میں نے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انھوں نے کہا: آپ نے چاہا کہ اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣٣] ٥٤-(٧٠٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَّأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بِالْمَدِينَةِ، فِي غَيْرِ

[1633] ابومعاویہ اور وکیع دونوں نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے حبیب بن ثابت سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو مدینہ میں کسی خوف اور بارش کے بغیر جمع کیا۔ وکیع کی روایت میں ہے، (سعید نے) کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: تاکہ اپنی امت کو دشواری میں مبتلا نہ کریں۔ اور ابومعاویہ کی حدیث میں ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ ﷺ

خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ. وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَيْلَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا أَرَادَ إِلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ. [راجع: ١٦٢٨]

نے کیا چاہتے ہوئے ایسا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے چاہا اپنی امت کو دشواری میں نہ ڈالیں۔

[١٦٣٤] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَّسَبْعًا جَمِيعًا.

[1634] سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے (ابوشعثاء) جابر بن زید سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعات (ظہر اور عصر) اکٹھی اور سات رکعات (مغرب اور عشاء) اکٹھی پڑھیں۔

قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ! أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ. قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ.

(عمرو نے کہا:) میں نے ابوشعثاء (جابر بن زید) سے کہا کہ میرا خیال ہے، آپ نے ظہر کو مؤخر کیا اور عصر جلدی پڑھی اور مغرب کو مؤخر کیا اور عشاء میں جلدی کی۔ انھوں نے کہا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

[١٦٣٥] ٥٦-(..) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا، وَّثَمَانِيًا: اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[1635] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے جابر بن زید سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سات رکعات اور آٹھ رکعات نماز پڑھی، یعنی ظہر، عصر اور مغرب اور عشاء (ملا کر پڑھیں۔)

[١٦٣٦] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُومُ، وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ: اَلصَّلَاةَ، اَلصَّلَاةَ. قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، لَّا يَفْتُرُ وَلَا يَنْثَنِي: اَلصَّلَاةَ،

[1636] زبیر بن خریت نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عصر کے بعد ہمیں خطاب کرنے لگے حتی کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نمودار ہو گئے اور لوگ کہنے لگے: نماز، نماز! پھر ان کے پاس بنوتمیم کا ایک آدمی آیا جو نہ تھکتا تھا اور نہ باز آ رہا تھا، نماز، نماز کہے جا رہا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تیری ماں نہ ہو! تو مجھے سنت سکھا رہا ہے؟ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو جمع کیا۔

اَلصَّلَاةَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ؟ لَا أُمَّ لَكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ: فَحَاكَ فِي صَدْرِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ. فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَسَأَلْتُهُ، فَصَدَّقَ مَقَالَتَهُ.

عبداللہ بن شقیق نے کہا: تو اس سے میرے دل میں کچھ کھٹکنے لگا، چنانچہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کے قول کی تصدیق کی۔

[١٦٣٧] ٥٨-(..) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ: اَلصَّلَاةَ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةَ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةَ، فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ؟ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[1637] عمران بن حُدیر نے عبداللہ بن شقیق عُقیلی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نماز! آپ خاموش رہے، اس نے پھر کہا: نماز! آپ پھر چپ رہے، اس نے پھر کہا: نماز! تو آپ (کچھ دیر) چپ رہے، پھر فرمایا: تیری ماں نہ ہو! کیا تو ہمیں نماز کی تعلیم دیتا ہے؟ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو نمازیں جمع کر لیا کرتے تھے۔

(المعجم ٧) - (بَابُ جَوَازِ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ) (التحفة ١١٥)

باب:7- نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں دونوں طرف سے رخ پھیرنے (نمازیوں کی طرف رخ کرنے) کا جواز

[١٦٣٨] ٥٩-(٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَّفْسِهِ جُزْءًا، لَّا يَرٰى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِينِهِ، أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

[1638] ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) سے روایت کی، کہا: تم میں سے کوئی شخص اپنی ذات میں سے شیطان کا حصہ نہ رکھے (وہم اور وسوسے کا شکار نہ ہو)، یہ خیال نہ کرے کہ اس پر لازم ہے کہ وہ نماز سے دائیں کے علاوہ کسی اور جانب سے رخ نہ موڑے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر دیکھا تھا، آپ بائیں جانب سے رخ مبارک موڑتے تھے۔

[١٦٣٩] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّعِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1639] جریر اور عیسیٰ بن یونس نے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٦٤٠] ٦٠-(٧٠٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ عَنْ يَّمِينِي أَوْ عَنْ يَّسَارِي؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِينِهِ.

[1640] ابوعوانہ نے (اسماعیل بن عبدالرحمان) سُدّی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب میں نماز پڑھ لوں تو اپنا رخ کیسے موڑوں، اپنی دائیں طرف سے یا اپنی بائیں طرف سے؟ انھوں نے کہا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تر دائیں طرف سے رخ پھیرتے دیکھا۔

[١٦٤١] ٦١-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَّمِينِهِ.

[1641] سفیان بن عیینہ نے سدی سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ اپنی دائیں طرف سے رخ پھیرا کرتے تھے۔

فائدہ: تمام احادیث پیش نظر رکھی جائیں تو دونوں طرف سے رخ پھیرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، کسی نے رسول اللہ ﷺ کو زیادہ تر ایک طرف سے اور کسی اور نے زیادہ تر دوسری طرف سے رخ موڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے مطابق بیان کر دیا۔

(المعجم ٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ يَمِينِ الْإِمَامِ) (التحفة ١١٦)

باب:8-امام کی دائیں طرف (کھڑے ہونے) کا استحباب

[١٦٤٢] ٦٢-(٧٠٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَحْبَبْنَا أَنْ نَّكُونَ عَنْ يَّمِينِهِ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ».

[1642] ابن ابی زائدہ نے مسعر سے، انھوں نے ثابت بن عبید سے، انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بیٹے (عبید) سے اور انھوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو پسند کرتے تھے کہ ہم آپ کی دائیں طرف ہوں، آپ ہماری طرف رخ فرمائیں۔ (براء رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے (ایسے ہی ایک موقع پر) آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے میرے

رب! جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔۔ یا جمع کرے گا۔۔ اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔"

[١٦٤٣] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

[1643] وکیع نے مسعر سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور انھوں نے يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ (آپ ہماری طرف رخ فرمائیں) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ كَرَاهَةِ الشُّرُوعِ فِي نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوعِ الْمُؤَذِّنِ) (التحفة ١١٧)

باب:9- مؤذن کے اقامت شروع کر لینے کے بعد نفل کا آغاز کرنا ناپسندیدہ ہے

[١٦٤٤] ٦٣-(٧١٠) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

[1644] شعبہ نے ورقاء سے، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں۔"

[١٦٤٥] (. .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1645] (شعبہ کے بجائے) شبابہ نے ورقاء سے یہی روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔

[١٦٤٦] ٦٤-(. . .) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ».

[1646] روح نے کہا: ہمیں زکریا بن اسحاق نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عمرو بن دینار نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء بن یسار سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔"

[١٦٤٧] (. .) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1647] (روح کے بجائے) عبدالرزاق نے خبر دی کہ ہمیں زکریا بن اسحاق نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح خبر دی۔

[١٦٤٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ. قَالَ حَمَّادٌ: ثُمَّ لَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

[1648] حماد بن زید نے ایوب سے روایت کی، انھوں نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔ حماد نے کہا: پھر میں (براہِ راست) عمرو (بن دینار) سے ملا تو انھوں نے مجھے یہ حدیث سنائی لیکن انھوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول روایت کیا۔)

[١٦٤٩] ٦٥-(٧١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي، وَقَدْ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَكَلَّمَهُ بِشَيْءٍ، لَا نَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحَطْنَا نَقُولُ: مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: قَالَ لِي: «يُوشِكُ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ أَرْبَعًا».

[1649] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مالک ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہا تھا جبکہ صبح کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی۔ آپ نے کسی چیز کے بارے میں اس سے گفتگو فرمائی، ہم جان نہ سکے کہ وہ کیا تھی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اسے گھیر لیا، ہم پوچھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا؟ اس نے بتایا: آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''لگتا ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کی چار رکعات پڑھنے لگے گا۔''

قَالَ الْقَعْنَبِيُّ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ.

قعنبی نے کہا: عبداللہ بن مالک ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی۔

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ: وَقَوْلُهُ: عَنْ أَبِيهِ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، خَطَأٌ.

ابوالحسین مسلم رحمہ اللہ (مؤلفِ کتاب) نے کہا: قعنبی کا اس حدیث میں عَنْ أَبِيهِ (والد سے روایت کی) کہنا درست نہیں۔ (عبداللہ کے والد مالک صحابی تو ہیں لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔)

[١٦٥٠] ٦٦-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: أُقِيمَتْ

[1650] ابوعوانہ نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت (عبداللہ) ابن بُحَینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: صبح کی نماز کی اقامت

صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي، وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: «أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا»؟.

(شروع) ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ مؤذن اقامت کہہ رہا ہے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھو گے؟''

[١٦٥١] ٦٧-(٧١٢) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَا فُلَانُ! بِأَيِّ الصَّلَاتَيْنِ اعْتَدَدْتَ؟ أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ، أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا؟».

[1651] حضرت عبداللہ بن سرجس (المزنی حلیف بنی مخزوم) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی مسجد میں آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے، اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''اے فلاں! تو نے دو نمازوں میں سے کون سی نماز کو شمار کیا ہے؟ اپنی اس نماز کو جو تم نے اکیلے پڑھی ہے یا اس کو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے؟''

(المعجم ١٠) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ) (التحفة ١١٨)

باب:10- (جب کوئی انسان) مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟

[١٦٥٢] ٦٨-(٧١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ - أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا

[1652] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے خبر دی، انھوں نے عبدالملک بن سعید سے اور انھوں نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ ۔۔۔ یا حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ ۔۔۔ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اے اللہ!

خَرَجَ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ».

میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔"

قَالَ مُسْلِمٌ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيٰى يَقُولُ: كَتَبْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ كِتَابِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَّقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ يَحْيَى الْحِمَّانِيَّ يَقُولُ: وَأَبِي أُسَيْدٍ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے لکھی ہے، انھوں نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یحییٰ حمانی (شک کے بغیر) وَأَبِي أُسَيْدٍ "اور ابواسید" سے کہتے تھے۔

[١٦٥٣] (...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ - أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1653] (سلیمان بن بلال کے بجائے) عمارہ بن غزیہ نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے عبدالملک بن سعید بن سوید انصاری سے، انھوں نے حضرت ابو حمید ۔۔ یا حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ ۔۔ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ، وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ صَلَاتِهِمَا، وَأَنَّهَا مَشْرُوعَةٌ فِي جَمِيعِ الْأَوْقَاتِ) (التحفة ١١٩)

باب:11- دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہے اور ان کو پڑھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور وہ تمام اوقات میں پڑھی جا سکتی ہیں

[١٦٥٤] ٦٩-(٧١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ».

[1654] عامر بن عبداللہ بن زبیر نے عمرو بن سُلیم زرقی سے اور انھوں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔"

[١٦٥٥] ٧٠-(..) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ. قَالَ: فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟» قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ. قَالَ: «فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، لَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ».

[1655] محمد بن یحییٰ بن حبان نے عمرو بن سُلیم بن خلدہ انصاری سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ کہا: تو میں بھی بیٹھ گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو بیٹھے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے تھے، (اس لیے میں بھی بیٹھ گیا۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔''

[١٦٥٦] ٧١-(٧١٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ. فَقَضَانِي وَزَادَنِي، وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لِي: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[انظر: ٣٦٣٦ و ٤٠٩٨ و ٤٩٦٤]

[1656] سفیان نے محارب بن دثار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میرا نبی اکرم ﷺ کے ذمے قرض تھا، آپ نے اسے ادا کیا اور مجھے زائد رقم دی اور جب میں آپ کے پاس مسجد میں داخل ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دو رکعت نماز ادا کرلو۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ)

(التحفة ١٢٠)

باب:12- سفر سے واپس آنے والے کے لیے سفر سے آتے ہی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے

[١٦٥٧] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: اِشْتَرَى مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي

[1657] شعبہ نے محارب سے روایت کی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا، جب آپ مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد آؤں، اور دو رکعتیں

أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ، فَأُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

پڑھوں۔

[١٦٥٨] ٧٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ. فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَى. ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ. فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: «اَلْآنَ حِينَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ» قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ.

[1658] وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا، میرے اونٹ نے مجھے دیر کرا دی اور تھک گیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے مدینہ میں آ گئے اور میں اگلے دن پہنچا، میں مسجد آیا تو میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم اب اس وقت پہنچے ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھو۔'' میں مسجد میں داخل ہوا، نماز پڑھی، پھر واپس (آپ ﷺ کے پاس) آیا۔

[١٦٥٩] ٧٤-(٧١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ، يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيعًا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ: عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَإِذَا قَدِمَ، بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ.

[1659] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دن میں چاشت کے وقت کے سوا (کسی اور وقت) سفر سے واپس تشریف نہ لاتے، پھر جب تشریف لاتے تو پہلے مسجد جاتے، اس میں دو رکعتیں ادا کرتے، پھر (کچھ دیر) وہیں تشریف رکھتے (تا کہ گھر والوں کو آپ ﷺ کی آمد کا علم ہو جائے۔)

(المعجم ١٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ الضُّحٰى، وَأَنَّ أَقَلَّهَا رَكْعَتَانِ، وَأَكْمَلَهَا ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، وَأَوْسَطَهَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتٌّ، وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا) (التحفة ١٢١)

باب:13- نماز چاشت کا استحباب، یہ کم از کم دو رکعتیں، مکمل آٹھ رکعتیں اور درمیانی صورت چار یا چھ رکعتیں ہیں، نیز اس نماز کی پابندی کی تلقین

[١٦٦٠] ٧٥-(٧١٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَّغِيبِهِ.

[1660] سعید جُریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، اِلّا یہ کہ باہر (سفر) سے واپس آئے ہوں۔

[١٦٦١] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَيْسِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَّغِيبِهِ.

[1661] کہمس بن حسن قیسی نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، اِلّا یہ کہ سفر سے واپس آئے ہوں۔

[١٦٦٢] ٧٧-(٧١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ. وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا، وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ، وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَّعْمَلَ بِهِ، خَشْيَةَ أَنْ يَّعْمَلَ بِهِ النَّاسُ، فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ.

[1662] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو (گھر میں قیام کے دوران میں) چاشت کے نفل پڑھتے نہیں دیکھا، جبکہ میں چاشت کی نماز پڑھتی ہوں۔ یہ بات یقینی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی کام کو کرنا پسند فرماتے تھے لیکن اس ڈر سے کہ لوگ (بھی آپ کو دیکھ کر) وہ کام کریں گے اور (ان کی دلچسپی کی بنا پر) وہ کام ان پر فرض کر دیا جائے گا، آپ ﷺ اس کام کو چھوڑ دیتے تھے۔

[١٦٦٣] ٧٨-(٧١٩) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، يَعْنِي الرِّشْكَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ.

[1663] عبدالوارث نے کہا: ہمیں یزید رِشک نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے معاذہ نے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز کتنی (رکعتیں) پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: چار رکعتیں اور جس قدر زیادہ پڑھنا چاہتے (پڑھ لیتے۔)

[١٦٦٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1664] شعبہ نے یزید سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی اور یزید نے (ماشاء کے بجائے) مَاشَاءَ اللّٰهُ (جتنی اللہ چاہتا) کہا۔

وَقَالَ: يَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ.

[١٦٦٥] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعًا، وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ.

[1665] سعید نے کہا: قتادہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ معاذہ عدویہ نے ان (حدیث سننے والوں) کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز چار رکعتیں پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا زیادہ (بھی) پڑھ لیتے۔

[١٦٦٦] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1666] معاذ بن ہشام نے روایت کی، کہا: مجھے میرے والد نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی۔

[١٦٦٧] ٨٠-(٣٣٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَصَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَهُ: قَطُّ.

[راجع: ٧٦٤]

[1667] محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ام ہانی ؓ کے سوا کسی نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔ انھوں نے بتایا کہ فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے گھر میں تشریف لائے اور آپ نے آٹھ رکعتیں پڑھیں، میں نے آپ کو کبھی اس سے ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، ہاں آپ رکوع اور سجود مکمل طریقے سے کر رہے تھے۔

ابن بشار نے اپنی روایات میں قَطُّ (کبھی) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[١٦٦٨] ٨١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ

[1668] حرملہ بن یحییٰ اور محمد بن سلمہ مرادی دونوں نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن حارث کے بیٹے نے حدیث سنائی کہ ان کے والد عبداللہ بن حارث بن نوفل نے کہا: میں نے (سب سے) پوچھا اور میری یہ شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایک شخص مل جائے جو مجھے بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی

الضُّحٰى، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُحَدِّثُنِي ذٰلِكَ، غَيْرَ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَتْنِي: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتٰى، بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، يَوْمَ الْفَتْحِ. فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْهُ مُتَقَارِبٌ. قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

نماز پڑھی ہے۔ مجھے ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی نہ ملا جو مجھے یہ بتاتا۔ انھوں نے مجھے خبر دی کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ دن بلند ہونے کے بعد تشریف لائے، ایک کپڑا لا کر آپ کو پردہ مہیا کیا گیا، آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نہیں جانتی کہ ان میں آپ کا قیام (نسبتاً) زیادہ لمبا تھا یا آپ کا رکوع یا آپ کا سجود۔ یہ سب (ارکان) قریب قریب تھے اور انھوں (ام ہانی رضی اللہ عنہا) نے بتایا، میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے یہ نماز پڑھی ہو۔

قَالَ الْمُرَادِيُّ: عَنْ يُونُسَ. وَلَمْ يَقُلْ: أَخْبَرَنِي.

(محمد بن سلمہ) مرادی نے اپنی روایت میں ''یونس سے روایت ہے'' کہا۔ ''مجھے یونس نے خبر دی'' نہیں کہا۔

[١٦٦٩] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ: أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» قُلْتُ: أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ، فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ!» قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ: وَذٰلِكَ ضُحًى.

[1669] ابونضر سے روایت ہے کہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابو مُرّہ (یزید) نے انھیں خبر دی کہ انھوں نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف گئی تو میں نے آپ ﷺ کو نہاتے ہوئے پایا جبکہ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو کپڑے سے چھپائے ہوئے تھیں (آگے پردہ کیا ہوا تھا۔) میں نے سلام عرض کیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ام ہانی کو خوش آمدید!'' جب آپ نہانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے اور صرف ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعتیں پڑھیں، جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ماں جایا بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ چاہتا ہے کہ ایک ایسے آدمی کو قتل کر دے جسے میں پناہ دے چکی ہوں، یعنی ہبیرہ کا بیٹا، فلاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی، اسے ہم نے بھی پناہ دی۔''

ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بتایا یہ چاشت کا وقت تھا۔

[١٦٧٠] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ، عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا عَامَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

[1670] جعفر بن محمد رحمہ اللہ کے والد محمد الباقر رحمہ اللہ نے عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومُرّہ سے اور انھوں نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں ایک کپڑے میں جس کے دونوں کنارے ایک دوسرے کی مخالف جانب ڈالے گئے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: ابومُرّہ کو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا تھا۔ یہ ان کے سگے بھائی عقیل بن ابی طالب کے ساتھ زیادہ نظر آتے تھے اس لیے مولیٰ عقیل (عقیل کے آزاد کردہ غلام) کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔

[١٦٧١] ٨٤-(٧٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِىءُ مِنْ ذٰلِكَ، رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى».

[1671] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''صبح کو تم میں سے ہر ایک شخص کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے، پس ہر ایک تسبیح (ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰه کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تحمید (اَلْحَمْدُلِلّٰه کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تہلیل (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه کہنا) صدقہ ہے، ہر ایک تکبیر (اَللّٰه أَكْبَر کہنا) بھی صدقہ ہے، (کسی کو) نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور (کسی کو) برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور ان تمام امور کی جگہ دو رکعتیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھتا ہے، کفایت کرتی ہیں۔''

[١٦٧٢] ٨٥-(٧٢١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ.

[1672] ابو تیاح نے کہا: ہمیں ابو عثمان نہدی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین چیزوں کی تلقین فرمائی: ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعتوں کی اور اس بات کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں۔

[١٦٧٣] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ وَأَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1673] عباس جُرَیری اور ابوشمر ضُبَعی، دونوں نے کہا: ہم نے ابوعثمان نہدی سے سنا، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[١٦٧٤] (. . .) وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ مُخْتَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِثَلَاثٍ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[1674] ابو رافع الصائغ نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے تین باتوں کی تلقین فرمائی..... آگے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوعثمان نہدی کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[١٦٧٥] ٨٦-(٧٢٢) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي ﷺ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِأَنْ لَّا أَنَامَ حَتّٰى أُوتِرَ.

[1675] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین باتوں کی تلقین فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو کسی صورت ترک نہیں کروں گا: ہر ماہ تین دنوں کے روزے، چاشت کی نماز اور یہ کہ جب تک وتر نہ پڑھ لوں نہ سوؤں۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الْفَجْرِ، وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا وَتَخْفِيفِهِمَا وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهِمَا، وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَّقْرَأَ فِيهِمَا) (التحفة ١٢٢)

باب: 14- فجر کی دو سنتوں کا مستحب ہونا، ان کی ترغیب، ان کو مختصر پڑھنا، ہمیشہ ان کی پابندی کرنا اور اس بات کا بیان کہ ان میں کون سی (سورتوں کی) قراءت مستحب ہے

[١٦٧٦] ٨٧-(٧٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

[1676] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ام المومنین حضرت

أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

حفصہ ؓ نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ نماز کی اقامت سے پہلے دو مختصر رکعتیں پڑھتے۔

[١٦٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ مَالِكٌ.

[1677] لیث بن سعد، عبیداللہ اور ایوب سب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے جس طرح امام مالک نے کی۔

[١٦٧٨] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1678] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے زید بن محمد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نافع سے سنا، وہ حضرت ابن عمر ؓ سے حدیث بیان کرتے تھے اور وہ حضرت حفصہ ؓ سے روایت بیان کر رہے تھے، حضرت حفصہ ؓ نے کہا: جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو مختصر رکعتوں کے سوا کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

[١٦٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[1679] (محمد بن جعفر کے بجائے) نضر نے ہمیں خبر دی، کہا: شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی ہے۔

[١٦٨٠] ٨٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1680] سالم نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر ؓ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت حفصہ ؓ نے مجھے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب فجر روشن ہو جاتی تو آپ دو رکعتیں نماز پڑھتے تھے۔

[١٦٨١] ٩٠-(٧٢٤) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ

[1681] عبدہ بن سلیمان نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ، وَيُخَفِّفُهُمَا.

بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ اذان سنتے تو فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں تخفیف کرتے تھے۔

[١٦٨٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ.

[1682] علی بن مسہر، ابواسامہ، عبداللہ بن نمیر اور وکیع سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث روایت کی، البتہ ابواسامہ کی روایت میں (''جب اذان سنتے'' کی بجائے) ''جب فجر طلوع ہوتی'' کے الفاظ ہیں۔

[١٦٨٣] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ، مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

[1683] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[١٦٨٤] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُخَفِّفُ حَتّٰى إِنِّي أَقُولُ: هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ [أَمْ لَا؟].

[1684] یحییٰ بن سعید نے کہا: مجھے محمد بن عبدالرحمان نے بتایا کہ انھوں نے عمرہ کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی (سنت) دو رکعتیں پڑھتے اور ان کو اتنا ہلکا پڑھتے کہ میں (دل میں) کہتی تھی: کیا آپ نے ان میں فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ (آپ ﷺ عموماً فاتحہ بھی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔)

[١٦٨٥] ٩٣-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ

[1685] شعبہ نے محمد بن عبدالرحمان انصاری سے روایت کی، انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے سنا، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: جب فجر طلوع ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں ادا کرتے۔ میں (دل میں)

ﷺ، إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، أَقُولُ: هَلْ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟

کہتی: کیا آپ ان میں فاتحہ پڑھتے ہیں؟

[١٦٨٦] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ، أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِّنْهُ، عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

[1686] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے عبید بن عمیر سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نوافل میں سے کسی اور (نماز) کی اتنی زیادہ پاس داری نہیں کرتے تھے جتنی آپ صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

[١٦٨٧] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ، أَسْرَعَ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

[1687] حفص نے ابن جریج سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی نفل (کی ادائیگی) کے لیے اس قدر جلدی کرتے نہیں دیکھا جتنی جلدی آپ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کے لیے کرتے تھے۔

[١٦٨٨] ٩٦-(٧٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا».

[1688] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔''

[١٦٨٩] ٩٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي شَأْنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ: «لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا».

[1689] معتمر کے والد سلیمان بن طرخان نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے طلوع فجر کے وقت کی دو رکعتوں کے بارے میں فرمایا: ''وہ دو (رکعتیں) مجھے ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔''

[١٦٩٠] ٩٨-(٧٢٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَّزِيدَ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْكَـٰفِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾.

[1690] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعتوں میں (سورت) ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تلاوت کیں۔

[١٦٩١] ٩٩-(٧٢٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: فِي الْأُولَى مِنْهُمَا: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾ [البقرة: ١٣٦] الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ. وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَٱشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ٥٢].

[1691] مروان بن معاویہ فزاری نے عثمان بن حکیم انصاری سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن یسار نے بتایا کہ انھیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں (قرآن مجید میں سے آیت) ﴿قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا﴾ (والا حصہ) پڑھتے جو سورۃ البقرۃ کی آیت ہے اور دوسری میں (آل عمران کی آیت): ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (والا حصہ) پڑھتے۔

[١٦٩٢] ١٠٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾. وَالَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ: ﴿تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ [آل عمران: ٦٤].

[1692] ابوخالد احمر نے عثمان بن حکیم سے، انھوں نے سعید بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں میں (قرآن مجید میں سے): ﴿قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا﴾ (والا حصہ) اور جو سورۂ آل عمران میں ہے: ﴿تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ﴾ (والا حصہ) پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٩٣] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ.

[1693] عیسیٰ بن یونس نے عثمان بن حکیم سے اسی سند کے ساتھ مروان فزاری کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٥) - (بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ)

(التحفة ١٢٣)

[١٦٩٤] ١٠١-(٧٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ ابْنَ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِحَدِيثٍ يُتَسَارُّ إِلَيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

وَقَالَ عَنْبَسَةُ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ.

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ.

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ.

[١٦٩٥] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: «مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً، تَطَوُّعًا، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ».

باب:15- فرائض سے پہلے اور بعد میں ادا کی جانے والی سنتوں کی فضیلت اور تعداد

[1694] ابو خالد سلیمان بن حیان نے داود بن ابی ہند سے حدیث بیان کی، انھوں نے نعمان بن سالم سے اور انھوں نے عمرو بن اوس سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عنبسہ بن ابی سفیان نے اپنے مرض الموت میں ایک ایسی حدیث سنائی جس سے انتہائی خوشی حاصل ہوتی ہے، کہا: میں نے ام حبیبہ ؓ سے سنا، وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں ادا کیں اس کے لیے ان کے بدلے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

ام حبیبہ ؓ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

عنبسہ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ ؓ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

عمرو بن اوس نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں عنبسہ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

نعمان بن سالم نے کہا: جب سے میں نے عمرو بن اوس سے ان کے بارے میں سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

[1695] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں داود نے نعمان بن سالم سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی: ''جس نے ایک دن میں بارہ رکعات نوافل پڑھے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔''

[١٦٩٦] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً، غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -».

[1696] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے نعمان بن سالم سے حدیث سنائی، انھوں نے عمرو بن اوس سے، انھوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کوئی ایسا مسلمان بندہ نہیں جو ہر روز اللہ کے لیے فرائض کے علاوہ بارہ رکعت سنتیں ادا کرتا ہے مگر اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے ۔یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ.

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اب تک مسلسل انھیں ادا کرتی آ رہی ہوں۔

وَقَالَ عَمْرٌو: مَا بَرِحْتُ أُصَلِّيهِنَّ بَعْدُ. وَقَالَ النُّعْمَانُ: مِثْلَ ذٰلِكَ.

عمرو نے کہا: میں اب تک ان کو ہمیشہ ادا کرتا آ رہا ہوں۔ نعمان نے بھی اس کے مطابق کہا۔

[١٦٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلّٰى لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ» فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[1697] بہز نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس بھی مسلمان بندے نے اہتمام کے ساتھ مکمل وضو کیا، پھر اللہ کی رضا کی خاطر ہر روز (نفل) نماز پڑھی.....'' اور اسی کے مطابق روایت کی۔

[١٦٩٨] ١٠٤-(٧٢٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ

[1698] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں اور عشاء کے بعد دو رکعتیں اور جمعے کے بعد دو رکعتیں ادا کیں۔ جہاں تک مغرب، عشاء اور جمعے (کی سنتوں) کا تعلق ہے، وہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

رَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ الظُّهْرِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ، فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ، فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ.

آپ کے گھر میں پڑھیں۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ قَائِمًا وَّقَاعِدًا، وَفِعْلِ بَعْضِ الرَّكْعَةِ قَائِمًا وَّبَعْضِهَا قَاعِدًا) (التحفة ١٢٤)

باب:16- نفل نماز کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر پڑھنا اور رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہوکر اور کچھ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے

[١٦٩٩] ١٠٥-(٧٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَنْ تَطَوُّعِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ، فِيهِنَّ الْوِتْرُ. وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَّلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا، وَّكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَّإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا، رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَّكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[1699] خالد نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات پڑھتے، پھر (گھر سے) نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر گھر واپس آتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔ اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے، پھر گھر آتے اور دو رکعتیں نماز پڑھتے۔ اور لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور میرے گھر آتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو نو رکعتیں پڑھتے، ان میں وتر شامل ہوتے اور طویل رات کھڑے ہوکر اور طویل رات بیٹھ کر نماز ادا کرتے اور جب کھڑے ہوکر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھے بیٹھے کرتے اور جب فجر طلوع ہوتی تو دو رکعتیں پڑھتے۔

[١٧٠٠] ١٠٦، ١٠٧-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَّأَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ

[1700] حماد نے بُدیل اور ایوب سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو لمبا

رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا ، رَكَعَ قَائِمًا ، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا ، رَكَعَ قَاعِدًا .

وقت نماز پڑھتے رہتے، پس جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

[١٧٠١] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسَ، فَكُنْتُ أُصَلِّي قَاعِدًا، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

[1701] شعبہ نے بدیل سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں فارس (ایران) میں بیمار تھا، اس لیے بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رات کو لمبا وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے...... اس کے بعد (اسی طرح) حدیث بیان کی۔

[١٧٠٢] ١٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا ، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا ، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَائِمًا ، رَكَعَ قَائِمًا ، وَإِذَا قَرَأَ قَاعِدًا ، رَكَعَ قَاعِدًا .

[1702] حمید نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے جواب دیا: آپ رات کو لمبا وقت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور رات کو لمبا وقت بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو بیٹھے بیٹھے رکوع کرتے۔

[١٧٠٣] ١١٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ قَائِمًا وَقَاعِدًا . فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا ، رَكَعَ قَائِمًا . وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا ، رَكَعَ قَاعِدًا .

[1703] محمد بن سیرین نے عبداللہ بن شقیق عُقیلی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ کثرت سے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہو کر نماز کا آغاز فرماتے تو کھڑے کھڑے رکوع کرتے اور جب آپ بیٹھے ہوئے نماز کا آغاز کرتے تو بیٹھے ہوئے رکوع کرتے۔

[١٧٠٤] ١١١-(٧٣١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ

[1704] ہشام بن عروہ سے روایت ہے، کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا کہ آپ نے رات

مَيْمُونٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ.

کی نماز کے کسی حصے میں بیٹھ کر قراءت کی ہو یہاں تک کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر قراءت کرتے اور جب سورت کی تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہوکر انھیں پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔

[١٧٠٥] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[1705] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر (بھی) نماز پڑھتے تھے، آپ بیٹھے ہوئے قراءت فرماتے، جب آپ کی قراءت سے اتنا حصہ بچ جاتا جتنی تیس یا چالیس آیتیں ہوتی ہیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہوئے ان کی قراءت فرماتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے، پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے۔

[١٧٠٦] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً.

[1706] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے قراءت فرماتے، پس جب رکوع کرنا چاہتے تو اتنی دیر کے لیے کھڑے ہو جاتے جتنی دیر میں ایک انسان چالیس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

[١٧٠٧] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ:

[1707] علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انھوں نے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَرَكَعَ.

کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جب رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو کیا کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ان میں قراءت کرتے رہتے، جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

[١٧٠٨] ١١٥-(٧٣٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ.

[1708] سعید جُریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں، جب لوگوں (کے معاملات کی دیکھ بھال اور فکر مندی) نے آپ کو بوڑھا کر دیا۔

[١٧٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ - فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1709] کہمس نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا...... پھر نبی ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی۔

[١٧١٠] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهْرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِّنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

[1710] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی نماز کا بہت سا حصہ بیٹھے ہوئے ہوتا تھا۔

[١٧١١] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ زَيْدٍ. قَالَ حَسَنٌ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ

[1711] عبداللہ بن عروہ کے والد عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ کا بدن ذرا بڑھ گیا اور آپ بھاری ہو گئے تو آپ کی نماز کا زیادہ تر حصہ بیٹھے ہوئے (ادا) ہوتا تھا۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ، كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا .

[١٧١٢] ١١٨-(٧٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ، فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيُرَتِّلُهَا، حَتّٰى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا .

[1712] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سائب بن یزید سے، انھوں نے مطلب بن ابی وداعہ سہمی سے اور انھوں نے حضرت حفصہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے کبھی نہ دیکھا تھا حتی کہ آپ کی وفات سے ایک سال پہلے کا زمانہ ہوا تو آپ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے، آپ سورت کی قراءت کرتے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے حتی کہ وہ طویل ترین سورت سے بھی لمبی ہو جاتی۔ (یعنی بیٹھ کر لیکن اور بھی زیادہ لمبی نماز پڑھتے۔)

[١٧١٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: بِعَامٍ وَّاحِدٍ أَوِ اثْنَيْنِ .

[1713] یونس اور معمر دونوں نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند روایت کی، البتہ ان دونوں (یونس اور معمر) نے ایک یا دو سال کہا۔

[١٧١٤] ١١٩-(٧٣٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ حَسَنِ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ ابْنُ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَمُتْ، حَتّٰى صَلّٰى قَاعِدًا .

[1714] حضرت جابر بن سمرہ ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ (رات کو) بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔

[١٧١٥] ١٢٠-(٧٣٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ:

[1715] جریر نے مجھے حدیث سنائی، انھوں نے منصور سے، انھوں نے ہلال بن یساف سے، انھوں نے ابو یحییٰ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

«صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلَاةِ» قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا، فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَأْسِهِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو؟ قُلْتُ: حُدِّثْتُ، يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلَاةِ» وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا! قَالَ: «أَجَلْ، وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ».

فرمایا: ''بیٹھ کر آدمی کی نماز (اجر میں) آدھی نماز ہے۔'' انھوں نے کہا: ایک بار میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر مبارک پر لگایا۔ آپ نے پوچھا: ''اے عبداللہ بن عمرو! تمھیں کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا کہ آپ نے فرمایا ہے: ''بیٹھ کر آدمی کی نماز آدھی نماز کے برابر ہے'' جبکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، ایسا ہی ہے لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی طرح نہیں ہوں۔''

[١٧١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ: عَنْ أَبِي يَحْيَى الْأَعْرَجِ.

[1716] شعبہ اور سفیان دونوں نے منصور سے اسی سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ شعبہ کی روایت میں ہے: ''ابو یحییٰ الاعرج سے روایت ہے'' (انھوں نے ابو یحییٰ کے ساتھ ان کے لقب الاعرج کا بھی ذکر کیا ہے۔)

(المعجم ١٧) - (بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَعَدَدِ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فِي اللَّيْلِ، وَأَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ، وَأَنَّ الرَّكْعَةَ صَلَاةٌ صَحِيحَةٌ)

(التحفة ١٢٥)

باب: 17- رات کی نماز، رسول اللہ ﷺ کی رات کی (نماز کی) رکعتوں کی تعداد اور اس بات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے اور ایک رکعت صحیح نماز ہے

[١٧١٧] ١٢١-(٧٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ

[1717] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ان میں سے ایک کے ذریعے وتر ادا فرماتے، جب آپ اس (ایک رکعت) سے فارغ ہو جاتے تو آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ

الْأَيْمَنِ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آجاتا تو آپ دو (نسبتاً) ہلکی رکعتیں پڑھتے۔

[١٧١٨] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - إِلَى الْفَجْرِ، إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ.

[1718] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے۔جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں ۔فراغت کے بعد سے فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور وتر ایک (رکعت) پڑھتے، جب مؤذن صبح کی نماز کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا، آپ کے سامنے صبح واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ کے پاس آجاتا تو آپ اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے، پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت (کی اطلاع دینے) کے لیے آجاتا۔

فائدہ: حدیث میں تین باتیں ترتیب کے بغیر بیان کر دی گئی ہیں۔اصل ترتیب یہ بنتی ہے کہ جب مؤذن آجاتا، صبح طلوع ہو جاتی اور مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا تو آپ فوراً اٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، پھر دائیں پہلو لیٹ جاتے۔

[١٧١٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَسَاقَ حَرْمَلَةُ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ. وَلَمْ يَذْكُرِ: الْإِقَامَةَ. وَسَائِرُ الْحَدِيثِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو، سَوَاءً.

[1719] حرملہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی......آگے حرملہ نے سابقہ حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ اس میں ''آپ ﷺ کے سامنے صبح کے روشن ہو جانے اور مؤذن آپ کے پاس آنا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور ''اقامت'' کا ذکر کیا۔ باقی حدیث بالکل عمرو کی حدیث کی طرح ہے۔

[١٧٢٠] ١٢٣-(٧٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي:

[1720] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا:

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعتوں کے ذریعے وتر (ادا) کرتے تھے، ان میں آخری رکعت کے علاوہ کسی میں بھی تشہد کے لیے نہ بیٹھتے تھے۔ (بعض راتوں میں آپ ﷺ کا یہ معمول ہوتا۔)

[١٧٢١] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1721] عبدہ بن سلیمان، وکیع اور ابواسامہ سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہ) روایت بیان کی ہے۔

[١٧٢٢] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

[1722] عراک بن مالک نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعتوں سمیت تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

[١٧٢٣] ١٢٥-(٧٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ، وَلَا فِي غَيْرِهِ، عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي».

[1723] سعید بن ابی سعید مقبری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (دوسرے مہینوں) میں (فجر سے پہلے) گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے، چار رکعتیں پڑھتے، ان کی خوبصورتی اور ان کی طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعتیں پڑھتے، ان کے حسن اور ان کی طوالت کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔'' (وہ بدستور اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔)

[١٧٢٤] ١٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ، مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

[1724] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، آٹھ رکعتیں پڑھتے، پھر (ایک رکعت سے) وتر ادا فرماتے، پھر بیٹھے ہوئے دو رکعتیں پڑھتے، پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو اٹھ کھڑے ہوتے اور رکوع کرتے، پھر صبح کی نماز کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے۔ (کبھی آپ ﷺ کی تہجد اور وتر کی ترتیب یہ بن جاتی تھی۔)

[١٧٢٥] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا: تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا، يُوتِرُ مِنْهُنَّ.

[1725] شیبان اور معاویہ بن سلّام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا...... آگے سابقہ حدیث کی طرح ہے، البتہ ان دونوں کی روایت میں ہے: "آپ ﷺ کھڑے ہو کر نو رکعتیں پڑھتے تھے، وتر انھی میں ادا کرتے۔"

[١٧٢٦] ١٢٧-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَيْ أُمَّهْ! أَخْبِرِينِي عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ، فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

[1726] عبداللہ بن ابی لبید سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے میری ماں! مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بتایئے۔ تو انھوں نے کہا: رمضان اور غیر رمضان میں رات کے وقت آپ کی نماز تیرہ رکعتیں تھی، ان میں فجر کی (سنت) دو رکعتیں بھی شامل تھیں۔

[١٧٢٧] ١٢٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كَانَتْ

[1727] قاسم بن محمد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، فرما رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دس رکعتیں تھی اور آپ ایک رکعت

صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ، وَيُوتِرُ بِسَجْدَةٍ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

وتر ادا کرتے، پھر فجر کی (سنتیں) دو رکعت پڑھتے۔ اس طرح یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

[١٧٢٨] ١٢٩-(٧٣٩) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَأَلْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ. ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ قَالَتْ: وَثَبَ، - وَلَا وَاللهِ! مَا قَالَتْ: قَامَ - فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، - وَلَا وَاللهِ! مَا قَالَتِ: اغْتَسَلَ، وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيدُ - وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ.

[1728] ابوخیثمہ (زہیر بن معاویہ) نے ابواسحاق سے خبر دی، کہا: میں نے اسود بن یزید سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جو ان سے حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بیان کی تھی۔ انھوں (عائشہ ؓ) نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصے میں سو جاتے اور آخری حصے کو زندہ کرتے (اللہ کے سامنے قیام فرماتے ہوئے جاگتے)، پھر اگر اپنے گھر والوں سے کوئی ضرورت ہوتی تو اپنی ضرورت پوری کرتے اور سو جاتے، پھر جب پہلی اذان کا وقت ہوتا تو عائشہ ؓ نے کہا: آپ اچھل کر کھڑے ہو جاتے (راوی نے کہا:) ــ اللہ کی قسم! عائشہ ؓ نے وَثَبَ کہا، قَامَ (کھڑے ہوتے) نہیں کہا ــ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے ــ اللہ کی قسم! انھوں نے اِغْتَسَلَ (نہاتے) نہیں کہا: "اپنے اوپر پانی بہاتے" میں جانتا ہوں ان کی مراد کیا تھی ــ (یعنی زیادہ مقدار میں پانی بہاتے) اور اگر آپ جنبی نہ ہوتے تو جس طرح آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے، اسی طرح وضو فرماتے، پھر دو رکعتیں (سنتِ فجر) ادا فرماتے۔

[١٧٢٩] ١٣٠-(٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ صَلَاتِهِ الْوِتْرَ.

[1729] عمار بن زُرَیق نے ابواسحاق سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے حتی کہ ان کی نماز کا آخری حصہ وتر ہوتا۔ (اکثر آپ ﷺ کا معمول یہی تھا۔)

[١٧٣٠] ١٣١-(٧٤١) حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ

[1730] مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ

السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَّسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كَانَ يُحِبُّ الدَّائِمَ. قَالَ قُلْتُ: أَيَّ حِينٍ كَانَ يُصَلِّي؟ فَقَالَتْ: كَانَ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ، قَامَ فَصَلَّى.

سے رسول اللہ ﷺ کے عمل کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: آپ کو ہمیشہ کیا جانے والا عمل پسند تھا۔ میں نے کہا: آپ کس وقت نماز پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: جب آپ مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

[١٧٣١] ١٣٢-(٧٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا أَلْفَى رَسُولَ اللهِ ﷺ السَّحَرُ الْأَعْلَى فِي بَيْتِي، أَوْ عِنْدِي، إِلَّا نَائِمًا.

[1731] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: سحر کے آخری حصے (جب طلوع فجر سے بالکل پہلے سحر اپنی انتہا پر ہوتی ہے) نے میرے گھر میں یا میرے پاس، رسول اللہ ﷺ کو سوئے ہوئے ہی پایا۔

[١٧٣٢] ١٣٣-(٧٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلَّا اضْطَجَعَ.

[1732] ابونضر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی میرے ساتھ گفتگو فرماتے، ورنہ لیٹ جاتے۔

[١٧٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

[1733] ابن ابی عتاب نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٧٣٤] ١٣٤-(٧٤٤) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ ابْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا أَوْتَرَ قَالَ: «قُومِي، فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ!».

[1734] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے رہتے، جب وتر پڑھنے لگتے تو فرماتے: ''عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھ لو۔''

[١٧٣٥] ١٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ

[1735] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت

سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ، وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ أَيْقَظَهَا فَأَوْتَرَتْ.

کی کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اپنی نماز پڑھتے اور وہ (عائشہ ؓ) آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں، جب آپ کے وتر باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ انھیں جگا دیتے اور وہ وتر پڑھ لیتیں۔

[١٧٣٦] ١٣٦-(٧٤٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ وَّاسْمُهُ وَاقِدٌ، وَّلَقَبُهُ وَقْدَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[1736] مسلم (بن صبیح) نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (یا رات) کی نماز پڑھی، (لیکن عموماً) آپ کے وتر سحری کے وقت تک پہنچتے تھے۔

[١٧٣٧] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ.

[1737] یحییٰ بن وثاب نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر (رات) کی نماز پڑھی، رات کے ابتدائی حصے میں بھی، درمیان میں بھی اور آخر میں بھی، آپ کے وتر (کے اوقات) سحری تک جاتے تھے۔

[١٧٣٨] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ قَاضِي كِرْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ.

[1738] ابوضحیٰ نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، (لیکن عموماً) آپ کے وتر رات کے آخری حصے تک چلتے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ جَامِعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَمَنْ نَامَ عَنْهُ أَوْ مَرِضَ) (التحفة ١٢٦)

[١٧٣٩] ١٣٩-(٧٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيعَ عَقَارًا لَهُ بِهَا فَيَجْعَلَهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدَ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، لَقِيَ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَأَخْبَرُوهُ، أَنَّ رَهْطًا سِتَّةً أَرَادُوا ذٰلِكَ فِي حَيَاةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟» فَلَمَّا حَدَّثُوهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَأَتَهُ، وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا، وَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَأْتِهَا فَسَلْهَا، ثُمَّ ائْتِنِي فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهَا، فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا، لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشِّيعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا. قَالَ: فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ، فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهَا، فَأَذِنَتْ لَنَا، فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: أَحَكِيمٌ؟ فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَتْ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ

باب:18- رات کی نماز کے جامع مسائل، اور اس کا بیان جو سویا رہ گیا یا بیمار ہو گیا

[1739] ابن ابی عدی نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے زرارہ سے روایت کی کہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز) سعد بن ہشام بن عامر نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ (جہاد) کریں، وہ مدینہ منورہ آ گئے اور وہاں اپنی ایک جائداد فروخت کرنی چاہی تاکہ اس سے ہتھیار اور گھوڑے مہیا کریں اور موت آنے تک رومیوں کے خلاف جہاد کریں، چنانچہ جب مدینہ آئے تو اہل مدینہ میں سے کچھ لوگوں سے ملے، انھوں نے ان کو اس ارادے سے روکا اور انھیں بتایا کہ چھ افراد کے ایک گروہ نے نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں ایسا کرنے کا ارادہ کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے انھیں روک دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا: ''کیا میرے طرزِ عمل میں تمھارے لیے نمونہ نہیں ہے؟'' چنانچہ جب ان لوگوں نے انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا جبکہ وہ اسے طلاق دے چکے تھے، اور اس سے رجوع کے لیے گواہ بنائے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے رسول اللہ ﷺ کے وتر (بشمول قیام اللیل) کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تمھیں اس ہستی سے آگاہ نہ کروں جو روئے زمین کے تمام لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کے وتر کو زیادہ جاننے والی ہے؟ سعد نے کہا: وہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ان کے پاس جاؤ اور پوچھو، پھر (دوبارہ) میرے پاس آنا اور ان کا جواب مجھے بھی آ کر بتانا۔ (سعد نے کہا:) میں ان کی

ابْنُ هِشَامٍ. قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ. فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ خَيْرًا. قَالَ قَتَادَةُ: وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ. قَالَ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ، وَلَا أَسْأَلَ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ بَدَا لِي فَقُلْتُ: أَنْبِئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ: ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا، وَأَمْسَكَ اللهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ فِي آخِرِ هٰذِهِ السُّورَةِ، التَّخْفِيفَ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ. قَالَ: قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يَابُنَيَّ! فَلَمَّا أَسَنَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ، وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ، أَوْتَرَ

طرف چل پڑا اور (پہلے) حکیم بن افلح کے پاس آیا اور انھیں اپنے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلنے کو کہا تو انھوں نے کہا: میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا کیونکہ میں نے انھیں (آپس میں لڑنے والی) ان دو جماعتوں کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے روکا تھا تو وہ ان دونوں کے بارے میں اسی طریقے پر چلتے رہنے کے سوا اور کچھ نہ مانیں۔ (سعد نے) کہا: تو میں نے انھیں قسم دی تو وہ آ گئے، پس ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چل پڑے اور ان سے حاضری کی اجازت طلب کی، انھوں نے اجازت مرحمت فرما دی اور ہم ان کے گھر (دروازے) میں داخل ہوئے، انھوں نے کہا: کیا حکیم ہو؟ انھوں نے اسے پہچان لیا، اس نے کہا: جی ہاں۔ تو انھوں نے کہا: تمھارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: سعد بن ہشام۔ انھوں نے پوچھا: ہشام کون؟ اس نے کہا: عامر رضی اللہ عنہ (بن امیہ انصاری) کے بیٹے۔ تو انھوں نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور کلمات خیر کہے۔ قتادہ نے کہا: وہ (عامر رضی اللہ عنہ) غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ میں نے کہا: ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے خُلق مبارک کے بارے میں بتائیے۔ انھوں نے کہا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا (آپ کی سیرت و کردار قرآن کا عملی نمونہ تھی۔) کہا: اس پر میں نے یہ چاہا کہ اٹھ (کر چلا) جاؤں اور موت تک کسی سے کچھ نہ پوچھوں، پھر اچانک ذہن میں آیا تو میں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کے (رات کے) قیام کے بارے میں بتائیں، تو انھوں نے کہا: کیا تم (سورت) ﴿يَاأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں رات کا قیام فرض قرار دیا تو نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں

بِسَبْعٍ، وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الْأَوَّلِ، فَتِلْكَ تِسْعٌ، يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا . وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً . وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ . قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ: لَوْكُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي بِهِ . قَالَ: قُلْتُ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثَهَا .

نے سال بھر قیام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی آخری آیات بارہ ماہ تک آسمان پر روکے رکھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف کا حکم نازل فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل (میں تبدیل) ہو گیا۔ سعد نے کہا: میں نے عرض کی: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں بتایئے۔ تو انھوں نے کہا: ہم آپ ﷺ کے لیے آپ کی مسواک اور آپ کے وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ رات کو جب چاہتا، آپ کو بیدار کر دیتا تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے اور پھر نو رکعتیں پڑھتے، ان میں آپ آٹھویں کے علاوہ کسی رکعت میں نہ بیٹھتے، پھر اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور دعا فرماتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، پھر کھڑے ہو کر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور حمد کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے، پھر سلام کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے، تو میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعتیں ہو گئیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک بڑھی اور (جسم پر کسی حد تک) گوشت چڑھ گیا (جسم مبارک بھاری ہو گیا) تو آپ سات وتر پڑھنے لگ گئے اور دو رکعتوں میں وہی کرتے جو پہلے کرتے تھے (بیٹھ کر پڑھتے) تو بیٹا! یہ نو رکعتیں ہو گئیں اور اللہ کے نبی ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ پسند کرتے کہ اس پر قائم رہیں اور جب نیند یا بیماری غالب آ جاتی اور رات کا قیام نہ کر سکتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔ میں نہیں جانتی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو اور نہ ہی آپ نے کسی رات صبح تک نماز پڑھی اور نہ رمضان کے سوا کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے۔ (سعد نے) کہا: پھر میں حضرت ابن عباس ؓ کی طرف گیا اور

انھیں ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کی حدیث سنائی تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سچ کہا، اگر میں ان کے قریب ہوتا یا ان کے گھر جاتا ہوتا تو ان کے پاس جاتا تاکہ وہ مجھے یہ حدیث روبرو سناتیں۔ (سعد نے) کہا: میں نے کہا: اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ ان کے ہاں حاضر نہیں ہوتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ سناتا۔ (یہ سعد بالآخر سرزمین ہند میں شہید ہوئے۔)

[١٧٤٠] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الْمَدِينَةِ لِيَبِيعَ عَقَارَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[1740] معاذ بن ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ اپنی جائداد فروخت کر دیں...... آگے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[١٧٤١] (..) وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنْطَلَقْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْوِتْرِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ. وَقَالَ فِيهِ: قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قُلْتُ: ابْنُ عَامِرٍ. قَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ. أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

[1741] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے حدیث سنائی، کہا: ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے اور انھوں نے سعد بن ہشام سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے وتر کے بارے میں سوال کیا...... (اس کے بعد) انھوں نے اپنے پورے قصے سمیت حدیث بیان کی اور اس میں کہا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: کون ہشام؟ میں نے عرض کی: عامر رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ انھوں نے کہا: عامر بہت اچھے انسان تھے، اُحد کے دن شہید ہوئے۔

[١٧٤٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارًا لَهُ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ. وَفِيهِ: قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: اِبْنُ عَامِرٍ

[1742] معمر نے قتادہ سے اور انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے روایت کی کہ سعد بن ہشام ان کے پڑوسی تھے، انھوں نے ان کو بتایا کہ انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ...... آگے سعید (بن ابی عروبہ) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اس میں ہے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: کون ہشام؟ عرض کی: عامر رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔ انھوں نے کہا: وہ اچھے انسان

قَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ، أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ. وَفِيهِ: فَقَالَ حَكِيمُ ابْنُ أَفْلَحَ: أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا.

تھے غزوۂ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (لڑتے ہوئے) شہید ہوئے، نیز اس (روایت) میں ہے کہ (سعد کے بجائے) حکیم بن افلح نے کہا: اگر میں جانتا کہ آپ ان کے پاس حاضر نہیں ہوتے تو میں آپ کو ان کی حدیث نہ بتاتا۔

[١٧٤٣] ١٤٠-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1743] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ، جب آپ کی رات کی نماز بیماری یا کسی اور وجہ سے رہ جاتی تو دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

[١٧٤٤] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1744] شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام کرتے تو اس کو برقرار رکھتے اور جب آپ رات سوتے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے۔

قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ، وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ.

(حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (کبھی) نہیں دیکھا کہ آپ نے ساری رات صبح تک نماز پڑھی ہو اور نہ (کبھی) آپ نے رمضان کے سوا مسلسل مہینے بھر روزے رکھے۔

[١٧٤٥] ١٤٢-(٧٤٧) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

[1745] عبدالرحمان بن عبد القاری سے روایت ہے، کہا: میں نے عمر بن خطاب ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کا حزب (قرآن کا 1/7 حصہ جو عموماً ایک رات میں تہجد کے دوران میں پڑھا جاتا تھا) یا اس کا کچھ حصہ سوتے رہ جانے کی وجہ سے رہ گیا اور اس

أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ. قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ».

نے اسے نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے حق میں یہ لکھا جائے گا، جیسے اس نے رات ہی کو اسے پڑھا۔"

(المعجم ١٩) - (بَابُ: صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ) (التحفة ١٢٧)

باب:19-اوابین کی نماز کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں

[١٧٤٦] ١٤٣-(٧٤٨) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحٰى، فَقَالَ: أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ».

[1746] ایوب نے قاسم شیبانی سے روایت کی کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا تو کہا: ہاں یہ لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ نماز اس وقت کے بجائے ایک اور وقت میں پڑھنا افضل ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اوابین (اطاعت گزار، توبہ کرنے والے اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والے لوگوں) کی نماز اس وقت ہوتی ہے، جب (گرمی سے) اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے لگتے ہیں۔"

[١٧٤٧] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَقَالَ: «صَلَاةُ الْأَوَّابِينَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ».

[1747] ہشام بن ابی عبداللہ نے کہا: ہمیں قاسم شیبانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لائے، وہ لوگ (اس وقت) نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا: "اوابین کی نماز اونٹ کے دودھ چھڑائے جانے والے بچوں کے پاؤں جلنے کے وقت (پر ہوتی) ہے۔"

فائدہ: جب دن زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اونٹ کے بچوں کی ٹاپ، یعنی پاؤں کا تلوا جلنے لگتا ہے اور لوگ آرام کی طرف مائل ہوتے ہیں، اس وقت آرام کی بجائے اللہ کے حضور نماز کے لیے حاضر ہونے والے اوابین ہیں۔ فجر کے بعد اس دن کی نماز (صلاۃ الضحیٰ) کا افضل ترین وقت یہی ہوتا ہے۔ اگرچہ سورج ایک نیزہ بلند ہو جائے تو اس کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ) (التحفة ١٢٨)

باب:20- رات کی نماز دو دو رکعت، اور وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے

[١٧٤٨] ١٤٥-(٧٤٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ وَّعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ، صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى». [انظر: ١٧٦٠]

[1748] نافع اور عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں، جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ اس کی پڑھی ہوئی (تمام) نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔''

[١٧٤٩] ١٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ «مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ».

[1749] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''دو دو رکعتیں۔ اور جب تمھیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔''

[١٧٥٠] ١٤٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ صَلَاةُ

[1750] عمرو نے کہا کہ ابن شہاب نے اس سے بیان کیا کہ اسے سالم بن عبداللہ بن عمر اور حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف دونوں نے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تمھیں صبح ہونے کا

اللَّيْلِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ».

خطرہ ہو تو ایک رکعت (پڑھ کر انھیں) وتر کر لو۔"

[١٧٥١] ١٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّائِلِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: «مَثْنَى مَثْنَى. فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً، وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وِتْرًا» ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ، عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَأَنَا بِذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَا أَدْرِي، هُوَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[1751] ابوربیع زہرانی نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب اور بدیل نے عبداللہ بن شقیق سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا، اور میں آپ کے اور پوچھنے والے کے درمیان میں تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کیسے ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو دو رکعتیں، پھر جب تمھیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بناؤ۔" پھر سال کے بعد ایک آدمی نے آپ سے پوچھا، میں رسول اللہ ﷺ کے قریب اسی جگہ (درمیان میں) تھا اور مجھے معلوم نہیں وہ پہلے والا آدمی تھا یا کوئی اور، اسے بھی آپ نے اسی طرح جواب دیا۔

[١٧٥٢] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَبُدَيْلٌ وَعِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَا بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَمَا بَعْدَهُ.

[1752] ابو کامل نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ایوب، بدیل اور عمران بن حدیر نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، نیز (دوسری سند سے) محمد بن عبید غبری نے کہا: ہمیں حماد نے حدیث سنائی، کہا: ہم سے ایوب اور زبیر بن خریت نے عبداللہ بن شقیق سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا...... پھر دونوں (ابو کامل اور محمد بن عبید) نے اوپر والی روایت بیان کی مگر ان دونوں کی روایت میں "ایک آدمی نے آپ سے ایک سال گزرنے کے بعد پوچھا" اور اس کے بعد کا حصہ مروی نہیں۔

[١٧٥٣] ١٤٩-(٧٥٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا

[1753] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وتر پڑھنے میں صبح سے سبقت کرو۔" (صبح ہونے

عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ. قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ».

سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔)

[١٧٥٤] ١٥٠-(٧٥١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ.

[1754] لیث نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جو شخص رات کو نماز پڑھے، وہ وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسی کا حکم دیتے تھے۔

[١٧٥٥] ١٥١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا».

[1755] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''رات کے وقت وتر کو اپنی نماز کا آخری حصہ بناؤ۔''

[١٧٥٦] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ، كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُهُمْ.

[1756] ابن جریج نے کہا: مجھے نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: جو شخص رات کو نماز پڑھے وہ صبح سے پہلے نماز کا آخری حصہ وتر کو بنائے، رسول اللہ ﷺ ان (اپنے ساتھیوں) کو یہی حکم دیا کرتے تھے۔

[١٧٥٧] ١٥٣-(٧٥٢) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1757] ابو تیاح نے کہا: مجھے ابو مجلز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وتر رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔''

[١٧٥٨] ١٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1758] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابومجلز سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”وتر رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔“

[١٧٥٩] ١٥٥-(٧٥٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ». وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ».

[1759] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابومجلز سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ”(وتر) رات کے آخری حصے کی ایک رکعت ہے۔“ اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”(وتر) رات کے آخر کی ایک رکعت ہے۔“

[١٧٦٠] ١٥٦-(٧٤٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَجُلًا نَّادٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أُوتِرُ صَلَاةَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى فَلْيُصَلِّ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِنْ أَحَسَّ أَنْ يُّصْبِحَ، سَجَدَ سَجْدَةً، فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلّٰى».

[1760] ابوکریب اور ہارون بن عبداللہ نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے حدیث سنائی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ ایک آدمی نے، جب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تھے، آپ کو آواز دی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں رات کی نماز کو وتر (طاق) کیسے بناؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو (رات کی) نماز پڑھے وہ دو دو رکعت پڑھے، پھر اگر وہ محسوس کرے کہ صبح ہو رہی ہے تو ایک رکعت پڑھ لے، یہ (ایک رکعت) اس کی ساری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔“

قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ. وَلَمْ يَقُلْ: ابْنِ عُمَرَ. [راجع: ١٧٤٨]

ابوکریب نے عبیداللہ بن عبداللہ کہا، (آگے) ابن عمر رضی اللہ عنہما نہیں کہا۔

[١٧٦١] ١٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

[1761] خلف بن ہشام اور ابوکامل نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے انس بن سیرین سے حدیث سنائی، انھوں نے

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. قَالَ قُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ. قَالَ: إِنَّكَ لَضَخْمٌ أَلَا تَدَعُنِي أَسْتَقْرِئُ لَكَ الْحَدِيثَ؟ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ.

کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا میں ان میں طویل قراءت کر سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت سے اس کو وتر بناتے۔ میں نے کہا: میں آپ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھ رہا۔ انھوں نے کہا: تم ایک بوجھل آدمی ہو (اپنی سوچ کو ترجیح دیتے ہو) کیا مجھے موقع نہ دو گے کہ میں تمھارے لیے بات مکمل کروں؟ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے اور صبح (کی نماز) سے پہلے (مختصری) دو رکعتیں پڑھتے، گویا کہ اذان (اقامت) آپ کے کانوں میں (سنائی دے رہی) ہے۔

قَالَ خَلَفٌ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: صَلَاةِ.

خلف نے اپنی حدیث میں "صبح سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟" کہا اور انھوں نے "صلاۃ" کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[١٧٦٢] ١٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ. وَفِيهِ: فَقَالَ: بَهْ بَهْ. إِنَّكَ لَضَخْمٌ.

[1762] شعبہ نے انس بن سیرین سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا...... پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: رات کے آخری حصے میں ایک رکعت وتر پڑھتے۔ اس میں ہے (اور میرے دوبارہ سوال پر) کہا: بس، بس، تم ایک بوجھل آدمی ہو۔

[١٧٦٣] ١٥٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ». فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا «مَثْنَى مَثْنَى؟» قَالَ أَنْ تُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

[1763] عقبہ بن حریث نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تم دیکھو کہ صبح آیا چاہتی ہے تو ایک رکعت سے (اپنی نماز کو) وتر کرو۔" ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی: مَثْنٰی، مَثْنٰی کا کیا مفہوم ہے؟ انھوں نے کہا: یہ کہ تم ہر دو رکعتوں (کے آخر) میں سلام پھیرو۔

[١٧٦٤] ١٦٠-(٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا».

[1764] معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔''

[١٧٦٥] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَقِيُّ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: «أَوْتِرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ».

[1765] شیبان نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابونضرہ عَوَقی نے مجھے بتایا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ انھوں (صحابہ) نے نبی اکرم ﷺ سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔''

(المعجم ٢١) - (بَابُ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ) (التحفة ١٢٩)

باب:21- جسے یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھ لے

[١٧٦٦] ١٦٢-(٧٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَّقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ، وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ».

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَحْضُورَةٌ.

[1766] حفص اور ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے امید ہو کہ وہ رات کے آخر میں اٹھ جائے گا، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور یہ افضل ہے۔''

ابو معاویہ نے (مَشْهُودَةٌ کے بجائے) مَحْضُورَةٌ (اس میں حاضری دی جاتی ہے) کہا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[١٧٦٧] ١٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ،

[1767] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے

وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ، ثُمَّ لِيَرْقُدْ، وَمَنْ وَّثِقَ بِقِيَامٍ مِّنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ، وَّذٰلِكَ أَفْضَلُ».

تھے: ''تم میں سے جسے یہ خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ وتر پڑھ لے، پھر سو جائے اور جسے رات کو اٹھ جانے کا یقین ہو، وہ رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ رات کے آخری حصے میں قراءت کے وقت حاضری دی جاتی ہے اور یہ بہتر ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابُ أَفْضَلِ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ) (التحفة ١٣٠)

باب:22- بہترین نماز وہ ہے جس میں تواضع بھرا لمبا قیام ہو

[١٧٦٨] ١٦٤-(٧٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ».

[1768] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیام کا لمبا ہونا بہترین نماز ہے۔''

[١٧٦٩] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُولُ الْقُنُوتِ».

[1769] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے ابوسفیان سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''قیام کا لمبا ہونا۔''

قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.

ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٣) - (بَابٌ: فِي اللَّيْلِ سَاعَةٌ مُّسْتَجَابٌ فِيهَا الدُّعَاءُ) (التحفة ١٣١)

باب:23- رات میں ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول کی جاتی ہے

[١٧٧٠] ١٦٦-(٧٥٧) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[1770] ابوسفیان سے روایت ہے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''رات میں ایک گھڑی

يَقُولُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ».

ایسی ہے، جو مسلمان بندہ بھی اس کو پالیتا ہے، اس میں وہ دنیا اور آخرت کی کسی بھی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ (بھلائی) ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے۔''

[١٧٧١] ١٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

[1771] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رات میں ایک گھڑی ہے جو مسلمان بھی اسے پالیتا ہے اور اس میں اللہ سے کسی بھی خیر کا سوال کرتا ہے، تو وہ اسے وہ (بھلائی) عطا فرما دیتا ہے۔''

(المعجم ٢٤) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَالْإِجَابَةِ فِيهِ)

(التحفة ١٣٢)

باب: 24- رات کے آخری حصے میں دعا اور یادِ الٰہی کی ترغیب، اور اس وقت ان کی قبولیت

[١٧٧٢] ١٦٨-(٧٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ».

[1772] ابن شہاب نے ابو عبد اللہ اغر اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''برکت اور رفعت کا مالک ہمارا رب، ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، (تو) دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو دوں، اور کون مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟''

[١٧٧٣] ١٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ اللهُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ، حِينَ يَمْضِي

[1773] سہیل کے والد ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر رات کو، جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، دنیا کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: میں بادشاہ ہوں، صرف میں بادشاہ ہوں۔ کون ہے جو مجھے پکارتا ہے کہ میں اس کی پکار سنوں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگتا ہے

ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ. فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ، فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيءَ الْفَجْرُ».

کہ میں اسے دوں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے معاف کروں؟ وہ یہی اعلان فرماتا رہتا ہے حتی کہ صبح چمک اٹھتی ہے۔"

[١٧٧٤] ١٧٠-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلُثَاهُ، يَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطٰى! هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ! هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يُغْفَرُ لَهُ! حَتّٰى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ».

[1774] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رات کا آدھا یا دو تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی بخشش کا طلبگار ہے کہ اسے بخشا جائے حتی کہ صبح پھوٹ پڑتی ہے۔"

[١٧٧٥] ١٧١-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ أَبُو الْمُوَرِّعِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَرْجَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَنْزِلُ اللهُ تَعَالٰى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ، أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ! أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ! ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَّلَا ظَلُومٍ».

[1775] محاضر ابوموَرِّع نے کہا: ہم سے سعد بن سعید (بن قیس انصاری) نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابن مرجانہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدھی رات یا رات کی آخری تہائی کے وقت اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، یا مجھ سے سوال کرے گا کہ میں اسے عطا کروں؟ پھر فرماتا ہے: کون اس (ذات) کو قرض دے گا جو نہ محتاج ہے اور نہ حق مارنے والی ہے (اللہ تعالیٰ کو)؟"

قَالَ مُسْلِمٌ: اِبْنُ مَرْجَانَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَمَرْجَانَةُ أُمُّهُ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابن مرجانہ سے مراد سعید بن عبداللہ (ابوعثمان المدنی) ہیں اور مرجانہ ان کی والدہ ہیں۔

[١٧٧٦] (...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ

[1776] سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس میں یہ اضافہ ہے: "پھر

ابْنُ بِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: «ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَّلَا ظَلُومٍ!».

اللہ تبارک وتعالی اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا اور فرماتا ہے: کون اس کو قرض دے گا جو نہ محتاج ہے اور نہ ہی ظالم۔"

[١٧٧٧] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُوبَكْرٍ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنَيْ أَبِي شَيْبَةَ -. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُمْهِلُ، حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ! هَلْ مِنْ تَائِبٍ! هَلْ مِنْ سَائِلٍ! هَلْ مِنْ دَاعٍ! حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

[1777] منصور نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے أغر ابو مسلم سے روایت کی، وہ حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالی (بندوں کو آرام کی) مہلت دیتا ہے حتی کہ جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو وہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مغفرت کا طلبگار ہے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی پکارنے والا ہے؟ حتی کہ فجر پھوٹ پڑتی ہے۔"

[١٧٧٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ مَنْصُورٍ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ.

[1778] شعبہ نے ابو اسحاق سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث بیان کی، البتہ منصور کی روایت مکمل اور زیادہ (تفصیلات پر محیط) ہے۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ وَهُوَ التَّرَاوِيحُ) (التحفة ١٣٣)

باب:25- قیام رمضان کی ترغیب اور وہ تراویح ہے

[١٧٧٩] ١٧٣-(٧٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[1779] حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے ایمان (کی حالت میں) اور اجر طلب کرتے ہوئے رمضان کا قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے گئے۔"

[١٧٨٠] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ.

[1780] امام زہری نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ لازم ٹھہرائے بغیر رمضان کے قیام کی ترغیب دیتے تھے، آپ فرماتے: ''جس نے رمضان کا قیام ایمان (کی حالت میں) اور اجر طلب کرتے ہوئے کیا، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' رسول اللہ ﷺ کی وفات تک معاملہ یہی رہا، پھر ابوبکر ؓ کی خلافت اور عمر ؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی معاملہ اسی طرح رہا۔ (ترغیب دی جاتی رہی، اجتماعی طور پر اہتمام نہیں کیا گیا۔)

[١٧٨١] ١٧٥-(٧٦٠) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[1781] یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے انھیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے ایمان (کی حالت میں) اور ثواب کے لیے رکھے، اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے کیا تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

[١٧٨٢] ١٧٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا - أُرَاهُ قَالَ: - إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ».

[1782] اعرج نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کرے گا اور اس کو پا لے گا — میرا خیال ہے آپ نے فرمایا — ایمان کے عالم میں اور احتساب کے لیے، اسے بخش دیا جائے گا۔''

[١٧٨٣] ١٧٧-(٧٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ، فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ

[1783] امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ اور لوگوں نے (بھی) آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ نے اس سے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگوں (کی تعداد)

اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: «قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ، إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ».

قَالَ: وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ.

میں اضافہ ہو گیا، پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''جو تم نے کیا میں نے دیکھا، مجھے تمھارے پاس آنے سے اس کے سوا کسی چیز نے نہیں روکا کہ مجھے ڈر ہوا کہیں یہ (نماز) تم پر فرض نہ ہو جائے۔''

(عروہ یا ان کے بعد کے کسی راوی نے) کہا: اور یہ رمضان میں ہوا۔

[١٧٨٤] ١٧٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذٰلِكَ، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يَقُولُونَ: اَلصَّلَاةَ! فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوا عَنْهَا».

[1784] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وسط میں (گھر سے) نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی، کچھ لوگوں نے (بھی) آپ کی نماز کے ساتھ نماز ادا کی، صبح کو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی، چنانچہ (دوسری رات) لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ دوسری رات بھی باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ (اقتدا میں) نماز پڑھی، صبح اس کا تذکرہ کرتے رہے، تیسری رات مسجد میں آنے والے اور زیادہ ہو گئے، آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد نمازیوں کے لیے تنگ ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ نکل کر ان کے پاس تشریف نہ لائے، تو ان میں سے کچھ لوگوں نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ باہر ان کے پاس تشریف نہ لائے حتی کہ آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے، جب صبح کی نماز پوری کر لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر شہادتین پڑھ کر (یہ خطبے کا حصہ ہیں) فرمایا: ''اما بعد، واقعہ یہ ہے کہ آج رات تمھارا حال مجھ سے مخفی نہ تھا لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ رات کی نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے پھر تم اس (کی ادائیگی) سے عاجز رہو۔''

[١٧٨٥] ١٧٩-(٧٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ عَنْ زِرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: وَقِيلَ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ قَامَ السَّنَةَ أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ - يَحْلِفُ مَا يَسْتَثْنِي - وَوَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ، وَأَمَارَتُهَا أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا. [انظر: ٢٧٧٧]

[1785] اوزاعی نے کہا: مجھ سے عبدہ (بن ابی لبابہ) نے زر (بن حبیش) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، جبکہ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس نے سال بھر قیام کیا اس نے شب قدر کو پالیا تو اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اللہ کی قسم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں! وہ رات رمضان میں ہے ــ وہ بغیر کسی استثنا کے حلف اٹھاتے تھے ــ اور اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں وہ کون سی رات ہے، یہ وہی رات ہے جس میں قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں صبح کی رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس دن کی صبح کو سورج سفید طلوع ہوتا ہے، اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

[١٧٨٦] ١٨٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُهَا، وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ.

[1786] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عبدہ بن ابی لبابہ کو زر بن حبیش سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (زر نے) کہا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں جانتا ہوں اور میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا، یہ ستائیسویں رات ہے۔

وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ: هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِّي عَنْهُ.

شعبہ نے ''یہ وہی رات ہے جس کے قیام کا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا'' کے فقرے کے بارے میں شک کیا، انھوں نے کہا: مجھے یہ روایت میرے ساتھی نے ان (عبدہ بن ابی لبابہ کے حوالے) سے سنائی تھی۔

[١٧٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ: إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ، وَمَا بَعْدَهُ.

[1787] (عبیداللہ کے والد) معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت کے مانند حدیث بیان کی لیکن اس میں إِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ (شعبہ نے اس کے بارے

میں شک کیا) اور اس کے بعد کی عبارت بیان نہیں کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ) (التحفة ١٣٤)

باب:26- رات کے وقت نبی ﷺ کی نماز اور دعا

[١٧٨٨] ١٨١-(٧٦٣) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَتَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ، فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، وَلَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ. ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا».

[1788] سلمہ بن کہیل نے کُریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، نبی اکرم ﷺ رات کو اٹھے اور اپنی ضرورت (کی جگہ) آئے، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر دو (طرح کے) وضو (بہت ہلکا وضو اور بہت زیادہ وضو) کے درمیان کا وضو کیا اور (پانی) زیادہ (استعمال) نہیں کیا اور (وضو) اچھی طرح کیا، پھر اٹھے اور نماز شروع کی تو میں اٹھا اور میں نے انگڑائی لی، اس ڈر سے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ (کے حالات جاننے) کی خاطر جاگ رہا تھا، پھر میں نے وضو کیا، پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت رات کی نماز مکمل ہوئی، پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ کے سانس لینے کی آواز آنے لگی، آپ جب سوتے تھے تو آواز آتی تھی، پھر آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ نے نماز پڑھی (سنتِ فجر ادا کیں) اور وضو نہ کیا اور آپ کی دعا میں تھا: ''اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور بھر دے اور میری دائیں طرف نور کر دے اور میری بائیں طرف نور کر

دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔"

قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعًا فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ بَعْضَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

(ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کریب نے بتایا کہ (ان کے علاوہ مزید) سات (چیزوں کے بارے میں دعا مانگی جن) کا تعلق جسم کے صندوق (پسلیوں اور اردگرد کے حصے) سے ہے، میری ملاقات حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے سے ہوئی تو انھوں نے مجھے ان کے بارے میں بتایا، انھوں نے بتایا کہ میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میری کھال (کو نور کر دے)، دو اور بھی چیزیں بتائیں۔

[١٧٨٩] ١٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ ابْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَهِيَ خَالَتُهُ. قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، اِسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا، فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

[1789] امام مالک نے مخرمہ بن سلیمان سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے روایت کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ انھوں نے ایک رات ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری جو ان کی خالہ تھیں، تو میں سرہانے (بستر) کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اہلیہ اس (بستر) کے طول (لمبائی) میں لیٹے، رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ رات آدھی ہوئی۔ یا اس سے تھوڑا پہلے یا تھوڑا بعد کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے سے نیند زائل کرنے لگے، (چہرے پر ہاتھ پھیرا) پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر آپ اٹھ کر ایک لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس گئے اور اس سے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا، فَصَلَّى

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اٹھا اور میں نے بھی وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، پھر جا کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر (آہستہ سے) مروڑنے

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

لگے، پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر وتر پڑھا، پھر آپ لیٹ گئے حتیٰ کہ مؤذن آپ کے پاس آیا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی۔

[١٧٩٠] ١٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْفِهْرِيِّ، عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ: ثُمَّ عَمَدَ إِلَى شَجْبٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ، وَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُهْرِقْ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا قَلِيلًا، ثُمَّ حَرَّكَنِي فَقُمْتُ، وَسَائِرُ الْحَدِيثِ نَحْوُ حَدِيثِ مَالِكٍ.

[1790] عیاض بن عبداللہ فہری نے مخرمہ بن سلیمان سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی اور یہ اضافہ کیا: پھر آپ نے پانی کے ایک پرانے مشکیزے کا رخ کیا، پھر مسواک کی اور وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، لیکن پانی بہت ہی کم بہایا، پھر مجھے ہلایا اور میں کھڑا ہو گیا..... باقی ساری حدیث مالک کی حدیث کی طرح ہے۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا جاگنا اور بعد کے کام دیکھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں ہلایا تو اٹھ کر انھوں نے انگڑائی لی تاکہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ وہ آپ کے جاگنے سے بھی پہلے کے جاگے ہوئے ہیں۔

[١٧٩١] ١٨٤-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهِ، فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

[1791] عمرو نے عبد ربہ بن سعید سے، انھوں نے مخرمہ بن سلیمان سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سویا اور اس رات رسول اللہ ﷺ انھی کے پاس تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے، میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر لیا۔ اس رات آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ آپ (کے سانسوں) کی آواز آنے لگی، جب آپ سوتے تو سانس لینے کی آواز آتی تھی، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا تو آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز ادا کی، آپ نے (از سرنو) وضو نہیں کیا۔

قَالَ عَمْرٌو: فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذٰلِكَ.

عمرو نے کہا: میں نے یہ حدیث بکیر بن اشج کو سنائی تو انھوں نے کہا: کریب نے مجھے یہی حدیث سنائی تھی۔

[١٧٩٢] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ مَّخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ. فَقُلْتُ لَهَا: إِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَيْقِظِينِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَيْسَرِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَجَعَلَنِي مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي. قَالَ: فَصَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ احْتَبٰى، حَتّٰى إِنِّي لَأَسْمَعُ نَفَسَهُ رَاقِدًا، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1792] ضحاک نے مخرمہ بن سلیمان سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ بنت حارث ﷺ کے ہاں بسر کی، میں نے ان سے عرض کی کہ جب رسول اللہ ﷺ اٹھیں تو آپ مجھے بھی بیدار کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنی دائیں طرف میں کر دیا، جب مجھے جھپکی آنے لگتی تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے، آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے کمر اور پنڈلیوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر اسے سہارا بنا لیا (اور سو گئے) یہاں تک کہ میں آپ کے سونے کی حالت میں آپ کے سانس لینے کی آواز سن رہا تھا تو جب آپ کے سامنے صبح ظاہر ہوئی تو آپ نے ہلکی دو رکعتیں پڑھیں۔

فائدہ: مخرمہ کے تمام شاگردوں میں سے صرف ضحاک نے کہا: آپ نے گیارہ رکعتیں پڑھیں، باقی اس بات پر متفق ہیں کہ اس رات آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں، اکثریت کی روایت راجح ہے۔

[١٧٩٣] ١٨٦-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُّعَلَّقٍ وُّضُوءًا خَفِيفًا - قَالَ: وَصَفَ وُضُوءَهُ، وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ

[1793] سفیان نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی کہ انھوں نے اپنی خالہ میمونہ ﷺ کے ہاں رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اٹھے، پھر آپ نے لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا وضو کیا۔ (کریب نے) کہا: انھوں (ابن عباس ﷺ) نے آپ کے وضو کی کیفیت بیان کی اور وضو کو ہلکا اور کم کرتے رہے۔ ابن عباس ﷺ نے کہا: میں اٹھا اور وہی کیا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا، پھر آ کر میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، آپ نے مجھے اپنے پیچھے کیا (اور گھما

يَسَارِهِ، فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى. ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

کر) اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر آپ نے نماز پڑھی، پھر لیٹ کر سو گئے حتی کہ آواز سے سانس لینے لگے، پھر بلال ؓ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا فرمائی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ.

سفیان نے کہا: یہ (نیند کے باوجود وضو کی ضرورت نہ ہونا) نبی اکرم ﷺ کا خاصہ تھا کیونکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل نہیں سوتا تھا۔

[١٧٩٤] ١٨٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: فَقَامَ، فَبَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ أَوِ الْقَصْعَةِ، فَأَكَبَّهُ بِيَدِهِ عَلَيْهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ. قَالَ: فَأَخَذَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى، فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُودِهِ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا - أَوْ قَالَ: وَاجْعَلْنِي نُورًا-».

[1794] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہم سے شعبہ نے سلمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ میمونہ ؓ کے ہاں رات گزاری، میں نے (وہاں رہ کر) مشاہدہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ کہا: آپ اٹھے، پیشاب کیا، پھر اپنا چہرہ اور ہتھیلیاں دھوئیں، پھر سو گئے۔ آپ (کچھ دیر بعد) پھر اٹھے، مشکیزے کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر لگن یا پیالے میں پانی انڈیلا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا، پھر دو وضوؤں کے درمیان کا خوبصورت وضو کیا (وضو نہ بہت ہلکا کیا اور نہ اس میں مبالغہ کیا لیکن اچھی طرح کیا)، پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگے، میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا۔ کہا: تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ کی تیرہ رکعت نماز مکمل ہوئی، پھر آپ سو گئے حتی کہ سانسوں کی آواز آنے لگی اور جب آپ سو جاتے تو ہم آپ کے سونے کو آپ کے سانس کی آواز سے پہچانتے، پھر آپ نماز کے لیے باہر تشریف لائے اور نماز ادا کی اور آپ اپنی نماز یا اپنے سجدے میں یہ دعا مانگنے لگے: ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر اور میرے کانوں میں نور پیدا کر اور میری آنکھوں میں نور پیدا کر اور میرے دائیں نور بنا اور

میرے بائیں نور پیدا فرما اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر اور میرے اوپر نور کر اور میرے نیچے نور کر اور میرے لیے نور بنا۔ یا فرمایا: ''مجھے نور بنا۔''

[١٧٩٥] (...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

[1795] نضر بن شُمیل نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، کہا: ہمیں سلمہ بن کُہَیل نے بُکَیر سے حدیث سنائی، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷜ سے روایت کی۔

قَالَ سَلَمَةُ: فَلَقِيتُ كُرَيْبًا فَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ وَّقَالَ: «وَاجْعَلْنِي نُورًا» وَلَمْ يَشُكَّ.

سلمہ نے کہا: میں کریب کو ملا تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس ﷜ نے فرمایا: میں اپنی خالہ میمونہ ﷞ کے ہاں تھا، تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے...... پھر انھوں نے غندر (محمد بن جعفر) کی حدیث (1794) کی طرح بیان کیا اور کہا: ''اور مجھے سراپا نور کر دے۔'' اور انھوں نے (کسی بات میں) شک کا اظہار نہ کیا۔

[١٧٩٦] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي رِشْدِينٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ أَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ، ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَنَامَ. ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً أُخْرٰى، فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا هُوَ الْوُضُوءُ. وَقَالَ: «أَعْظِمْ لِي نُورًا» وَلَمْ يَذْكُرْ: وَاجْعَلْنِي نُورًا.

[1796] سعید بن مسروق نے سلمہ بن کُہیل سے، انھوں نے ابو رِشدین (کریب) مولیٰ ابن عباس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷜ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ ﷞ کے ہاں رات گزاری، پھر حدیث بیان کی لیکن اس میں چہرے اور ہتھیلیاں دھونے کا ذکر نہیں ہے، ہاں، یہ کہا: پھر آپ مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا اور دو وضوؤں کے درمیان کا وضو کیا، پھر بستر پر آئے اور سو گئے، پھر آپ دوبارہ اٹھے اور مشک کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا، پھر دوبارہ وضو کیا جو (صحیح معنی میں) وضو تھا اور کہا: ''میرا نور عظیم کر دے۔'' اور یہ روایت نہیں کیا کہ مجھے سراپا نور کر دے۔

[١٧٩٧] ١٨٩-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ:

[1797] عُقیل بن خالد سے روایت ہے کہ سلمہ بن کُہیل

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلْمَانَ الْحَجْرِيِّ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ؛ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ كُرَيْبًا حَدَّثَهُ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَسَكَبَ مِنْهَا، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يُكْثِرْ مِنَ الْمَاءِ وَلَمْ يُقَصِّرْ فِي الْوُضُوءِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَ: وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَتَئِذٍ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً.

نے ان (عقیل) سے حدیث بیان کی کہ کریب نے ان (سلمہ) سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گزاری، انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر مشکیزے کے پاس گئے اور اس میں سے پانی انڈیلا اور وضو کیا اور آپ نے نہ پانی زیادہ استعمال کیا نہ وضو میں کوئی کمی کی...... اور پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس رات انیس کلمات پر مشتمل دعا کی۔ (تمام الفاظ جمع کریں تو انیس بنتے ہیں۔)

قَالَ سَلَمَةُ: حَدَّثَنِيهَا كُرَيْبٌ فَحَفِظْتُ مِنْهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ، وَنَسِيتُ مَا بَقِيَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ لِّي فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي لِسَانِي نُورًا، وَّفِي سَمْعِي نُورًا، وَّفِي بَصَرِي نُورًا، وَّمِنْ فَوْقِي نُورًا، وَّمِنْ تَحْتِي نُورًا، وَّعَنْ يَّمِينِي نُورًا، وَّعَنْ شِمَالِي نُورًا، وَّمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُورًا، وَّمِنْ خَلْفِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَّأَعْظِمْ لِي نُورًا».

سلمہ نے کہا: کریب نے وہ کلمات مجھے بتائے تھے اور میں ان میں سے بارہ کلمات کو یاد رکھ سکا اور باقی بھول گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما اور میری زبان میں نور پیدا فرما اور میرے کان میں نور پیدا فرما اور میری آنکھ میں نور پیدا فرما اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے اندر نور کر دے اور میرے نور کو عظیم کر دے۔“

[١٧٩٨] ١٩٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: رَقَدْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ. قَالَ: فَتَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ.

[1798] شریک بن ابی نمر نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر سویا، جبکہ نبی ﷺ ان کے ہاں تھے تاکہ میں دیکھوں کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ گفتگو فرمائی، پھر آپ سو گئے...... آگے پوری حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی تھا کہ پھر آپ ﷺ اٹھے، وضو کیا اور مسواک کی۔

[١٧٩٩] ١٩١-(...) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ

[1799] حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبداللہ

عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُوْلِي ٱلْأَلْبَٰبِ﴾ [آل عمران: ١٩٠] فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي لِسَانِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَّاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا، وَّمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَّمِنْ تَحْتِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ! أَعْطِنِي نُورًا».

بن عباس سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ کے ہاں سوئے تو (رات کو) آپ ﷺ جاگے، مسواک کی اور وضو فرمایا اور آپ (اس وقت) یہ آیات مبارکہ پڑھ رہے تھے: ”یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور دن رات کی آمد و رفت میں خالص عقل رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“ یہ آیات تلاوت فرمائیں حتی کہ سورت ختم کی، پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں، ان میں بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کیے، پھر واپس پلٹے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ کے سانس کی آواز سنائی دینے لگی، پھر آپ نے اس طرح تین دفعہ کیا، چھ رکعتیں پڑھیں، ہر دفعہ آپ مسواک کرتے، وضو فرماتے اور ان آیات کی تلاوت فرماتے، پھر آپ نے تین وتر پڑھے، پھر مؤذن نے اذان دی تو آپ نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: ”اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری زبان میں نور کر دے اور میری سماعت میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! مجھے نور عنایت فرما۔“

فائدہ: حبیب بن ابی ثابت کی روایت میں بہت سی باتیں دوسری روایات سے مختلف ہیں، خصوصاً کل رکعتوں کی تعداد کم بنتی ہے۔ ان سے سات مختلف صورتوں میں مختلف تفصیلات مروی ہیں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ بعض اوقات بیان میں اختصار کی بنا پر ایسی صورت حال پیش آتی ہے۔ بہر حال کچھ تفصیلات میں اختصار یا وہم، کوئی ایک بات موجود ہے۔ بعض محدثین نے اسی بنا پر ان کے بارے میں کلام بھی کیا ہے۔ لیکن ان کی روایت سے ان احادیث کی تائید اور وضاحت ہوتی ہے جن میں ایک دفعہ وضو کر کے سو جانے یا دوگانہ پڑھ کر سو جانے کا ذکر آیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کا مقصد تمام تر تفصیلات کو بیان کرنا ہے۔

[١٨٠٠] ١٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا مِّنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ، فَقَامَ فَصَلَّى، فَقُمْتُ، لَمَّا رَأَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ، ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ، يُعَدِّلُنِي كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ.

قُلْتُ: أَفِي التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[1800] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بسر کی تو رسول اللہ ﷺ رات کی نفل نماز پڑھنے کے لیے جاگے۔ نبی ﷺ اٹھ کر مشک کی طرف گئے اور وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب میں نے آپ کو یہ کرتے دیکھا تو میں بھی اٹھا اور میں نے بھی مشک سے وضو کیا، (جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے رہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما جاگنے کے بعد غور سے انھیں دیکھتے رہے تاکہ آپ کی اتباع کر سکیں) پھر میں آپ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ نے اپنی پشت کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا، اسی طرح پیچھے سے مجھے دائیں جانب ٹھیک کر کے کھڑا کیا۔

(عطاء نے کہا:) میں نے پوچھا: کیا یہ نفل نماز میں ہوا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[١٨٠١] ١٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَبِتُّ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَنِي عَلٰى يَمِينِهِ.

[1801] قیس بن سعد، عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی ﷺ کے پاس بھیجا، آپ ﷺ میری خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے تو وہ رات میں نے آپ کے ساتھ گزاری، آپ رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے اور میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی پشت کے پیچھے سے پکڑا اور اپنی دائیں جانب کر لیا۔ (اس حدیث میں مزید یہ تفصیل سامنے آئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے والد نے بھیجا تھا۔)

[١٨٠٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

[1802] عبدالملک نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری...... آگے ابن جریج اور قیس بن سعد کی روایت کی طرح ہے۔

[١٨٠٣] ١٩٤-(٧٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1803] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن مثنیٰ اور ابن بشار نے غندر، شعبہ اور ابوجمرہ کی سند سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (یہی رات کی رکعتوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ہے جس میں دو خفیف رکعتیں شامل ہیں۔ آپ ﷺ کا معمول گیارہ کا تھا جس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا۔)

[١٨٠٤] ١٩٥-(٧٦٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، طَوِيلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

[1804] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے (دل میں) کہا: میں آج رات رسول اللہ ﷺ کی نماز کا (گہری نظر سے) مشاہدہ کروں گا، تو (میں نے دیکھا کہ) آپ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو انتہائی لمبی رکعتیں بہت ہی زیادہ لمبی رکعتیں ادا کیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو (ان طویل ترین) رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے کی دو رکعتوں سے کم تر تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو اپنے سے پہلے والی رکعتوں سے کم تھیں، پھر وتر پڑھا تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

[١٨٠٥] ١٩٦-(٧٦٦) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ فَقَالَ: «أَلَا تُشْرِعُ؟ يَا جَابِرُ!» قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَشْرَعْتُ. قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا. قَالَ:

[1805] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''جابر! کیا تم سواری کو پلانے کے لیے گھاٹ پر نہیں اترو گے؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں! رسول اللہ ﷺ (بھی) گھاٹ پر اترے اور میں بھی اترا، پھر آپ ضرورت کے لیے تشریف لے گئے اور میں نے آپ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا، آپ واپس آئے اور وضو فرمایا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑے

فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهِ.

میں نماز پڑھی جس کے دونوں کنارے آپ نے مخالف سمتوں میں ڈال رکھے تھے (دائیں کنارے کو بائیں کندھے پر اور بائیں کنارے کو دائیں کندھے پر ڈالا)، میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ نے میرے کان سے پکڑ کر مجھے اپنی دائیں طرف کر لیا۔

[١٨٠٦] ١٩٧-(٧٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ، افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

[1806] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے، اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے فرماتے۔

[١٨٠٧] ١٩٨-(٧٦٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ، فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ».

[1807] حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رات کو (نماز کے لیے) اٹھے تو وہ اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی رکعتوں سے کرے۔''

[١٨٠٨] ١٩٩-(٧٦٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ، إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ: «اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَّالنَّارُ حَقٌّ،

[1808] امام مالک نے ابو زبیر سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کی آخری تہائی میں نماز کے لیے اٹھتے تو فرماتے: ''اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے اس کا پالنے والا ہے اور تو برحق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا قول اٹل ہے اور تیرے ساتھ ملاقات قطعی ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر

وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ. اَللّٰهُمَّ! لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي، مَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ».

توکل اور بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری توفیق سے (تیرے منکروں سے) جھگڑا کیا اور تیرے ہی حضور میں فیصلہ لایا (تجھے ہی حاکم تسلیم کیا) تو بخش دے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو چھپ کر کیے اور جو ظاہراً کیے، تو ہی میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

[١٨٠٩] (...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاتَّفَقَ لَفْظُهُ مَعَ حَدِيثِ مَالِكٍ، لَمْ يَخْتَلِفَا إِلَّا فِي حَرْفَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: مَكَانَ «قَيَّامُ»، «قَيِّمُ» وَقَالَ: «وَمَا أَسْرَرْتُ». وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ، وَّيُخَالِفُ مَالِكًا وَّابْنَ جُرَيْجٍ فِي أَحْرُفٍ.

[1809] سفیان اور ابن جریج دونوں نے سلیمان احول سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ابن جریج اور امام مالک کی (گزشتہ) حدیث کے الفاظ ایک جیسے ہیں، دو جملوں کے سوا کوئی اختلاف نہیں۔ ابن جریج نے قَيَّام کے بجائے قَيِّم کہا (معنی ایک ہیں) اور وَأَسْرَرْتُ کی جگہ وَمَا أَسْرَرْتُ کہا۔ (سفیان) ابن عیینہ کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے، وہ متعدد جملوں میں امام مالک اور ابن جریج سے اختلاف کرتے ہیں۔

[١٨١٠] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ، وَاللَّفْظُ قَرِيبٌ مِّنْ أَلْفَاظِهِمْ.

[1810] قیس بن سعد نے طاوس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔ (اس حدیث کے راوی عمران القصیر کے) الفاظ ان (امام مالک، سفیان، ابن جریج) کے الفاظ سے ملتے جلتے ہیں۔

[١٨١١] ٢٠٠-(٧٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[1811] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے کہا: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تھے تو کس چیز کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: جب آپ رات کو اٹھتے تو نماز کا آغاز (اس دعا سے) کرتے: ''اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور

ابْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ، إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ: «اَللّٰهُمَّ! رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ! عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ! أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ».

اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! تیرے بندے جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے تو ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا، جن باتوں میں اختلاف کیا گیا ہے تو ہی اپنے حکم سے مجھے ان میں سے جو حق ہے اس پر چلا، بے شک تو ہی جسے چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔"

[١٨١٢] ٢٠١-(٧٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ. اَللّٰهُمَّ! أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا

[1812] یوسف ماجشون نے کہا: مجھ سے میرے والد (یعقوب بن ابی سلمہ ماجشون) نے عبدالرحمٰن اعرج سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے، انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے: "میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ہر طرف سے یکسو ہو کر، اور میں اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں، میری نماز اور میری ہر (بدنی و مالی) عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو کائنات کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم ملا ہے اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، اس لیے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں، اور میری بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا بہترین اخلاق کی راہ پر چلانے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق مجھ

بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ». وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي». وَإِذَا رَفَعَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ» ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ».

سے ہٹا دے، تیرے سوا برے اخلاق کو مجھ سے دور کرنے والا کوئی نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں اور دونوں جہانوں کی سعادتیں تجھ سے ہیں، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کا تیری طرف سے کوئی گزر نہیں ہے، میں تیرے ہی سہارے ہوں، اور تیری ہی طرف میرا رخ ہے، تو برکت والا اور رفعت و بلندی والا ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

اور جب آپ رکوع کرتے تو فرماتے: ''اے اللہ! میں تیرے سامنے جھکا ہوا ہوں اور میں تجھ ہی پر ایمان لایا ہوں، اپنے آپ کو تیرے ہی سپرد کر دیا ہے، میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز اور میری ہڈیاں اور میری رگیں اور میرے پٹھے تیرے ہی حضور جھکے ہوئے ہیں۔''

اور جب رکوع سے اٹھتے تو کہتے: ''اے اللہ! ہمارے رب، تیرے ہی لیے حمد ہے جس سے آسمانوں اور زمین کی وسعتیں بھر جائیں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی وسعتیں بھر جائیں اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کی وسعتیں بھر جائیں۔''

اور جب آپ سجدہ کرتے تو کہتے: ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی حضور سجدہ کیا اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو تیرے ہی حوالے کیا، میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں تراشیں۔ برکت والا ہے اللہ جو بہترین خالق ہے۔'' پھر تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپا کر کیں یا علانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تمھیں علم ہے۔ (اطاعت اور خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔''

[١٨١٣] ٢٠٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِي» وَقَالَ: «وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ» وَقَالَ: وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» وَقَالَ: «وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ» وَقَالَ: وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ» إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَقُلْ: بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ.

[1813] عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے اپنے چچا الماجشون (یعقوب) بن ابی سلمہ سے اور انھوں نے (عبدالرحمٰن) اعرج سے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر دعا پڑھتے: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ اس میں (أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کے بجائے) وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ''اور میں اطاعت وفرمانبرداری میں اولین (مقام پر فائز) ہوں'' کے الفاظ ہیں اور کہا: جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے اور صَوَّرَهُ (اس کی صورت گری کی) کے بعد فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ (اس کو بہترین شکل وصورت عنایت فرمائی) کے الفاظ کہے اور کہا جب سلام پھیرتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ ''اے اللہ! بخش دے جو میں نے پہلے کیا۔'' حدیث کے آخر تک اور انھوں نے'' تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان'' کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ) (التحفة ١٣٥)

باب:27- رات کی نماز میں طویل قراءت کا استحباب

[١٨١٤] ٢٠٣-(٧٧٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ ابْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ

[1814] عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ اور جریر سب نے اعمش سے، انھوں نے سعد بن عبیدہ سے، انھوں نے مستورد بن احنف سے، انھوں نے صلہ بن زفر سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک رات میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورۂ بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے (دل میں) کہا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے، میں نے کہا: آپ اسے (پوری) رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے

النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضٰى فَقُلْتُ: يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضٰى فَقُلْتُ: يَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا، يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا، قَرِيبًا مِّمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى» فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِّنْ قِيَامِهِ.

پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورۂ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ پوری پڑھی، پھر آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھا، آپ ٹھہر ٹھہر کر قراءت فرماتے رہے، جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال (کرنے والی آیت) سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو (اللہ سے) پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنے لگے، آپ کا رکوع (تقریباً) آپ کے قیام جتنا تھا، پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہا: پھر آپ لمبی دیر کھڑے رہے، تقریباً اتنی دیر جتنا آپ نے رکوع کیا تھا، پھر سجدہ کیا اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہنے لگے اور آپ کا سجدہ (بھی) آپ کے قیام کے قریب تھا۔

قَالَ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ الزِّيَادَةُ: فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ».

جریر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. (یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کا اضافہ ہے۔)

[١٨١٥] ٢٠٤-(٧٧٣) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قَالَ: قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ بِهِ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ.

[1815] جریر نے اعمش سے اور انھوں نے ابووائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں نے ایک ناپسندیدہ کام کا ارادہ کر لیا، کہا: تو ان سے پوچھا گیا آپ نے کس بات کا ارادہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کو (اکیلے ہی قیام کی حالت میں) چھوڑ دوں۔''

[١٨١٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[1816] علی بن مُسہر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ مَا رُوِيَ فِيمَنْ نَامَ اللَّيْلَ أَجْمَعَ حَتَّى أَصْبَحَ) (التحفة ١٣٦)

باب:28- جو شخص ساری رات، صبح تک سویا رہے اس کے متعلق احادیث

[١٨١٧] ٢٠٥-(٧٧٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ. قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ: «ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ» أَوْ قَالَ: «فِي أُذُنَيْهِ».

[1817] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سویا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی آپ نے فرمایا: ''وہ (ایسا) شخص ہے کہ شیطان نے اس کے کان میں۔'' یا فرمایا: ''اس کے دونوں کانوں میں پیشاب کردیا ہے۔''

[١٨١٨] ٢٠٦-(٧٧٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَلَا تُصَلُّونَ»؟ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنسَٰنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾. [الكهف: ٥٤]

[1818] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت انھیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جگایا اور فرمایا: ''کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھو گے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہتا ہے، اٹھا دیتا ہے۔ جب میں نے آپ سے یہ کہا تو آپ واپس چلے گئے، پھر میں نے آپ کو سنا کہ آپ واپس پلٹتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے (آیت کا ایک ٹکڑا پڑھتے) تھے: ''انسان سب سے بڑھ کر جھگڑا کرنے والا ہے۔'' (جدل (جھگڑا) یہ تھی کہ جگائے جانے پر ممنون ہونے اور نماز پڑھنے کی بجائے عذر پیش کیا گیا۔)

[١٨١٩] ٢٠٧-(٧٧٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ، بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ: عَلَيْكَ لَيْلًا

[1819] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے یہ فرمان نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا، آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگاتا ہے، ہر گرہ پر تھپکی دیتا ہے کہ تم پر ایک بہت لمبی رات (کا سونا لازم) ہے۔ جب انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب

طَوِيلًا، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ، فَذَكَرَ اللهَ، انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِذَا تَوَضَّأَ، انْحَلَّتْ عَنْهُ عُقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ».

وہ وضو کرتا ہے اس سے دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر جب نماز پڑھتا ہے ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ چاق چوبند ہشاش بشاش پاک طبیعت (کے ساتھ) صبح کرتا ہے ورنہ (جاگ کر عبادت نہیں کرتا تو) صبح کو گندے دل کے ساتھ اور سست اٹھتا ہے۔"

(المعجم ٢٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي بَيْتِهِ وَجَوَازِهَا فِي الْمَسْجِدِ) (التحفة ١٣٧)

باب:29- نفل نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب اور مسجد میں پڑھنے کا جواز

[١٨٢٠] ٢٠٨-(٧٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

[1820] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "کچھ نمازیں گھر میں پڑھا کرو اور ان (گھروں) کو قبریں نہ بناؤ۔"

[١٨٢١] ٢٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

[1821] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "گھروں میں (نفل) نمازیں پڑھو اور انھیں قبریں نہ بناؤ۔"

[١٨٢٢] ٢١٠-(٧٧٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِّبَيْتِهِ نَصِيبًا مِّنْ صَلَاتِهِ، فَإِنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا».

[1822] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی مسجد میں نماز (باجماعت) ادا کر لے تو اپنی نماز میں سے اپنے گھر کے لیے بھی کچھ حصہ رکھے کیونکہ اللہ اس کے گھر میں اس کے نماز پڑھنے کی وجہ سے خیر و بھلائی رکھے گا۔"

[١٨٢٣] ٢١١-(٧٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا:

[1823] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس گھر کی مثال جس

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی مثال جس میں اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا، زندہ اور مردہ جیسی ہے۔"

[١٨٢٤] ٢١٢-(٧٨٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ».

[1824] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔"

[١٨٢٥] ٢١٣-(٧٨١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: احْتَجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيرٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِيهَا. قَالَ: فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَّجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ. قَالَ: ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا، وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُمْ قَالَ: فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُغْضَبًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ».

[1825] عبداللہ بن سعید نے کہا: عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام سالم ابونضر نے ہمیں بسر بن سعید سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے چٹائی کا ایک چھوٹا سا حجرہ بنوایا اور رسول اللہ ﷺ (گھر سے) باہر آ کر اس میں نماز پڑھنے لگے، لوگ اس (حجرے) تک آپ کے پیچھے پیچھے آئے اور آ کر آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگے، پھر ایک اور رات لوگ آئے اور (حجرے کے) پاس آ گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس آنے میں تاخیر کر دی۔ کہا: آپ ان کے پاس تشریف نہ لائے، صحابۂ کرام نے اپنی آوازیں بلند کیں (تاکہ آپ آوازیں سن کر تشریف لے آئیں) اور دروازے پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ان کی طرف تشریف لائے اور ان سے فرمایا: "تم مسلسل یہ عمل کرتے رہے حتی کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر لازم قرار دے دی جائے گی، اس لیے تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ انسان کی فرض نماز کے سوا وہی نماز بہتر ہے جو گھر میں پڑھے۔"

[١٨٢٦] ٢١٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ».

[1826] موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابونضر سے سنا، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنوایا اور آپ نے اس میں چند راتیں نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہو گئے...... پھر مذکورہ بالا روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اگر تم پر نماز فرض کر دی گئی تو تم (سب) اس کی پابندی نہیں کر سکو گے۔'' (یہ حجرہ اعتکاف کے لیے تھا۔)

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضِيلَةِ الْعَمَلِ الدَّائِمِ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ) (التحفة ١٣٨)

باب:30-رات کے قیام اور دیگر اعمال میں سے ان اعمال کی فضیلت جن پر ہمیشگی ہو

[١٨٢٧] ٢١٥-(٧٨٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَصِيرٌ، وَكَانَ يُحَجِّرُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، وَيَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَثَابُوا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ مِّنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ»، وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا عَمِلُوا عَمَلًا أَثْبَتُوهُ. [انظر: ٢٧٢٣]

[1827] سعید بن ابی سعید نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی، آپ رات کو اس سے حجرہ بنا لیتے اور اس میں نماز پڑھتے تو لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنی شروع کر دی، آپ دن کے وقت اسے بچھا لیتے تھے، ایک رات لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ''لوگو! اتنے اعمال کی پابندی کرو، جتنے اعمال کی تم میں طاقت ہے کیونکہ (اس وقت تک) اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب دینے سے) نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم خود اکتا جاؤ، اور یقیناً اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب عمل وہی ہے جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے چاہے وہ کم ہو۔'' اور رسول اللہ کے گھر والے جب کوئی عمل کرتے تو اسے ہمیشہ برقرار رکھتے۔

[١٨٢٨] ٢١٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[1828] سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ انھوں نے ابوسلمہ سے سنا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ : أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ : «أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ» .

تھے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔''

[١٨٢٩] ٢١٧-(٧٨٣) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . قَالَ زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ . قَالَ : قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ : لَا ، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً ، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَطِيعُ؟ .

[1829] علقمہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا اور کہا: ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کے عمل کی کیفیت کیا تھی؟ کیا آپ (کسی خاص عمل کے لیے) کچھ ایام مخصوص فرما لیتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل دائمی ہوتا تھا۔ اور تم میں سے کون اس قدر استطاعت رکھتا ہے جتنی استطاعت رسول اللہ ﷺ میں تھی؟

[١٨٣٠] ٢١٨-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ : أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ تَعَالَى أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ» .

[1830] قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین کام وہ ہے جس پر ہمیشہ عمل کیا جائے، اگرچہ وہ قلیل ہو۔''

قَالَ : وَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا عَمِلَتِ الْعَمَلَ لَزِمَتْهُ .

(قاسم بن محمد نے) کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کوئی عمل کرتیں تو اس کو لازم کر لیتیں۔

(المعجم ٣١) - بَابُ أَمْرِ مَنْ نَّعَسَ فِي صَلَاتِهِ ، أَوِ اسْتَعْجَمَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ أَوِ الذِّكْرُ بِأَنْ يَّرْقُدَ أَوْ يَقْعُدَ ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ (التحفة ١٣٩)

باب:31- جسے نماز میں اونگھ آئے یا قرآن پڑھنا یا ذکر کرنا دشوار ہو جائے، اسے یہ حکم ہے کہ اس کیفیت کے خاتمے تک وہ سو جائے یا بیٹھ جائے

[١٨٣١] ٢١٩-(٧٨٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

[1831] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں ابن علیہ نے حدیث سنائی، نیز زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث سنائی، ان دونوں (ابن علیہ اور اسماعیل) نے عبدالعزیز

ابْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ، وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّي، فَإِذَا كَسِلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ فَقَالَ: «حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا كَسِلَ أَوْ فَتَرَ قَعَدَ»، وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ: «فَلْيَقْعُدْ».

بن صہیب سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور (دیکھا کہ) دوستونوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' صحابۂ کرام نے عرض کی: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے، وہ نماز پڑھتی رہتی ہیں، جب ست پڑتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اس کو پکڑ لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کھول دو، ہر شخص نماز پڑھے جب تک ہشاش بشاش رہے، جب ست پڑ جائے یا تھک جائے تو بیٹھ جائے۔'' زہیر کی روایت میں (قَعَدَ کے بجائے) فَلْيَقْعُدْ ہے، یعنی ماضی کے بجائے امر کا صیغہ استعمال کیا، مفہوم ایک ہی ہے۔

[١٨٣٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[1832] عبدالوارث نے عبدالعزیز (بن صہیب) سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[١٨٣٣] ٢٢٠-(٧٨٥) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ الْحَوْلَاءَ بِنْتَ تُوَيْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى مَرَّتْ بِهَا. وَعِنْدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: هٰذِهِ الْحَوْلَاءُ بِنْتُ تُوَيْتٍ، وَزَعَمُوا أَنَّهَا لَا تَنَامُ اللَّيْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَنَامُ اللَّيْلَ! خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَسْأَمُ اللهُ حَتّٰى تَسْأَمُوا».

[1833] ابن شہاب نے کہا: مجھے عُروہ بن زبیر نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ حولاء بنت تویت بن حبیب بن اسد بن عبدالعزّٰی اس عالم میں ان کے قریب سے گزری جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے، کہا: میں نے عرض کی: یہ حولاء بنت تویت ہیں اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ رات بھر نہیں سوتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(کیا) رات بھر نہیں سوتی! اتنا عمل اپناؤ جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔''

[١٨٣٤] ٢٢١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[1834] ابو اسامہ اور یحییٰ بن سعید نے ہشام بن عروہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، انھوں نے کہا:

حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: امْرَأَةٌ، لَّاتَنَامُ، تُصَلِّي. قَالَ: «عَلَيْكُمْ مِّنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَوَاللهِ! لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا» وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک خاتون موجود تھی، آپ نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: یہ (ایسی) عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی، نماز پڑھتی رہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اتنا عمل کرو جتنا تمھارے بس میں ہو، اللہ کی قسم! اللہ نہیں اکتائے گا یہاں تک کہ تم ہی عمل سے اکتا جاؤ۔'' اللہ کے ہاں دین کا وہی عمل پسند ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی کرے۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: إِنَّهَا امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ.

ابواسامہ کی روایت میں ہے، یہ بنو اسد کی عورت تھی۔

[١٨٣٥] ٢٢٢-(٧٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَّعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ».

[1835] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگے تو وہ سو جائے حتی کہ نیند جاتی رہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اونگھ کی حالت میں نماز پڑھتا ہے تو ممکن ہے وہ استغفار کرنے چلے لیکن (اس کے بجائے) اپنے آپ کو برا بھلا کہنے لگے۔''

[١٨٣٦] ٢٢٣ - (٧٨٧) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ، فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ، فَلْيَضْطَجِعْ».

[1836] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ؓ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے بیان کی ہیں، پھر ان میں سے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کو قیام کرے اور اس کی زبان پر قراءت مشکل ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اسے لیٹ جانا چاہیے۔''

کتاب فضائل القرآن کا تعارف

یہ کتاب بھی درحقیقت کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔قرآن مجید کی تلاوت نماز کے اہم ترین ارکان میں سے ہے۔اس کتاب نے دنیا میں سب سے بڑی اور سب سے مثبت تبدیلی پیدا کی۔ اس کی تعلیمات سے صرف ماننے والوں نے فائدہ نہیں اٹھایا، نہ ماننے والوں کی زندگیاں بھی اس کی بنا پر بدل گئیں۔ یہ کتاب مجموعی طور پر بنی نوع انسان کے افکار میں مثبت تبدیلی، رحمت، شفقت، مواسات، انصاف اور رحم دلی کے جذبات میں اضافے کا باعث بنی۔ یہ کتاب اس کائنات کی سب سے عظیم اور سب سے اہم سچائیوں کو واشگاف کرتی ہے۔ ماننے والوں کے لیے اس کی برکات، عبادت کے دوران میں عروج پر پہنچ جاتی ہیں۔اس کے ذریعے سے انسانی شخصیت ارتقاء کے عظیم مراحل طے کرتی ہے۔اس کی دو تین آیتیں تلاوت کرنے کا اجروثواب ہی انسان کے وہم وگمان سے زیادہ ہے۔

اس کی رحمتیں اور برکتیں ہر ایک کے لیے عام ہیں۔اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ اسے ہر کوئی پڑھ سکے۔جس طرح کوئی پڑھ سکتا ہے وہی باعث فضیلت ہے۔ یہ کتاب اُمیوں (اَن پڑھوں) میں نازل ہوئی۔ایک اُمی بھی اسے یاد کرسکتا ہے،اس کی تلاوت کرسکتا ہے۔تھوڑی کوشش کرے تو اسے سمجھ سکتا ہے اور سمجھ لے اور اپنا لے تو دانا ترین انسانوں میں شامل ہو جاتا ہے۔اس کی تلاوت میں جو جمال اور سماعت میں جو لذت ہے اس کی دوسری کوئی مثال موجود نہیں۔

امام مسلم ؒ نے قرآن مجید کے حفظ، اس کی فضیلت، اس کے حوالے سے بات کرنے کے آداب، خوبصورت آواز میں تلاوت کرنے، اس کے سننے کے آداب، نماز میں اس کی قراءت، چھوٹی اور بڑی سورتوں کی تلاوت کے فضائل، مختلف لہجوں میں قرآن کے نزول کے حوالے سے احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں۔اسی کتاب میں امام مسلم ؒ نے اپنی خصوصی ترتیب کے تحت نماز کے ممنوعہ اوقات اور بعض نوافل کے استحباب کی روایتیں بھی بیان کی ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

قرآن کے فضائل اور متعلقہ امور

(المعجم ٣٣) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ، وَكَرَاهَةِ قَوْلِ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا، وَجَوَازِ قَوْلِ أُنْسِيتُهَا) (التحفة ١٤٠)

باب:33- قرآن کی نگہداشت کا حکم، یہ کہنا کہ میں نے فلاں آیت بھلا دی ہے ناپسندیدہ ہے البتہ یہ کہنا جائز ہے کہ مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی

[١٨٣٧] ٢٢٤-(٧٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: «يَرْحَمُهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا».

[1837] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کی قراءت سنی جو وہ رات کو کر رہا تھا تو فرمایا: ''اللہ اس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلا دی جس کی تلاوت فلاں سورت سے میں چھوڑ چکا تھا۔''

[١٨٣٨] ٢٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: «رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي آيَةً كُنْتُ أُنْسِيتُهَا».

[1838] عبدہ اور ابومعاویہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی قراءت سن رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اس پر رحم فرمائے! اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی ہے جو مجھے بھلا دی گئی تھی۔''

[١٨٣٩] ٢٢٦-(٧٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ

[1839] امام مالک نے نافع کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

''صاحب قرآن (قرآن حفظ کرنے والے) کی مثال پاؤں بندھے اونٹوں (کے چرواہے) کی مانند ہے، اگر اس نے ان کی نگہداشت کی تو وہ انھیں قابو میں رکھے گا اور اگر انھیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے۔''

[١٨٤٠] ٢٢٧-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، جَمِيعًا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ - وَّزَادَ فِي حَدِيثِ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ: «وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ».

[1840] عبیداللہ، ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سب نے (جن تک سندوں کے مختلف سلسلے پہنچے) نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مالک کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''جب صاحب قرآن قیام کرے گا اور رات دن اس کی قراءت کرے گا تو وہ اسے یاد رکھے گا اور جب اس (کی قراءت) کے ساتھ قیام نہیں کرے گا تو وہ اسے بھول جائے گا۔''

[١٨٤١] ٢٢٨-(٧٩٠) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا؛ وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ. اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ

[1841] منصور نے ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بھی انسان کے لیے انتہائی نازیبا بات ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوا دیا گیا ہے، قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ وہ لوگوں کے سینوں سے دور بھاگنے میں رسیوں سمیت بھاگ جانے والے اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے۔''

أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا».

[١٨٤٢] ٢٢٩-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هٰذِهِ الْمَصَاحِفَ - وَرُبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ - فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ».

[1842] اعمش نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ان مصاحف ۔۔۔ اور کبھی کہا: قرآن ۔۔۔ کے ساتھ تجدید عہد کرتے رہا کرو، کیونکہ وہ انسانوں کے سینوں سے بھاگ جانے میں اپنے پاؤں کی رسیوں سے نکل بھاگنے والے اونٹوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تم میں سے کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں بلکہ اسے بھلوا دیا گیا ہے۔''

[١٨٤٣] ٢٣٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، أَوْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ».

[1843] عبدہ بن ابی لبابہ نے شقیق بن سلمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی آدمی کے لیے یہ بہت بری بات ہے کہ وہ کہے: میں فلاں فلاں سورت بھول گیا یا فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے بھلوا دیا گیا ہے۔''

[١٨٤٤] ٢٣١-(٧٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِّنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا» وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِابْنِ بَرَّادٍ.

[1844] عبداللہ بن براد اشعری اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے، انھوں نے ابوبردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن کی نگہداشت کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! یہ بھاگنے میں پاؤں بندھے اونٹوں سے بڑھ کر ہے۔''

اس حدیث کے الفاظ ابن براد (کی روایت) کے ہیں۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ) (التحفة ١٤١)

باب: 34 - قرآن کو خوش الحانی سے پڑھنا مستحب ہے

[١٨٤٥] ٢٣٢-(٧٩٢) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ، مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ».

[1845] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (فرمان) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس قدر کان نہیں دھرا (توجہ سے نہیں سنا) جتنا کسی خوش آواز نبی (کی آواز) پر کان دھرا جس نے خوش الحانی سے قراءت کی۔''

[١٨٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: «كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ».

[1846] یونس اور عمرو (بن حارث) دونوں نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت کی، اس میں (مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ کے بجائے) كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيٍّ (جس طرح ایک نبی کے لیے کان دھرتا ہے جو خوش الحانی سے قراءت کر رہا ہو۔) کے الفاظ ہیں۔

[١٨٤٧] ٢٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ، مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[1847] عبدالعزیز بن محمد نے کہا: یزید بن ہاد نے ہمیں محمد بن ابراہیم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس طرح کان نہیں دھرا جس طرح کسی خوش آواز نبی (کی قراءت) پر جب وہ بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے قراءت کرے۔''

[١٨٤٨] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ ابْنُ مَالِكٍ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[1848] عمر بن مالک اور حیوہ بن شریح نے ابن ہاد سے اسی سند کے ساتھ بالکل اس جیسی روایت بیان کی اور انھوں نے إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ (بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہا اور سَمِعَ (اس نے سنا) کا لفظ نہیں بولا۔

وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعَ.

[١٨٤٩] ٢٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا هِقْلٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ كَأَذَنِهِ لِنَبِيٍّ، يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ».

[1849] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے (کبھی) کسی چیز پر اس طرح کان نہیں دھرا جیسے وہ ایک نبی (کی آواز) پر کان دھرتا ہے جو بلند آواز کے ساتھ خوش الحانی سے قراءت کرتا ہے۔''

[١٨٥٠] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ أَيُّوبَ قَالَ فِي رِوَايَتِهِ: «كَإِذْنِهِ».

[1850] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ بن سعید اور ابن حجر نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے محمد بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ بن ابی کثیر کی حدیث کی طرح روایت بیان کی مگر ابن ایوب نے اپنی روایت میں (كَأَذَنِهِ کے بجائے) كَإِذْنِهِ (جس طرح وہ اجازت دیتا ہے) کہا۔ (اس طرح مَا أَذِنَ اللّٰهُ کا معنی ہوگا اللہ تعالیٰ نے (باریابی کی) اجازت نہیں دی۔)

[١٨٥١] ٢٣٥-(٧٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ - أَوِ الْأَشْعَرِيَّ - أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[1851] حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن قیس ــــ یا اشعری ــــ کو آل داود کی بنسریوں (خوبصورت آوازوں) میں سے ایک بنسری (خوبصورت آواز) عطا کی گئی ہے۔''

[١٨٥٢] ٢٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى: «لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ قِرَاءَتَكَ الْبَارِحَةَ! لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

[1852] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''(کیا ہی خوب ہوتا) کاش! تم مجھے دیکھتے جب گزشتہ رات میں بڑے انہماک سے تمھاری قراءت سن رہا تھا، تمھیں آلِ داود علیہ السلام کی خوبصورت آوازوں میں سے ایک خوبصورت آواز دی گئی ہے۔''

(المعجم ٣٥) - (بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ سُورَةَ الْفَتْحِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ) (التحفة ١٤٢)

باب:35- فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کی سورۂ فتح کی قراءت کا تذکرہ

[١٨٥٣] ٢٣٧-(٧٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فِي مَسِيرٍ لَهُ، سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَرَجَّعَ فِي قِرَاءَتِهِ.

قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ، لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَاءَتَهُ.

[1853] عبداللہ بن ادریس اور وکیع نے شعبہ سے اور انھوں نے معاویہ بن قُرّہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی ﷜ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے سال اپنے سفر میں اپنی سواری پر سورۂ فتح کی تلاوت فرمائی اور اپنی قراءت میں آواز کو دہرایا۔

معاویہ نے کہا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے گرد جمع ہو جائیں گے تو میں تمھیں آپ ﷺ جیسی قراءت سناتا۔

[١٨٥٤] ٢٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، عَلَى نَاقَتِهِ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ. قَالَ: فَقَرَأَ ابْنُ مُغَفَّلٍ وَرَجَّعَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْلَا النَّاسُ لَأَخَذْتُ لَكُمْ بِذٰلِكَ الَّذِي ذَكَرَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1854] محمد بن جعفر نے کہا: شعبہ نے ہمیں معاویہ بن قرہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل ﷜ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر (سوار) سورۂ فتح پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (معاویہ بن قُرّہ نے) کہا: حضرت ابن مغفل ﷜ نے قراءت کی اور اس میں ترجیع کی، معاویہ نے کہا: اگر مجھے لوگوں (کے اکٹھے ہو جانے) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمھارے لیے (قراءت کا) وہی (طریقہ اختیار) کرتا جو حضرت ابن مغفل ﷜ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا تھا۔

فائدہ: ترجیع: تکرار یا دہرانے کو کہتے ہیں۔ اشعار گانے والے بعض اوقات آوازیں بدل کر مصرعوں یا چھوٹے ٹکڑوں کو دہراتے ہیں، عرف عام میں اسے ترجیع کہا جاتا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں ایسی ترجیع قرآن کے ادب کے سخت خلاف ہے۔ یہ قرآن کے اصل آہنگ کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ بعض قراء حضرات اس بات کا مظاہرہ کرنے کے لیے کہ ان کی سانس بہت لمبی ہے، آیات دہراتے ہیں۔ چاہے وہ قرآن کے اصل آہنگ کو برقرار رکھیں تو بھی یہ تکلف ہے اور سنجیدہ اہل علم کے نزدیک نامناسب ہے۔ قرآن مجید کی ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ جن آوازوں میں مد ممکن ہے، جیسے ''الف'' جس سے پہلے فتحہ ہو یا ''و'' جس سے پہلے ضمہ ہو یا ''ی'' جس سے پہلے کسرہ ہو، ان میں آواز لمبی کرتے ہوئے فطری زیر و بم کو روا رکھا جائے۔

[١٨٥٥] ٢٣٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسِيرُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ.

[1855] خالد بن حارث اور معاذ نے کہا: شعبہ نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی طرح کی حدیث بیان کی۔ خالد بن حارث کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ (سورۂ فتح تلاوت کرتے ہوئے اپنی) سواری پر سفر کر رہے تھے۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ نُزُولِ السَّكِينَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ) (التحفة ١٤٣)

باب:36- قرآن مجید کی تلاوت پر سکینت کا نزول

[١٨٥٦] ٢٤٠-(٧٩٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَّرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدُورُ وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ، تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[1856] ابوخیثمہ نے ابو اسحاق سے اور انھوں نے حضرت براء ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو لمبی رسیوں میں بندھا ہوا گھوڑا (موجود) تھا تو اسے ایک بدلی نے ڈھانپ لیا، وہ بدلی گھومتی اور قریب آتی گئی اور اس کا گھوڑا اس سے بدکنے لگا، جب صبح ہوئی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سکینت (اطمینان اور رحمت) تھی جو قرآن (کی قراءت) کی بنا پر (بدلی کی صورت میں) اتری۔''

[١٨٥٧] ٢٤١-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ دَابَّةٌ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَنَظَرَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ قَدْ غَشِيَتْهُ قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: «اِقْرَأْ، فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ».

[1857] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی نے سورۂ کہف کی قراءت کی، گھر میں (اس وقت) ایک چوپایہ بھی تھا۔ وہ بدکنے لگا، اس شخص نے دیکھا کہ جانور کے اوپر دھند یا بدلی تھی جو اس پر چھائی ہوئی ہے تو اس نے یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کو بتایا، آپ نے فرمایا: ''اے شخص! پڑھا کرو، یہ تو سکینت تھی جو قراءت کے وقت اتری، (یا قرآن کی خاطر نازل ہوئی۔)''

[١٨٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَّأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: فَذَكَرَا نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: تَنْقُزُ.

[1858] عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابو داود نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابو اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا...... آگے دونوں (عبدالرحمٰن بن مہدی اور ابو داود) نے سابقہ حدیث کے مانند ذکر کیا، البتہ اتنا فرق ہے کہ انھوں نے (تَنْفِرُ "وہ بدکنے لگا" کے بجائے) تَنْقُزُ (وہ اچھلنے لگا) کہا۔

[١٨٥٩] ٢٤٢-(٧٩٦) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، بَيْنَمَا هُوَ، لَيْلَةً، يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرٰى، فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَانْصَرَفْتُ، وَكَانَ يَحْيٰى قَرِيبًا مِّنْهَا، خَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ، فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتّٰى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

[1859] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے باڑے میں قراءت کر رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا، انھوں نے پھر پڑھا، وہ دوبارہ بدکا، پھر پڑھا، وہ پھر بدکا۔ اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ (میرے بیٹے) یحییٰ کو روند ڈالے گا، میں اٹھ کر اس کے پاس گیا تو اچانک چھتری جیسی کوئی چیز میرے سر پر تھی، اس میں کچھ چراغوں جیسا تھا، وہ فضا میں بلند ہوگئی حتیٰ کہ مجھے نظر آنا بند ہوگئی، کہا: میں صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس اثنا میں کہ کل میں آدھی رات کے وقت اپنے باڑے میں قراءت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔" میں نے عرض کی: میں پڑھتا رہا، پھر اس نے دوبارہ اچھل کود کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔" میں نے کہا: میں نے قراءت جاری رکھی، اس نے پھر بدک کر چکر لگانے شروع کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن حضیر! پڑھتے رہتے۔" میں نے کہا: پھر میں نے چھوڑ دیا، (میرا بیٹا) یحییٰ اس کے قریب تھا، میں ڈر گیا کہ وہ اسے روند دے گا تو میں نے چھتری جیسی چیز دیکھی، اس میں چراغوں کی طرح کی چیزیں تھیں، وہ فضا میں بلند ہوئی حتیٰ کہ مجھے نظر آنی بند ہو گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ فرشتے تھے جو

ﷺ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ، مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ».

تمھاری قراءت سن رہے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو لوگ صبح ان کو دیکھ لیتے، وہ ان سے اوجھل نہ ہوتے۔"

(المعجم ٣٧) - (بَابُ فَضِيلَةِ حَافِظِ الْقُرْآنِ)
(التحفة ١٤٤)

باب:37- حافظ قرآن کی فضیلت

[١٨٦٠] ٢٤٣-(٧٩٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ».

[1860] ابوعوانہ نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس مومن کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے، نارنگی کی سی ہے، اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس کا ذائقہ (بھی) خوشگوار ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی سی ہے، اس کی خوشبو نہیں ہوتی جبکہ اس کا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، نیاز بو جیسی ہے، اس کی خوشبو عمدہ ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا، اندرائن (تُمّے) کی طرح ہے، جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ (بھی سخت) کڑوا ہے۔"

[١٨٦١] (...) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ، بَدَلَ الْمُنَافِقِ: الْفَاجِرِ.

[1861] ہمام اور شعبہ نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث روایت کی، اس میں یہ فرق ہے کہ ہمام کی روایت میں منافق کی جگہ فاجر (بدکردار) کا لفظ ہے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ فَضْلِ الْمَاهِرِ بِالْقُرْآنِ وَالَّذِي يَتَتَعْتَعُ فِيهِ) (التحفة ١٤٥)

باب:38- ماہر قرآن کی فضیلت اور وہ جو اس میں اٹکتا ہے (اس کا اجر)

[١٨٦٢] ٢٤٤-(٧٩٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ - قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ - عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ».

[1862] ابوعوانہ نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے زرارہ بن اوفی (عامری) سے، انھوں نے سعد بن ہشام سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کا ماہر قرآن لکھنے والے انتہائی معزز اور اللہ کے فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے اور وہ (پڑھنا) اس کے لیے مشقت کا باعث ہے، اس کے لیے دواجر ہیں۔''

[١٨٦٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَقَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ : «وَالَّذِي يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ، لَهُ أَجْرَانِ».

[1863] ابن ابی عدی نے سعید سے روایت کی، وکیع نے ہشام دستوائی سے روایت کی، ان دونوں نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ وکیع کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''جو اسے پڑھتا ہے اور وہ اس پر گراں ہوتا ہے، اس کے لیے دواجر ہیں۔''

(المعجم ٣٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلٰى أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْحُذَّاقِ فِيهِ، وَإِنْ كَانَ الْقَارِئُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَقْرُوءِ عَلَيْهِ) (التحفة ١٤٦)

باب:39- اہل فضل اور مہارت رکھنے والوں کو قرآن مجید سنانا مستحب ہے، چاہے پڑھنے والا سننے والے سے افضل ہو

[١٨٦٤] ٢٤٥-(٧٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِأُبَيٍّ : «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ» قَالَ : آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ : «اَللّٰهُ سَمَّاكَ لِي» قَالَ : فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي . [انظر : ٦٣٤٢]

[1864] ہمام نے کہا: ہم سے قتادہ نے حضرت انس بن مالک ؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُبی ؓ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے قراءت کروں۔'' انھوں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے تمھارا نام لیا۔'' تو حضرت اُبی ؓ رونے لگے۔

[١٨٦٥] ٢٤٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[1865] محمد بن جعفر نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث

الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ قَالَ: وَسَمَّانِي لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَبَكَى.

بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے قتادہ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھارے سامنے ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ کی قراءت کروں۔'' انھوں نے کہا: اور (اللہ تعالیٰ نے) آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو وہ رو دیے۔

[١٨٦٦] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأُبَيٍّ، بِمِثْلِهِ.

[1866] خالد بن حارث نے کہا: شعبہ نے ہمیں قتادہ کے حوالے سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُبی رضی اللہ عنہ سے کہا...... (آگے سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ، وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَافِظِهِ لِلِاسْتِمَاعِ، وَالْبُكَاءِ عِنْدَ الْقِرَاءَةِ وَالتَّدَبُّرِ) (التحفة ١٤٧)

باب:40- قرآن مجید بغور سننے، سننے کے لیے حافظ قرآن سے پڑھنے کی فرمائش اور قراءت کے دوران رونے اور اس پر غور وفکر کرنے کی فضیلت

[١٨٦٧] ٢٤٧-(٨٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصٍ، - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ» قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَقْرَأُ عَلَيْكَ، وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ

[1867] حفص بن غیاث نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں عبیدہ (سلمانی) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے سامنے قرآن مجید کی قراءت کرو۔'' انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو سناؤں، جبکہ آپ پر ہی تو (قرآن مجید) نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میری خواہش ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔'' تو میں نے سورۂ نساء کی قراءت شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ٤١] رَفَعْتُ رَأْسِي، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝﴾ ''اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے'' تو میں نے اپنا سر اٹھایا، یا میرے پہلو میں موجود آدمی نے مجھے ٹھوکا دیا تو میں نے اپنا سر اٹھایا، میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

[١٨٦٨] (...) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَمِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، جَمِيعًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ - وَزَادَ هَنَّادٌ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ».

[1868] ہناد بن سری اور منجاب بن حارث تمیمی نے علی بن مسہر سے روایت کی، انھوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، ہناد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ نے، جب آپ منبر پر تشریف فرما تھے، مجھ سے کہا: ''مجھے قرآن سناؤ۔''

[١٨٦٩] ٢٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ - وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: عَنْ مِسْعَرٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي» قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (النساء: ٤١)، فَبَكَى.

[1869] مسعر نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ''مجھے قرآن مجید سناؤ۔'' انھوں نے کہا: کیا میں آپ کو سناؤں جبکہ (قرآن) اترا ہی آپ پر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں اسے کسی دوسرے سے سنوں۔'' (ابراہیم نے) کہا: انھوں نے آپ کے سامنے سورۂ نساء ابتدا سے اس آیت تک سنائی: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝﴾ ''اس وقت کیا حال ہوگا، جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے'' تو آپ ﷺ (اس آیت پر) رو پڑے۔

قَالَ مِسْعَرٌ: فَحَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ، أَوْ مَا كُنْتُ فِيهِمْ» شَكَّ مِسْعَرٌ.

مسعر نے ایک دوسری سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں ان پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا۔'' مسعر کو شک ہے مَا دُمْتُ فِيهِمْ کہا یا مَا كُنْتُ فِيهِمْ (جب تک میں ان میں تھا) کہا۔

[١٨٧٠] ٢٤٩-(٨٠١) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنْتُ بِحِمْصَ، فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ: اِقْرَأْ عَلَيْنَا، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: وَاللهِ! مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، قَالَ: قُلْتُ: وَيْحَكَ، وَاللهِ! لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي: «أَحْسَنْتَ».

[1870] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ''میں حمص میں تھا تو کچھ لوگوں نے مجھے کہا: ہمیں قرآن مجید سنائیں تو میں نے انھیں سورۂ یوسف سنائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اس طرح نہیں اتری تھی۔ میں نے کہا: تجھ پر افسوس، اللہ کی قسم! میں نے یہ سورت رسول اللہ ﷺ کو سنائی تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''تو نے خوب قراءت کی۔''

فَبَيْنَمَا أَنَا أُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى أَجْلِدَكَ، قَالَ: فَجَلَدْتُهُ الْحَدَّ.

اسی اثنا میں کہ میں اس سے گفتگو کر رہا تھا تو میں نے اس (کے منہ) سے شراب کی بو محسوس کی، میں نے کہا: تو شراب بھی پیتا ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب بھی کرتا ہے؟ تو یہاں سے جا نہیں سکتا حتی کہ میں تجھے کوڑے لگاؤں، پھر میں نے اسے حد کے طور پر کوڑے لگائے۔

[١٨٧١] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: فَقَالَ لِي: «أَحْسَنْتَ».

[1871] عیسیٰ بن یونس اور ابو معاویہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کی لیکن ابو معاویہ کی روایت میں فَقَالَ لِي أَحْسَنْتَ (آپ نے مجھے فرمایا: ''تو نے بہت اچھا پڑھا'') کے الفاظ نہیں ہیں۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ وَتَعَلُّمِهِ) (التحفة ١٤٨)

باب: 41- نماز میں قرآن مجید پڑھنے اور اسے سیکھنے کی فضیلت

[١٨٧٢] ٢٥٠-(٨٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

[1872] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ».

یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ (باہر سے) اپنے گھر واپس آئے تو اس میں تین بڑی فربہ حاملہ اونٹنیاں موجود پائے؟" ہم نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: "تین آیات جنھیں تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھتا ہے، وہ اس کے لیے تین بھاری بھرکم اور موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔"

[١٨٧٣] ٢٥١-(٨٠٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُلَيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ إِلَى الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ، فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! نُحِبُّ ذٰلِكَ. قَالَ: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ؟».

[1873] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر تشریف لائے۔ ہم صفہ (چبوترے) پر موجود تھے، آپ نے فرمایا: "تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (کی وادی) میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہانوں والی اونٹنیاں لائے؟" ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم سب کو یہ بات پسند ہے۔ آپ نے فرمایا: "پھر تم میں سے کوئی شخص صبح مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قراءت کرے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں (کے حصول) سے بہتر ہے اور یہ تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لیے چار سے بہتر ہیں اور (آیتوں کی تعداد جو بھی ہو) اونٹوں کی اتنی تعداد سے بہتر ہے۔"

(المعجم ٤٢) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ) (التحفة ١٤٩)

باب:42-قرآن مجید (خصوصاً) سورۂ بقرہ پڑھنے کی فضیلت

[١٨٧٤] ٢٥٢-(٨٠٤) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ وَهُوَالرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ

[1874] ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ، یعنی ابن سلام نے حدیث بیان کی، انھوں نے زید سے روایت کی کہ انھوں نے ابوسلام سے سنا، وہ کہتے تھے: مجھ سے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں

الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ».

قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ.

نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اصحاب قرآن (حفظ وقراءت اور عمل کرنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ دو روشن چمکتی ہوئی سورتیں: البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے وہ دو بادل یا دو سائبان ہوں یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑتے پرندوں کی دو ڈاریں ہوں، وہ اپنی صحبت میں (پڑھنے اور عمل کرنے) والوں کی طرف سے دفاع کریں گی۔ سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت اور اسے ترک کرنا باعث حسرت ہے اور باطل پرست اس کی طاقت نہیں رکھتے۔''

معاویہ نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ باطل پرستوں سے ساحر (جادوگر) مراد ہیں۔

[١٨٧٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَكَأَنَّهُمَا» فِي كِلَيْهِمَا - وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مُعَاوِيَةَ: بَلَغَنِي.

[1875] یحییٰ بن حسان نے کہا: معاویہ بن سلام نے ہمیں اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی لیکن انھوں نے دونوں جگہوں پر أَوْكَأَنَّهُمَا (یا جیسے وہ) کی جگہ وَكَأَنَّهُمَا (اور جیسے وہ) کہا اور معاویہ کا قول کہ ''مجھے یہ خبر پہنچی'' ذکر نہیں کیا۔

[١٨٧٦] ٢٥٣-(٨٠٥) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ، تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ» وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ، مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ، قَالَ: «كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ،

[1876] حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن قرآن اور قرآن والے ایسے لوگوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے آگے ہوں گی۔'' رسول اللہ ﷺ نے ان سورتوں کے لیے تین مثالیں دیں جن کو (سننے کے بعد) میں (آج تک) نہیں بھولا، آپ نے فرمایا: ''جیسے وہ دو بادل ہیں یا دو کالے سائبان ہیں جن کے درمیان روشنی ہے یا جیسے وہ ایک سیدھ میں اڑنے والے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، وہ اپنے صاحب (صحبت میں رہنے والے) کی طرف سے مدافعت

بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا».

کریں گی۔"

(المعجم ٤٣) - (بَابُ فَضْلِ الْفَاتِحَةِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَالْحَثِّ عَلَى قِرَاءَةِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ) (التحفة ١٥٠)

باب:43- سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھنے کی ترغیب

[١٨٧٧] ٢٥٤-(٨٠٦) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَحْمَدُ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَّزَلَ إِلَى الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ.

[1877] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انھوں نے اوپر سے ایسی آواز سنی جیسی دروازہ کھلنے کی ہوتی ہے تو انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا: آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا ہے، آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا تو انھوں نے کہا: یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے، یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے سلام کیا اور (آپ ﷺ سے) کہا: آپ کو دو نور ملنے کی خوش خبری ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: (ایک) فاتحۃ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور (دوسری) سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان دونوں میں سے کوئی جملہ بھی نہیں پڑھیں گے مگر وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔

[١٨٧٨] ٢٥٥-(٨٠٧) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ فِي الْآيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ

[1878] زہیر نے کہا: ہم سے منصور نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں بیت اللہ کے پاس حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: مجھے آپ کے حوالے سے سورۂ بقرہ کی دو آیتوں کے بارے میں حدیث پہنچی ہے تو انھوں نے کہا: ہاں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں، جو شخص رات میں انھیں

سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ، كَفَتَاهُ».

پڑھے گا وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔"

[١٨٧٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1879] جریر اور شعبہ دونوں نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے۔

[١٨٨٠] ٢٥٦-(٨٠٨) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، فِي لَيْلَةٍ، كَفَتَاهُ». قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: فَلَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ، وَّهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1880] علی بن مسہر نے اعمش سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے، انھوں نے علقمہ بن قیس سے اور انھوں نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے رات کے وقت سورۂ بقرہ کی یہ آخری دو آیات پڑھیں، وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔" عبدالرحمان نے کہا: میں خود ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو ملا، وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا تو انھوں نے مجھے یہ روایت (براہِ راست) نبی اکرم ﷺ سے سنائی۔

[١٨٨١] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1881] عیسیٰ بن یونس اور عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی۔

[١٨٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1882] حفص اور ابو معاویہ نے بھی اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی ہے۔

(المعجم ٤٤) - (بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ) (التحفة ١٥١)

باب:44-سورۂ کہف اور آیت الکرسی کی فضیلت

[١٨٨٣] ٢٥٧-(٨٠٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

[1883] معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد غطفانی سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس (مسلمان) نے سورۂ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کر دیا گیا۔''

[١٨٨٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ شُعْبَةُ: مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ، وَقَالَ هَمَّامٌ: مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ. كَمَا قَالَ هِشَامٌ.

[1884] شعبہ اور ہمام نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔ اس میں شعبہ نے سورۂ کہف کی آخری (دس) آیات کہا ہے جبکہ ہمام نے ابتدائی (دس) آیات کہا ہے جس طرح ہشام کی روایت ہے۔

[١٨٨٥] ٢٥٨-(٨١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قَالَ: قُلْتُ: ﴿اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ قَالَ:

[1885] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو کتاب اللہ کی کون سی آیت، جو تمھارے پاس ہے، سب سے عظیم ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے (دوبارہ) فرمایا: ''اے ابومنذر! کیا تم جانتے ہو اللہ کی کتاب کی کون سی آیت، جو تمھارے پاس ہے، سب سے عظمت والی ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: ﴿اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ کہا: تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''اللہ کی قسم! ابومنذر! تمھیں یہ علم مبارک ہو۔''

فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: وَاللهِ! لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ!».

(المعجم ٤٥) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ) (التحفة ١٥٢)

باب:45- ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ پڑھنے کی فضیلت

[١٨٨٦] ٢٥٩-(٨١١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟» قَالُوا: وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

[1886] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی شخص اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کرلے؟'' انھوں (صحابۂ کرام) نے عرض کی: (کوئی شخص) تہائی قرآن کی تلاوت کیسے کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

[١٨٨٧] ٢٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ جَزَّأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ. فَجَعَلَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ جُزْءًا مِّنْ أَجْزَاءِ الْقُرْآنِ».

[1887] سعید بن ابی عروبہ اور ابان عطار نے قتادہ سے اسی سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، ان دونوں (سعید اور ابان) کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین اجزاء (حصے) کیے ہیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جز قرار دیا ہے۔''

[١٨٨٨] ٢٦١-(٨١٢) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيٰى -قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ-: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «احْشُدُوا، فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» فَحَشَدَ مَنْ

[1888] یزید بن کیسان نے کہا: ہمیں ابو حازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اکٹھے ہوجاؤ! میں تمھارے سامنے ایک تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔'' جنھوں نے جمع ہونا تھا، وہ جمع ہوگئے، پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ کی قراءت فرمائی، پھر گھر میں

حَشَدَ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. ثُمَّ دَخَلَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: إِنِّي أُرَى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ، فَذَاكَ الَّذِي أَدْخَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي قُلْتُ لَكُمْ: سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، أَلَا! إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

چلے گئے تو ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مجھے لگتا ہے آپ کے پاس شاید آسمان سے کوئی اہم خبر آئی ہے جو آپ کو اندر لے گئی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ (دوبارہ) باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تمھیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا، جان لو کہ یہ (سورت) قرآن کے تیسرے حصے کے برابر ہے۔''

[١٨٨٩] ٢٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَشِيرٍ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ» فَقَرَأَ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ﴾. حَتّٰى خَتَمَهَا.

[1889] ابواسماعیل بشیر نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ باہر نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمھارے سامنے تہائی قرآن کی قراءت کرتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ پڑھا یہاں تک کہ اسے (سورت کو) ختم کر دیا۔

[١٨٩٠] ٢٦٣-(٨١٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ؛ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «سَلُوهُ، لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللهَ يُحِبُّهُ».

[1890] عمرہ بنت عبدالرحمان نے، اور وہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک مہم کا امیر بنا کر روانہ فرمایا، وہ اپنے ساتھیوں کی نماز میں قراءت کرتا اور (اس کا) اختتام ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے کرتا تھا۔ جب وہ لوگ واپس آئے تو انھوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے پوچھو، وہ ایسا کس لیے کرتا تھا؟'' صحابۂ کرام نے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اس لیے کہ یہ رحمٰن (جل وعلا) کی صفت ہے، اس لیے مجھے اس بات سے محبت ہے کہ میں اس کی قراءت کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے بتادو! اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔''

(المعجم ٤٦) - (بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ)
(التحفة ١٥٣)

باب:46- معوذتین پڑھنے کی فضیلت

[١٨٩١] ٢٦٤-(٨١٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ؟ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ ٱلنَّاسِ﴾».

[1891] بیان (بن بشر) نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمھیں معلوم نہیں کہ جو آیتیں آج رات مجھ پر نازل کی گئی ہیں ان جیسی (آیتیں) کبھی دیکھی تک نہیں گئیں؟: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔“

[١٨٩٢] ٢٦٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ: اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ».

[1892] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا، کہا: میرے والد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”مجھ پر ایسی آیتیں اتاری گئی ہیں کہ ان جیسی (آیتیں) کبھی دیکھی تک نہیں گئیں: (یعنی) معوذتین۔“

[١٨٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، وَكَانَ مِنْ رُفَعَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

[1893] وکیع اور ابواسامہ نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی، البتہ ابواسامہ نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی، اس میں ہے: عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ محمد ﷺ کے بلند مرتبہ ساتھیوں میں سے تھے۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ بِالْقُرْآنِ وَيُعَلِّمُهُ، وَفَضْلِ مَنْ تَعَلَّمَ حِكْمَةً مِّنْ فِقْهٍ أَوْ غَيْرِهِ فَعَمِلَ بِهَا وَعَلَّمَهَا) (التحفة ١٥٤)

باب:47- اس شخص کی فضیلت جو خود قرآن کے ساتھ (اس کی تلاوت کرتے ہوئے) قیام کرتا ہے اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے اور اس انسان کی فضیلت جس نے فقہ وغیرہ پر مشتمل حکمت (سنت) سیکھی، اس پر عمل کیا اور اس کی تعلیم دی

[١٨٩٤] ٢٦٦-(٨١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ - حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَاحَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ».

[1894] سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (ابن شہاب) زہری نے سالم سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''دو چیزوں (خوبیوں) کے سوا کسی اور چیز میں حسد (رشک) کی گنجائش نہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت عنایت فرمائی، پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن اور رات کے اوقات میں اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔''

[١٨٩٥] ٢٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ هٰذَا الْكِتَابَ، فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ».

[1895] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حسد (رشک) نہیں: ایک اس شخص کے متعلق جسے اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب عنایت فرمائی اور اس نے دن رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا اور اس نے دن رات کے اوقات میں اسے صدقہ کیا۔''

[١٨٩٦] ٢٦٨-(٨١٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

[1896] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو باتوں کے سوا کسی چیز میں حسد (رشک) نہیں کیا جا سکتا: ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اسے اس پر مسلط کر دیا کہ وہ اس مال کو حق کی راہ میں بے دریغ لٹائے۔ دوسرا وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (دانائی) عطا کی اور وہ اس کے مطابق (اپنے اور دوسروں کے) معاملات طے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

[١٨٩٧] ٢٦٩-(٨١٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّ نَافِعَ ابْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ لَقِيَ عُمَرَ بِعُسْفَانَ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى مَكَّةَ فَقَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي؟ فَقَالَ: ابْنَ أَبْزٰى؟ قَالَ: وَمَنِ ابْنُ أَبْزٰى؟ قَالَ: مَوْلًى مِّنْ مَّوَالِينَا، قَالَ: فَاسْتَخْلَفْتَ عَلَيْهِمْ مَّوْلًى!؟ قَالَ: إِنَّهُ قَارِئٌ لِّكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّهُ عَالِمٌ بِالْفَرَائِضِ. قَالَ عُمَرُ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ».

[1897] ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب (زہری) سے اور انھوں نے عامر بن واثلہ سے روایت کی کہ نافع بن عبدالحارث (مدینہ اور مکہ کے راستے پر ایک منزل) عُسفان آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے، (وہ استقبال کے لیے آئے) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھیں مکہ کا عامل بنایا کرتے تھے، انھوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اہل وادی، یعنی مکہ کے لوگوں پر (بطور نائب) کسے مقرر کیا؟ نافع نے جواب دیا: ابن ابزیٰ کو۔ انھوں نے پوچھا: ابن ابزیٰ کون ہے؟ کہنے لگے: ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ان پر ایک آزاد کردہ غلام کو اپنا جانشیں بنا ڈالا؟ تو (نافع نے) جواب دیا: وہ اللہ عزوجل کی کتاب کو پڑھنے والا ہے اور فرائض کا عالم ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (ہاں واقعی) تمھارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے بہت سے لوگوں کو اونچا کرتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعے سے نیچے گراتا ہے۔''

[١٨٩٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ لَقِيَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ بِعُسْفَانَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[1898] شعیب نے زہری سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن واثلہ لیثی نے حدیث بیان کی کہ نافع بن عبدالحارث خزاعی نے عسفان (کے مقام) پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی...... (آگے) زہری سے ابراہیم بن سعد کی روایت کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَّبَيَانِ مَعْنَاهَا) (التحفة ١٥٥)

باب:48-قرآن مجید کو سات حروف پر اتارا گیا، اس کے مفہوم کی وضاحت

[١٨٩٩] ٢٧٠-(٨١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ، فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ. اِقْرَأْ» فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «اِقْرَأْ» فَقَرَأْتُ، فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

[1899] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے اور انھوں نے عبدالرحمن بن عبد القاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۂ فرقان اس سے مختلف (صورت میں) پڑھتے سنا جس طرح میں پڑھتا تھا، حالانکہ مجھے (خود) رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت پڑھائی تھی، قریب تھا کہ میں اس سے جھگڑا کرنے میں جلد بازی سے کام لیتا لیکن میں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہوگیا، پھر میں نے اس کے گلے کی چادر سے اسے باندھا اور کھینچ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو اس طرح سورۂ فرقان پڑھتے سنا ہے جو اس سے مختلف ہے جس طرح آپ نے وہ سورت مجھے پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو (اور اسے مخاطب ہوکر فرمایا:) پڑھو۔'' تو اس نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے اسے پڑھتے سنا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر مجھ سے کہا: ''تم پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو (اس پر بھی) آپ نے فرمایا: ''یہ سورت اسی طرح اتری تھی۔ بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمھارے لیے آسان ہو، اسی کے مطابق پڑھو۔''

[١٩٠٠] ٢٧١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي

[1900] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن عبد القاری نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہشام بن حکیم کو سورۂ فرقان پڑھتے سنا...... آگے اسی کے مانند حدیث سنائی اور یہ اضافہ

حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. وَزَادَ: فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ.

کیا کہ قریب تھا کہ میں اس پر نماز ہی میں پل پڑوں، میں نے بڑی مشکل سے صبر کیا یہاں تک کہ اس نے سلام پھیرا۔

[١٩٠١] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. كَرِوَايَةِ يُونُسَ بِإِسْنَادِهِ.

[1901] معمر نے زہری سے یونس کی روایت کی طرح اسی کی سند کے ساتھ روایت کی۔

[١٩٠٢] ٢٧٢-(٨١٩) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ فَيَزِيدُنِي، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ».

[1902] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف پر (قرآن) پڑھایا، میں نے ان سے مراجعت کی، پھر میں زیادہ کا تقاضا کرتا رہا اور وہ میرے لیے حروف میں اضافہ کرتے گئے یہاں تک کہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ الَّذِي يَكُونُ وَاحِدًا، لَا يَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے خبر پہنچی کہ پڑھنے کی یہ سات صورتیں (سات حروف) ایسے معاملے میں ہوتیں جو (حقیقتاً اور معناً) ایک ہی رہتا، (ان کی وجہ سے) حلال وحرام کے اعتبار سے کوئی اختلاف نہ ہوتا۔

[١٩٠٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1903] ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ خبر دی۔

[١٩٠٤] ٢٧٣-(٨٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسٰى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ

[1904] عبداللہ بن نمیر نے کہا: اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے اپنے دادا (عبدالرحمٰن) سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا، نماز پڑھنے لگا اور اس نے جس طرح قراءت کی اس کو میں نے

دَخَلَ آخَرُ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَآ، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ ﷺ شَأْنَهُمَا، فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا. فَقَالَ لِي: «يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: أَنِ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: اِقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَّدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا. فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

اس کے سامنے ناقابلِ مقبول قرار دے دیا۔ پھر ایک اور آدمی آیا، اس نے ایسی قراءت کی جو اس کے ساتھی (پہلے آدمی) کی قراءت سے مختلف تھی، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی کہ اس شخص نے ایسی قراءت کی جو میں نے اس کے سامنے رد کردی اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی سے بھی الگ قراءت کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا، ان دونوں نے قراءت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے انداز کی تحسین فرمائی تو میرے دل میں آپ کی تکذیب (جھٹلانے) کا داعیہ اس زور سے ڈالا گیا جتنا اس وقت بھی نہ تھا جب میں جاہلیت میں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر طاری ہونے والی اس کیفیت کو دیکھا تو میرے سینے میں مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا، جیسے میں ڈر کے عالم میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''میرے پاس حکم بھیجا گیا کہ میں قرآن ایک حرف (قراءت کی ایک صورت) پر پڑھوں۔ تو میں نے جواباً درخواست کی کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس دوبارہ جواب بھیجا کہ میں اسے دو حرفوں پر پڑھوں۔ میں نے پھر عرض کی کہ میری امت کے لیے آسانی فرمائیں۔ تو میرے پاس تیسری بار جواب بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھے، نیز آپ کے لیے ہر جواب کے بدلے جو میں نے دیا ایک دعا ہے جو آپ مجھ سے مانگیں۔ میں نے عرض کی: اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے میرے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے مؤخر کر لی ہے جس دن تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف راغب ہوں گے۔''

[١٩٠٥](. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَقَرَأَ قِرَاءَةً، وَّاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[1905] محمد بن بشر نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی داخل ہوا اور نماز پڑھی، اس نے اس طرح قراءت کی...... (آگے) عبداللہ بن نمیر کی طرح حدیث بیان کی۔

[١٩٠٦] ٢٧٤-(٨٢١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ. فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفَيْنِ! فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَقَالَ: «أَسْأَلُ اللهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ، وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ»، ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتُكَ الْقُرْآنَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ، فَقَدْ أَصَابُوا.

[1906] محمد بن جعفر غندر نے شعبہ سے روایت کی، انھوں نے حَکَم سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ بنوغفار کے اَضاۃ (بارانی تالاب) کے پاس تشریف فرما تھے۔ کہا: آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی امت ایک حرف (قراءت کی صورت) پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو (درگزر) اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت دو حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور بخشش مانگتا ہوں، میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر وہ (جبریل علیہ السلام) تیسری دفعہ آپ کے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت تین حرفوں پر قرآن پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ تعالیٰ سے اس کے عفو و درگزر کا سوال کرتا ہوں اور میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' پھر جبریل علیہ السلام آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا آپ کو حکم ہے کہ آپ کی امت سات حرفوں پر قرآن پڑھے، وہ جس حرف پر بھی پڑھیں

گے، صحیح پڑھیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے دیے گئے پہلے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابات کو ٹھیک طرح سے شمار کیا گیا ہے۔ اس طرح سات حروف کی اجازت چوتھی بار بنتی ہے اور جواب تین بنتے ہیں۔ ہر جواب کے بدلے میں ایک دعا کی قبولیت بیان کی گئی ہے۔

[١٩٠٧] وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[1907] معاذ عنبری نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ، وَهُوَ الْإِفْرَاطُ فِي السُّرْعَةِ، وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي رَكْعَةٍ) (التحفة ١٥٦)

باب:49- ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرنا، ہَذّ (کٹائی) یعنی تیزی میں حد سے بڑھ جانے سے اجتناب کرنا اور ایک رکعت میں دو اور اس سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا جواز

[١٩٠٨] ٢٧٥-(٨٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ - عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ، أَلِفًا تَجِدُهُ أَمْ يَاءً: مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، أَوْ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ؟ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: وَكُلَّ الْقُرْآنِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هٰذَا؟ قَالَ: إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَلٰكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ فِيهِ، نَفَعَ، إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ، إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، سُورَتَيْنِ

[1908] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے وکیع سے، انھوں نے اعمش سے اور انھوں نے ابو وائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی جو نہیک بن سنان کہلاتا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ابوعبدالرحمان! آپ اس کلمے کو کیسے پڑھتے ہیں؟ آپ اسے الف کے ساتھ ﴿مِن مَّآءٍ غَيْرِ ءَاسِنٍ﴾ سمجھتے ہیں یا پھر یاء کے ساتھ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تم نے اس لفظ کے سوا تمام قرآن مجید یاد کر لیا ہے؟ اس نے کہا: میں (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شعر کی سی تیز رفتاری سے پڑھتے ہو؟ کچھ لوگ قرآن مجید پڑھتے ہیں اور وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا، لیکن جب وہ دل میں پہنچتا اور اس میں راسخ ہوتا ہے تو نفع دیتا ہے۔ نماز میں افضل رکوع اور سجدے ہیں اور میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملایا کرتے تھے، دو دو (ملا کر) ایک رکعت میں

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللهِ فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فِي إِثْرِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: قَدْ أَخْبَرَنِي بِهَا.

پڑھتے تھے، پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے، اس پر علقمہ بھی ان کے پیچھے اندر چلے گئے، پھر واپس آئے اور کہا: مجھے انھوں نے وہ سورتیں بتا دی ہیں۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَجِيلَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ: نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ.

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: بنوبجیلہ کا ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کے پاس آیا، انھوں نے ''نہیک بن سنان'' نہیں کہا۔

[١٩٠٩] ٢٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ، يُقَالُ لَهُ: نَهِيكُ ابْنُ سِنَانٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَجَاءَ عَلْقَمَةُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا لَهُ: سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: عِشْرُونَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ، فِي تَأْلِيفِ عَبْدِ اللهِ.

[1909] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابو وائل سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا جسے نہیک بن سنان کہا جاتا تھا...... (آگے) وکیع کی روایت کے مانند ہے، مگر انھوں نے کہا: علقمہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس (گھر کے اندر) حاضری دینے آئے تو ہم نے ان سے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ان باہم ملتی جلتی سورتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ وہ ان کے پاس اندر چلے گئے اور ان سورتوں کے بارے میں ان سے پوچھا، پھر ہمارے پاس تشریف لائے اور بتایا، وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (کے مصحف) کی ترتیب کے مطابق مفصل بیس سورتیں ہیں (جنھیں آپ ﷺ) دس رکعتوں میں (پڑھتے تھے۔)

[١٩١٠] ٢٧٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، اثْنَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ، عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ.

[1910] عیسیٰ بن یونس نے کہا: اعمش نے ہم سے اپنی اسی سند کے ساتھ ان دونوں (وکیع اور ابومعاویہ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس میں ہے، انھوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں ان ایک جیسی سورتوں کو جانتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے، بیس سورتیں دس رکعتوں میں۔

[١٩١١] ٢٧٨-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: غَدَوْنَا عَلَى

[1911] مہدی بن میمون نے کہا: واصل احدب نے ہمیں ابو وائل سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ایک دن ہم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی

عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَوْمًا بَعْدَمَا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ، فَسَلَّمْنَا بِالْبَابِ، فَأَذِنَ لَنَا قَالَ: فَمَكَثْنَا بِالْبَابِ هُنَيَّةً قَالَ: فَخَرَجَتِ الْجَارِيَةُ فَقَالَتْ: أَلَا تَدْخُلُونَ؟ فَدَخَلْنَا، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ يُسَبِّحُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا وَقَدْ أُذِنَ لَكُمْ؟ فَقُلْنَا: لَا، إِلَّا أَنَّا ظَنَنَّا أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْبَيْتِ نَائِمٌ. قَالَ: ظَنَنْتُمْ بِآلِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ غَفْلَةً؟ قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ يُسَبِّحُ حَتّٰى ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ! انْظُرِي، هَلْ طَلَعَتْ؟ قَالَ: فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ لَمْ تَطْلُعْ، فَأَقْبَلَ يُسَبِّحُ، حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: يَاجَارِيَةُ! انْظُرِي، هَلْ طَلَعَتْ؟ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا - فَقَالَ مَهْدِيٌّ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ - وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوبِنَا. قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْبَارِحَةَ كُلَّهُ قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ إِنَّا لَقَدْ سَمِعْنَا الْقَرَائِنَ، وَإِنِّي لَأَحْفَظُ الْقَرَائِنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَؤُهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَسُورَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ.

خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے دروازے سے (انھیں) سلام عرض کیا، انھوں نے ہمیں اندر آنے کی اجازت دی، ہم کچھ دیر دروازے پر رکے رہے، اتنے میں ایک بچی نکلی اور کہنے لگی: کیا آپ لوگ اندر نہیں آئیں گے؟ ہم اندر چلے گئے اور وہ بیٹھے تسبیحات پڑھ رہے تھے، انھوں نے پوچھا: جب آپ لوگوں کو اجازت دے دی گئی تھی تو پھر آنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ ہم نے عرض کی: نہیں (رکاوٹ نہیں تھی)، البتہ ہم نے سوچا (کہ شاید) گھر کے بعض افراد سوئے ہوئے ہوں۔ انھوں نے فرمایا: تم نے ابن ام عبد کے گھر والوں کے متعلق غفلت کا گمان کیا؟ پھر دوبارہ تسبیحات میں مشغول ہو گئے حتی کہ انھوں نے محسوس کیا کہ سورج نکل آیا ہوگا تو فرمایا: اے بچی! دیکھو تو! کیا سورج نکل آیا ہے؟ اس نے دیکھا، ابھی سورج نہیں نکلا تھا، وہ پھر تسبیح کی طرف متوجہ ہو گئے حتیٰ کہ جب انھوں نے پھر محسوس کیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو کہا: اے لڑکی! دیکھو کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؟ اس نے دیکھا تو سورج طلوع ہو چکا تھا، انھوں نے فرمایا: اللہ کی حمد جس نے ہمیں یہ دن لوٹا دیا۔۔۔ مہدی نے کہا: میرے خیال میں انھوں نے یہ بھی کہا۔۔۔ اور ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہمیں ہلاک نہیں کیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے کل رات تمام مفصل سورتوں کی تلاوت کی۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تیزی سے، جس طرح شعر تیز پڑھے جاتے ہیں؟ ہم نے باہم ملا کر پڑھی جانے والی سورتوں کی سماعت کی ہے۔ اور مجھے وہ دو دو سورتیں یاد ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے مفصل میں سے اٹھارہ سورتیں اور دو سورتیں حٰمٓ والی۔

[١٩١٢] ٢٧٩-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ

[1912] منصور نے (ابو وائل) شقیق سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنو بجیلہ میں سے ایک آدمی جسے نہیک بن

زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَجِيلَةَ، يُقَالُ لَهُ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ، إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ لَقَدْ عَلِمْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ، سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

سنان کہا جاتا تھا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیزی سے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں؟ مجھے وہ باہم ملتی جلتی سورتیں معلوم ہیں جنھیں رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو کر کے پڑھتے تھے۔

[١٩١٣] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

[1913] عمرو بن مُرّہ سے روایت ہے، انھوں نے ابووائل سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے آج رات (تمام) مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھی ہیں۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس تیز رفتاری سے جس طرح شعر پڑھے جاتے ہیں؟ (پھر) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ نظائر (ایک جیسی سورتیں) پہچانتا ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ انھوں نے مفصل سورتوں میں سے بیس سورتیں بتائیں جنھیں رسول اللہ ﷺ دو دو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔ (ان سورتوں کی تفصیل کے لیے دیکھیے: سنن أبي داود، شهر رمضان، باب تحزيب القرآن: 1396)

(المعجم ٥٠) - (بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ) (التحفة ١٥٧)

باب:50- مختلف قراءتوں کے بارے میں

[١٩١٤] ٢٨٠-(٨٢٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُوإِسْحٰقَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ، وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾؟ أَدَالًا أَمْ ذَالًا؟ قَالَ: بَلْ دَالًا، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُدَّكِرٍ» دَالًا.

[1914] زہیر نے کہا: ہم سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے اسود بن یزید (سبیعی کوفی) سے، جبکہ وہ مسجد میں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے، سوال کیا: تم اس آیت: ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ کو کیسے پڑھتے ہو؟ دال پڑھتے ہو یا ذال؟ انھوں نے جواب دیا: دال پڑھتا ہوں۔ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو ﴿مُّدَّكِرٍ﴾ دال کے ساتھ پڑھتے سنا۔

[١٩١٥] ٢٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ هٰذَا الْحَرْفَ «فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ».

[1915] شعبہ نے ابواسحاق سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ اس کلمے کو ﴿فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ پڑھتے تھے (یعنی دال کے ساتھ۔)

[١٩١٦] ٢٨٢-(٨٢٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ، فَأَتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا. قَالَ: فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ؟ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ: وَأَنَا وَاللهِ! هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا، وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ أَقْرَأَ: وَمَا خَلَقَ، فَلَا أُتَابِعُهُمْ.

[1916] اعمش نے ابراہیم سے اور انھوں نے علقمہ (بن قیس کوفی) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم شام آئے تو ہمارے پاس حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انھوں نے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کے مطابق پڑھتا ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، میں (پڑھتا ہوں۔) انھوں نے پوچھا: تم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ آیت ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ﴾ کس طرح پڑھتے سنا ہے: (میں نے) کہا: میں نے انھیں ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ○ وَالذَّكَرِ وَالْأُنثَىٰ ○﴾ پڑھتے سنا۔ انھوں نے کہا: اور میں نے بھی اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی پڑھتے سنا لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں [وَمَا خَلَقَ (الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ)] پڑھوں، میں ان کے پیچھے نہیں چلوں گا۔ (ابن مسعود اور ابودرداء رضی اللہ عنہما غالباً قراءت کی اس دوسری صورت سے آگاہ نہ ہو سکے جو رسول اللہ ﷺ ہی نے سکھائی تھی۔)

[١٩١٧] ٢٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَتٰى عَلْقَمَةُ الشَّامَ فَدَخَلَ مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِيهِ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى حَلْقَةٍ فَجَلَسَ فِيهَا قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَعَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ وَهَيْئَتَهُمْ قَالَ: فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِي، ثُمَّ قَالَ: أَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ؟ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[1917] مغیرہ نے ابراہیم سے روایت کی، انھوں نے کہا: علقمہ شام آئے اور ایک مسجد میں داخل ہوئے، اس میں نماز پڑھی، پھر لوگوں کے ایک حلقے میں جا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک صاحب آئے تو مجھے ان کے (اردگرد) لوگوں کے اکٹھا ہونے اور (ان کی وجہ سے) ایک خاص ہیئت اختیار کر لینے کا پتہ چل گیا (اس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خاص شخصیت ہیں۔) (علقمہ نے) کہا: وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا:

عبداللہ ڈاٹنؤ (بن مسعود) جس طرح پڑھا کرتے تھے کیا تمھیں وہ یاد ہے؟ اس کے بعد اسی (پہلی حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[١٩١٨] ٢٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: مِنْ أَيِّهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: هَلْ تَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاقْرَأْ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، قَالَ فَقَرَأْتُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا.

[1918] اسماعیل بن ابراہیم (ابن علیہ) نے داود بن ابی ہند سے، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابودرداء ڈاٹنؤ سے ملا، انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا: اہل عراق سے۔ انھوں نے پوچھا: ان کے کون سے لوگوں میں سے؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انھوں نے پوچھا: کیا تم (قرآن مجید) عبداللہ بن مسعود ڈاٹنؤ کی قراءت کے مطابق پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ پڑھو۔ میں نے پڑھا: [وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى] کہا: وہ ہنس پڑے، پھر فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا۔

[١٩١٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

[1919] عبدالاعلیٰ نے کہا: ہم سے داود نے عامر (شعبی) سے اور انھوں نے علقمہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں شام آیا اور حضرت ابودرداء ڈاٹنؤ سے ملا...... آگے ابن علیہ (اسماعیل بن ابراہیم) کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح بیان کیا۔

(المعجم ٥١) – (بَابُ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا) (التحفة ١٥٨)

باب: 51- وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے

[١٩٢٠] ٢٨٥-(٨٢٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ

[1920] حضرت ابوہریرہ ڈاٹنؤ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے منع فرمایا۔

الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

[١٩٢١] ٢٨٦-(٨٢٦) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَّإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، جَمِيعًا عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ دَاوُدُ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

[1921] منصور نے قتادہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابو عالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک سے زیادہ ساتھیوں سے سنا ہے، ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ مجھے ان میں سب سے زیادہ محبوب تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

[١٩٢٢] ٢٨٧-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَّهِشَامٍ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تُشْرُقَ الشَّمْسُ.

[1922] شعبہ، سعید اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت بیان کی، البتہ سعید اور ہشام کی حدیث میں (نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک کے بجائے) ''صبح کے بعد سورج چمکنے تک'' کے الفاظ ہیں۔

[١٩٢٣] ٢٨٨-(٨٢٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ».

[1923] عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی کہ انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔''

[١٩٢٤] ٢٨٩-(٨٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[1924] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ

يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص (جان بوجھ کر) طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت کا قصد کر کے ان اوقات میں نماز نہ پڑھے۔''

[١٩٢٥] ٢٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ».

[1925] ہشام کے والد عروہ نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نماز کے لیے جان بوجھ کر نہ سورج طلوع ہونے کا قصد کرو اور نہ اس کے غروب ہونے کا کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔''

[١٩٢٦] ٢٩١-(٨٢٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ».

[1926] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج کا کنارہ نمودار ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتی کہ وہ (سورج) نکل آئے (بلند ہو جائے) اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز مؤخر کر دو حتی کہ وہ (سورج) پوری طرح غائب ہو جائے۔''

[١٩٢٧] ٢٩٢-(٨٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ» وَالشَّاهِدُ: اَلنَّجْمُ.

[1927] لیث نے خیر بن نُعیم حضرمی سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن ہُبیرہ سے، انھوں نے ابوتمیم جیشانی سے اور انھوں نے حضرت ابو بصرہ غفاری ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مُخَمّص نامی جگہ میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا ''یہ نماز تم سے پہلے لوگوں کو دی گئی (ان پر فرض کی گئی) تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا، اس لیے جو بھی اس کی حفاظت کرے گا اسے اس کا دوگنا اجر ملے گا اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ (اس کا)

شاہد طلوع ہو جائے۔'' شاہد (سے مراد) ستارہ ہے۔

[١٩٢٨] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ - وَكَانَ ثِقَةً - عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ، بِمِثْلِهِ.

[1928] یزید بن ابی حبیب نے خیر بن نُعیم حضرمی سے، انھوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے ۔۔۔ اور وہ ثقہ تھے ۔۔۔ انھوں نے ابوتمیم جیشانی سے اور انھوں نے ابوبصرہ غفاری سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی...... آگے سابقہ حدیث کے مانند ہے۔

[١٩٢٩] ٢٩٣-(٨٣١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

[1929] حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تین اوقات ہیں، رسول اللہ ﷺ ہمیں روکتے تھے کہ ہم ان میں نماز پڑھیں یا ان میں اپنے مردوں کو قبروں میں اتاریں: جب سورج چمکتا ہوا طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کو ٹھہرنے والا (سایہ) ٹھہر جاتا ہے حتی کہ سورج (آگے کو) جھک جائے اور جب سورج غروب ہونے کے لیے جھکتا ہے یہاں تک کہ وہ (پوری طرح) غروب ہو جائے۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ إِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ) (التحفة ١٥٩)

باب:52- عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

[١٩٣٠] ٢٩٤-(٨٣٢) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو عَمَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ - قَالَ عِكْرِمَةُ: وَلَقِيَ شَدَّادٌ أَبَا أُمَامَةَ وَوَاثِلَةَ، وَصَحِبَ أَنَسًا إِلَى الشَّامِ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ فَضْلًا وَّخَيْرًا - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ:

[1930] ابوعمار شداد بن عبداللہ اور یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوامامہ سے روایت کی ۔۔۔ عکرمہ نے کہا: شداد ابوامامہ اور واثلہ رضی اللہ عنہما سے مل چکا ہے، وہ شام کے سفر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ اور ان کی فضیلت اور خوبی کی تعریف کی ۔۔۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عمرو بن عبسہ سُلَمی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جب اپنے جاہلیت کے دور میں تھا تو (یہ بات) سمجھتا تھا کہ لوگ گمراہ ہیں اور جب وہ

كُنْتُ، وَأَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَظُنُّ أَنَّ النَّاسَ عَلَى ضَلَالَةٍ، وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ، وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْأَوْثَانَ. فَسَمِعْتُ بِرَجُلٍ بِمَكَّةَ يُخْبِرُ أَخْبَارًا، فَقَعَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُسْتَخْفِيًا، جُرَآءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ، فَتَلَطَّفْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: «أَنَا نَبِيٌّ» فَقُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: «أَرْسَلَنِي اللهُ» فَقُلْتُ: وَبِأَيِّ شَيْءٍ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: «أَرْسَلَنِي بِصِلَةِ الْأَرْحَامِ وَكَسْرِ الْأَوْثَانِ وَأَنْ يُوَحَّدَ اللهُ لَا يُشْرَكُ بِهِ شَيْءٌ» قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ مَّعَكَ عَلَى هٰذَا؟ قَالَ: «حُرٌّ وَّعَبْدٌ» - قَالَ: وَمَعَهُ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَّبِلَالٌ مِمَّنْ آمَنَ بِهِ - فَقُلْتُ: إِنِّي مُتَّبِعُكَ قَالَ: «إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ هٰذَا، أَلَا تَرَى حَالِي وَحَالَ النَّاسِ؟ وَلٰكِنِ ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ، فَإِذَا سَمِعْتَ بِي قَدْ ظَهَرْتُ فَأْتِنِي» قَالَ فَذَهَبْتُ إِلَى أَهْلِي، وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَكُنْتُ فِي أَهْلِي، فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّرُ الْأَخْبَارَ وَأَسْأَلُ النَّاسَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ نَفَرٌ مِّنْ أَهْلِ يَثْرِبَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقُلْتُ: مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدِمَ الْمَدِينَةَ؟ فَقَالُوا: اَلنَّاسُ إِلَيْهِ سِرَاعٌ، وَقَدْ أَرَادَ قَوْمُهُ قَتْلَهُ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: «نَعَمْ، أَنْتَ الَّذِي لَقِيتَنِي بِمَكَّةَ؟» قَالَ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجْهَلُهُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «صَلِّ

بتوں کی عبادت کرتے ہیں تو کسی (سچی) چیز (دین) پر نہیں، پھر میں نے مکہ کے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ بہت سی باتوں کی خبر دیتا ہے، میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کے پاس آ گیا، اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے تھے، آپ کی قوم (کے لوگ) آپ کے خلاف دلیر اور جری تھے۔ میں ایک لطیف تدبیر اختیار کر کے مکہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں نبی ہوں۔'' پھر میں نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''مجھے اللہ نے بھیجا ہے۔'' میں نے کہا: آپ کو کیا (پیغام) دے کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے صلہ رحمی، بتوں کو توڑنے، اللہ تعالیٰ کو ایک قرار دینے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانے (کا پیغام) دے کر بھیجا ہے۔'' میں نے آپ سے پوچھا: آپ کے ساتھ اس (دین) پر اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک آزاد اور ایک غلام۔'' کہا: آپ کے ساتھ اس وقت ایمان لانے والوں میں سے ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما تھے۔ میں نے کہا: میں بھی آپ کا متبع ہوں۔ فرمایا: ''تم اپنے آج کل کے حالات میں ایسا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ کیا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے؟ لیکن (ان حالات میں) تم اپنے گھر کی طرف لوٹ جاؤ اور جب میرے بارے میں سنو کہ میں غالب آ گیا ہوں تو میرے پاس آ جانا۔'' کہا: تو میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ گیا۔ اور (بعد ازاں) رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے۔ میں اپنے گھر ہی میں تھا، جب آپ مدینہ تشریف لائے تو میں بھی خبریں لینے اور لوگوں سے آپ کے حالات پوچھنے میں لگ گیا۔ حتی کہ میرے پاس اہل یثرب (مدینہ والوں) میں سے کچھ لوگ آئے تو میں نے پوچھا: یہ شخص جو مدینہ میں آیا ہے اس نے کیا

صَلَاةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ»، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فَالْوُضُوءُ؟ حَدِّثْنِي عَنْهُ، قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ! انْظُرْ مَا تَقُولُ، فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطٰى هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: يَا أَبَا

کچھ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: لوگ تیزی سے ان (کے دین) کی طرف بڑھ رہے ہیں، آپ کی قوم نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ اس پر میں مدینہ آیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تم وہی ہو ناں جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے؟'' کہا: تو میں نے عرض کی: جی ہاں، اور پھر پوچھا: اے اللہ کے نبی! مجھے وہ (سب) بتائیے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں اس سے ناواقف ہوں، مجھے نماز کے بارے میں بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ''صبح کی نماز پڑھو اور پھر نماز سے رک جاؤ حتیٰ کہ سورج نکل کر بلند ہو جائے کیونکہ وہ جب طلوع ہوتا ہے تو شیطان (اپنے سینگوں کو آگے کر کے یوں دکھاتا ہے جیسے وہ اُس) کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس (سورج) کو سجدہ کرتے ہیں، اس کے بعد نماز پڑھو کیونکہ نماز کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اس میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب نیزے کا سایہ اس کے ساتھ لگ جائے (سورج بالکل سر پر آ جائے) تو پھر نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم کو ایندھن سے بھر کر بھڑکایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آگے آ جائے (سورج ڈھل جائے) تو نماز پڑھو کیونکہ نماز کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس میں حاضری دی جاتی ہے حتیٰ کہ تم عصر سے فارغ ہو جاؤ، پھر نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج (پوری طرح) غروب ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں میں غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔'' کہا: پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! تو وضو؟ مجھے اس کے بارے میں بھی بتائیے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص بھی وضو کے لیے پانی اپنے قریب کرتا ہے، پھر کلی کرتا ہے اور ناک میں

أُمَامَةَ! لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَاقْتَرَبَ أَجَلِي، وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللهِ، وَلَا عَلٰى رَسُولِهِ، لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ - مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

پانی کھینچ کر اسے جھاڑتا ہے تو اس سے اس کے چہرے، منہ اور ناک کے نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو لازماً اس کے چہرے کے گناہ بھی پانی کے ساتھ اس کی داڑھی کے کناروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں (کے اوپر) تک دھوتا ہے تو لازماً اس کے ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے گر جاتے ہیں، پھر وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے اطراف سے زائل ہو جاتے ہیں، پھر وہ ٹخنوں (کے اوپر) تک اپنے دونوں قدم دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ پانی کے ساتھ اس کے پوروں سے گر جاتے ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہوا، نماز پڑھی اور اللہ کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کی اور اپنا دل اللہ کے لیے (ہر قسم کے دوسرے خیالات و تصورات سے) خالی کر لیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے جس طرح اس وقت تھا جس دن اس کی ماں نے اسے (ہر قسم کے گناہوں سے پاک) جنا تھا۔'' حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے (ایک اور) صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے عمرو بن عبسہ! دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو، ایک ہی جگہ اس آدمی کو اتنا کچھ عطا کر دیا جاتا ہے! اس پر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوامامہ! میری عمر بڑھ گئی ہے، میری ہڈیاں نرم ہو گئی ہیں اور میری موت کا وقت بھی قریب آ چکا ہے اور مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اللہ پر جھوٹ بولوں اور اس کے رسول پر جھوٹ بولوں، اگر میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو، تین ــ حتی کہ انھوں نے سات بار شمار کیا ــ بار نہ سنا ہوتا تو میں اس حدیث کو کبھی بیان نہ کرتا بلکہ میں نے تو اسے آپ ﷺ سے اس سے بھی زیادہ بار سنا ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی بات اتنی دلآویز تھی کہ سلیم الفطرت حضرت عمرو بن عبسہ ؓ نے اسے آپ کے منہ سے بار بار سننا چاہا۔ آپ ﷺ کا کرم ایسا تھا کہ حق کی رغبت رکھنے والے کو بار بار بتاتے اور سکھاتے تھے۔

(المعجم ٥٣) - (بَابٌ: لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا) (التحفة ١٦٠)

باب:53- جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کرو

[١٩٣١] ٢٩٥-(٨٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: وَهِمَ عُمَرُ، إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَحَرّٰى طُلُوعُ الشَّمْسِ وَغُرُوبُهَا.

[1931] وہیب نے کہا: ہم سے عبداللہ بن طاوس نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (طاوس) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ کو وہم لاحق ہوا ہے (کہ وہ ہر صورت عصر کے بعد نماز پڑھنے کو قابل سزا سمجھتے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے تو اس بات سے منع فرمایا ہے کہ سورج کے طلوع یا اس کے غروب کے وقت نماز پڑھنے کا قصد کیا جائے۔

[١٩٣٢] ٢٩٦-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ يَدَعْ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَتُصَلُّوا عِنْدَ ذٰلِكَ».

[1932] معمر نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ طاوس کے بیٹے سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنی کبھی نہیں چھوڑی تھیں۔ کہا: حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کے لیے تم جان بوجھ کر سورج کے طلوع اور اس کے غروب ہونے کا قصد نہ کرو کہ اس وقت نماز پڑھو۔"

(المعجم ٥٤) - (بَابُ مَعْرِفَةِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ) (التحفة ١٦١)

باب:54- دو رکعتیں جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے

[١٩٣٣] ٢٩٧-(٨٣٤) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ،

[1933] حضرت ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام کریب سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس، عبدالرحمان بن ازہر اور مسور بن مخرمہ ؓ نے انھیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ

عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوهُ إِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّينَهَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَّكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ النَّاسَ عَنْهَا، قَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي بِهِ، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ، بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا، أَمَّا حِينَ صَلَّاهُمَا: فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَرَامٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَصَلَّاهُمَا، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ: تَقُولُ أُمُّ سَلَمَةَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ، وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ، قَالَتْ: فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «يَا ابْنَةَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، إِنَّهُ أَتَانِي أُنَاسٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِالْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ، فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ».

حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے انھیں سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ آپ یہ (دو رکعتیں) پڑھتی ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہم تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے روکا ہے۔ ابن عباس ؓ نے کہا کہ میں تو حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ مل کر لوگوں کو ان سے روکا کرتا تھا۔ کریب نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان حضرات نے جو پیغام دے کر مجھے بھیجا تھا میں نے ان تک پہنچایا، انھوں نے جواب دیا: ام سلمہ ؓ سے پوچھو۔ میں نکل کر ان حضرات کے پاس لوٹا اور انھیں ان کے جواب سے آگاہ کیا۔ ان حضرات نے مجھے وہی پیغام دے کر حضرت ام سلمہ ؓ کی طرف بھیج دیا جس طرح حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا تھا، اس پر ام سلمہ ؓ نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ آپ ان دو رکعتوں سے روکتے تھے، پھر میں نے آپ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا، ہاں، آپ نے جب یہ دو رکعتیں پڑھی تھیں اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے، پھر (عصر پڑھ کر) آپ (میرے گھر میں) داخل ہوئے جبکہ میرے پاس انصار کے قبیلے بنو حرام کی کچھ عورتیں موجود تھیں، آپ نے یہ دو رکعتیں ادا (کرنی شروع) کیں تو میں نے خادمہ آپ کے پاس بھیجی اور (اس سے) کہا: آپ کی ایک جانب جا کر کھڑی ہو جاؤ اور آپ سے عرض کرو کہ اے اللہ کے رسول! ام سلمہ کہتی ہیں: میں آپ سے سنتی رہی ہوں کہ آپ (عصر کے بعد) ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے اور اب میں آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں؟ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) جانا۔ اس لڑکی نے ایسے

ہی کیا، آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا، وہ آپ سے پیچھے ہٹ (کر کھڑی ہو) گئی، جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''اے ابوامیہ (حذیفہ بن مغیرہ مخزومی) کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے، تو (معاملہ یہ ہے کہ) بنوعبدالقیس کے کچھ افراد اپنی قوم کے اسلام (لانے کی اطلاع) کے ساتھ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے مشغول کر دیا، یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔''

[١٩٣٤] ٢٩٨-(٨٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ. أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.

[1934] یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور علی بن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، ابن ایوب نے کہا: ہمیں اسماعیل نے حدیث سنائی، کہا مجھے محمد بن ابی حرملہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھتے تھے۔ انھوں نے کہا: آپ یہ دو رکعتیں (ظہر کے بعد) عصر سے پہلے پڑھتے تھے، پھر ایک دن ان کے پڑھنے سے مشغول ہو گئے یا انھیں بھول گئے تو آپ نے وہ عصر کے بعد پڑھیں، پھر آپ نے انھیں قائم رکھا کیونکہ جب آپ کوئی نماز (ایک دفعہ) پڑھ لیتے تو اسے قائم رکھتے تھے۔

قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يَعْنِي دَاوَمَ عَلَيْهَا.

یحییٰ بن ایوب نے کہا: اسماعیل نے کہا: اس (أَثْبَتَهَا اسے قائم رکھتے تھے) سے مراد ہے: آپ اس پر ہمیشہ عمل فرماتے تھے۔

[١٩٣٥] ٢٩٩-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ.

[1935] عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑیں۔

[١٩٣٦] ٣٠٠-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي قَطُّ، سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً، رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[1936] عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: دو نمازیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں انھیں رازداری سے اور علانیہ کبھی ترک نہیں کیا: دو رکعتیں فجر سے پہلے اور دو رکعتیں عصر کے بعد۔

[١٩٣٧] ٣٠١-(. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ قَالَا: نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا كَانَ يَوْمُهُ الَّذِي كَانَ يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[1937] ابواسحاق نے اسود اور مسروق سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم حضرت عائشہ ؓ کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ انھوں نے کہا: کوئی دن جس میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس ہوتے تھے، ایسا نہ تھا کہ آپ نے یہ دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں، ان کی مراد عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے تھی۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ) (التحفة ١٦٢)

باب: 55- نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے

[١٩٣٨] ٣٠٢-(٨٣٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ. - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ - عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِي عَلٰى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ

[1938] مختار بن فلفل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے دور میں ہم سورج کے غروب ہو جانے کے بعد نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ تو میں نے ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمیں پڑھتا دیکھتے تھے، آپ نے نہ ہمیں

رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّاهُمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيهِمَا، فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا.

حکم دیا اور نہ روکا۔

[١٩٣٩] ٣٠٣-(٨٣٧) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ، فَيَرْكَعُونَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ، مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهِمَا.

[1939] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم مدینہ میں ہوتے تھے، جب مؤذن مغرب کی اذان دیتا تو لوگ ستونوں کی طرف لپکتے تھے اور دو دو رکعتیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ ایک مسافر مسجد میں آتا تو ان رکعتوں کو پڑھنے والوں کی کثرت دیکھ کر یہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز ہو چکی ہے۔

(المعجم ٥٦) - **(بَابٌ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)**

(التحفة ١٦٣)

باب:56-اذان اور تکبیر کے درمیان نفل نماز

[١٩٤٠] ٣٠٤-(٨٣٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ» قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ».

[1940] کہمس نے کہا: ہم سے عبداللہ بن بُریدہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دو اذانوں (اذان اور تکبیر) کے درمیان نماز ہے۔'' آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمایا (اور) تیسری دفعہ فرمایا: ''اس کے لیے جو چاہے۔''

[١٩٤١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فِي الرَّابِعَةِ: «لِمَنْ شَاءَ».

[1941] جریری نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مُغفل رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کی، مگر انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے چوتھی مرتبہ فرمایا: ''اس کے لیے جو چاہے۔''

(المعجم ٥٧) - **(بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ)**

(التحفة ١٦٤)

باب:57-خوف کی نماز

[١٩٤٢] ٣٠٥-(٨٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ، مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ أُولَئِكَ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَضَى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً، وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

[1942] معمر نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نمازِ خوف پڑھائی، دو گروہوں میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا تھا، پھر یہ (آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے) پلٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ دشمن کی طرف رخ کر کے جا کھڑے ہوئے اور وہ لوگ آ گئے، پھر نبی اکرم ﷺ نے انھیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا پھر (آپ کے بعد) انھوں نے بھی اپنی رکعت مکمل کر لی اور انھوں نے بھی دوسری رکعت مکمل کر لی۔

[١٩٤٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَوْفِ وَيَقُولُ: صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِهٰذَا الْمَعْنَى.

[1943] فلیح نے زہری سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ الخوف (کا طریقہ) بیان کرتے اور فرماتے: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ یہ نماز پڑھی...... (آگے) اسی کے ہم معنی حدیث ہے۔

[١٩٤٤] ٣٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَإِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا أَوْ قَائِمًا تُومِئُ إِيمَاءً.

[1944] نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے جنگ کے ایام میں سے ایک دن نمازِ خوف پڑھائی، ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے بالمقابل۔ آپ نے اپنے ساتھ کھڑے ہونے والوں کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر یہ لوگ (دشمن کے مقابلے میں) چلے گئے اور دوسرے آ گئے، آپ نے انھیں بھی ایک رکعت پڑھا دی، پھر ان دونوں گروہوں نے (یکے بعد دیگرے) ایک ایک رکعت ادا کر لی۔ (نافع نے) کہا: ابن عمر ؓ نے کہا: اگر خوف اس سے زیادہ ہو (اور صف بندی ممکن نہ ہو) تو سواری پر یا کھڑے کھڑے اشارہ کرو اور نماز پڑھ لو۔

[١٩٤٥] ٣٠٧-(٨٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ: صَفٌّ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ، وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، وَقَامُوا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نُحُورِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، فَسَجَدُوا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا، قَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَصْنَعُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ.

[1945] عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شریک ہوا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں، ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی (اور دوسری ان کے پیچھے) اور دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا، نبی اکرم ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم سب نے بھی تکبیر کہی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا، پھر آپ سجدے کے لیے جھک گئے اور آپ سے متصل صف نے بھی سجدہ کیا اور پچھلی صف دشمن کے بالمقابل کھڑی رہی، جب آپ نے دو سجدے کر لیے اور آپ سے متصل صف (سجدے کر کے آپ کے ساتھ) کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف سجدے کے لیے نیچے ہوئی اور پھر کھڑی ہو گئی، اس کے بعد پچھلی صف آگے آ گئی اور اگلی صف پیچھے چلی گئی، پھر آپ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا، پھر آپ اور آپ سے متصل صف، جو پہلی رکعت میں پیچھے تھی، سجدے کے لیے نیچے چلی گئی اور پچھلی صف دشمن کے بالمقابل کھڑی رہی، جب نبی اکرم ﷺ اور آپ سے متصل صف نے سجدہ کر لیا تو پچھلی صف سجدے کے لیے جھکی، انھوں نے سجدے کیے، پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم سب نے بھی سلام پھیر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جس طرح تمھارے محافظ (آج کل) اپنے امیروں کی حفاظت کے لیے کرتے ہیں۔

[١٩٤٦] ٣٠٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْمًا مِّنْ جُهَيْنَةَ، فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا،

[1946] ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہینہ قبیلے کے لوگوں سے جنگ لڑی، انھوں نے ہمارے ساتھ بڑی شدید جنگ کی، جب ہم نے ظہر کی نماز پڑھی تو مشرکوں

فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ : لَوْ مِلْنَا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً لَّاقْتَطَعْنَاهُمْ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: وَقَالُوا : إِنَّهُ سَتَأْتِيهِمْ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِّنَ الْأَوْلَادِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، قَالَ: صَفَّنَا صَفَّيْنِ، وَالْمُشْرِكُونَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، قَالَ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الثَّانِي، فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَبَّرْنَا، وَرَكَعَ فَرَكَعْنَا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، وَقَامَ الثَّانِي، فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيعًا، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے کہا: اگر ہم ان پر یکبارگی حملہ کریں تو ان کو کاٹ کر رکھ دیں۔ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے آگاہ کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا۔ آپ نے فرمایا: ان لوگوں نے کہا ہے کہ ابھی ان کی ایک ایسی نماز کا وقت آنے والا ہے جو انھیں اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ جب عصر کا وقت آیا، آپ نے ہماری دو صفیں بنائیں جبکہ مشرک ہمارے اور قبلے کے درمیان تھے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی، آپ نے رکوع کیا اور ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ پہلی صف نے سجدہ کیا، جب یہ حضرات کھڑے ہو گئے تو دوسری صف والوں نے سجدے کیے، پھر پہلی صف پیچھے چلی گئی اور دوسری آگے بڑھ گئی اور پہلی صف کی جگہ کھڑی ہو گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے بھی تکبیر کہی اور آپ نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ (موجودہ) پہلی صف نے سجدہ کیا اور دوسری کھڑی رہی، پھر جب دوسری صف نے سجدے کر لیے اور اس کے بعد سب بیٹھ گئے تو آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: ثُمَّ خَصَّ جَابِرٌ أَنْ قَالَ: كَمَا يُصَلِّي أُمَرَاؤُكُمْ هٰؤُلَاءِ.

ابو زبیر نے کہا: پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خصوصی طور پر فرمایا: جس طرح تمھارے یہ امیر نماز پڑھتے ہیں۔

[١٩٤٧] ٣٠٩-(٨٤١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ، فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامَ، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى صَلَّى

[1947] عبدالرحمان بن قاسم نے اپنے والد سے، انھوں نے صالح بن خوات بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو نماز خوف پڑھائی اور انھیں اپنے پیچھے دو صفوں میں کھڑا کیا اور اپنے ساتھ (کی صف) والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہی رہے یہاں تک کہ ان سے پیچھے والوں نے ایک رکعت پڑھ لی، پھر یہ

الَّذِينَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ تَقَدَّمُوا وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ كَانُوا قُدَّامَهُمْ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِينَ تَخَلَّفُوا رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ.

آ گے آ گئے اور جوان سے آگے تھے پیچھے چلے گئے، پھر آپ نے انھیں ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ بیٹھ گئے حتیٰ کہ جو پیچھے چلے گئے تھے انھوں نے (بھی ایک اور) رکعت پڑھ لی، پھر آپ نے سلام پھیرا۔

[١٩٤٨] ٣١٠-(٨٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ، صَلَاةَ الْخَوْفِ؛ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

[1948] یزید بن رومان نے صالح بن خوات سے اور انھوں نے اس شخص سے نقل کیا جس نے غزوۂ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نمازِ خوف پڑھی تھی کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے روبرو تھا، آپ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنے طور پر (دوسری رکعت پڑھ کر) نماز مکمل کر لی اور (سلام پھیر کر) چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بند ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا، آپ نے جو رکعت رہتی تھی، ان کو پڑھا دی، پھر بیٹھے رہے اور ان لوگوں نے اپنے طور پر (رکعت پڑھ کر) نماز مکمل کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

[١٩٤٩] ٣١١-(٨٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَتَخَافُنِي؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: «اَللهُ يَمْنَعُنِي مِنْكَ» قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ

[1949] ابان بن یزید نے کہا: ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد پر) آئے حتیٰ کہ جب ہم ذات الرِّقاع (نامی پہاڑ) تک پہنچے۔ کہا: ہماری عادت تھی کہ جب ہم کسی گھنے سائے والے درخت تک پہنچتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے چھوڑ دیتے، کہا: ایک مشرک آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت پر لٹکی ہوئی تھی، اس نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار پکڑ لی، اسے میان سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا: تو پھر آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مجھے تم سے محفوظ

ﷺ، فَأَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ، قَالَ: فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا، فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَّ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. [انظر: ١٩٥٠]

فرمائے گا۔" رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار میان میں ڈالی اور اسے لٹکا دیا۔ اس کے بعد نماز کے لیے اذان کہی گئی، آپ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا، اس کے بعد آپ نے دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ کہا: اس طرح رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں۔

[١٩٥٠] ٣١٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَّكْعَتَيْنِ.

[1950] معاویہ بن سلام نے کہا: مجھے یحییٰ (بن ابی کثیر) نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھیں حضرت جابر ؓ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی، رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں۔

فائدہ: حالات اور موقع کے مطابق اوپر بیان کردہ مسنون طریقوں میں سے کسی بھی طریقے پر باجماعت صلاۃ الخوف ادا کی جا سکتی ہے۔

کتاب الجمعۃ کا تعارف

یہ کتاب بھی کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ ہفتہ میں ایک خاص دن کا بڑا اجتماع، نماز اور خطبہ، جمعہ کہلاتا ہے۔ اس خصوصی نماز کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو خاص دن مقرر فرمایا اس کی اہمیت کے بہت سے پہلو ہیں۔ یہ انسانیت کے آغاز سے لے کر انجام تک کے اہم واقعات کا دن ہے۔ اللہ نے اسے باقی دنوں پر فضیلت دی اور اس میں ایک گھڑی ایسی رکھ دی جس میں کی گئی دعا کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہفتہ وار اجتماع تعلیم اور تذکیر کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس اجتماع میں حاضری کے خصوصی آداب، صفائی ستھرائی اور خوشبو کے استعمال سے کتاب کا آغاز کیا ہے۔ پھر توجہ سے خطبہ سننے کے بارے میں احادیث لائے ہیں۔ اس اہم دن کی نماز اور خطبے کے لیے جلدی آنے، اس کی ادائیگی کا بہترین وقت، دو خطبوں اور نماز کی ترتیب، دنیا کے کام چھوڑ کر اس میں حاضر ہونے، اس کے ساتھ امام کی طرف سے بھی اختصار ملحوظ رکھنے اور واضح اور عمدہ خطبہ دینے کی تلقین پر احادیث پیش کیں۔ اس کے بعد احادیث کے ذریعے سے جمعہ کی نماز کا طریقہ واضح کیا گیا ہے۔ اسی کتاب میں جمعہ کی نماز فجر میں قراءت، تحیۃ المسجد اور جمعہ کے بعد کی نماز کا بیان بھی آ گیا ہے۔ جمعہ کے حوالے سے یہ ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں درج احادیث مبارکہ سے اس کی اہمیت وفضیلت بھی ذہن نشین ہوتی ہے اور اس کی روحانی لذتوں کا لطف بھی دوبالا ہو جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

٧ - كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے احکام ومسائل

(المعجم ....) - (بَابُ كِتَابِ الْجُمُعَةِ)

(التحفة ١٦٥)

جمعہ کے احکام ومسائل

[١٩٥١] ١-(٨٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1951] نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے لیے آنے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے۔''

[١٩٥٢] ٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ: «مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1952] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے جو جمعے کے لیے آئے وہ غسل کرے۔''

[١٩٥٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1953] ابن جریج نے کہا: ہمیں ابن شہاب نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دونوں بیٹوں سالم اور عبداللہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[١٩٥٤] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ

[1954] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

بن عبداللہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٥٥] ٣-(٨٤٥) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ، فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلٰى أَهْلِي حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَلَمْ أَزِدْ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، قَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.

[1955] حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ جمعے کے دن لوگوں کو خطاب فرما رہے تھے (کہ اس اثنا میں) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص داخل ہوا، حضرت عمر ؓ نے انھیں آواز دی: (آنے کی) یہ کون سی گھڑی ہے؟ انھوں نے کہا: میں آج مصروف ہو گیا، گھر لوٹتے ہی میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا (اور حاضر ہو گیا ہوں۔) حضرت عمر ؓ نے کہا: اور وہ بھی (صرف) وضو؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[١٩٥٦] ٤-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ بِهِ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَّتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النِّدَاءِ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا، أَلَمْ تَسْمَعُوا [أَنَّ] رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَلْيَغْتَسِلْ».

[1956] حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا: (ایک بار) حضرت عمر بن خطاب ؓ جمعے کے دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں حضرت عثمان بن عفان ؓ مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر ؓ نے ان پر تعریض کی (اعتراض کیا) اور کہا: لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ اذان کے بعد دیر لگاتے ہیں؟ حضرت عثمان ؓ نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے اذان سننے پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ وضو کیا ہے اور حاضر ہو گیا ہوں۔ اس پر عمر ؓ نے کہا اور وہ بھی (صرف) وضو؟ کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا: ''جب تم میں سے کوئی جمعے کے لیے آئے تو وہ غسل کرے؟''

(المعجم ١) - (بَابُ وُجُوبِ غُسْلِ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ بَالِغٍ مِّنَ الرِّجَالِ وَبَيَانِ مَا أُمِرُوا بِهِ) (التحفة ١٦٦)

باب:1- ہر بالغ مرد کے لیے جمعے کا غسل واجب ہے اور انھیں جو حکم دیا گیا اس کا بیان

[١٩٥٧] ٥-(٨٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْغُسْلُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». [انظر: ١٩٦٠]

[1957] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعے کے دن ہر بالغ شخص پر غسل کرنا واجب ہے۔''

[١٩٥٨] ٦-(٨٤٧) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوَالِي، فَيَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ، وَيُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ، فَتَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ، فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِّنْهُمْ، وَهُوَ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا».

[1958] عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جمعے کے لیے لوگ اپنے گھروں سے اور عوالی سے باری باری آتے تھے، وہ اونی عبائیں پہنے ہوتے تھے اور (راستے میں) ان پر گرد وغبار بھی پڑتا تھا جس کی وجہ سے ان سے بو پھوٹتی تھی۔ ان میں سے ایک انسان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہی اچھا ہو کہ تم لوگ اس دن کے لیے صاف ستھرے ہو جایا کرو۔''

[١٩٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ أَهْلَ عَمَلٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ كُفَاةٌ، فَكَانُوا، يَكُونُ لَهُمْ تَفَلٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

[1959] عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ کام کاج والے تھے، ان کے نوکر چاکر نہ ہوتے تھے، وہ ایسے تھے کہ ان سے بو آتی تھی تو ان سے کہا گیا: کیا ہی اچھا ہو کہ تم جمعے کے دن نہا لیا کرو۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الطِّيبِ وَالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٦٧)

باب:2- جمعے کے دن خوشبو لگانا اور مسواک کرنا

[١٩٦٠] ٧-(٨٤٦) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَّبُكَيْرَ ابْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَّسِوَاكٌ، وَّيَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ». [راجع: ١٩٥٧]

[1960] سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن اشج نے ابوبکر بن منکدر سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن سلیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعے کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر واجب ہے اور مسواک کرنا بھی اور (ہر شخص) اپنی استطاعت کے مطابق خوشبو استعمال کرے۔''

إِلَّا أَنَّ بُكَيْرًا لَّمْ يَذْكُرْ: عَبْدَ الرَّحْمٰنِ. وَقَالَ فِي الطِّيبِ: وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ.

البتہ بکیر نے (سند میں) عبدالرحمان کا ذکر نہیں کیا اور خوشبو کے بارے میں کہا: ''چاہے وہ عورت کی خوشبو کیوں نہ ہو۔''

[١٩٦١] ٨-(٨٤٨) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ طَاوُسٌ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا، إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ.

[1961] روح بن عُبادہ اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے ابراہیم بن میسرہ نے طاوس سے خبر دی اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے جمعے کے دن غسل کرنے کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان بیان کیا۔ طاوس نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اگر اس کے گھر والوں کے پاس موجود ہو تو وہ خوشبو یا تیل بھی استعمال کر سکتا ہے؟ انھوں نے (جواب میں) کہا: میں یہ بات نہیں جانتا۔

[١٩٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[1962] محمد بن بکر اور ضحاک بن مخلد دونوں نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ) حدیث بیان کی۔

[١٩٦٣] ٩-(٨٤٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَقٌّ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ».

[1963] طاوس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ ہر سات دنوں میں (کم سے کم) ایک بار نہائے، اپنا سر اور اپنا جسم دھوئے۔"

[١٩٦٤] ١٠-(٨٥٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَّمَنْ رَّاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». [انظر: ١٩٨٤]

[1964] ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے جمعے کے دن غسل جنابت (جیسا غسل) کیا، پھر (مسجد) چلا گیا تو اس نے گویا ایک اونٹ قربان کیا اور جو دوسری گھڑی میں گیا تو گویا اس نے گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں گیا، گویا اس نے سینگوں والا ایک مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں گیا، اس نے گویا ایک مرغ اللہ کے تقرب کے لیے پیش کیا اور جو پانچویں گھڑی میں گیا، اس نے گویا ایک انڈا تقرب کے لیے پیش کیا، اس کے بعد جب امام آجاتا ہے تو فرشتے ذکر (عبادت اور امور خیر کی یاد دہانی) سنتے ہیں۔"

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي الْإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ١٦٨)

باب:3- جمعے کے دن خاموشی سے خطبہ سننا

[١٩٦٥] ١١-(٨٥١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ

[1965] قتیبہ بن سعید اور محمد بن رمح بن مہاجر نے حدیث بیان کی۔ ابن رمح نے کہا: ہمیں لیث نے عقیل بن خالد سے خبر دی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جمعے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (اس وقت) اگر تم

يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ».

نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے فضول گوئی کی۔"

[١٩٦٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ قَارِظٍ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِمِثْلِهِ.

[1966] عبدالملک بن شعیب بن لیث نے کہا: مجھ سے میرے والد شعیب نے میرے دادا لیث سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھ سے عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت کی، نیز انھوں (ابن شہاب زہری) نے ابن مسیّب سے بھی روایت کی، ان دونوں (عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن مسیّب) نے ان (ابن شہاب) سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ ڈٹلٹیؤ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٦٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ.

[1967] ابن جریج نے کہا: ابن شہاب نے مجھے اس حدیث کی دونوں سندوں کے ساتھ اس حدیث میں اسی کے مانند خبر دی، البتہ ابن جریج نے (عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے بجائے) ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ کہا ہے۔ (امام مسلم نے نام کی درستی کے لیے یہ سند بیان کی۔)

[١٩٦٨] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغِيتَ».

[1968] ابوزناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ڈٹلٹیؤ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعے کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (اس وقت) اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش رہو تو تم نے (خود) شور مچایا۔"

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِنَّمَا هُوَ فَقَدْ لَغَوْتَ.

ابوزناد نے کہا: یہ (فَقَدْ لَغِيتَ) ابو ہریرہ ڈٹلٹیؤ (کے قبیلے) کی لغت ہے جبکہ (عام مروج لغت) فَقَدْ لَغَوْتَ ہے۔

فائدہ: قرآن مجید کی قراءت ﴿وَالْغَوْا فِيهِ﴾ "اور اس میں شور کرو" (حمٓ السجدة 26:41) اسی لغت کے مطابق ہے جو یہاں ابوہریرہ ڈٹلٹیؤ کی طرف منسوب کی گئی ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٦٩)

باب:4- اس خاص گھڑی کے بارے میں جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے

[١٩٦٩] ١٣-(٨٥٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

زَادَ قُتَيْبَةُ فِي رِوَايَتِهِ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

[1969] یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید نے مالک بن انس سے، انھوں نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اس میں ایک گھڑی ہے، اس (گھڑی) کی موافقت کرتے ہوئے کوئی مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔''

قتیبہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرما کر اس گھڑی کے قلیل ہونے کو واضح کیا۔

[١٩٧٠] ١٤-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللهَ خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا، يُزَهِّدُهَا.

[1970] ایوب نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک جمعے کے دن میں ایک گھڑی ہے، کوئی مسلمان بھی کھڑا نماز پڑھتے ہوئے اس کی موافقت کر لیتا (اسے پالیتا) ہے (اور) اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی (خیر) عطا کر دیتا ہے۔'' اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اس کے قلیل اور کم ہونے کو بیان کیا۔

[١٩٧١] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[1971] ابن عون نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٧٢] (...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

[1972] سلمہ بن علقمہ نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے مانند ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[۱۹۷۳] ۱۵-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا خَيْرًا، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» قَالَ: وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

[1973] محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ”جمعے کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کسی خیر کا سوال کرتے ہوئے اس کی موافقت نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے وہی خیر عطا کر دیتا ہے۔“ فرمایا: یہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے۔

[۱۹۷٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ: وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ.

[1974] ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، لیکن انھوں نے وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ (وہ ایک چھوٹی سی گھڑی ہے) نہیں کہا۔

[۱۹۷٥] ۱٦-(۸٥۳) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ».

[1975] ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری سے روایت ہے، کہا: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: کیا تم نے اپنے والد کو جمعے کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ کہا: میں نے کہا: جی ہاں، میں نے انھیں یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”یہ امام کے بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے تک ہے۔“

(المعجم ٥) - (بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧٠)

باب:5- جمعے کے دن کی فضیلت

[۱۹۷٦] ۱۷-(۸٥٤) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[1976] ابن شہاب نے کہا: مجھے عبدالرحمن اعرج نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کو کہتے سنا کہ رسول

ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعے کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس سے نکالے گئے۔''

[١٩٧٧] ١٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ».

[1977] ابوزناد نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دن جس میں سورج نکلتا ہے، جمعے کا ہے، اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا تھا اور اسی دن انھیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی میں انھیں اس سے نکالا گیا (خلافتِ ارضی سونپی گئی) اور قیامت بھی جمعے کے دن ہی برپا ہوگی۔'' (صالح مومنوں کے لیے یہ انعامِ عظیم حاصل کرنے کا دن ہوگا۔)

(المعجم ٦) - (بَابُ هِدَايَةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧١)

باب: 6- جمعے کے دن کے لیے اس امت کی رہنمائی

[١٩٧٨] ١٩-(٨٥٥) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْنَا، هَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ».

[1978] عمرو ناقد نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے ابوزناد سے حدیث سنائی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے، یہ اس کے باوجود ہے کہ ہر امت کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی، پھر یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ہماری رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس معاملے میں ہمارے بعد ہیں، یہود کل (جمعے سے اگلا دن، یعنی ہفتہ منائیں گے) اور نصاریٰ پرسوں (ہفتے سے اگلا دن، اتوار کا منائیں گے۔)''

[١٩٧٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» بِمِثْلِهِ.

[1979] ابن ابی عمر نے کہا: ہمیں سفیان نے ابو زناد سے حدیث سنائی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی، نیز (سفیان نے عبداللہ) بن طاوس سے، انھوں نے اپنے والد (طاوس بن کیسان) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم سب کے بعد آنے والے ہیں اور قیامت کے دن ہم سب سے پہلے ہوں گے.....'' اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند ہے۔

[١٩٨٠] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَاخْتَلَفُوا، فَهَدَانَا اللهُ لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ، هَدَانَا اللهُ لَهُ - قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ - فَالْيَوْمَ لَنَا، وَغَدًا لِّلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰى».

[1980] ابو صالح نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم آخری ہیں (پھر بھی) قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور ہم ہی پہلے جنت میں داخل ہوں گے، البتہ انھیں (ان کی) کتاب ہم سب سے پہلے دی گئی اور ہمیں (ہماری کتاب) ان کے بعد دی گئی، انھوں نے (آپس میں) اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہماری اس حق کی طرف رہنمائی فرمائی جس میں انھوں نے اختلاف کیا تھا، یہ (جمعہ) ان کا وہی دن تھا جس کے بارے میں انھوں نے اختلاف کیا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی طرف رہنمائی کر دی۔۔۔ راوی نے کہا: جمعے کا دن مراد ہے۔۔۔ آج کا دن ہمارا ہے اور کل کا دن یہودیوں کا ہے اور اس سے اگلا دن عیسائیوں کا۔''

[١٩٨١] ٢١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي

[1981] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ نے کہا: یہ حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم آخری ہیں (مگر) قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہوں گے، اس کے باوجود کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی اور یہ (جمعہ) ان کا وہی دن ہے جو ان پر فرض کیا گیا تھا اور وہ اس کے

فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَهُمْ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، فَالْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ».

بارے میں اختلاف میں پڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائی، اس لیے وہ لوگ اس (عبادت کے دن کے) معاملے میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہود (اپنا دن) کل منائیں گے اور عیسائی پرسوں۔''

[١٩٨٢] ٢٢-(٨٥٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَعَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَضَلَّ اللهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا، فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ، وَكَانَ لِلنَّصَارٰى يَوْمُ الْأَحَدِ، فَجَاءَ اللهُ بِنَا، فَهَدَانَا اللهُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْأَحَدَ، وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ»، وَفِي رِوَايَةِ وَاصِلٍ: الْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ.

[1982] ابوکریب اور واصل بن عبدالاعلیٰ نے کہا: ہم سے ابن فضیل نے ابو مالک اشجعی (سعد بن طارق) سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز انھوں (ابو مالک) نے ربعی بن حراش سے اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، ان دونوں (صحابیوں) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں جمعہ کی راہ سے ہٹا دیا، اس لیے یہود کے لیے ہفتے کا دن ہو گیا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمیں (اس دنیا میں) لایا اور جمعے کے دن کی طرف ہماری رہنمائی فرما دی، اس نے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار رکھا۔ (جس طرح وہ عبادت کے دنوں میں ہم سے پیچھے ہیں) اسی طرح قیامت کے دن بھی وہ ہم سے پیچھے ہوں گے۔ اہل دنیا میں سے ہم سب کے بعد ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ (باقی) مخلوقات سے پہلے کر دیا جائے گا۔''

واصل کی روایت میں (اَلْمَقْضِيُّ لَهُمْ کی جگہ) اَلْمَقْضِيُّ بَيْنَهُمْ (جن کے درمیان فیصلہ) ہے۔

[١٩٨٣] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُدِينَا إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَضَلَّ اللهُ عَنْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَنَا» فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ.

[1983] ابن ابی زائدہ نے (ابو مالک) سعد بن طارق سے خبر دی، انھوں نے کہا: ربعی بن حراش نے مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہماری رہنمائی جمعے کی طرف کی گئی اور جو لوگ ہم سے پہلے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے اس سے دوسری راہ پر لگا دیا....'' آگے ابن فضیل کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧٢)

باب:7- جمعے کے دن جلد (مسجد) پہنچنے کی فضیلت

[١٩٨٤] ٢٤-(٨٥٠) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ - قَالَ أَبُوالطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَغَرُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ». [راجع: ١٩٦٤]

[1984] ابوعبداللہ اغرؒ نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب جمعے کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں جو (آنے والوں کی ترتیب کے مطابق) پہلے پھر پہلے کا نام لکھتے ہیں، اور جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو وہ (ناموں والے) صحیفے لپیٹ دیتے ہیں اور آ کر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔ اور گرمی میں (پہلے) آنے والے کی مثال اس انسان جیسی ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ گائے قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ مینڈھا قربان کرتا ہے، پھر (جو آیا) گویا وہ تقرب کے لیے مرغی پیش کرتا ہے پھر (جو آیا) گویا وہ تقرب کے لیے انڈا پیش کرتا ہے۔“

[١٩٨٥] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[1985] سعید (بن مسیّب) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[١٩٨٦] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكٌ يَكْتُبُ الْأَوَّلَ، فَالْأَوَّلَ، مَثَّلَ الْجَزُورَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰى صَغَّرَ إِلٰى مَثَلِ الْبَيْضَةِ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَحَضَرُوا الذِّكْرَ».

[1986] سہیل کے والد ابو صالح سمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جو پہلے پھر پہلے آنے والے کا نام لکھتا ہے۔ آپ نے اونٹ کی قربانی کی مثال دی، پھر بتدریج کم کرتے گئے یہاں تک کہ (آخر میں) انڈے جیسے چھوٹے (صدقے) کی مثال دی۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو (اندراج کے) صحیفے

لپیٹ دیے جاتے ہیں اور (فرشتے) ذکر ونصیحت (سننے) کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔"

(المعجم ٨) - (بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ١٧٣)

باب:8-اس شخص کی فضیلت جس نے توجہ اور خاموشی سے خطبہ سنا

[١٩٨٧] ٢٦-(٨٥٧) وَحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ».

[1987] سہیل نے اپنے والد (ابو صالح) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: "جس نے غسل کیا، پھر جمعے کے لیے حاضر ہوا، پھر اس کے مقدر میں جتنی (نفل) نماز تھی پڑھی، پھر خاموشی سے (خطبہ) سنتا رہا حتی کہ خطیب اپنے خطبے سے فارغ ہو گیا، پھر اس کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے اس جمعے سے لے کر ایک اور (پچھلے یا اگلے) جمعے تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور مزید تین دنوں کے بھی۔"

[١٩٨٨] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا».

[1988] اعمش نے ابو صالح سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعے کے لیے آیا، غور کے ساتھ خاموشی سے خطبہ سنا، اس کے جمعے سے لے کر جمعے تک کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور تین دن زائد کے بھی۔ اور جو (بلاوجہ) کنکریوں کو ہاتھ لگاتا رہا (ان سے کھیلتا رہا)، اس نے لغو اور فضول کام کیا۔"

(المعجم ٩) - (بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ) (التحفة ١٧٤)

باب:9-جمعے کی نماز سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے

[١٩٨٩] ٢٨-(٨٥٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا. قَالَ حَسَنٌ: فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ: فِي أَيِّ سَاعَةٍ تِلْكَ؟ قَالَ: زَوَالَ الشَّمْسِ.

[1989] حسن بن عیاش نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد (محمد) سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، پھر واپس آتے، پھر اپنے پانی لانے والے اونٹوں کو آرام کا وقت دیتے۔ حسن نے کہا: میں نے جعفر سے کہا: یہ (نماز) کس وقت ہوتی ؟ انھوں نے کہا: سورج کے ڈھلنے کے وقت۔

[١٩٩٠] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: مَتَى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ نَذْهَبُ إِلَى جِمَالِنَا فَنُرِيحُهَا، زَادَ عَبْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ: حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، يَعْنِي النَّوَاضِحَ.

[1990] قاسم بن زکریا نے کہا: ہمیں خالد بن مخلد نے حدیث بیان کی، نیز عبداللہ بن عبدالرحمان دارمی نے کہا: ہمیں یحییٰ بن حسان نے حدیث بیان کی، ان دونوں (خالد اور یحییٰ) نے کہا: ہمیں سلیمان بن بلال نے جعفر سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (محمد) سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس وقت جمعہ پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ جمعہ پڑھاتے، پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے، پھر انھیں آرام کا وقت دیتے۔

عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا: جس وقت سورج ڈھل جاتا۔ (جِمَال سے مراد) نَوَاضِح، یعنی پانی لانے والے اونٹ ہیں۔

[١٩٩١] ٣٠-(٨٥٩) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، زَادَ ابْنُ حُجْرٍ: فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[1991] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، یحییٰ بن یحییٰ اور علی بن حجر میں سے یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعے کے بعد ہی قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔ (علی) ابن حجر نے اضافہ کیا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں۔

[١٩٩٢] ٣١-(٨٦٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِيَاسِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ.

[1992] وکیع نے یعلیٰ بن حارث محاربی سے روایت کی، انھوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورج ڈھلتا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے، پھر ہم سایہ تلاش کرتے ہوئے لوٹتے۔

[١٩٩٣] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُمُعَةَ، فَنَرْجِعُ وَمَا نَجِدُ لِلْحِيطَانِ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ.

[1993] ہشام بن عبدالملک نے یعلیٰ بن حارث سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے پھر لوٹتے تو ہمیں دیواروں کا اتنا بھی سایہ نہ ملتا کہ ہم (سورج سے) اس کی اوٹ لے سکیں۔

(المعجم ١٠) – (بَابُ ذِكْرِ الْخُطْبَتَيْنِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ الْجَلْسَةِ) (التحفة ١٧٥)

باب:10- جمعے کی نماز سے پہلے کے دو خطبے اور ان کے درمیان بیٹھنا

[١٩٩٤] ٣٣-(٨٦١) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ خَالِدٍ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ. قَالَ: كَمَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ.

[1994] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر (تھوڑی دیر) بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو جاتے۔ کہا: جس طرح آج کل (خطبہ دینے والے) کرتے ہیں۔

[١٩٩٥] ٣٤-(٨٦٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

[1995] ابواحوص نے سماک سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے جن کے درمیان آپ بیٹھتے تھے۔ آپ قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت اور تذکیر فرماتے۔

سَمُرَةَ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

[١٩٩٦] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: أَنْبَأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ، وَاللهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ.

[1996] ابوخیثمہ نے سماک سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت جابر بن سمرہ ﷜ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوکر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہوکر خطبہ دیتے، اس لیے جس نے تمھیں یہ بتایا کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے، اس نے جھوٹ بولا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زائد نمازیں پڑھی ہیں (جن میں بہت سے جمعے بھی آئے اور آپ ﷺ نے تمام خطبے کھڑے ہوکر دیے۔)

(المعجم ١١) - (بَابٌ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾) (التحفة ١٧٦)

باب: 11- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں''

[١٩٩٧] ٣٦-(٨٦٣) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ- قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَجَاءَتْ عِيرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾. [الجمعة: ١١].

[1997] جریر نے حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے سالم بن ابی جعد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ﷠ سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے ایک تجارتی قافلہ آ گیا، لوگوں نے اس کا رخ کر لیا حتیٰ کہ پیچھے بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا تو یہ آیت نازل کی گئی جو سورۂ جمعہ میں ہے: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

[١٩٩٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ

[1998] عبداللہ بن ادریس نے حصین سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، کہا: (جب تجارتی قافلہ آیا تو) رسول اللہ ﷺ

حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَلَمْ يَقُلْ: قَائِمًا.

خطبہ دے رہے تھے۔ یہ نہیں کہا: کھڑے ہوئے۔

[١٩٩٩] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ وَّأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدِمَتْ سُوَيْقَةٌ قَالَ: فَخَرَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، أَنَا فِيهِمْ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

[1999] خالد طحان نے حصین سے روایت کی، انھوں نے سالم اور ابوسفیان سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹا سا بازار (سامان بیچنے والوں کا قافلہ) آ گیا تو لوگ اس کی طرف نکل گئے اور (صرف) بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا، میں بھی ان میں تھا، کہا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں'' آیت کے آخر تک۔

[٢٠٠٠] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا﴾.

[2000] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین نے ابوسفیان اور سالم بن ابی جعد سے خبر دی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے بیان کیا، ایک بار جب نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن کھڑے ہوئے (خطبہ دے رہے) تھے کہ ایک تجارتی قافلہ مدینہ آ گیا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اس کی طرف لپک پڑے حتیٰ کہ آپ کے ساتھ بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچا۔ ان میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ کہا: تو (اس پر) یہ آیت اتری: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف ٹوٹ پڑتے ہیں۔''

[٢٠٠١] ٣٩-(٨٦٤) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: أُنْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا

[2001] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں آئے، دیکھا کہ (اموی والی) عبدالرحمن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے، انھوں نے فرمایا: اس خبیث کو دیکھو، بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جب وہ تجارت یا کوئی مشغلہ دیکھتے ہیں تو ادھر ٹوٹ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔''

تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا ٱنفَضُّوٓا۟ إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾.

(المعجم ١٢) - (بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٧٧)

باب:12-جمعہ چھوڑنے پر سخت وعید

[٢٠٠٢] ٤٠-(٨٦٥) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي أَخَاهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ».

[2002]حکم بن میناء نے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے انھیں حدیث بیان کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے منبر کی لکڑیوں پر (کھڑے ہوئے) فرما رہے تھے: ''لوگوں کے گروہ ہر صورت جمعہ چھوڑ دینے سے باز آ جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ) (التحفة ١٧٨)

باب:13-نمازِ جمعہ اور خطبے میں تخفیف

[٢٠٠٣] ٤١-(٨٦٦) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.

[2003] ابو احوص نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ کی نماز (طوالت میں) متوسط ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی متوسط ہوتا تھا۔

[٢٠٠٤] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَوَاتِ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا،

[2004] ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زکریا نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نمازیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتا تھا تو آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی

وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا .

اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: زَكَرِيَّا عَنْ سِمَاكٍ .

ابوبکر بن ابی شیبہ کی روایت میں (زکریا نے کہا: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ "مجھے سماک بن حرب نے حدیث بیان کی" کے بجائے) "زَكَرِيَّا نے سماک سے روایت کی" کے الفاظ ہیں۔

[٢٠٠٥] ٤٣-(٨٦٧) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ! وَيَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرُنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَيَقُولُ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»، ثُمَّ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ».

[2005] عبدالوہاب بن عبدالمجید (ثقفی) نے جعفر (صادق) بن محمد (باقر) سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور جلال کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی حتی کہ ایسا لگتا جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں، فرما رہے ہیں کہ وہ (لشکر) صبح یا شام (تک) تمھیں آلے گا اور فرماتے: "میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں۔" اور آپ اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھاتے اور فرماتے: "(حمد وصلاۃ) کے بعد، بلاشبہ بہترین حدیث (کلام) اللہ کی کتاب ہے اور زندگی کا بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقۂ زندگی ہے اور (دین میں) بدترین کام وہ ہیں جو خود نکالے گئے ہوں اور ہر نیا نکالا ہوا کام گمراہی ہے۔" پھر فرماتے: "میں ہر مومن کے ساتھ خود اس کی نسبت زیادہ محبت اور شفقت رکھنے والا ہوں۔ جو کوئی (مومن اپنے بعد) مال چھوڑ گیا تو وہ اس کے اہل وعیال (وارثوں) کا ہے اور جو مومن قرض یا بے سہارا اہل وعیال چھوڑ گیا تو (اس قرض کو) میری طرف لوٹایا جائے (اور اس کے کنبے کی پرورش) میرے ذمے ہے۔"

[٢٠٠٦] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَتْ

[2006] سلیمان بن بلال نے کہا: مجھ سے جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: جمعے کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ اس طرح ہوتا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ

خُطْبَةُ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ، وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

کی حمد وثنا بیان کرتے، پھر اس کے بعد آپ (اپنی بات) ارشاد فرماتے اور آپ کی آواز بہت بلند ہوتی...... پھر اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٠٠٧] ٤٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ، يَحْمَدُ اللهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: «مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ». ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

[2007] سفیان نے جعفر سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو (اس طرح) خطبہ دیتے، پہلے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثنا بیان کرتے، پھر فرماتے: ''جسے اللہ سیدھی راہ پر چلائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ سیدھی راہ سے ہٹا دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور بہترین بات (حدیث) اللہ کی کتاب ہے......'' آگے (عبدالوہاب بن عبدالمجید) ثقفی کی حدیث (:2005) کے مانند ہے۔

[٢٠٠٨] ٤٦-(٨٦٨) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِالْأَعْلٰى، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُالْأَعْلٰى وَهُوَ أَبُو هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ، وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، فَسَمِعَ سُفَهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ: لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللهَ يَشْفِيهِ عَلٰى يَدَيَّ قَالَ: فَلَقِيَهُ، فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! إِنِّي أَرْقِي مِنْ هٰذِهِ الرِّيحِ، وَإِنَّ اللهَ يَشْفِي عَلٰى يَدِي مَنْ شَاءَ، فَهَلْ لَكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ

[2008] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضماد مکہ آیا، وہ (قبیلۂ) اَزْدِشَنُوءَہ سے تھا اور آسیب کا دم کیا کرتا تھا (جسے لوگ ریح کہتے تھے، یعنی ایسی ہوا جو نظر نہیں آتی، اثر کرتی ہے۔) اس نے مکہ کے بے وقوفوں کو یہ کہتے سنا کہ محمد (ﷺ) کو جنون ہو گیا ہے (نعوذ باللہ۔) اس نے کہا: اگر میں اس آدمی کو دیکھ لوں تو شاید اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھوں شفا بخش دے۔ کہا: وہ آپ سے ملا اور کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! میں اس نظر نہ آنے والی بیماری (ریح) کو زائل کرنے کے لیے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے میرے ہاتھوں شفا بخشتا ہے تو آپ کیا چاہتے ہیں (کہ میں دم کروں؟) رسول اللہ ﷺ نے (جواب میں) کہا: «إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ» ''یقیناً تمام حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد

يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ» قَالَ: فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ، فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوسَ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقَالَ: هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعْكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَالَ: فَبَايَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَعَلَى قَوْمِكَ» قَالَ: وَعَلَى قَوْمِي. قَالَ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ، فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ: هَلْ أَصَبْتُمْ مِّنْ هٰؤُلَاءِ شَيْئًا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَصَبْتُ مِنْهُمْ مِّطْهَرَةً فَقَالَ: رُدُّوهَا، فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ.

کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، جس کو اللہ سیدھی راہ پر چلائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے، اسے کوئی راہِ راست پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی اکیلا (معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے، اس کے بعد!" کہا: وہ بول اٹھا: اپنے یہ کلمات مجھے دوبارہ سنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات اس کے سامنے دہرائے۔ اس پر اس نے کہا: میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں (سب) کے قول سنے ہیں، میں نے آپ کے ان کلمات جیسا کوئی کلمہ (کبھی) نہیں سنا، یہ تو بحر (بلاغت) کی تہ تک پہنچ گئے ہیں اور کہنے لگا: ہاتھ بڑھائیے! میں آپ کے ساتھ اسلام پر بیعت کرتا ہوں۔ کہا: تو اس نے آپ کی بیعت کر لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اور تیری (طرف سے تیری) قوم (کے اسلام) پر بھی (تیری بیعت لیتا ہوں۔)" اس نے کہا: اپنی قوم (کے اسلام) پر بھی (بیعت کرتا ہوں۔) اس کے بعد آپ نے ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا، وہ ان کی قوم کے پاس سے گزرے تو امیرِ لشکر نے لشکر سے پوچھا: کیا تم نے ان لوگوں سے کوئی چیز لی ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ان سے ایک لوٹا لیا ہے۔ اس نے کہا: اسے واپس کر دو کیونکہ یہ (کوئی اور نہیں بلکہ) ضماد ؓ کی قوم ہے۔

[٢٠٠٩] ٤٧-(٨٦٩) حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارٌ، فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ، فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ! فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[2009] ابو وائل نے کہا: ہمارے سامنے حضرت عمار ؓ نے خطبہ دیا۔ انتہائی مختصر اور انتہائی بلیغ (بات کی)، جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: ابو یقظان! آپ نے انتہائی پُرتاثیر اور انتہائی مختصر خطبہ دیا ہے، کاش! آپ سانس کچھ لمبی کر لیتے (زیادہ دیر بات کر لیتے۔) انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "انسان کی نماز کا

ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ، وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا».

طویل ہونا اور اس کے خطبے کا چھوٹا ہونا اس کی سمجھداری کی علامت ہے، اس لیے نماز لمبی کرو اور خطبہ چھوٹا دو، اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی بیان جادو (کی طرح) ہوتا ہے۔"

[٢٠١٠] ٤٨-(٨٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ، قُلْ: وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ».

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَقَدْ غَوِيَ.

[2010] ابوبکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں وکیع نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبدالعزیز بن رُفَیع سے، انھوں نے تمیم بن طرفہ سے اور انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے خطبہ دیا اور (اس میں) کہا: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اس نے رشد وہدایت پالی اور جو ان دونوں کی نافرمانی کرتا ہے وہ بھٹک گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو بُرا خطیب ہے، (فقرے کے پہلے حصے کی طرح) یوں کہو، جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (وہ گمراہ ہوا۔)''

ابن نمیر کی روایت میں غَوِيَ (واو کے نیچے زیر) ہے۔

فائدہ: خطیب کے فقرے سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اگر دونوں (اللہ اور رسول اللہ ﷺ) کی نافرمانی کرے تو گمراہ ہوگا۔ کسی ایک کی نافرمانی سے گمراہ نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو اصلاح کی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو قرآن کو ماننے اور حدیث کے انکار کی بات کرے وہ بھی گمراہ ہے۔

[٢٠١١] ٤٩-(٨٧١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: «وَنَادَوْا يَا مَالِكُ!»

[2011] صفوان کے والد حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ منبر پر پڑھ رہے تھے: ﴿وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ﴾ ''اور وہ پکاریں گے: اے مالک!'' (الزخرف 43:77)

[٢٠١٢] ٥٠-(٨٧٢) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ

[2012] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، انھوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن (بن سعد بن زرارہ انصاریہ) سے، انھوں نے (ماں کی طرف سے) اپنی بہن سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سورۂ ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾

أُخْتٍ لِعَمْرَةَ قَالَتْ: أَخَذْتُ ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ، فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی۔ آپ اسے ہر جمعہ منبر پر پڑھ کر سنایا (اور سمجھایا) کرتے تھے۔

[٢٠١٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُخْتٍ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا، بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[2013] یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے اور انھوں نے اپنی بہن سے جو عمر میں ان سے بڑی تھیں، روایت کی...... سلیمان بن بلال کی حدیث کے مانند۔

[٢٠١٤] ٥١-(٨٧٣) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ، عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ﴿قٓ﴾ إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ، قَالَتْ: وَكَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدًا.

[2014] عبداللہ بن محمد بن معن نے حارثہ بن نعمان کی بیٹی (ام ہشام) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سورۂ قٓ (کسی اور سے نہیں براہ راست) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے میں اسے پڑھ کر خطاب فرماتے تھے۔ انھوں نے کہا: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تندور ایک ہی تھا۔

[٢٠١٥] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ زُرَارَةَ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاحِدًا، سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ، وَمَا أَخَذْتُ ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ إِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَقْرَؤُهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، إِذَا خَطَبَ النَّاسَ.

[2015] یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ نے ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تندور دو یا ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ ایک ہی رہا اور میں نے سورۂ ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ (کسی اور سے نہیں بلکہ) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے کے دن جب لوگوں کو خطبہ دیتے تو اسے منبر پر پڑھتے تھے۔

[٢٠١٦] ٥٣-(٨٧٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[2016] عبداللہ بن ادریس نے حصین سے اور انھوں

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ قَالَ: رَأَى بِشْرَ ابْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ: قَبَّحَ اللهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ.

نے حضرت عمارہ بن رُؤیبہ (ثقفی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: انھوں نے بشر بن مروان (بن حکم، عامل مدینہ) کو منبر پر (تقریر کے دوران) دونوں ہاتھ بلند کرتے دیکھا تو کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو بگاڑے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے، اور اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔

[٢٠١٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ، فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ رُؤَيْبَةَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[2017] ابوعوانہ نے حصین بن عبدالرحمٰن سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے جمعے کے دن بشر بن مروان کو دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو اس پر عمارہ بن رؤیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا...... اس کے بعد اس (مذکورہ بالا روایت) کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ التَّحِيَّةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ) (التحفة ١٧٩)

باب: 14- جب امام خطبہ دے رہا ہوتو اس وقت تحیۃ المسجد پڑھنا

[٢٠١٨] ٥٤-(٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَصَلَّيْتَ؟ يَافُلَانُ!» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْ».

[2018] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس اثنا میں جب جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک آدمی (مسجد میں) آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: "اے فلاں (نام لیا)! کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اٹھو اور نماز پڑھو۔"

[٢٠١٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَمَا قَالَ حَمَّادٌ: وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّكْعَتَيْنِ.

[2019] ایوب نے عمرو (بن دینار) سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی کریم ﷺ سے حماد کی طرح روایت کی، اور انھوں (ایوب) نے بھی اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں کیا (البتہ اگلی روایت میں سفیان نے کیا ہے۔)

[٢٠٢٠] ٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: «أَصَلَّيْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ»، وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[2020] قتیبہ بن سعید اور اسحاق بن ابراہیم میں سے قتیبہ نے کہا: ہمیں حدیث سنائی اور اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی سفیان نے عمرو سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے پوچھا: ”کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اٹھو اور دو رکعتیں پڑھ لو۔“ قتیبہ کی حدیث میں (فَصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ کے بجائے) صَلِّ رَكْعَتَيْنِ (دو رکعتیں پڑھو) ہے۔

[٢٠٢١] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ: «أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، فَقَالَ: «ارْكَعْ».

[2021] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ایک آدمی آیا جبکہ نبی اکرم ﷺ منبر پر تھے، جمعے کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پڑھ لو۔“

[٢٠٢٢] ٥٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ».

[2022] شعبہ نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبے میں فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن آئے جبکہ امام (گھر سے) نکل (کر) آ چکا ہے تو وہ دو رکعت پڑھ لے۔“

[٢٠٢٣] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: «جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

[2023] ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سُلَیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعے کے دن آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے تو سلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ”کیا تم نے دو رکعتیں پڑھ لی ہیں؟“ انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اٹھو اور دو رکعتیں پڑھو۔“

«أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «قُمْ فَارْكَعْهُمَا».

[۲۰۲٤] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: «جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: «يَا سُلَيْكُ! قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا»، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا».

[2024] ابوسفیان (طلحہ بن نافع واسطی) نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعے کے دن (اس وقت) آئے جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ نے ان سے کہا: ”اے سلیک! اٹھ کر دو رکعتیں پڑھو اور ان میں اختصار برتو۔“ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جمعے کے دن آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اور ان میں اختصار کرے۔“

(المعجم ١٥) - (بَابُ حَدِيثِ التَّعْلِيمِ فِي الْخُطْبَةِ) (التحفة ١٨٠)

باب:15- خطبے کے دوران میں (امام کی طرف سے) سکھانے کے لیے بات کرنا

[۲۰۲٥] ٦٠-(٨٧٦) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ، جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ، حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا، قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا.

[2025] حضرت ابورفاعہ (تمیم بن اُسید عدوی رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس (اس وقت) پہنچا جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک پردیسی آدمی ہے، اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کا دین کیا ہے۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑا، یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ گئے۔ ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے، کہا: تو رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا تھا اس میں سے مجھے سکھانے لگے، پھر اپنے خطبے کے لیے بڑھے اور اس کا آخری حصہ مکمل فرمایا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٨١)

باب:16- نماز جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

[٢٠٢٦] ٦١-(٨٧٧) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾ قَالَ: فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

[2026] سلیمان جو بلال (تیمی) کے بیٹے ہیں، انھوں نے جعفر (صادق) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابورافع (مولیٰ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے عبیداللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعے کی نماز پڑھائی اور (پہلی رکعت میں) سورۂ جمعہ پڑھنے کے بعد دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾ پڑھی اور کہا: جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جمعے کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے پاس جا پہنچا اور ان سے کہا: آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعے کے دن یہ سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

[٢٠٢٧] (...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، كِلَاهُمَا عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ حَاتِمٍ: فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى، وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾. وَرِوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلُ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[2027] حاتم بن اسماعیل اور عبدالعزیز دراوردی دونوں نے (اپنی اپنی سند کے ساتھ) جعفر سے روایت کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کی، انھوں نے کہا: مروان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو قائم مقام گورنر بنایا...... آگے اسی کے مانند ہے، سوائے اس کے کہ حاتم کی روایت (ان الفاظ) میں ہے: انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُنَٰفِقُونَ﴾۔

عبدالعزیز کی روایت سلیمان بن بلال کی (سابقہ) روایت کی طرح ہے۔

[٢٠٢٨] ٦٢-(٨٧٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2028] جریر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے

يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ، بِـ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَـٰشِيَةِ﴾.

اپنے والد سے، انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حبیب بن سالم سے اور انھوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھتے۔

قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ، فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ، يَقْرَأُ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ.

کہا: اور اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جاتے تو آپ یہی دو سورتیں دونوں نمازوں میں پڑھتے تھے۔

[٢٠٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2029] ابوعوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے اسی سند کے ساتھ (اسی کے مانند) روایت کی۔

[٢٠٣٠] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: يَسْأَلُهُ: أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، سِوٰى سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ: ﴿هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَـٰشِيَةِ﴾.

[2030] عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعے کے دن سورۂ جمعہ کے علاوہ (اور) کون سی سورت پڑھی؟ انھوں نے جواب دیا: آپ ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (التحفة ١٨٢)

باب:17- جمعے کے دن (فجر کی نماز میں) کون سی سورت پڑھی جائے؟

[٢٠٣١] ٦٤-(٨٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ السَّجْدَةُ وَ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَـٰنِ حِينٌ

[2031] عبدہ بن سلیمان نے سفیان سے روایت کی، انھوں نے مُخَوَّل بن راشد سے، انھوں نے مسلم البطین سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن فجر کی نماز میں ﴿الٓمّٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ السجدہ اور ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾ پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ جمعے کی نماز میں

مِنَ ٱلدَّهْرِ﴾، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ، فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھتے تھے۔

[٢٠٣٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[2032] عبداللہ بن نمیر اور وکیع دونوں نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٠٣٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَوَّلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، فِي الصَّلَاتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، كَمَا قَالَ سُفْيَانُ.

[2033] شعبہ نے مخول سے اسی سند کے ساتھ دونوں نمازوں کے بارے میں اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی جس طرح سفیان نے (اپنی روایت میں) کہا۔

[٢٠٣٤] ٦٥-(٨٨٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ: بِـ ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾ وَ﴿هَلْ أَتَىٰ﴾.

[2034] سفیان نے سعد بن ابراہیم سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ جمعے کے دن فجر کی نماز میں ﴿الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰى﴾ پڑھتے تھے۔

[٢٠٣٥] ٦٦-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ﴿الٓمٓ تَنزِيلُ﴾، فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَىٰ، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ أَتَىٰ عَلَى ٱلْإِنسَٰنِ حِينٌ مِّنَ ٱلدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْـًٔا مَّذْكُورًا﴾.

[2035] ابراہیم بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابراہیم) سے، انھوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے دن صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں ﴿الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا﴾ پڑھتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ)

(التحفة ١٨٣)

باب:18- جمعے کے بعد کی نماز

[٢٠٣٦] ٦٧-(٨٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ،

[2036] خالد بن عبداللہ نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابوصالح) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا».

سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔''

[٢٠٣٧] ٦٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا» - زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: قَالَ سُهَيْلٌ: فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ.

[2037] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو الناقد نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے سہیل سے حدیث سنائی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جمعے کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو'' عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا، ابن ادریس نے کہا کہ سہیل نے کہا: اگر تمھیں کسی چیز کی وجہ سے جلدی ہو تو دو رکعتیں مسجد میں پڑھ لو اور دو رکعتیں واپس جا کر (گھر میں) پڑھ لو۔

[٢٠٣٨] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا». وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ «مِنْكُمْ».

[2038] جریر اور سفیان نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعے کے بعد نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھے۔''

جریر کی حدیث میں مِنْكُمْ (تم میں سے) کے الفاظ نہیں ہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے بعد کی نماز نفل ہے۔ آپ ﷺ کے الفاظ: ''جو کوئی پڑھے چار پڑھے'' سے پتہ چلتا ہے کہ چار افضل ہیں۔ دو دو کر کے پڑھے یا ایک ساتھ۔ اگلی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جمعہ کے بعد کے نوافل گھر میں پڑھتے تھے، یہ افضل ہے اور یہ بھی کہ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دو رکعتیں مؤکدہ ہیں، چار افضل ہیں۔ بعض اہل علم نے یہ بھی کہا ہے کہ مسجد میں پڑھنے والا چار پڑھے اور گھر پر پڑھنے والا دو۔

[٢٠٣٩] ٧٠-(٨٨٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ، إِذَا صَلَّى

[2039] لیث نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب وہ جمعہ پڑھ لیتے تو واپس جاتے اور اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے، پھر انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

الْجُمُعَةَ، انْصَرَفَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

[٢٠٤٠] ٧١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ وَصَفَ تَطَوُّعَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: فَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ. قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَظُنُّنِي قَرَأْتُ، فَيُصَلِّي أَوْ أَلْبَتَّةَ.

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فَیُصَلِّي پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

[٢٠٤١] ٧٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[٢٠٤٢] ٧٣-(٨٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ. فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَّا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے مقصورہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا: جو کام تم نے کیا ہے آیندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں حتیٰ

کہ ہم گفتگو کرلیں یا (اس جگہ سے) نکل جائیں۔

[٢٠٤٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ؛ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَمْ يَذْكُرِ: الْإِمَامَ.

[2043] حجاج بن محمد نے کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے عمر بن عطاء نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب بن یزید کے پاس بھیجا...... آگے سابقہ حدیث کے مانند بیان کیا۔ مگر (اس روایت میں) یہ ہے کہ سائب نے کہا: جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ کھڑا ہوگیا۔ انھوں نے (سلام پھیرا کہا) امام کا ذکر نہیں کیا۔

فائدہ: فرائض سے سلام پھیرتے ہی فوراً اسی جگہ کھڑے ہوکر نوافل وغیرہ پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ دوسری نماز واضح طور پر فرائض سے الگ ہونی چاہیے۔ اگر گھر جا کے پڑھی جائے یا جگہ بدل کر پڑھی جائے یا کسی سے بات کرنے کے بعد پڑھی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ فرائض سے الگ دوسری نماز ہے۔

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ

وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ:

«مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟»

قَالُوا : كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

«إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا:

يَوْمَ الْأَضْحٰى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ»

’’رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور ان لوگوں کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے۔‘‘ آپ ﷺ نے پوچھا: ’’یہ دو دن کیا ہیں؟‘‘ انھوں نے کہا کہ ہم دورِ جاہلیت میں ان دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں ان کے بدلے ان سے اچھے دن دیے ہیں: اضحیٰ (قربانی) کا دن اور فطر کا دن۔‘‘ (سنن أبي داود، حديث: 1134)

کتاب العیدین کا تعارف

عیدین اسلامی تہوار ہیں۔ ایک تہوار اس مہینے کے روزے اور رات کی نماز کی تکمیل کے بعد ہوتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اور نزول قرآن کا آغاز ہوا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کا سب سے اہم اور بڑا واقعہ ہے۔ انسانی تاریخ کے نئے اور روشن دور کا آغاز ہے جس میں انسانیت کو اللہ کی رہنمائی مکمل ترین صورت میں نصیب ہوئی۔ دوسری عید ملت اسلامیہ کے مؤسس و بانی اور شرک کے اندھیروں میں انسانوں کے لیے توحید کی شمع جلانے والی انتہائی نمایاں ہستی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ وہ پہلے انسان ہیں جنھوں نے روئے زمین پر اللہ کا گھر تعمیر کیا۔ اس کو آباد کیا اور صرف اللہ کی رضا کے لیے اپنی بیوی اور اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی قربان کرنے کے تمام مراحل سے گزر گئے۔ یہ بھی انسانی تاریخ کا بہت بڑا واقعہ ہے۔ اس کی یاد منانے کے لیے استطاعت رکھنے والے حج پر جاتے ہیں اور باقی تمام مسلمان عیدالاضحیٰ (قربانی کی عید) مناتے ہیں۔

دوسری اقوام کے تہواروں کی طرح ان تہواروں کو محض موج میلے میں مست ہو کر یا حدود و قیود سے آزاد ہو کر اودھم مچا کر نہیں منایا جاتا۔ یہ دونوں ایسے دن ہیں جن میں اللہ کی طرف سے انسانوں کو بہت بڑے انعامات سے نوازا گیا تھا، اس لیے عیدین میں نمایاں ترین کام اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے بہت بڑی تعداد میں اکٹھے ہو کر نماز ادا کرنا، خطبہ سننا اور اللہ کی رضا کے لیے ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہیں۔ ان دونوں دنوں کے نماز کے اوقات، مقام، طریقۂ ادائیگی اور اس دن کے خطبے کو دوسرے دنوں کی ایسی ہی عبادات سے نمایاں طور پر ممتاز رکھا گیا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب العیدین میں اس ترتیب سے احادیث ذکر کی ہیں کہ سب سے پہلے اس دن کی نماز اور خطبے کی ترتیب کا ذکر ہے، پھر اذان و اقامت کے بغیر نماز، خطبے میں لوگوں کو اہم ترین امور پر توجہ دلانے، خواتین کو اس میں بھرپور شرکت کی تلقین، ان کی بعض عادات کی اصلاح اور زیادہ سے زیادہ صدقے کی نصیحت کے حوالے سے احادیث بیان کی گئی ہیں۔ آخر میں ان دونوں موقعوں پر ایسی تفریحات کے جواز کا ذکر ہے جو فضول خرچی، عامیانہ پن اور بے مقصدیت کے شوائب سے پاک ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٨ - كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کے احکام ومسائل

(المعجم ...) - (بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ)

(التحفة ١٨٤)

دو عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی نماز

[٢٠٤٤] ١-(٨٨٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ - قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ -: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ قَالَ: فَنَزَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ، حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ إِذَا جَآءَكَ ٱلْمُؤْمِنَٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰٓ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِٱللَّهِ شَيْـًٔا﴾ [الممتحنة:١٢] فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا: «أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ؟» فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ! - لَا يُدْرٰى حِينَئِذٍ مَّنْ هِيَ - قَالَ: «فَتَصَدَّقْنَ» فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ! فِدًى لَّكُنَّ أَبِي وَأُمِّي! فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ

[2044] حسن بن مسلم نے طاوس سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا ہوں، یہ سب خطبے سے پہلے نماز پڑھتے تھے، پھر خطبہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ اللہ کے نبی ﷺ (بلند جگہ سے) نیچے آئے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کو دیکھ رہا ہوں، جب آپ اپنے ہاتھ سے مردوں کو بٹھا رہے تھے، پھر ان کے درمیان میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ عورتوں کے قریب تشریف لے آئے، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے (قرآن کا یہ حصہ تلاوت) فرمایا: ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گی۔'' آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوئے، پھر فرمایا: ''تم اس پر قائم ہو؟'' تو ایک عورت نے (جبکہ) آپ کو اس کے علاوہ ان میں سے اور کسی نے جواب نہیں دیا، کہا: ہاں، اے اللہ کے نبی! ــ اس وقت پتہ نہیں

الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ. [انظر: ۲۰۵۷]

چل رہا تھا کہ وہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا: "تم صدقہ کرو۔" اس پر بلال ؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا، پھر کہنے لگے: لاؤ، تم سب پر میرے ماں باپ قربان ہوں! تو وہ اپنے بڑے بڑے چھلے اور انگوٹھیاں بلال ؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

[۲۰٤٥] ۲-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ: ثُمَّ خَطَبَ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، وَبِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

[2045] سفیان بن عیینہ نے کہا: ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دیتا ہوں، آپ نے نمازِ عید خطبہ سے پہلے پڑھی، پھر آپ نے خطبہ دیا، پھر آپ نے دیکھا کہ آپ نے عورتوں کو (اپنی بات) نہیں سنائی تو آپ ان کے پاس آئے اور ان کو یاد دہانی (تلقین) فرمائی اور انھیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا اور بلال ؓ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، کوئی عورت (اس کپڑے میں) انگوٹھی پھینکتی تھی، (کوئی) حلقہ دار زیور (چھلے، بالیاں، کڑے، کنگن) اور (کوئی) دوسری چیزیں ڈالتی تھی۔

[۲۰٤٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2046] حماد اور اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[۲۰٤٧] ۳-(۸۸٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَصَلّٰى، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ، وَأَتَى النِّسَاءَ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ

[2047] ابن جریج نے کہا: ہمیں عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے خبر دی، کہا: میں نے ان (جابر ؓ) کو یہ کہتے سنا کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے، پھر نماز پڑھائی، چنانچہ آپ نے خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کی، پھر لوگوں کو خطاب فرمایا۔ جب نبی اکرم ﷺ (خطبہ سے) فارغ ہوئے تو (چبوترے سے) اتر کر عورتوں کے پاس آئے، انھیں تذکیر و نصیحت کی جبکہ آپ بلال ؓ کے بازو کا سہارا لیے ہوئے تھے اور بلال ؓ اپنا کپڑا

بَاسِطٌ ثَوْبَهُ، يُلْقِينَ النِّسَاءُ صَدَقَةً.

پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ صَدَقَةً يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا، وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ.

(ابن جریج نے کہا:) میں نے عطاء سے پوچھا: فطر کے دن کا صدقہ (ڈال رہی تھیں؟) انھوں نے کہا: نہیں، اس وقت (نیا) صدقہ کر رہی تھیں، (کوئی) عورت چھلا ڈالتی تھی، (اسی طرح یکے بعد دیگرے) ڈال رہی تھیں اور ڈال رہی تھیں۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ؟ قَالَ: إِي، لَعَمْرِي! إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟.

میں نے عطاء سے (پھر) پوچھا: کیا اب بھی امام کے لیے لازم ہے کہ جب (مردوں کے خطبے سے) فارغ ہو تو عورتوں کو تلقین اور نصیحت کرے؟ انھوں نے کہا: ہاں، مجھے اپنی زندگی کی قسم! یہ ان پر (عائد شدہ) حق ہے، انھیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟

[٢٠٤٨] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ، فَأَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ، وَحَثَّ عَلَى طَاعَتِهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ، وَذَكَّرَهُمْ، ثُمَّ مَضَى، حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ» فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ، فَقَالَتْ: لِمَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ» قَالَ: فَجَعَلْنَ يَتَصَدَّقْنَ مِنْ حُلِيِّهِنَّ، يُلْقِينَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ مِّنْ أَقْرِطَتِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ.

[2048] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا، آپ نے خطبے سے پہلے اذان اور تکبیر کے بغیر نماز سے ابتدا کی، پھر بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، اللہ کے تقوے کا حکم دیا، اس کی اطاعت پر ابھارا، لوگوں کو نصیحت کی اور انھیں (دین کی بنیادی باتوں کی) یاد دہانی کرائی، پھر چل پڑے حتی کہ عورتوں کے پاس آ گئے (تو) انھیں وعظ و تلقین (تذکیر) کی اور فرمایا: ''صدقہ کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں۔'' تو عورتوں کے درمیان سے ایک بھلی، سیاہی مائل رخساروں والی عورت نے کھڑے ہو کر پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ! کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''اس لیے کہ تم شکایت بہت کرتی ہو اور اپنے رفیق زندگی کی ناشکری کرتی ہو۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر وہ عورتیں اپنے زیورات سے صدقہ کرنے لگیں، وہ بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

[٢٠٤٩] ٥-(٨٨٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحٰى، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَخْبَرَنِي قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ؛ أَنْ لَا أَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَمَا يَخْرُجُ، وَلَا إِقَامَةَ، وَلَا نِدَاءَ، وَلَا شَيْءَ، لَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ وَلَا إِقَامَةَ.

[2049] محمد بن رافع نے کہا: ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سے خبر دی، ان دونوں نے کہا: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔ (ابن جریج نے کہا کہ) میں نے کچھ عرصے بعد اس کے بارے میں عطاء سے پھر پوچھا تو انھوں نے مجھے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ عیدالفطر کے دن اذان نہیں ہے نہ اس وقت جب امام نکلے اور نہ نکلنے کے بعد، نہ اقامت ہے نہ اعلان اور نہ کوئی اور چیز، اس دن نہ اذان ہے اور نہ اقامت۔

[٢٠٥٠] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ أَوَّلَ مَا بُويِعَ لَهُ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا، قَالَ: فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَهُ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ: إِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ. قَالَ: فَصَلّٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[2050] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے آغاز ہی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ عیدالفطر کے دن نماز (عید) کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی، لہٰذا آپ اس کے لیے اذان نہ کہلوائیں۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس دن اذان نہ کہلوائی، اور اس کے ساتھ یہ پیغام بھی بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہے اور (عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں) ایسے ہی کیا جاتا تھا۔ (عطاء نے) کہا: تو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے نماز خطبے سے پہلے پڑھائی۔

[٢٠٥١] ٧-(٨٨٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ، غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ.

[2051] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو دفعہ نہیں (کئی مرتبہ) اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہے۔

[٢٠٥٢] ٨-(٨٨٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

[2052] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔

[٢٠٥٣] ٩-(٨٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ، فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا صَلّٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ، ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ، أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا» وَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ، حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى، فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِينٍ وَّلَبِنٍ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِي يَدَهُ، كَأَنَّهُ يَجُرُّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ، وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ: أَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، يَا أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِّمَّا أَعْلَمُ - ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

[2053] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن تشریف لاتے تو نماز سے آغاز فرماتے اور جب اپنی نماز پڑھ لیتے اور سلام پھیرتے تو کھڑے ہو جاتے، لوگوں کی طرف رخ فرماتے جبکہ لوگ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں بیٹھے ہوتے۔ اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو اس کا لوگوں کے سامنے ذکر فرماتے اور اگر آپ کو اس کے سوا کوئی اور ضرورت ہوتی تو انھیں اس کا حکم دیتے اور فرمایا کرتے: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' زیادہ صدقہ عورتیں دیا کرتی تھیں، پھر آپ واپس ہو جاتے اور یہی معمول چلتا رہا حتی کہ مروان بن حکم کا دور آ گیا، میں اس کے ساتھ، ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلا حتی کہ ہم عیدگاہ میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ کثیر بن صلت نے وہاں مٹی (کے گارے) اور اینٹوں سے منبر بنایا ہوا تھا۔ تو اچانک مروان کا ہاتھ مجھ سے کھینچا تانی کرنے لگا، جیسے وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا ہو اور میں اسے نماز کی طرف کھینچ رہا ہوں۔ جب میں نے اس کی طرف سے یہ بات دیکھی تو میں نے کہا: نماز سے آغاز (کا مسنون طریقہ) کہاں ہے؟ اس نے کہا: اے ابوسعید! نہیں، جو آپ جانتے ہیں اسے ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو میں جانتا ہوں تم لوگ اس سے بہتر طریقہ نہیں لا سکتے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ کہا، پھر چل دیے۔

(المعجم ١) - (بَابُ ذِكْرِ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَشُهُودِ الْخُطْبَةِ مُفَارِقَاتٍ لِّلرِّجَالِ) (التحفة ١٨٥)

باب:1- عیدین میں عورتوں کے عیدگاہ کی طرف جانے اور مردوں سے الگ ہو کر خطبے میں حاضر ہونے کا جواز

[٢٠٥٤] ١٠-(٨٩٠) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ - أَنْ نُّخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ، الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَأَمَرَ الْحُيَّضَ أَنْ يَّعْتَزِلْنَ مُصَلَّى الْمُسْلِمِينَ.

[2054] محمد (بن سیرین) نے حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں حکم دیا۔ ان کی مراد نبی کریم ﷺ سے تھی۔ کہ ہم عیدین میں بالغ اور پردہ نشین عورتوں کو لے جایا کریں اور آپ نے حیض والی عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے ہٹ کر بیٹھیں۔

[٢٠٥٥] ١١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ، وَالْمُخَبَّأَةُ وَالْبِكْرُ قَالَتِ: الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ.

[2055] عاصم احول نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: "ہمیں عیدین میں نکلنے کا حکم دیا جاتا تھا، پردہ نشیں اور دوشیزہ کو بھی۔" انھوں نے کہا: حیض والی عورتیں بھی نکلیں گی اور لوگوں کے پیچھے رہیں گی اور لوگوں کے ساتھ تکبیر کہیں گی۔

[٢٠٥٦] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ نُّخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِحْدَانَا لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا».

[2056] ہشام نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں عورتوں کو باہر نکالیں، دوشیزہ، حائضہ اور پردہ نشیں عورتوں کو، لیکن حائضہ نماز سے دور رہیں۔ وہ خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا: "اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر کا ایک حصہ پہنا دے۔"

(المعجم ٢) - (بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ، قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا، فِي الْمُصَلَّى) (التحفة ١٨٦)

[٢٠٥٧] ١٣-(٨٨٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَتُلْقِي سِخَابَهَا.

[راجع: ٢٠٤٤]

[٢٠٥٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ) (التحفة ١٨٧)

[٢٠٥٩] ١٤-(٨٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ وَ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ﴾.

باب:2- عیدگاہ میں عید سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنا

[2057] معاذ عنبری نے کہا: ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے عدی سے روایت کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن باہر نکلے اور دو رکعتیں پڑھائیں، اس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر عورتوں کے پاس آئے جبکہ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے عورتوں کو صدقے کا حکم دیا تو کوئی عورت اپنی بالیاں (بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالتی تھی اور کوئی اپنا (لونگ وغیرہ کا خوشبودار) ہار ڈالتی تھی۔

[2058] محمد بن ادریس اور غندر دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ بالا حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

باب:3- عیدین کی نماز میں کیا پڑھا جائے

[2059] امام مالک نے ضمرہ بن سعید مازنی سے اور انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں کون سی سورت قراءت فرماتے تھے؟ تو انھوں نے کہا: آپ ﷺ ان دونوں میں سورۂ ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾ اور سورۂ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

[٢٠٦٠] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمَّا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ الْعِيدِ، فَقُلْتُ: بِـ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ وَ﴿قٓ وَالْقُرْءَانِ الْمَجِيدِ﴾.

[2060] فلیح نے ضمرہ بن سعید سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز میں کیا پڑھا؟ تو میں نے کہا: ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ اور ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾۔

فائدہ: حضرت ابوواقد سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تائید یا استذکار (یاددہانی) کے لیے پوچھا۔ ان کے بقول پہلی رکعت میں رسول اللہ ﷺ سورۂ قٓ اور دوسری میں سورۃ القمر پڑھتے تھے۔ جبکہ ''کتاب الجمعۃ'' میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جمعہ میں اور جمعہ کے دن عید ہوتی تو اس میں بھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔ درست یہی ہے کہ آپ ﷺ عید کی نماز میں کبھی سورۂ قٓ اور سورۃ القمر پڑھتے اور کبھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّعِبِ الَّذِي لَا مَعْصِيَةَ فِيهِ، فِي أَيَّامِ الْعِيدِ) (التحفة ١٨٨)

باب:4- عید کے دنوں میں ایسے کھیل کی اجازت ہے جس میں گناہ نہ ہو

[٢٠٦١] ١٦-(٨٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ. دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَّعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَبِمُزْمُورِ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذٰلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَّهٰذَا عِيدُنَا».

[2061] ابواسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میرے پاس انصار کی دو بچیاں تھیں اور انصار نے جنگ بُعاث میں جو اشعار ایک دوسرے کے مقابلے میں کہے تھے، انھیں گا رہی تھیں۔ کہا: وہ کوئی گانے والیاں نہ تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (انھیں دیکھ کر) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطان کی آواز (بلند ہو رہی) ہے؟ اور یہ عید کے دن ہوا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوبکر! ہر قوم کے لیے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔''

[٢٠٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ

[2062] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور اس میں ہے:

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِيهِ: جَارِيَتَانِ تَلْعَبَانِ بِدُفٍّ.

دو بچیاں دف سے کھیل رہی تھیں (دف بجا رہی تھیں۔)

[٢٠٦٣] ١٧-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى، تُغَنِّيَانِ وَتَضْرِبَانِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مُسَجًّى بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْهُ، وَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ». وَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ، وَأَنَا جَارِيَةٌ، فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْعَرِبَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ.

[2063] عمرو نے کہا کہ ابن شہاب نے انھیں عروہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی (انھوں نے کہا) کہ حضرت ابوبکر ﷜ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ منیٰ کے ایام میں میرے پاس دو بچیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے، ابوبکر ﷜ نے ان دونوں کو ڈانٹا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ''ابوبکر! انھیں چھوڑیے کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔'' اور (حضرت عائشہ ﷞ نے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی اور وہ کھیل رہے تھے اور میں کم سن لڑکی تھی، ذرا اندازہ لگاؤ اس لڑکی کا شوق کس قدر ہوگا جو کھیل کی شوقین، نوعمر تھی (وہ کتنی دیر کھیل دیکھے گی؟)

[٢٠٦٤] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي، وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ، فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، لِكَيْ أَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي، حَتّٰى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ، فَاقْدِرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ، حَرِيصَةً عَلَى اللَّهْوِ.

[2064] یونس نے ابن شہاب سے اور انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہیں اور حبشی اپنے چھوٹے نیزوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں کھیل (مشقیں کر) رہے ہیں اور آپ مجھے اپنی چادر سے چھپائے ہوئے ہیں تاکہ میں ان کے کرتب دیکھ سکوں، پھر آپ میری خاطر کھڑے رہتے تھے حتی کہ میں ہی ہوں جو واپس پلٹی، اندازہ کرو ایک نوعمر لڑکی کا شوق کس قدر ہوگا جو کھیل کی شوقین ہو (کتنی دیر تک کھڑی رہی ہوگی۔)

[٢٠٦٥] ١٩-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ:

[2065] محمد بن عبدالرحمٰن نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (گھر میں) داخل ہوئے جبکہ میرے پاس دو بچیاں

أَخْبَرَنَا عَمْرٌو: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعْهُمَا» فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا، وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَإِمَّا قَالَ: «تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟» فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ، وَهُوَ يَقُولُ: «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ!» حَتّٰى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ: «حَسْبُكِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاذْهَبِي».

جنگِ بُعاث کے اشعار بلند آواز سے سنا رہی تھیں۔ آپ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ (دوسری سمت) پھیر لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ تشریف لائے تو انھوں نے مجھے سرزنش کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں شیطان کی آواز؟ اس پر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''انھیں چھوڑ یے۔'' جب ان (ابوبکر ؓ) کی توجہ ہٹی تو میں نے ان کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ اور عید کا ایک دن تھا، کالے لوگ ڈھالوں اور بھالوں کے کرتب دکھا رہے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی یا آپ نے خود ہی فرمایا: ''دیکھنے کی خواہش رکھتی ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، میرا رخسار آپ کے رخسار پر (لگ رہا) تھا اور آپ فرما رہے تھے: ''اے اَرفِدہ کے بیٹو! (اپنا مظاہرہ) جاری رکھو۔'' حتیٰ کہ جب میں اکتا گئی (تو) آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے کافی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ''تو چلی جاؤ۔''

[٢٠٦٦] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ حَبَشٌ يَزْفِنُونَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ، فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلٰى مَنْكِبِهِ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلٰى لَعِبِهِمْ، حَتّٰى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِمْ.

[2066] جریر نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حبشی آ کر عید کے دن مسجد میں ہتھیاروں کے ساتھ اچھل کود رہے تھے، (ہتھیاروں کا مظاہرہ کر رہے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے اپنا سر آپ کے کندھے پر رکھا اور ان کا کھیل (کرتب) دیکھنے لگی (آپ ﷺ کھڑے رہے) یہاں تک کہ میں نے خود ہی ان کے کھیل کے نظارے سے واپسی اختیار کی۔

[٢٠٦٧] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَا:

[2067] یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور محمد بن بشر دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کی طرح) روایت کی اور انھوں نے فِي الْمَسْجِدِ (مسجد میں) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

فِي الْمَسْجِدِ.

[٢٠٦٨] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - وَاللَّفْظُ لِعُقْبَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلَعَّابِينَ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَاهُمْ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقُمْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ.

[2068] عطاء نے بتایا کہ مجھے عبید بن عمیر نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت عائشہ ؓ نے خبر دی کہ انھوں نے کھیلنے والوں کے بارے میں کہا: میں ان کا کھیل دیکھنا چاہتی ہوں۔ کہا: اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوگئے اور میں دروازے پر کھڑی ہوکر آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان سے دیکھنے لگی اور وہ لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے۔

قَالَ عَطَاءٌ: فُرْسٌ أَوْ حَبَشٌ، قَالَ: وَقَالَ لِي ابْنُ عَتِيقٍ: بَلْ حَبَشٌ.

عطاء نے کہا: وہ ایرانی تھے یا حبشی۔ اور کہا: مجھے ابن عتیق، یعنی عبید بن عمیر نے بتایا کہ وہ حبشی تھے۔

[٢٠٦٩] ٢٢-(٨٩٣) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحِرَابِهِمْ، إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُمْ، يَا عُمَرُ!».

[2069] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جبکہ حبشی رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے بھالوں سے کھیل رہے تھے تو حضرت عمر بن خطاب ؓ پہنچ گئے اور کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے تاکہ وہ انھیں کنکریاں ماریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "عمر! انھیں چھوڑ دو۔"

کتاب الاستسقاء کا تعارف

اللہ پر ایمان کی بنا پر انسان کو اس بات کا بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ قادرِ مطلق ہے۔ ہر تکلیف اور دکھ کو صرف اور صرف اللہ ہی اپنی رحمت سے دور کر سکتا ہے۔ ہم جن اسباب کے عادی ہیں وہ موجود ہوں یا نہ ہوں، وہ ہماری ہر ضرورت پوری کرنے پر قادر ہے۔ اس بات کا بھی یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ جو سچی عبدیت (بندگی) اختیار کرے اور دل سے مانگے اللہ اسے مایوس نہیں کرتا۔

خشک سالی ہر جاندار کی زندگی کو خطرے میں ڈالتی ہے، ایسی کیفیت میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ سے بارش مانگنے کے لیے نماز پڑھنے اور دعا کرنے کا جو طریقہ سکھایا، اس کتاب میں اس کی تفصیل ہے۔ یہ کتاب بھی کتاب الصلاۃ ہی کا تسلسل ہے۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کی نماز اور دعا عبدیت، اظہارِ تذلل، خشوع وخضوع اور عجز وانکسار کا بہترین نمونہ تھی، یہ نماز باقی تمام نمازوں سے مختلف بھی تھی۔ متعلقہ احادیث سے نہ صرف صلاۃ الاستسقاء کا طریقہ واضح ہو جاتا ہے بلکہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی دعا کتنی جلدی اور کس رحمت وسخاوت سے قبول کی، اس کا تذکرہ انتہائی ایمان افزا ہے۔ اللہ کی رحمت اس طرح جوش میں آئی اور خشک سالی سے اجڑتی ہوئی آبادیوں اور صحراؤں پر اس فراوانی اور تسلسل سے بارش برسی کہ خود رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگنی پڑی کہ اب یہ بارش پہاڑوں اور وادیوں پر برسے، انسانی آبادیوں، خصوصاً مدینہ سے براہِ راست بارش کا سلسلہ ہٹا دیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٩ - كِتَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کی نماز

(المعجم . . .) - (بَابُ كِتَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ) (التحفة ١٨٩)

بارش طلب کرنے کی نماز

[٢٠٧٠] ١-(٨٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِيَّ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

[2070] امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی، انھوں نے عباد بن تمیم سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) باہر نکل کر عیدگاہ گئے، بارش مانگی اور جب آپ قبلہ رخ ہوئے تو اپنی چادر کو پلٹا۔

[٢٠٧١] ٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

[2071] سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انھوں نے عباد بن تمیم سے اور انھوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) نکل کر عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی، آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا، اپنی چادر پلٹی اور دو رکعت نماز پڑھی۔

[٢٠٧٢] ٣-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ

[2072] ابوبکر بن محمد بن عمرو نے بتایا کہ ان کو عباد بن تمیم نے خبر دی، ان کو حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کرنے کے لیے عیدگاہ گئے اور جب آپ نے دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تو قبلہ کی

الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، وَأَنَّهُ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ.

طرف رخ کرلیا اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔

[٢٠٧٣] ٤-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ الْمَازِنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي، فَجَعَلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، يَدْعُو اللهَ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

[2073] ابن شہاب نے کہا: مجھے عباد بن تمیم مازنی نے خبر دی، انھوں نے اپنے چچا سے سنا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں میں سے تھے وہ کہہ رہے تھے: ایک دن رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے، اللہ سے دعا کرتے ہوئے اپنی پشت لوگوں کی طرف کی، منہ قبلہ کی طرف کیا اور اپنی چادر پلٹی، پھر دو رکعت نماز ادا کی۔

(المعجم ١) - (بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِالدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ) (التحفة ١٩٠)

باب:1-استسقاء کی دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

[٢٠٧٤] ٥-(٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

[2074] شعبہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھاتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

[٢٠٧٥] ٦-(٨٩٦) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى، فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ إِلَى السَّمَاءِ.

[2075] حماد بن سلمہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بارش مانگنے کے لیے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھوں کی پشت کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

[٢٠٧٦] ٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي

[2076] ابن ابی عدی اور عبدالاعلیٰ نے سعید (بن ابی عروبہ) سے، انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لیے اپنے ہاتھ (اتنے زیادہ) بلند نہیں کرتے تھے

الِاسْتِسْقَاءِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلٰى قَالَ: يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

یہاں تک کہ اس سے آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی، البتہ عبدالاعلیٰ نے (شک کے ساتھ) کہا: يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ أَوْبَيَاضُ إِبْطَيْهِ (آپ کی بغل کی سفیدی یا دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔)

[٢٠٧٧] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[2077] یحییٰ بن سعید نے (سعید) بن ابی عروبہ سے اور انھوں نے قتادہ سے روایت کی کہ ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢) - (بَابُ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ) (التحفة ١٩١)

باب:2-بارش طلب کرنے کی دعا

[٢٠٧٨] ٨-(٨٩٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، مِّنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَّخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِثْنَا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ! أَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ! أَغِثْنَا». قَالَ أَنَسٌ: وَلَا وَاللهِ! مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ قَالَ: فَلَا وَاللهِ! مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ

[2078] شریک بن ابی نمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جمعہ کے روز ایک آدمی اس دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جو دارالقضاء کی طرف تھا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو چکے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش عطا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا دیے، پھر کہا: ''اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، اے اللہ! ہمیں بارش سے نواز دے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم آسمان میں نہ کوئی گھٹا دیکھ رہے تھے اور نہ بادل کا کوئی ٹکڑا۔ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر تھا نہ محلہ۔ پھر اس کے پیچھے سے ڈھال جیسی چھوٹی سی بدلی اٹھی، جب وہ آسمان کے وسط میں پہنچی تو پھیل گئی، پھر وہ برسی، اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا۔ پھر اگلے جمعہ اسی دروازے سے ایک آدمی داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ

سَبْتًا، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَّخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! حَوْلَنَا، وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ! عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ، وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ، وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ» قَالَ فَانْقَلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے کھڑے کھڑے آپ کی طرف رخ کر کے کہا: اے اللہ کے رسول! (بارش کی کثرت سے) مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اس لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے، پھر فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد (بارش برسا) ہم پر نہیں، اے اللہ! پہاڑیوں پر، ٹیلوں پر، وادیوں کے اندر (ندیوں میں) اور درخت اگنے کے مقامات پر (برسا۔)'' کہا: ''(فوراً) بادل چھٹ گئے اور ہم (مسجد سے) نکلے تو دھوپ میں چل رہے تھے۔

قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي.

شریک نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا وہ پہلے والا آدمی تھا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔

[٢٠٧٩] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ، وَفِيهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا» قَالَ: فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ إِلَّا تَفَرَّجَتْ، حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَدِينَةَ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ، وَسَالَ وَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجَوْدٍ.

[2079] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگوں کو خشک سالی نے آ لیا۔ اسی اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن منبر پر لوگوں کے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک بدوی کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہو گئے، بال بچے بھوکے مرنے لگے...... (آگے) اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ اور اس میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد (برسا)، ہمارے اوپر نہیں۔'' کہا: اور آپ اپنے ہاتھ سے جس طرف بھی اشارہ کرتے تھے اسی طرف سے بادل چھٹ جاتے تھے حتیٰ کہ میں نے مدینہ منورہ کو (زمین کے) خالی ٹکڑے کے مانند دیکھا اور وادیِ قناۃ ایک ماہ تک بہتی رہی اور کسی طرف سے بھی کوئی شخص نہیں آیا مگر اس نے موسلا دھار بارش کی خبر دی۔

[٢٠٨٠] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا وَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الْأَعْلَى: فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوَالَيْهَا، وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ.

[2080] عبدالاعلیٰ بن حماد اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے کہا: ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے ثابت بنانی سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے، (بات شروع کرنے والے بدو کے ساتھ دوسرے بھی شامل ہوگئے) وہ فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش بند ہوگئی، درختوں (کے پتے سوکھ کر) سرخ ہوگئے اور مویشی ہلاک ہوگئے...... اور (آگے مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔ اس میں عبدالاعلیٰ کی روایت سے یہ (الفاظ) ہیں: مدینہ سے بادل چھٹ گئے اور اس کے اردگرد بارش برسانے لگے جبکہ مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا، میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک طرح کے تاج کے اندر (بارش سے محفوظ) تھا۔

[٢٠٨١] ١١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ بِنَحْوِهِ. وَزَادَ: فَأَلَّفَ اللهُ بَيْنَ السَّحَابِ، وَمَكَثْنَا حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ الشَّدِيدَ تُهِمُّهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ.

[2081] سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کے ہم معنی روایت کی اور یہ اضافہ کیا: اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جوڑ دیا اور ہم اسی (حالت) میں رہے حتی کہ میں نے دیکھا کہ ایک قوی اور مضبوط آدمی کو بھی اس کا دل (بارش کی کثرت کی بنا پر) اس فکر میں مبتلا کر دیتا تھا کہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچے۔

[٢٠٨٢] ١٢-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ؛ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ - وَزَادَ: فَرَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَأَنَّهُ الْمُلَاءُ حِينَ

[2082] حفص بن عبیداللہ بن انس بن مالک نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: جمعے کے دن ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ منبر پر تھے...... (آگے مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں نے بادل کو دیکھا وہ اس طرح چھٹ رہا تھا جیسے وہ ایک بڑی چادر ہو جب اسے لپیٹا جا رہا ہو۔

تُطْوٰى .

[٢٠٨٣] ١٣-(٨٩٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ: فَحَسَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَوْبَهُ، حَتّٰى أَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: «لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ».

[2083] حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا (سر اور کندھے کا) کپڑا کھول دیا حتیٰ کہ بارش آپ پر آنے لگی۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''کیونکہ وہ نئی نئی (سیدھی) اپنے رب عزوجل کی طرف سے آ رہی ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ التَّعَوُّذِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، وَالْفَرَحِ بِالْمَطَرِ) (التحفة ١٩٢)

باب:3-ہوا اور بادل دیکھ کر پناہ مانگنا اور بارش برسنے پر خوش ہونا

[٢٠٨٤] ١٤-(٨٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الرِّيحِ وَالْغَيْمِ، عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرَّ بِهِ، وَذَهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عَذَابًا سُلِّطَ عَلٰى أُمَّتِي»، وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: «رَحْمَةٌ».

[2084] جعفر بن محمد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب آندھی یا بادل کا دن ہوتا تو آپ کے چہرۂ مبارک پر اس کا اثر پہچانا جا سکتا تھا، آپ ﷺ (اضطراب کے عالم میں) کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، پھر جب بارش برسنا شروع ہو جاتی تو آپ اس سے خوش ہو جاتے اور وہ (پہلی کیفیت) آپ سے دور ہو جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (ایک بار) آپ سے (اس کا سبب) پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''میں ڈر گیا کہ یہ عذاب نہ ہو جو میری امت پر مسلط کر دیا گیا ہو۔'' اور بارش کو دیکھ لیتے تو فرماتے: ''رحمت ہے۔''

[٢٠٨٥] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

[2085] ابن جریج عطاء بن ابی رباح سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی

عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ» قَالَتْ: وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ، يَا عَائِشَةُ! كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾» [الأحقاف: ٢٤].

خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو اس میں ہے اس کی اور جو کچھ اس کے ذریعے بھیجا گیا ہے اس کی خیر (کا طلبگار ہوں) اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جو اس میں بھیجا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب آسمان پر بادل گھر آتے تو آپ ﷺ کا رنگ بدل جاتا اور آپ (اضطراب کے عالم میں) کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر آتے، کبھی آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹتے، اس کے بعد جب بارش برسنے لگتی تو آپ سے (یہ کیفیت) دور ہو جاتی، مجھے اس کیفیت کا پتہ چل گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! ہوسکتا ہے (یہ اسی طرح ہو) جیسے قوم عاد نے (بادلوں کو دیکھ کر) کہا تھا: ''جب انھوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح اپنی بستیوں کی طرف آتے دیکھا تو انھوں نے کہا: یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔''

[٢٠٨٦] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا، حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيحًا، عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! أَرَى النَّاسَ، إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ، فَرِحُوا، رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ، عَرَفْتُ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةَ؟ قَالَتْ: فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤَمِّنُنِي أَنْ يَكُونَ

[2086] سلیمان بن یسار نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو کبھی پوری طرح ایسے ہنستا ہوا نہیں دیکھا کہ میں آپ کے حلق مبارک کے اندر کا ابھرا ہوا حصہ دیکھ لوں، آپ صرف مسکرایا کرتے تھے، اور جب آپ بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرۂ انور پر عیاں ہو جاتا تو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اے اللہ کے رسول! میں لوگوں کو دیکھتی ہوں کہ جب وہ بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہو جاتے ہیں کہ اس میں بارش ہو گی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ اس (بادل) کو دیکھتے ہیں تو میں آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی محسوس کرتی ہوں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! مجھے اس بات سے کیا چیز امن دلا سکتی ہے کہ کہیں ان میں عذاب (نہ)

فِيهِ عَذَابٌ، قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾.

ہو، ایک قوم آندھی کے عذاب کا شکار ہوئی تھی اور ایک قوم نے عذاب کو (دور سے) دیکھا تو کہا: ''یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔''

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي رِيحِ الصَّبَا وَالدَّبُورِ) (التحفة ١٩٣)

باب:4- صبا اور دَبور (مشرقی اور مغربی ہوا)

[٢٠٨٧] ١٧-(٩٠٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ».

[2087] مجاہد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بادِ صبا (مشرقی سمت سے چلنے والی ہوا) سے میری مدد کی گئی ہے اور بادِ دبور (مغربی سمت سے چلنے والی ہوا) سے قوم عاد کو ہلاک کیا گیا۔''

[٢٠٨٨](...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2088] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

« إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّ لَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتّٰى تَنْكَشِفَ »

”بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، پس جب تم ان دونوں کو (بے نور) دیکھو، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو، حتی کہ وہ صاف ہو جائیں۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 2122 (915)

کتاب الکسوف کا تعارف

سورج یا چاند کو گرہن لگنا انسانوں کے لیے غیر معمولی اور بہت بڑا واقعہ ہے۔ سورج اور چاند دن اور رات میں روشنی کا منبع ہیں۔ زمین پر رہنے والے تمام جانداروں، خصوصاً انسانوں کا جسمانی نظام اس طرح بنا ہوا ہے کہ ان کے پروگرام کا بنیادی اور اہم حصہ سورج نکلنے اور غروب ہونے یا دن اور رات کے ساتھ وابستہ ہے۔ دیکھنا، رنگوں کی پہچان، سونا جاگنا، نشاط کار اور ارتکاز توجہ وغیرہ کا تعلق دن اور رات کی تقسیم کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ جب گرہن لگتا ہے تو تمام جانداروں کے جسمانی نظام اس کے مطابق تبدیل ہوتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات بتاتی ہیں کہ جب مکمل سورج گرہن ہوتا ہے تو رات کو سو جانے والے جانوروں پر نیند طاری ہو جاتی ہے، پرندے بھی بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ وہ جاندار جن کا جسمانی پروگرام دن کو سونے اور رات کو جاگنے کے لیے ہے وہ نیند سے بیدار ہو جاتے ہیں اور کچھ دیر بعد سورج گرہن زائل ہونے پر پریشان اور 'Confuse' ہو جاتے ہیں۔ انسانوں کے جسمانی پروگرام پر بھی ان کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سائنس یہ کہتی ہے کہ سورج گرہن کے موقع پر بسا اوقات ''سائے کی پٹیاں'' (Shadow bands) سامنے آتی ہیں۔ ابتدا میں یہ زمین پر بچھی ہوئی نظر آتی ہیں، پھر یہ رینگتی ہوئی نظر آتی ہیں، ایسے لگتا ہے کہ وہ تمھاری طرف بڑھتی چلی آ رہی ہیں۔ انسانوں کے لیے ان کو دیکھنا ایک خوف پیدا کرنے والا تجربہ ہوتا ہے۔ ان کے بارے میں 'Draco Report' کی چند سطور کا ترجمہ یہ ہے: ''چاہے آپ کو معلوم ہو کہ اس کی حقیقت کیا ہے، یہ ایک خوفزدہ کر دینے والا تجربہ ہو سکتا ہے۔ آپ کا جسم اس کے بارے میں اپنی رائے رکھتا ہے کہ کیا ٹھیک ہے (اور کیا غلط۔) زمین پر آپ کی طرف رینگتی ہوئی پٹیاں اس کے لیے قابل قبول نہیں...... چاہے آپ کا دماغ کہہ رہا ہو کہ سب کچھ ٹھیک ہے، پھر بھی آپ کا جسم یہی چاہے گا کہ وہ وہاں سے بھاگ جائے اور کہیں چھپ جائے۔''

سورج گرہن، سورج اور زمین کے درمیان چاند کے حائل ہونے سے اور چاند گرہن، سورج اور چاند کے درمیان زمین حائل ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ان سیاروں کی غیر معمولی پوزیشن ہے۔ بعض مواقع پر چاند عام معمول کی نسبت زمین سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور بعض مواقع پر عام معمول سے زیادہ سورج کے قریب ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید نے قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا، اس کے بعد ایسی پوزیشن پر آئے گا کہ سورج اور چاند ایک ہو جائیں گے۔ کہکشاؤں میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ بڑے سیارے بے نور ہونے کے بعد اردگرد کے نسبتاً چھوٹے سیاروں کو نگلنا شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ گرہن کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کیوں جلدی سے نماز شروع کر دیتے۔ یہ موقع قیامت کے قیام کے موقع سے بے حد مشابہت رکھتا ہے۔ یہ صرف اس حوالے سے خوف کا موقع نہیں کہ سائے کی پٹیاں رینگتی ہوئی لگتی ہیں بلکہ اس وجہ سے خوف کا سبب ہے کہ یہی کیفیت قیامت برپا ہونے کے وقت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ گرہن شروع ہوتے ہی نمازِ کسوف شروع کرتے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی دوسری تمام نمازوں سے مختلف ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کتاب میں جو احادیث بیان کیں ان میں نمازِ کسوف کا خاص طریقہ بھی ہے کہ اس میں سجود سے پہلے بار بار قیام اور رکوع ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی نماز کے ساتھ دعاؤں اور ذکر و نصیحت کو بھی شامل کیا۔ نمازِ کسوف کے دوران میں آپ کو ان امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرایا گیا جو ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ آپ نے اپنے اس مشاہدے سے بھی امت کو آگاہ کیا۔ گرہن کا مشہور ترین موقع اس دن تھا جب آپ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ آپ نے اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سے واضح فرمائی کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی وضاحت سے یہی بتایا ہے کہ رات دن اور سورج چاند اللہ کی نشانیاں ہیں: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ''اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں۔'' (حٰمٓ السجدة 37:41) ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' (آل عمرٰن 190:3) ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ ○ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ○﴾ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور چاند۔'' (القیامة 9،8:75) انسانی زندگی کے ساتھ ان کے تعلق پر غور کرنے والا اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتا کہ خالقِ کائنات علیم و حکیم بھی ہے اور قادرِ مطلق بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کے دلوں میں خوف پیدا فرماتا ہے جو انسان کے سیدھے راستے پر رہنے، اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

غیر معمولی واقعہ ہونے کی وجہ سے قدیم زمانے سے انسان، گرہن کے معاملے میں بہت سے توہمات کا شکار رہا ہے۔ یہ توہم بہت عام رہا کہ کسی عظیم ہستی کی موت پر سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ گرہن شروع ہوتے ہی نمازِ کسوف شروع کرتے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی دوسری تمام نمازوں سے مختلف ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کتاب میں جو احادیث بیان کیں ان میں نمازِ کسوف کا خاص طریقہ بھی ہے کہ اس میں سجود سے پہلے بار بار قیام اور رکوع ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کسوف کی نماز کے ساتھ دعاؤں اور ذکر ونصیحت کو بھی شامل کیا۔ نمازِ کسوف کے دوران میں آپ کو ان امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرایا گیا جو ہمارے ایمان کا حصہ ہیں۔ آپ نے اپنے اس مشاہدے سے بھی امت کو آگاہ کیا۔ گرہن کا مشہور ترین موقع اس دن تھا جب آپ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ آپ نے اس موقع پر یہ بات اچھی طرح سے واضح فرمائی کہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ قرآن مجید نے بھی وضاحت سے یہی بتایا ہے کہ رات دن اور سورج چاند اللہ کی نشانیاں ہیں: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ''اور اسی (اللہ) کی نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند بھی ہیں۔'' (حٰمٓ السجدة 37:41) ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ ''بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔'' (آل عمران 190:3) ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ﴾ ''اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور چاند۔'' (القيامة 9,8:75) انسانی زندگی کے ساتھ ان کے تعلق پر غور کرنے والا اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہتا کہ خالق کائنات علیم وحکیم بھی ہے اور قادرِ مطلق بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کے دلوں میں خوف پیدا فرماتا ہے جو انسان کے سیدھے راستے پر رہنے، اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں مدد ومعاون ثابت ہوتا ہے۔

غیر معمولی واقعہ ہونے کی وجہ سے قدیم زمانے سے انسان، گرہن کے معاملے میں بہت سے توہمات کا شکار رہا ہے۔ یہ توہم بہت عام رہا کہ کسی عظیم ہستی کی موت پر سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٠ - كِتَابُ الْكُسُوفِ

سورج اور چاند گرہن کے احکام

(المعجم ١) - (بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ)

(التحفة ١٩٤)

باب:1- سورج یا چاند گرہن کی نماز

[٢٠٨٩] ١-(٩٠١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ

[2089] امام مالک بن انس اور عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد عروہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے کے لیے قیام فرمایا اور بہت ہی لمبا قیام کیا، پھر آپ نے رکوع کیا تو انتہائی طویل رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا تو انتہائی طویل قیام کیا، اور وہ پہلے قیام سے (کچھ) کم تھا، پھر آپ نے (دوبارہ) رکوع کیا تو بہت لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ کھڑے ہو گئے اور قیام کو لمبا کیا، وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع کو لمبا کیا، اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور قیام کیا تو بہت لمبا قیام کیا جبکہ وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے رکوع کیا تو انتہائی طویل رکوع کیا لیکن وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدے کیے، پھر رسول اللہ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر) پلٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ اور آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، ان کو کسی

النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا، وَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! إِنْ مِّنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَّاللهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟». وَفِي رِوَايَةِ مَالِكٍ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ» [انظر: ٢٠٩٦]

کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم انھیں (اس حالت میں) دیکھو تو اللہ کی بڑائی بیان کرو، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ اے امت محمد (ﷺ)! کوئی نہیں جو (اس بات پر) اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت رکھنے والا ہو کہ اس کا بندہ یا اس کی باندی زنا کرے! اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم ان باتوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم بہت زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو۔ دیکھو! کیا میں نے (پیغام) اچھی طرح پہنچا دیا؟'' اور امام مالک کی روایت میں ہے: ''یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔''

[٢٠٩٠] ٢-(...) حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ» وَزَادَ أَيْضًا: ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟».

[2090] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور اس میں یہ اضافہ کیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اما بعد (حمد وصلاۃ کے بعد)! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔'' اور یہ بھی اضافہ کیا: پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے (پیغام) اچھی طرح پہنچا دیا؟''

[٢٠٩١] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ»،

[2091] حرملہ بن یحییٰ نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابن وہب نے یونس سے خبر دی، نیز ابو طاہر اور محمد بن سلمہ مرادی نے کہا: ابن وہب نے یونس سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ باہر مسجد میں تشریف لے گئے، پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے طویل قراءت فرمائی، پھر آپ نے اَللّٰهُ أَكْبَر کہا اور ایک لمبا رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، هُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ سَجَدَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ: ثُمَّ سَجَدَ - ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ». وَقَالَ أَيْضًا: «فَصَلُّوا حَتّٰى يُفَرِّجَ اللّٰهُ عَنْكُمْ»، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُّعِدْتُّمْ، حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أُقَدِّمُ - وَقَالَ الْمُرَادِيُّ: أَتَقَدَّمُ - وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ» وَانْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ «فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ»، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر آپ نے قیام کیا اور ایک طویل قراءت کی، یہ پہلی (قراءت) سے کچھ کم تھی، پھر اَللّٰهُ أَكْبَر کہہ کر طویل رکوع کیا، یہ پہلے رکوع سے کچھ کم تھا، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر سجدہ کیا۔اور ابوطاہر نے ثُمَّ سَجَدَ (پھر آپ نے سجدہ کیا) کے الفاظ نہیں کہے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا حتیٰ کہ چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج روشن ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی (ایسی) ثنا بیان کی جو اس کے شایانِ شان تھی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے، جب تم انھیں (گرہن میں) دیکھو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔'' آپ نے یہ بھی فرمایا: ''اور نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ اللہ تمھارے لیے کشادگی کردے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنی اس جگہ (پر ہوتے ہوئے) ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا تمھارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے، حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جنت کا ایک گچھا لینا چاہتا ہوں۔ اس وقت جب تم نے مجھے دیکھا تھا کہ میں قدم آگے بڑھا رہا ہوں۔اور (محمد بن سلمہ) مرادی نے ''آگے بڑھ رہا ہوں'' کہا۔اور میں نے جہنم بھی دیکھی، اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو ریزہ ریزہ کر رہا تھا۔ یہ اس وقت، جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا۔ اور میں نے جہنم میں عمرو بن لُحَی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے بتوں کی نذر کی اونٹنیاں چھوڑیں۔''

ابوطاہر کی روایت ''نماز کی طرف لپکو'' پر ختم ہوگئی، انھوں نے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔

[۲۰۹۲] ٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ. قَالَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَغَيْرُهُ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا «الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» فَاجْتَمَعُوا، وَتَقَدَّمَ وَكَبَّرَ، وَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2092] ابوعمرو اوزاعی اور ان کے علاوہ دوسرے (راوی، دونوں میں سے ہر ایک) نے کہا: میں نے ابن شہاب زہری سے سنا، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ ؓ سے خبر دے رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے یہ اعلان کرنے والا (ایک شخص) بھیجا کہ ''نماز جمع کرنے والی ہے۔'' اس پر لوگ جمع ہو گئے، آپ آگے بڑھے، تکبیر تحریمہ کہی اور چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔

[۲۰۹۳] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2093] عبدالرحمٰن بن نمر نے خبر دی کہ انھوں نے ابن شہاب سے سنا، وہ عروہ اور حضرت عائشہ ؓ سے خبر دے رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ الخسوف (چاند یا سورج گرہن کی نماز) میں بلند آواز سے قراءت کی اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کر کے نماز ادا کی۔

[۲۰۹٤] (۹۰۲) قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فِي رَكْعَتَيْنِ، وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2094] (عبدالرحمٰن بن نمر ہی نے کہا:) زہری نے کہا: کثیر بن عباس ؓ نے (اپنے بھائی حضرت عبداللہ) ابن عباس ؓ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

[۲۰۹٥] (...) وَحَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: كَانَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ.

[2095] محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے روایت کی، انھوں نے کہا: کثیر بن عباس ؓ حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت ابن عباس ؓ رسول اکرم ﷺ کی سورج گرہن والے دن کی نماز (اسی طرح) بیان کرتے تھے جس طرح عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کی۔

[۲۰۹٦] ٦-(۹۰۱) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ

[2096] ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء (بن ابی رباح) کو کہتے ہوئے سنا: میں نے عبید بن عمیر سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھ سے اس شخصیت نے حدیث بیان کی جنھیں

يَقُولُ: حَدَّثَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، - حَسِبْتُهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ -أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا، يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، رَكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، فَانْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» ثُمَّ يَرْكَعُ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ آيَاتِ اللهِ يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفًا، فَاذْكُرُوا اللهَ حَتّٰى يَنْجَلِيَا». [راجع: ٢٠٨٩]

میں سچا سمجھتا ہوں ــ (عطاء نے کہا:) میرا خیال ہے ان کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی ــ کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے بڑا پُرمشقت قیام کیا۔ سیدھے کھڑے ہوتے، پھر رکوع میں چلے جاتے، پھر کھڑے ہوتے، پھر رکوع کرتے، پھر کھڑے ہوتے، پھر رکوع کرتے۔ دو رکعتیں (تین) تین رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھیں، پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ جب آپ رکوع کرتے تو اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے، اس کے بعد رکوع کرتے، اور جب سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے۔ اس کے بعد آپ (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''سورج اور چاند نہ کسی کی موت پر بے نور ہوتے ہیں نہ ہی کسی کی زندگی پر، بلکہ وہ اللہ کی نشانیاں ہیں، ان کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کو یاد کرو حتی کہ وہ روشن ہو جائیں۔''

[٢٠٩٧] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

[2097] قتادہ نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے عبید بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے (کسوف میں) چھ رکوعوں اور چار سجدوں پر مشتمل نماز پڑھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کئی بار سورج گرہن ہوئے۔ ایک دن اتفاق سے وہی تھا جس میں آپ ﷺ کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ زیادہ روایات اسی بات کی مؤید ہیں کہ اس روز آپ ﷺ نے چار رکوعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ جن روایات میں، اس خاص دن کے حوالے سے ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوعوں کا ذکر ہے وہ مرجوح ہیں۔ البتہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن کے علاوہ بعض روایات میں ایک رکعت میں دو سے زیادہ رکوعوں کا ذکر ہے۔ یہ دوسرے مواقع ہیں۔ چونکہ آپ ﷺ نے صراحتاً یہ حکم دیا کہ جب تک گرہن نہ چھٹے تم نماز میں مشغول رہو (حدیث: 2100-2114، 2122) اس لیے گرہن کا عرصہ لمبا ہونے کی صورت میں دو سے بھی زیادہ رکوعوں کی بات قابل فہم ہے۔

(المعجم ٢) - (بَابُ ذِكْرِ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ) (التحفة ١٩٥)

باب:2- نمازِ خسوف میں عذابِ قبر کا ذکر

[٢٠٩٨] ٨-(٩٠٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَةَ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! يُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ؟ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَائِذًا بِاللهِ». ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا، فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ بَيْنَ ظَهْرَيِ الْحُجَرِ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلَّاهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ، فَقَامَ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ ذٰلِكَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

قَالَتْ عَمْرَةُ: فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ، يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

[2098] سلیمان بن بلال نے یحییٰ (بن سعید) سے اور انھوں نے عمرہ سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مانگنے کے لیے آئی۔ اس نے (آ کر) کہا: اللہ آپ کو عذابِ قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ ایک صبح کسی سواری پر سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھی عورتوں کے ساتھ حجروں کے درمیان سے نکل کر مسجد میں آئی اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے (اتر کر) نماز پڑھنے کی اپنی اس جگہ پر آئے جہاں آپ نماز پڑھایا کرتے تھے، آپ کھڑے ہوگئے اور لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر آپ نے لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا، پھر آپ نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا جو اس پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر (نماز سے فراغت کے بعد) آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں دیکھا ہے کہ تم قبروں میں دجال کی آزمائش کی طرح آزمائش میں ڈالے جاؤ گے۔''

عمرہ نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتی تھی کہ آپ آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

[٢٠٩٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

[2099] عبدالوہاب اور سفیان نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ سلیمان بن بلال کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ) (التحفة ١٩٦)

باب:3- نمازِ کسوف کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کے جو حالات پیش کیے گئے

[٢١٠٠] ٩-(٩٠٤) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُولَجُونَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ، حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ - أَوْ قَالَ: تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَّهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا

[2100] اسماعیل ابن علیہ نے ہشام دستوائی سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک انتہائی گرم دن سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے (اتنا) لمبا قیام کیا کہ کچھ لوگ گرنے لگے، پھر آپ نے رکوع کیا اور اسے لمبا کیا، پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور لمبا (قیام) کیا، آپ نے پھر رکوع کیا اور لمبا کیا، پھر آپ نے (رکوع سے) سر اٹھایا اور (اس قیام کو لمبا) کیا، پھر دو سجدے کیے، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) اٹھے اور اسی طرح کیا، اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ مجھ پر ہر وہ چیز (حشر نشر، پل صراط، جنت اور دوزخ) جس میں سے تم گزرو گے، پیش کی گئی، میرے سامنے جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں اس میں سے ایک گچھے کو لینا چاہتا تو اسے پکڑ لیتا۔ یا آپ نے (یوں) فرمایا: میں نے ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچا۔ اور میرے سامنے جہنم پیش کی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جسے اپنی بلی (کے معاملے)

ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيكُمُوهُمَا، فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ».

میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے اسے باندھ دیا، نہ اسے کچھ کھلایا (پلایا)، نہ اسے چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے چھوٹے موٹے جاندار پرندے وغیرہ کھا لیتی۔ اور میں نے ابوثمامہ عمرو (بن عامر) بن مالک (جس کا لقب لُحَیّ تھا اور خزاعہ اس کی اولاد میں سے تھا) کو دیکھا کہ وہ آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخصیت کی موت پر ہی بے نور ہوتے ہیں، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو وہ تمھیں دکھاتا ہے، جب انھیں گرہن لگے تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو کہ وہ (گرہن) چھوٹ جائے۔''

[٢١٠١] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ هِشَامٍ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَرَأَيْتُ فِي النَّارِ امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً». وَلَمْ يَقُلْ: «مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ».

[2101] عبدالملک بن صباح نے ہشام دستوائی سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''میں نے آگ میں بلادِ حمیر کی (رہنے والی) ایک سیاہ لمبی عورت دیکھی۔'' اور انھوں نے مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ (بنی اسرائیل کی) کے الفاظ نہیں کہے۔

فائدہ: سابقہ روایت جس میں بنی اسرائیل کی عورت کا ذکر ہے، راجح ہے۔ اس کے راوی ابن علیہ روایت میں دوسری حدیث کے راوی عبدالملک بن صباح سے زیادہ بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔

[٢١٠٢] ١٠-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ - وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، بَدَأَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ

[2102] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ہم سے عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، نیز محمد بن عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی۔ دونوں کے لفظ ملتے جلتے ہیں۔ کہا: ہمیں میرے والد (عبداللہ بن نمیر) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبدالملک نے عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں، جس دن رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم علیہ السلام فوت ہوئے، سورج گرہن ہو گیا، (بعض) لوگوں نے کہا: سورج کو گرہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی موت کی بنا پر لگا ہے۔

قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، لَيْسَ فِيهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا، وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ سُجُودِهِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ، حَتَّى انْتَهَيْنَا، - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَتَّى انْتَهٰى إِلَى النِّسَاءِ - ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى قَامَ فِي مَقَامِهِ، فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ، وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِمَوْتِ بَشَرٍ - فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى تَنْجَلِيَ، مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ، لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ، وَذٰلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا، وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي، وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ، وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا، ثُمَّ جِيءَ

(پھر) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو چھ رکوعوں، چار سجدوں کے ساتھ (دو رکعت) نماز پڑھائی۔ آغاز کیا تو اَللّٰهُ أَكْبَر کہا، پھر قراءت کی اور طویل قراءت کی، پھر جتنا قیام کیا تھا تقریباً اتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور پہلی قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر (اس) قیام جتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور دوسری قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر (اس) قیام جتنا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا، پھر سجدے کے لیے جھکے اور دو سجدے فرمائے، پھر کھڑے ہوئے اور (اس دوسری رکعت میں بھی) تین رکوع کیے، ان میں سے ہر پہلا رکوع بعد والے رکوع سے زیادہ لمبا تھا اور آپ کا رکوع تقریباً سجدے کے برابر تھا، پھر آپ پیچھے ہٹے تو آپ کے پیچھے والی صفیں بھی پیچھے کی طرف ہٹ گئیں حتیٰ کہ ہم لوگ آخر (آخری کنارے) تک پہنچ گئے۔ ابوبکر (ابن ابی شیبہ) نے کہا: حتیٰ کہ آپ عورتوں کی صفوں کے قریب پہنچ گئے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی (صفوں میں) آگے بڑھ آئے حتیٰ کہ آپ (واپس) اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے، پھر جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا، اس وقت سورج اپنی اصل حالت میں آ چکا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہی ہیں اور بلاشبہ ان دونوں کو، لوگوں میں سے کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا۔ ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے ''کسی بشر کی موت پر'' کہا۔ پس جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھو جب تک کہ یہ زائل ہو جائے۔ کوئی چیز نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے مگر میں نے اسے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے۔ آگ (میرے سامنے) لائی گئی اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں اس ڈر سے پیچھے ہٹا ہوں کہ اس کی لپیٹیں مجھ تک نہ

بِالْجَنَّةِ، وَذٰلِكُمْ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَّا أَفْعَلَ، فَمَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ».

پہنچیں۔ یہاں تک کہ میں نے اس آگ میں مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کے مالک کو دیکھ لیا، وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا ہے۔ وہ اپنی اس مڑے ہوئے سرے والی چھڑی کے ذریعے سے حاجیوں کی (چیزیں) چوری کرتا تھا۔ اگر اس (کی چوری) کا پتہ چل جاتا تو کہہ دیتا: یہ چیز میری لاٹھی کے ساتھ اٹک گئی تھی، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اسے لے جاتا۔ یہاں تک کہ میں نے اس (آگ) میں بلی والی اس عورت کو بھی دیکھا جس نے اس (بلی) کو باندھ کر رکھا، نہ خود اسے کچھ کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے چھوٹے موٹے جاندار اور پرندے کھا لیتی حتیٰ کہ وہ (بلی) بھوک سے مر گئی۔ پھر جنت کو (میرے سامنے) لایا گیا اور یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا حتیٰ کہ میں واپس اپنی جگہ پر آ کھڑا ہوا، میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں چاہتا تھا کہ میں اس کے پھل میں سے کچھ لے لوں تاکہ تم اسے دیکھ سکو، پھر مجھ پہ بات کھلی کہ میں ایسا نہ کروں، کوئی ایسی چیز نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے مگر میں نے وہ اپنی اس نماز میں دیکھ لی ہے۔''

[٢١٠٣] ١١-(٩٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا، حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ، فَأَخَذْتُ قِرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ إِلٰى جَنْبِي، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى

[2103] ہمیں (عبداللہ) ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ہشام نے، انھوں نے (اپنی بیوی) فاطمہ (بنت منذر بن زبیر بن عوام) سے اور انھوں نے (اپنی دادی) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا، چنانچہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آئی اور وہ (ساتھ مسجد میں) نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا وہ (اس وقت) نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تو میں نے پوچھا: کوئی نشانی (ظاہر ہوئی) ہے؟ انھوں نے (اشارے سے) بتایا: ہاں، تو رسول

أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ.

(نماز میں) کھڑے تھے اور وہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا؟ اور (آگے) ہشام سے ابن نمیر کی (سابقہ) حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢١٠٥] ١٣-(...) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: لَا تَقُلْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ، وَلٰكِنْ قُلْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ.

[2105] عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سورج کے لیے کَسَفَ نہ کہو، بلکہ خَسَفَ کا لفظ استعمال کرو۔ (اردو میں دونوں کا معنیٰ ''گرہن'' ہی ہے۔)

فائدہ: عروہ کا یہ قول اپنی طرف سے ہے۔ احادیث میں سورج گرہن کے لیے کسوف اور خسوف دونوں لفظ آئے ہیں، اس لیے دونوں درست ہیں۔ البتہ چاند کے لیے قرآن مجید میں ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾ استعمال ہوا ہے۔ اس لیے عروہ کی بات سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔

[٢١٠٦] ١٤-(٩٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: فَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا، - قَالَتْ: تَعْنِي يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ - فَأَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ، فَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا، لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا أَتٰى لَمْ يَشْعُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكَعَ مَا حَدَّثَ أَنَّهُ رَكَعَ، مِنْ طُولِ الْقِيَامِ.

[2106] خالد بن حارث نے کہا: ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا:) مجھ سے منصور بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے اور انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دن نبی اکرم ﷺ تیزی سے (لپک کر) گئے۔ کہا: ان کی مراد اس دن سے تھی جس دن سورج کو گرہن لگا تھا۔ تو (جلدی میں) آپ نے ایک زنانہ قمیص اٹھا لی حتیٰ کہ پیچھے سے آپ کو آپ کی چادر لا کر دی گئی۔ آپ نے لوگوں کی امامت کرتے ہوئے انتہائی طویل قیام کیا، اگر کوئی ایسا انسان آتا جس کو یہ پتہ نہ ہوتا کہ آپ (قیام کے بعد) رکوع کر چکے ہیں تو اس قیام کی لمبائی کی بنا پر وہ کبھی نہ کہہ سکتا کہ آپ (ایک دفعہ) رکوع کر چکے ہیں۔

[٢١٠٧] ١٥-(...) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: قِيَامًا طَوِيلًا، يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَزَادَ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ أَسَنَّ مِنِّي، وَإِلَى الْأُخْرٰى هِيَ أَسْقَمُ مِنِّي.

[2107] یحییٰ اموی نے کہا: ہم سے ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔ (اس میں) انھوں نے کہا: (آپ نے) طویل قیام کیا، آپ قیام کرتے، پھر رکوع میں چلے جاتے۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا: میں (بیٹھنے کا ارادہ کرتی تو) ایسی عورت کو دیکھنے لگتی جو مجھ

سے بڑھ کر عمر رسیدہ ہوتی اور کسی دوسری کو دیکھتی جو مجھ سے زیادہ بیمار ہوتی (اور ان سے حوصلہ پا کر کھڑی رہتی۔)

[٢١٠٨] ١٦-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَفَزِعَ، فَأَخْطَأَ بِدِرْعٍ، حَتَّى أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَتْ: فَقَضَيْتُ حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا، فَقُمْتُ مَعَهُ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَجْلِسَ، ثُمَّ أَلْتَفِتُ إِلَى الْمَرْأَةِ الضَّعِيفَةِ، فَأَقُولُ هٰذِهِ أَضْعَفُ مِنِّي، فَأَقُومُ، فَرَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتَّى لَوْ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ، خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَرْكَعْ.

[2108] وہیب نے کہا: ہمیں منصور نے اپنی والدہ (صفیہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ جلدی سے لپکے (اور) غلطی سے زنانہ قمیص اٹھا لی حتیٰ کہ اس کے بعد (پیچھے سے) آپ کی چادر لا کر آپ کو دی گئی۔ کہا: میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوئی اور (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے) مسجد میں داخل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو قیام کی حالت میں دیکھا۔ میں بھی آپ کی اقتدا میں کھڑی ہو گئی۔ آپ نے بہت لمبا قیام کیا حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ میں بیٹھنا چاہتی تھی، پھر میں کسی کمزور عورت کی طرف متوجہ ہوتی اور (دل میں) کہتی: یہ تو مجھ سے بھی زیادہ کمزور ہے (اور کھڑی رہتی ہے،) پھر آپ نے رکوع کیا تو رکوع کو انتہائی لمبا کر دیا، پھر آپ نے (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو قیام کو بہت طول دیا یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی (اس حالت میں) آتا تو اسے خیال ہوتا کہ ابھی تک آپ نے رکوع نہیں کیا۔

[٢١٠٩] ١٧-(٩٠٧) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَدْرَ نَحْوِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ

[2109] حفص بن میسرہ نے کہا: زید بن اسلم نے مجھے عطاء بن یسار سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کی معیت میں لوگوں نے نماز پڑھی۔ آپ نے بہت طویل قیام کیا، سورۂ بقرہ کے بقدر، پھر آپ نے بہت طویل رکوع کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے

دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ فَقَالَ: «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَأَيْتُ النَّارَ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا: بِمَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ» قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے طویل قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کچھ کم تھا، پھر آپ نے طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا اور وہ اپنے سے پہلے والے قیام سے کم تھا، پھر آپ نے لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے کے رکوع سے کم تھا، پھر آپ نے سجدے کیے، پھر آپ نے سلام پھیرا تو سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، وہ کسی کی موت پر گرہن زدہ نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی زندگی کے سبب سے (انھیں گرہن لگتا ہے۔) جب تم (ان کو) اس طرح دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو (نماز پڑھو۔)'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنے کھڑے ہونے کی اس جگہ پر کوئی چیز لینے کی کوشش کی، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ رک گئے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے جنت دیکھی اور میں نے اس میں سے ایک گچھا لینا چاہا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے رہتے۔ (اور) میں نے جہنم دیکھی، میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے اہل جہنم کی اکثریت عورتوں کی دیکھی۔'' لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! (یہ) کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے کفر کی وجہ سے۔'' کہا گیا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''رفیق زندگی کا کفران (ناشکری) کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں، اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو، پھر وہ تم سے کسی دن کوئی (ناگوار) بات دیکھے تو کہہ دے گی: تم سے میں نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔''

[٢١١٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

[2110] امام مالک نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ اس (مذکورہ حدیث) کے مانند روایت کی، البتہ انھوں

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ.

نے (ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَفَفْتَ کے بجائے) ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ (پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ آگے بڑھنے سے باز رہے) کہا ہے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَالَ: إِنَّهُ رَكَعَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ) (التحفة ١٩٧)

باب:4-اس کا ذکر جس نے کہا کہ آپ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے

[٢١١١] ١٨-(٩٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ.

[2111] اسماعیل ابن علیہ نے سفیان سے، انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب سورج کو گرہن لگا تو آپ ﷺ نے چار سجدوں کے ساتھ آٹھ رکوع کیے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مانند روایت کی گئی ہے۔

[٢١١٢] ١٩-(٩٠٩) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى - عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ صَلّٰى فِي كُسُوفٍ، قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ قَالَ: وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا.

[2112] یحییٰ نے سفیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں حبیب نے طاوس سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے کسوف (کے دوران) میں نماز پڑھائی، قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر قراءت کی، پھر رکوع کیا، پھر سجدے کیے۔ کہا: دوسری (رکعت) بھی اسی طرح تھی۔

فائدہ: حبیب راوی کی یہ دونوں روایتیں مرجوح ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے غالباً اسی وجہ سے ان روایتوں کو آخر میں درج کیا ہے۔ بعض لوگ صلاۃ کسوف کی ہر رکعت میں چار رکوع تک کے قائل ہیں، مشہور دو رکوع ہیں۔

(المعجم ٥) - (بَابُ ذِكْرِ النِّدَاءِ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ») (التحفة ١٩٨)

باب:5-نماز کسوف کا اعلان اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (نماز جمع کرنے والی ہے) کے الفاظ سے کرنا

[٢١١٣] ٢٠-(٩١٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَبَرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نُودِيَ: «اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ» فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ، وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ، كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ.

[2113] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ (کے الفاظ کے ساتھ) اعلان کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سورج سے گرہن زائل کر دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے نہ کبھی ایسا رکوع کیا اور نہ کبھی ایسا سجدہ کیا ہے جو اس سے زیادہ لمبا ہو۔

[٢١١٤] ٢١-(٩١١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ، حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ».

[2114] ہشیم نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے اور ان دونوں کو انسانوں میں سے کسی کی موت کی بنا پر گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ کو پکارو یہاں تک کہ جو کچھ تمھارے (ساتھ ہوا) ہے وہ کھل جائے۔"

[٢١١٥] ٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيْسَ

[2115] معتمر نے اسماعیل سے، انھوں نے قیس سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورج اور چاند کو لوگوں میں سے کسی کے مرنے پر گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَقُومُوا فَصَلُّوا».

نشانیاں ہیں، لہٰذا جب تم اس (گرہن) کو دیکھو تو قیام کرو اور نماز پڑھو۔"

[٢١١٦] ٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَوَكِيعٍ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ: اِنْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ.

[2116] وکیع، ابواسامہ، ابن نمیر، جریر، سفیان اور مروان سب نے اسماعیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، سفیان اور وکیع کی روایت میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے دن سورج کو گرہن لگا تو لوگوں نے کہا: سورج کو ابراہیم علیہ السلام کی وفات کی بنا پر گرہن لگا ہے۔

[٢١١٧] ٢٤-(٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ فَزِعًا يَّخْشٰى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوعٍ وَّسُجُودٍ، مَّا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ، لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ» وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْعَلَاءِ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ: «يُخَوِّفُ عِبَادَهُ».

[2117] ابوعامر اشعری عبداللہ بن برّاد اور محمد بن علاء نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے برید سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوبردہ سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ تیزی سے اٹھے، آپ کو خوف لاحق ہوا کہ مبادا قیامت (آ گئی) ہو، یہاں تک کہ آپ مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ کھڑے ہوئے بہت طویل قیام، رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔ میں نے کبھی آپ کو نہیں دیکھا تھا کہ کسی نماز میں (آپ نے) ایسا کیا ہو، پھر آپ نے فرمایا: "یہی نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، یہ کسی کی موت یا زندگی کی بنا پر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ ان کو بھیجتا ہے تاکہ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو (قیامت سے) خوف دلائے، اس لیے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو جلد از جلد اس کے ذکر، دعا اور استغفار کی طرف لپکو۔" ابن علاء کی روایت میں (خَسَفَتِ الشَّمْسُ کے بجائے) كَسَفَتِ الشَّمْسُ (سورج کو گرہن لگا) کے الفاظ

ہیں (معنی ایک ہی ہے) اور انھوں نے (يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے کے بجائے) يُخَوِّفُ عِبَادَهُ (اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے) کہا۔

[٢١١٨] ٢٥-(٩١٣) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَرْمِي بِأَسْهُمِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهُنَّ وَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا يَحْدُثُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي انْكِسَافِ الشَّمْسِ، الْيَوْمَ. فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ، حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ، فَقَرَأَ سُورَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

[2118] بشر بن مفضل نے کہا: جریری نے ہمیں ابوعلاء حیان بن عمیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اپنے تیروں کے ذریعے سے تیر اندازی کر رہا تھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا، تو نے ان کو پھینکا اور (دل میں) کہا کہ میں آج ہر صورت دیکھوں گا کہ سورج گرہن میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ میں آپ کے پاس پہنچا تو (دیکھا کہ) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، (اللہ کو) پکار رہے تھے، اس کی بڑائی بیان کر رہے تھے، اس کی حمد وثنا کر رہے تھے اور لا الہ الا اللہ کا ورد فرما رہے تھے یہاں تک کہ سورج سے گرہن ہٹا دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے (ہر رکعت میں) دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں ادا کیں۔

[٢١١٩] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي بِأَسْهُمٍ لِّي بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ، رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ، وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو، حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ: فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا، قَرَأَ

[2119] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے جریری سے، انھوں نے حیان بن عمیر سے اور انھوں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ ؓ سے روایت کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک دن مدینہ میں اپنے تیروں سے نشانے لگا رہا تھا کہ اچانک سورج کو گرہن لگ گیا، اس پر میں نے انھیں (تیروں کو) پھینکا اور (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور دیکھوں گا کہ سورج کے گرہن کے اس وقت میں رسول اللہ ﷺ پر کیا نئی کیفیت طاری ہوئی ہے۔ کہا: میں آپ کے پاس آیا، آپ نماز میں کھڑے تھے، دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر آپ نے تسبیح، حمد وثنا، لا الہ الا اللہ اور اللہ کی بڑائی کا ورد اور

سُورَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

دعا مانگنی شروع کر دی یہاں تک کہ سورج کا گرہن چھٹ گیا، کہا: اور جب سورج کا گرہن چھٹ گیا تو آپ ﷺ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعت نماز ادا کی۔

فائدہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو جو عمل کرتے دیکھا انھوں نے اس کو بیان کیا۔ اس میں سورج گرہن ختم ہونے تک نماز کے دوران میں تسلسل سے کیے جانے والے اعمال: تسبیح، تکبیر، تحمید، ثنا، تہلیل وغیرہ کا تذکرہ کیا اور بعد میں اجمالاً ذکر کیا کہ اس طرح آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ بیان کا انداز ایسا ہے۔ ان کا مقصد یہ کہنا نہیں کہ سورج گرہن ختم ہونے کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ باقی تمام صحابہ کے بیان سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔

[٢١٢٠] ٢٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَتَرَمّٰى بِأَسْهُمٍ لِّي عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا .

[2120] سالم بن نوح نے کہا: ہمیں جریری نے حیان بن عمیر سے خبر دی اور انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں باہر نکل کر اپنے تیروں سے نشانہ بازی کی مشق کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا، پھر (سالم بن نوح نے) ان دونوں (بشر اور عبدالاعلیٰ) کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٢١٢١] ٢٨-(٩١٤) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا» .

[2121] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ خبر سنایا کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''یقیناً سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں، جب تم انھیں (اس طرح) دیکھو تو نماز پڑھو۔''

[٢١٢٢] ٢٩-(٩١٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَّهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ

[2122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا، اسی دن جب ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

قَالَ: قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ - سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتّٰى تَنْكَشِفَ».

ہیں، ان کو نہ کسی کی موت سے گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کی زندگی سے۔ اس لیے جب تم ان کو (گرہن لگا) دیکھو تو اللہ کو پکارو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ گرہن زائل ہو جائے۔‘‘

کتاب الجنائز کا تعارف

دنیا میں انسانی زندگی کے ہر مرحلے کی طرح آخری مرحلے کے لیے بھی اسلام انتہائی عمدہ رہنمائی عطا کرتا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ یہ مراحل باوقار، عمدہ اور حرمتِ انسانی کے لیے شایانِ شان طریقے سے ادا ہوں۔ جو مومن رخصت ہو رہا ہے، اسے محبت اور احترام سے اللہ کی رحمت کے سائے میں روانہ کیا جائے۔ وہ اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی ''لا الہ الا اللہ'' کی گواہی دیتا ہوا جائے۔ پھر جب روح چلی جائے تو جسم کو بھی پاکیزگی کے عالم میں خوشبوؤں میں بسا کر، دعاؤں کے سائے میں اسی زمین کی گود کے سپرد کیا جائے جس سے اس جسم کی تخلیق ہوئی تھی۔ ساتھ چلنے والے ایسا کوئی کام نہ کریں جو جانے والے یا خود ان کے اپنے شایانِ شان نہ ہو۔ اس کی اچھی یادوں کو دہرائیں، اس کی خوبیاں بیان کریں، مرنے کے بعد دوسرے انسانوں کے سامنے جھوٹے تکبر، غرور، برتری اور ریاکاری کا کوئی مظاہرہ سامنے نہ آئے اور غم واندوہ کے مناسب وقفے کے بعد پسماندگان باوقار طریقے سے اپنے فرائضِ منصبی کی ادائیگی میں مصروف ہو جائیں۔ جہاں جانے والا گیا ہے، وہیں کے سفر کی تیاری کریں۔ زندگی میں ان کے ٹھکانوں کی زیارت کر کے ان کے لیے دعائیں کی جائیں اور اپنی منزل کی یاد تازہ رکھی جائے۔ دنیا کے کسی مذہب نے موت کے سفر کے لیے ایسے بامقصد، خوبصورت اور سادگی سے معمور طریقوں کی تعلیم نہیں دی۔ اسلام کے سکھائے ہوئے طریقے ہر اعتبار سے متوازن، آسان اور باوقار ہیں۔ انسانی جثّے کو نہ تو درندوں اور پرندوں کے لیے کھلا چھوڑنے کی اجازت ہے، نہ دوبارہ عناصرِ فطرت کا حصہ بنانے کے لیے ظالمانہ طریقے سے آگ میں بھسم کرنے کی ضرورت ہے، نہ فراعنہ کی طرح مرے ہوئے کی لاش کے ساتھ ہزاروں معصوم انسانوں کو قتل کر کے بطور خدم وحشم ہمراہ بھیجنے کی گنجائش ہے، نہ لاکھوں انسانوں کو مجبور کر کے قبروں کے لیے اہرام یا زمین دوز محلات تعمیر کرنے کا کوئی تصور ہے اور نہ دنیا بھر کے خزانوں کو لاشوں کے ساتھ زمین دوز کرنے کا۔ اسلام نے اس حوالے سے بہت بڑی حقیقت کو بہت سادہ انداز میں سمجھا دیا ہے: ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○﴾ ''اسی (مٹی) سے ہم نے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں تمھیں لوٹائیں گے اور اسی سے تمھیں ایک اور بار نکالیں گے۔'' (طٰہٰ 55:20) امام مسلم رحمہ اللہ نے کتاب الجنائز میں، جانے والے (قریب المرگ) کو کلمے کی تلقین، اس کی عیادت اور اس کے لیے آسانیوں سے آغاز کیا ہے۔ پھر صدمے کو برداشت کرنے کے طریقے، صبر وبرداشت، نالہ وشیون اور شور وغوغا سے پرہیز کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات تفصیل سے بیان کی ہیں۔ پھر میت کے غسل، خوشبو لگانے اور تکفین کا ذکر ہے، پھر نماز جنازہ کے حوالے سے مفصل رہنمائی ہے۔ جو جنازہ نہ پڑھ سکے اس کے لیے قبر پر جنازہ پڑھنے کا موقع موجود ہے۔ میت اور قبر کے احترام کو ملحوظ رکھنے کے لیے مفصل ہدایات ہیں، پھر قبر بنانے اور بعد از تدفین قبروں پر جا کر فوت ہونے والوں کے لیے دعائیں کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ الغرض دنیوی زندگی کے آخری مرحلے کا کوئی پہلو تشنہ باقی نہیں چھوڑا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

١١ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ) (التحفة ١)

باب:1- مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا

[٢١٢٣] ١-(٩١٦) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ بِشْرٍ. قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

[2123] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں عمارہ بن غزیہ نے یحییٰ بن عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مرنے والے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔''

[٢١٢٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، جَمِيعًا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2124] عبدالعزیز دراوردی اور سلیمان بن بلال نے اسی (مذکورہ بالا) سند سے (یہی) حدیث بیان کی۔

[٢١٢٥] ٢-(٩١٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ».

[2125] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے مرنے والے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ؟)

(التحفة ٢)

[٢١٢٦] ٣-(٩١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ! أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا - إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا».

قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوسَلَمَةَ قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا، فَأَخْلَفَ اللهُ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ.

قَالَتْ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاطِبَ ابْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ يَخْطُبُنِي لَهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ لِي بِنْتًا وَّأَنَا غَيُورٌ فَقَالَ: «أَمَّا ابْنَتُهَا فَنَدْعُو اللهَ أَنْ يُّغْنِيَهَا عَنْهَا، وَأَدْعُو اللهَ أَنْ يَّذْهَبَ بِالْغَيْرَةِ».

باب:2- مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

[2126] اسماعیل بن جعفر نے کہا: مجھے سعد بن سعید نے عمر بن کثیر بن افلح سے خبر دی، انھوں نے (عمر) ابن سفینہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی مسلمان نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ (وہی کچھ) کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے: ''یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور مجھے (اس کا) اس سے بہتر بدل عطا فرما'' مگر اللہ تعالیٰ اسے اس (ضائع شدہ چیز) کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔''

(ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب (میرے خاوند) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا: کون سا مسلمان ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر (ہوسکتا) ہے! وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں نے وہ (کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں اس کا بدل عطا فرما دیا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے نکاح کا پیغام دیتے ہوئے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بھیجا تو میں نے کہا: میری ایک بیٹی ہے اور میں بہت غیرت کرنے والی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی بیٹی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کو اس (ام سلمہ) سے بے نیاز کر دے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ (بے جا) غیرت کو (اس سے) ہٹا دے۔''

[٢١٢٧] ٤-(....) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ! أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا - إِلَّا أَجَرَهُ اللهُ فِي مُصِيبَتِهِ، وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا».

[2127] ابواسامہ نے سعد بن سعید سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن کثیر بن افلح نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے ابن سفینہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بندہ نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ کہے: بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر دے اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما، مگر اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر دیتا ہے اور اسے اس کا بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔''

قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ كَمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخْلَفَ اللهُ لِي خَيْرًا مِّنْهُ، رَسُولَ اللهِ ﷺ.

(حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: تو جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، میں نے اسی طرح کہا جس طرح نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا تو اللہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ان سے بہتر بدل عطا فرما دیا۔

[٢١٢٨] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ. وَزَادَ: قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوسَلَمَةَ قُلْتُ: مَنْ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ ثُمَّ عَزَمَ اللهُ لِي فَقُلْتُهَا. قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ.

[2128] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سعد بن سعید نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن کثیر نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ابن سفینہ سے خبر دی اور انھوں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... (آگے) ابواسامہ کی حدیث کے مانند (حدیث بیان کی) اور یہ اضافہ کیا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے (دل میں) کہا: رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ارادے کو پختہ کر دیا تو میں نے وہی (کلمات) کہے۔کہا: اس کے بعد میری رسول اللہ ﷺ سے شادی ہو گئی۔

(المعجم ٣) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَرِيضِ وَالْمَيِّتِ) (التحفة ٣)

[٢١٢٩] ٦-(٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوسَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: «قُولِي: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً». قَالَتْ: فَقُلْتُ، فَأَعْقَبَنِيَ اللهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّي مِنْهُ، مُحَمَّدًا ﷺ.

باب:3-مریض اور میت کے پاس کیا کہا جائے؟

[2129] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مریض یا مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلائی کی بات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' کہا: جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم (یہ کلمات) کہو: اے اللہ! مجھے اور اس کو معاف فرما اور اس کے بعد مجھے اس کا بہترین بدل عطا فرما۔'' کہا: میں نے (یہ کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بعد وہ دے دیے جو میرے لیے ان سے بہتر ہیں، یعنی محمد ﷺ۔

(المعجم ٤) - (بَابٌ: فِي إِغْمَاضِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ، إِذَا حُضِرَ) (التحفة ٤)

[٢١٣٠] ٧-(٩٢٠) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ». فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». ثُمَّ قَالَ:

باب:4-میت کی آنکھیں بند کرنا اور جب (موت کا) وقت آجائے تو اس کے لیے دعا کرنا

[2130] ابواسحاق فزاری نے خالد حذاء سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے قبیصہ بن ذویب سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو آپ نے انھیں بند کر دیا، پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔'' اس پر ان کے گھر کے کچھ لوگ چلا کر رونے لگے تو آپ نے فرمایا: ''تم اپنے لیے بھلائی کے علاوہ اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' پھر آپ نے

«اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ! وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ»

فرمایا: ''اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں تو اس کا جانشین بن اور اے جہانوں کے پالنے والے! ہمیں اور اس کو بخش دے، اس کے لیے اس کی قبر میں کشادگی پیدا فرما اور اس کے لیے اس (قبر) میں روشنی کر دے۔''

[٢١٣١] ٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ». وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ» وَلَمْ يَقُلْ: «اِفْسَحْ لَهُ». وَزَادَ: قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ: وَدَعْوَةٌ أُخْرٰى سَابِعَةٌ نَسِيتُهَا.

[2131] عبیداللہ بن حسن نے کہا: ہمیں خالد حذاء نے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی، اس کے سوا کہ انھوں نے (وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ کے بجائے) وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ (جو کچھ اس نے چھوڑا ہے، یعنی اہل و مال، اس میں اس کا جانشین بن) کہا، اور انھوں نے اَللّٰهُمَّ! أَوْسِعْ لَهُ فِي قَبْرِهِ (اے اللہ! اس کے لیے اس کی قبر میں وسعت پیدا فرما) کہا اور اِفْسَحْ لَهُ (اس کے لیے کشادگی پیدا فرما) نہیں کہا اور (عبیداللہ نے) یہ زائد بیان کیا کہ خالد حذاء نے کہا: ایک اور ساتویں دعا کی جسے میں بھول گیا۔

(المعجم ٥) - (بَابٌ: فِي شُخُوصِ بَصَرِ الْمَيِّتِ يَتْبَعُ نَفْسَهُ) (التحفة ٥)

باب:5-میت کی آنکھوں کا اس کی روح کا تعاقب کرتے ہوئے اوپر اٹھ جانا

[٢١٣٢] ٩-(٩٢١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَوُا الْإِنْسَانَ إِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُهُ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «فَذٰلِكَ حِينَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ».

[2132] ابن جریج نے علاء بن یعقوب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے میرے والد نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم انسان کو دیکھتے نہیں کہ جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی نظر اٹھ جاتی ہے؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی نظر اس کی روح کا پیچھا کرتی ہے۔''

[٢١٣٣] حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

[2133] عبدالعزیز دراوردی نے (بھی) علاء سے اسی

عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت بیان کی۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ)

(التحفة ٦)

باب:6- میت پر رونا

[٢١٣٤] ١٠-(٩٢٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيبٌ وَّفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ، لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ، فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ، إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ؟» مَرَّتَيْنِ، فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ.

[2134] حضرت ام سلمہ ؓ نے فرمایا: جب ابوسلمہ ؓ فوت ہوئے، میں نے (دل میں) کہا: پردیسی، پردیس میں (فوت ہوگیا) میں اس پر ایسا روؤں گی کہ اس کا خوب چرچا ہوگا، چنانچہ میں نے اس پر رونے کی تیاری کر لی کہ اچانک بالائی علاقے سے ایک عورت آئی، وہ (رونے میں) میرا ساتھ دینا چاہتی تھی کہ اسے سامنے سے رسول اللہ ﷺ مل گئے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم شیطان کو اس گھر میں (دوبارہ) داخل کرنا چاہتی ہو جہاں سے اللہ نے اس کو نکال دیا ہے؟'' دو بار (آپ نے یہ کلمات کہے) تو میں رونے سے رک گئی اور نہ روئی۔

[٢١٣٥] ١١-(٩٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِحْدٰى بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ، وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًّا لَّهَا - أَوِ ابْنًا لَّهَا - فِي الْمَوْتِ. فَقَالَ لِلرَّسُولِ: «اِرْجِعْ إِلَيْهَا، فَأَخْبِرْهَا: أَنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَعَادَ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّهَا، قَالَ:

[2135] حماد بن زید نے عاصم احول سے، انھوں نے ابوعثمان نہدی سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کی بیٹیوں میں سے ایک نے آپ کو بلاتے ہوئے اور اطلاع دیتے ہوئے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا بچہ ـــ یا اس کا بیٹا ـــ موت (کے عالم) میں ہے۔ اس پر آپ نے پیام لانے والے سے فرمایا: ''ان کے پاس واپس جا کر ان کو بتاؤ کہ اللہ ہی کا ہے جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا تھا اور اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ اور ان کو بتا دو کہ وہ صبر کریں اور اجر وثواب کی طلبگار رہیں۔'' پیام رساں دوبارہ آیا اور کہا: انھوں نے

فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمْ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنَّةٍ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ، جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ».

(آپ کو) قسم دی ہے کہ آپ ان کے پاس ضرور تشریف لائیں۔ کہا: اس پر نبی اکرم ﷺ اٹھے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، آپ کے سامنے بچے کو پیش کیا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا، (جسم اس طرح مضطرب تھا) جیسے اس کی جان پرانے مشکیزے میں ہو۔ تو آپ کی آنکھیں بہ پڑیں، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔"

[٢١٣٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ، جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ حَمَّادٍ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ.

[2136] ابن فضیل اور ابو معاویہ ہر ایک نے عاصم احول سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی، البتہ حماد کی حدیث زیادہ مکمل اور زیادہ لمبی ہے۔

[٢١٣٧] ١٢-(٩٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشِيَّةٍ فَقَالَ: «أَقَدْ قَضَى؟» قَالُوا: لَا، يَارَسُولَ اللهِ! فَبَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا

[2137] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنی بیماری میں مبتلا ہوئے تو رسول اللہ ﷺ عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ جب آپ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انھیں غشی کی حالت میں پایا، آپ نے پوچھا: "کیا انھوں نے اپنی مدت پوری کر لی (وفات پا گئے ہیں)؟" لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نہیں۔ رسول اللہ ﷺ رو پڑے، جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے دیکھا تو انھوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: "کیا تم سنو گے نہیں کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر سزا نہیں دیتا بلکہ اس۔۔ آپ نے اپنی

بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ».

زبان مبارک کی طرف اشارہ کیا ۔ کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔"

(المعجم ٧) - (بَابٌ: فِي عِيَادَةِ الْمَرْضٰى) (التحفة ٧)

باب:7- بیماروں کی عیادت کرنا

[٢١٣٨] ١٣-(٩٢٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ يَعْنِي ابْنَ غَزِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَخَا الْأَنْصَارِ! كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ؟» فَقَالَ: صَالِحٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ؟» فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، وَنَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَّلَا خِفَافٌ وَّلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ، نَّمْشِي فِي تِلْكَ السِّبَاخِ حَتّٰى جِئْنَاهُ، فَاسْتَأْخَرَ قَوْمُهُ مِنْ حَوْلِهِ، حَتّٰى دَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ الَّذِينَ مَعَهُ.

[2138] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی آیا، اس نے آپ کو سلام کہا اور پھر وہ انصاری پشت پھیر کر چل دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے انصار کے بھائی (انصاری)! میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟" اس نے عرض کی: وہ اچھا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون اس کی عیادت کرے گا؟" پھر آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم دس سے زائد لوگ تھے، ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے، نہ ٹوپیاں اور نہ قمیصیں ہی۔ ہم اس شور یلی زمین پر چلتے ہوئے ان کے پاس پہنچ گئے، ان کی قوم کے لوگ ان کے اردگرد سے پیچھے ہٹ گئے حتی کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ جو آپ کے ساتھ تھے، (ان کے) قریب ہو گئے۔

(المعجم ٨) - (بَابٌ: فِي الصَّبْرِ عَلَى الْمُصِيبَةِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى) (التحفة ٨)

باب:8- مصیبت میں صبر پہلے صدمے کے وقت ہے

[٢١٣٩] ١٤-(٩٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ

[2139] محمد یعنی جعفر (الصادق) کے فرزند نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے ثابت سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صبر پہلے صدمے کے وقت ہے۔ (اس

الْأُولَى».

کے بعد تو انسان غم کو آہستہ آہستہ برداشت کرنے لگتا ہے۔)''

[٢١٤٠] ١٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَّهَا، فَقَالَ لَهَا: «اِتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي» فَقَالَتْ: وَمَا تُبَالِي بِمُصِيبَتِي؟ فَلَمَّا ذَهَبَ، قِيلَ لَهَا: إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ، فَأَتَتْ بَابَهُ، فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ» أَوْ قَالَ: «عِنْدَ أَوَّلِ الصَّدْمَةِ».

[2140] عثمان بن عمر نے کہا: ہمیں شعبہ نے ثابت بنانی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس آئے جو اپنے بچے (کی موت) پر رو رہی تھی تو آپ نے اس سے فرمایا: ''اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔'' اس نے کہا: آپ کو میری مصیبت کی کیا پروا؟ جب آپ چلے گئے تو اس کو بتایا گیا کہ وہ (تمھیں صبر کی تلقین کرنے والے) اللہ کے رسول تھے تو اس عورت پر موت جیسی کیفیت طاری ہوگئی، وہ آپ کے دروازے پر آئی تو اس نے آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے (اس وقت) آپ کو نہیں پہچانا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ''(حقیقی) صبر پہلے صدمے یا صدمے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔''

[٢١٤١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالُوا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، بِقِصَّتِهِ. وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ.

[2141] خالد بن حارث، عبدالملک بن عمرو اور عبدالصمد سب نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ عثمان بن عمر کے سنائے گئے واقعے کے مطابق اس کی حدیث کی طرح حدیث سنائی۔ اور عبدالصمد کی حدیث میں (یہ جملہ) ہے: نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس (بیٹھی ہوئی) ایک عورت کے پاس سے گزرے۔

(المعجم ٩) - (بَابُ الْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ) (التحفة ٩)

باب:9- میت کے گھر والوں کے رونے پر اسے عذاب دیا جاتا ہے

[٢١٤٢] ١٦-(٩٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا

[2142] نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کی حالت) پر

عَنِ ابْنِ بِشْرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: مَهْلًا يَا بُنَيَّةُ! أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؟».

رونے لگیں تو انھوں نے کہا: اے میری پیاری بیٹی! رک جاؤ، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''میت کو اس پر اس کے گھر والوں کی آہ و بکا سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

[٢١٤٣] ١٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[2143] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ کو سعید بن مسیّب سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''میت کو اس کی قبر میں اس پر کیے جانے والے نوحے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

[٢١٤٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[2144] سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کی قبر میں اس پر کیے جانے والے نوحے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

[٢١٤٥] ١٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَصِيحَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟.

[2145] ابو صالح نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا وہ بے ہوش ہو گئے، تب ان پر بلند آواز سے چیخ و پکار کی گئی۔ جب ان کو افاقہ ہوا تو انھوں نے کہا: کیا تم لوگ جانتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو زندہ کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے؟''

[٢١٤٦] ١٩-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ، جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَاأَخَاهُ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:

[2146] (ابواسحاق) شیبانی نے ابو بردہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا: ہائے میرا بھائی!

يَاصُهَيْبُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟. [انظر: ٢١٤٩ ت: ٩٢٧]

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: صہیب! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زندہ کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے؟''

[٢١٤٧] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ أَبُو يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ أَقْبَلَ صُهَيْبٌ مِّنْ مَّنْزِلِهِ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ، فَقَامَ بِحِيَالِهِ يَبْكِي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: عَلَامَ تَبْكِي؟ أَعَلَيَّ تَبْكِي؟ قَالَ: إِي، وَاللهِ! لَعَلَيْكَ أَبْكِي يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ: وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يُّبْكٰى عَلَيْهِ يُعَذَّبُ».

[2147] عبدالملک بن عمیر نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے اور انھوں نے (اپنے والد) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیب رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے آئے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اندر داخل ہوئے اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر رونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیوں رو رہے ہو؟ کیا مجھ پر رو رہے ہو؟ کہا: اللہ کی قسم! ہاں، امیر المومنین! آپ ہی پر رو رہا ہوں۔ تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں خوب علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''جس پر آہ و بکا کی جائے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔''

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: إِنَّمَا كَانَ أُولٰئِكَ الْيَهُودَ.

(عبدالملک بن عمیر نے) کہا: میں نے یہ حدیث موسیٰ بن طلحہ کے سامنے بیان کی تو انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں (یہ) یہودیوں کا معاملہ تھا۔ (دیکھیے حدیث: 2153)

[٢١٤٨] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لَمَّا طُعِنَ، عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ: يَا حَفْصَةُ! أَمَا سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟» وَعَوَّلَ عَلَيْهِ صُهَيْبٌ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَمَا عَلِمْتَ «أَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ»؟.

[2148] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر واویلا کیا، انھوں نے کہا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس پر واویلا کیا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور (اسی طرح) صہیب رضی اللہ عنہ نے بھی واویلا کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! کیا تمھیں علم نہیں: ''جس پر واویلا کیا جائے، اس کو عذاب دیا جاتا ہے؟''

[٢١٤٩] ٢٢-(٩٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ

[2149] ایوب نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانٍ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدٌ، فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا، فَإِذَا صَوْتٌ مِّنَ الدَّارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ - كَأَنَّهُ يَعْرِضُ عَلٰى عَمْرٍو أَنْ يَّقُومَ فَيَنْهَاهُمْ- سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ» قَالَ: فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللهِ مُرْسَلَةً. [انظر: ٢١٥٠ ت: ٩٢٨]

ہوا تھا، ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے کا انتظار کر رہے تھے جبکہ عمرو بن عثمان بھی ان کے پاس تھے۔ اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے، انھیں لے کر آنے والا ایک آدمی لایا، میرے خیال میں اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹھنے کی جگہ کے بارے میں بتایا تو وہ آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے، میں ان دونوں کے درمیان میں تھا، اچانک گھر (کے اندر) سے (رونے کی) آواز آئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ـــ اور ایسا لگتا تھا وہ عمرو (بن عثمان) کو اشارہ کر رہے ہیں کہ وہ اٹھیں اور ان کو روکیں ـــ کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلاشبہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلا شرط وقید (یعنی ہر طرح کے رونے کے حوالے سے) بیان کیا۔

(٩٢٧) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَّازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ لِي: اِذْهَبْ فَاعْلَمْ لِي مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ، مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ قَالَ: مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا، فَقُلْتُ: إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ، قَالَ: وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ - وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ: مُرْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا - فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَاأَخَاهُ! وَاصَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ تَعْلَمْ، أَوْ لَمْ تَسْمَعْ - قَالَ أَيُّوبُ: أَوْ

اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے حتی کہ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے ایک آدمی کو درخت کے سائے میں پڑاؤ ڈالے دیکھا، انھوں نے مجھ سے کہا: جاؤ اور میرے لیے پتہ کرو کہ وہ کون آدمی ہے۔ میں گیا تو دیکھا وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے پاس واپس آیا اور کہا: آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کے لیے پتہ کروں کہ وہ کون شخص ہیں تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے کہا: (جاؤ اور ان کو حکم (پہنچا) دو کہ وہ ہمارے ساتھ (قافلے میں) آ جائیں۔ میں نے کہا: ان کے ساتھ ان کے گھر والے ہیں۔ انھوں نے کہا: چاہے ان کے ساتھ ان کے گھر والے (بھی) ہیں، (شامل ہو جائیں۔) ـــ بسا اوقات ایوب نے (بس یہاں تک کہا): ان سے کہو کہ وہ ہمارے ساتھ (قافلے میں) شامل

قَالَ: أَوَ لَمْ تَعْلَمْ، أَوَ لَمْ تَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ». [راجع: ٢١٤٦]

ہو جائیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ امیرالمومنین زخمی کر دیے گئے، صہیب رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے آئے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمھیں معلوم نہیں یا (کہا:) تم نے سنا نہیں۔ ایوب نے کہا: یا انھوں نے (اس کے بجائے) أَوَلَمْ تَعْلَمْ، أَوَلَمْ تَسْمَعْ ''کیا تمھیں پتہ نہیں اور تم نے سنا نہیں'' کے الفاظ کہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے بعض (طرح کے) رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

قَالَ: فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً، وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ: بِبَعْضِ.

(ابن ابی ملیکہ نے) کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس (رونے کے لفظ) کو بلا قید بیان کیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (لفظ) بعض (کی قید) کے ساتھ کہا تھا۔

(٩٢٩) فَقُمْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَحَدَّثْتُهَا بِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَالَتْ: لَا، وَاللهِ! مَا قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَطُّ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ» وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُهُ اللهُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا، وَإِنَّ اللهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى، ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾» [فاطر ١٨].

میں (ابن ابی ملیکہ) اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو کہا تھا ان کو بتایا، انھوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میت کو کسی ایک کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اضافہ کر دیتا ہے۔ (کیونکہ کافروں نے اپنی اولاد کو بلند آواز سے رونا سکھایا ہوتا ہے، رہا بغیر آواز کے رونا تو اس کی ذمہ داری رونے والے پر نہیں کیونکہ) بے شک اللہ ہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا۔'' ''اور بوجھ اٹھانے والی کوئی جان کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' (آواز کے بغیر محض آنسوؤں سے رونے کا نہ رونے والے کو گناہ ہے نہ اس کے بڑوں کو کیونکہ وہ بھی اس کے ذمہ دار نہیں۔)

قَالَ أَيُّوبُ: قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُونِّي عَنْ

ایوب نے کہا: ابن ابی ملیکہ نے کہا: مجھ سے قاسم بن محمد نے بیان کیا، انھوں نے کہا: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات پہنچی تو انھوں نے کہا: تم

غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ، وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِىءُ. [انظر: ٢١٥٠ ت ٩٢٩]

مجھے ایسے دو افراد کی حدیث بیان کرتے ہو جو نہ (خود) جھوٹ بولنے والے ہیں اور نہ جھٹلائے جانے والے ہیں لیکن (بعض اوقات) سماع (سننا) غلط ہو جاتا ہے (کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اور سیاق میں یہ بات کی تھی۔ دیکھیے حدیث:2153-2156)

[٢١٥٠] ٢٣-(٩٢٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ قَالَ: فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، قَالَ: فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِي فَقَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». [راجع: ٢١٤٩ ت: ٩٢٨]

[2150] ابن جریج نے کہا: مجھے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی، انھوں نے کہا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی مکہ میں فوت ہو گئی تو ہم ان کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی تشریف لائے۔ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا۔ میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا، پھر دوسرا آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان سے اور وہ ان کے روبرو بیٹھے ہوئے تھے، کہا: تم رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

(٩٢٧) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ: إِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ؟ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أُدْعُهُ لِي، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: إِرْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا أَنْ أُصِيبَ عُمَرُ، دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَاأَخَاهُ! وَاصَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعض (بعض طرح کے رونے سے) کہا کرتے تھے، پھر انھوں نے (مکمل) حدیث بیان کی، کہا: میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے لوٹا حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء پر پہنچے تو اچانک انھیں درخت کے سائے تلے کچھ اونٹ سوار دکھائی دیے، انھوں نے کہا: جا کر دیکھو یہ اونٹ سوار کون ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے (آ کر) انھیں بتایا تو انھوں نے کہا: انھیں میرے پاس بلاؤ۔ میں لوٹ کر صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا: چلیے، امیر المومنین کے ساتھ ہو جائیے۔ اس کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کر دیے گئے تو صہیب رضی اللہ عنہ

ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

[انظر: ٢١٤٩ ت: ٩٢٧]

روتے ہوئے اندر آئے، وہ کہہ رہے تھے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صہیب! کیا تم مجھ پر رو رہے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے بعض (طرح کے) رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

(٩٢٩) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، لَا وَاللهِ! مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَحَدٍ» وَّلٰكِنْ قَالَ: «إِنَّ اللهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَحَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾[فاطر:١٨]. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو میں نے یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی، انھوں نے کہا: اللہ عمر پر رحم فرمائے! اللہ کی قسم! نہیں، رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے۔'' کہا: اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اور تمھارے لیے قرآن کافی ہے (جس میں یہ ہے:) ''اور بوجھ اٹھانے والی کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔'' اس کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللهِ! مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ. [راجع: ٢١٤٩ ت: ٩٢٩]

ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (جواب میں) کچھ نہیں کہا۔

[٢١٥١] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةِ أُمِّ أَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَنُصَّ رَفْعَ الْحَدِيثِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَمَا نَصَّهُ أَيُّوبُ وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَّحَدِيثُهُمَا أَتَمُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرٍو.

[2151] عمرو (بن دینار) نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُمِّ اَبان کے جنازے میں (حاضر) تھے...... اور (مذکورہ) حدیث بیان کی۔ انھوں (عمرو) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (آگے) نبی ﷺ سے روایت مرفوع ہونے کی صراحت نہیں کی، جس طرح ایوب اور ابن جریج نے اس کی صراحت کی ہے اور ان دونوں کی حدیث عمرو کی حدیث سے زیادہ مکمل ہے۔

[٢١٥٢] ٢٤-(٩٣٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عُمَرُ

[2152] سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو زندہ کے رونے

ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ».

سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

[٢١٥٣] ٢٥-(٩٣١) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَحْفَظْ، إِنَّمَا مَرَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، وَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «أَنْتُمْ تَبْكُونَ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ».

[2153] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا روایت کردہ قول بیان کیا گیا: "میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔" تو انھوں نے کہا: اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! انھوں نے ایک چیز کو سنا لیکن (پوری طرح) محفوظ نہ رکھا۔ (امر واقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور وہ لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا: "تم رو رہے ہو اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔"

[٢١٥٤] ٢٦-(٩٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». فَقَالَتْ: وَهِلَ، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ أَوْ بِذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ الْآنَ». وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلِيبِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَّفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَّا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ»، وَقَدْ وَهِلَ، إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ» ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ٨٠]. ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ [فاطر: ٢٢].

يَقُولُ: حِينَ تَبَوَّؤُوا مَقَاعِدَهُمْ مِّنَ النَّارِ.

[2154] ابواسامہ نے ہشام سے اور انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس بات کا ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً یہ بیان کرتے ہیں: "میت کو اس کی قبر میں اس پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔" انھوں نے کہا: وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھول گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: "اس (مرنے والے) کو اس کی غلطی یا گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اب اسی وقت اس پر رو رہے ہیں۔" اور یہ (بھول) ان (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کی اس روایت کے مانند ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن اس کنویں (کے کنارے) پر کھڑے ہوئے جس میں بدر میں قتل ہونے والے مشرکوں کی لاشیں تھیں تو آپ نے ان سے جو کہنا تھا، کہا (اور فرمایا: "اب) جو میں کہہ رہا ہوں وہ اس کو بخوبی سن رہے ہیں۔" حالانکہ (اس بات میں بھی) وہ بھول گئے، آپ نے تو فرمایا

تھا: ''یہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ میں ان سے (دنیا میں) جو کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔'' پھر انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے (یہ آیتیں پڑھیں): ''اور بے شک تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔'' ''اور تو ہرگز انھیں سنانے والا نہیں جو قبروں میں ہیں۔'' (گویا) آپ یہ کہہ رہے ہیں: جبکہ وہ آگ میں اپنے ٹھکانے بنا چکے ہیں۔ (اور وہ اچھی طرح جان چکے ہیں کہ جو ان سے کہا گیا تھا وہی سچ ہے، یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما ان دو روایتوں کا اصل بیان محفوظ نہیں رکھ سکے۔)

[٢١٥٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَحَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ أَتَمُّ.

[2155] وکیع نے بیان کیا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے اسی سند سے ابواسامہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث سنائی اور ابواسامہ کی (مذکورہ بالا) حدیث زیادہ مکمل ہے۔

[٢١٥٦] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا».

[2156] عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا (اس موقع پر) ان کے سامنے بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے! یقیناً انھوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ (امر واقع یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت (کے جنازے) کے پاس سے گزرے جس پر آہ و بکا کی جارہی تھی تو آپ نے فرمایا: ''یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔''

[٢١٥٧] ٢٨-(٩٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ،

[2157] وکیع نے سعید بن عبید طائی اور محمد بن قیس سے اور انھوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: کوفہ میں سب سے پہلے جس پر نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب تھا، اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے

فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِّيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ، بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس پر نوحہ کیا گیا، اسے قیامت کے دن اس پر کیے جانے والے نوحے (کی وجہ) سے عذاب دیا جائے گا۔''

[٢١٥٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ قَيْسٍ الْأَسْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسْدِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[2158] ہمیں علی بن مسہر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں محمد بن قیس نے علی بن ربیعہ سے خبر دی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢١٥٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، يَعْنِي الْفَزَارِيَّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[2159] مروان بن معاویہ فزاری نے کہا: ہمیں سعید بن عبید طائی نے علی بن ربیعہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ التَّشْدِيدِ فِي النِّيَاحَةِ) (التحفة ١٠)

باب:10- نوحہ کرنے کے بارے میں سختی (سے ممانعت)

[٢١٦٠] ٢٩-(٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَنَّ زَيْدًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ». وَقَالَ: «اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ».

[2160] حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں جاہلیت کے کاموں میں سے چار باتیں (موجود) ہیں، وہ ان کو ترک نہیں کریں گے: احساب (باپ دادا کے اصلی یا مزعومہ کارناموں) پر فخر کرنا، (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے سے بارش مانگنا اور نوحہ کرنا۔'' اور فرمایا: ''نوحہ کرنے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس (کے بدن) پر تارکول کا لباس اور خارش کی قمیص ہوگی۔''

[٢١٦١] ٣٠-(٩٣٥) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ: وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، فَأَتَاهُ فَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: وَاللهِ! لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَارَسُولَ اللهِ! قَالَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِذْهَبْ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابِ» قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، وَاللهِ! مَا تَفْعَلُ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

[2161] عبدالوہاب نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے عمرہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: جب رسول اللہ ﷺ کو زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل (شہید) ہونے کی خبر پہنچی تو رسول اللہ ﷺ اس طرح (مسجد میں) بیٹھے کہ آپ (کے چہرۂ انور) پر غم کا پتہ چل رہا تھا۔ کہا: میں دروازے کی جھری ۔۔۔ دروازے کی درز ۔۔۔ سے دیکھ رہی تھی کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول ﷺ! جعفر (کے خاندان) کی عورتیں، اور اس نے ان کے رونے کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ جا کر انھیں روکے۔ وہ چلا گیا۔ وہ (دوبارہ) آپ کے پاس آیا اور بتایا کہ انھوں نے اس کی بات نہیں مانی۔ آپ نے اسے دوبارہ حکم دیا کہ وہ جا کر انھیں روکے۔ وہ گیا اور پھر (تیسری بار) آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب آگئی ہیں۔ کہا: ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! نہ تم وہ کام کرتے ہو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمھیں حکم دیا ہے اور نہ ہی تم نے (بار بار بتا کر) رسول اللہ ﷺ کو تکلیف (دینا) ترک کیا ہے۔

[٢١٦٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

[2162] عبداللہ بن نمیر، معاویہ بن صالح اور عبدالعزیز بن مسلم نے یحییٰ بن سعید سے، اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی اور عبدالعزیز کی حدیث میں ہے: تم رسول اللہ ﷺ کو مشقت میں ڈالنے سے باز نہیں آئے۔

إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِالْعَزِيزِ: وَمَا تَرَكَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعِيِّ.

[٢١٦٣] ٣١-(٩٣٦) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ الْبَيْعَةِ، أَلَّا نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ، إِلَّا خَمْسٌ: أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ.

[2163] محمد (بن سیرین) نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت کے ساتھ ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی تو ہم میں سے ان پانچ عورتوں: ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی بیٹی، معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی یا ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سوا کسی نے (کماحقہ) اس کی پاسداری نہیں کی۔

فائدہ: روایت کا أَوْ (یا) کے بعد والا ٹکڑا درست ہے۔ ابوسبرہ کی بیٹی الگ عورت ہے کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام ام عمرو بنت خلاد رضی اللہ عنہا تھا، یہ دونوں الگ الگ خواتین ہیں۔ پانچویں عورت خود ام عطیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

[٢١٦٤] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْعَةِ، أَلَّا تَنُحْنَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ، مِنْهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ.

[2164] ہشام نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بیعت میں ہم سے یہ عہد لیا کہ تم نوحہ نہیں کرو گی۔ ہم میں سے پانچ کے سوا کسی نے اس کی (کماحقہ) پاسداری نہیں کی۔ ان (پانچ) میں سے ایک ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

[٢١٦٥] ٣٣-(٩٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ [الممتحنة: ١٢] قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ!

[2165] عاصم نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”عورتیں آپ سے بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی ...... اور کسی نیک کام میں آپ کی مخالفت نہیں کریں گی۔“ کہا: اس (عہد) میں سے ایک نوحہ گری (کی شق) بھی تھی۔ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں خاندان کے سوا کیونکہ انھوں نے جاہلیت کے دور میں (نوحہ کرنے پر) میرے ساتھ تعاون کیا تھا تو اب میرے لیے بھی لازمی ہے کہ میں (ایک بار) ان کے

إِلَّا آلَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا آلَ فُلَانٍ».

ساتھ تعاون کروں۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں کے خاندان کے سوا۔''

(المعجم ١١) - (بَابُ نَهْيِ النِّسَاءِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ) (التحفة ١١)

باب:11- عورتوں کے لیے جنازے کے پیچھے (ساتھ) جانے کی ممانعت

[٢١٦٦] ٣٤-(٩٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. [انظر ٣٧٤٠]

[2166] محمد بن سیرین نے کہا: حضرت ام عطیہ ﷠ نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا لیکن ہمیں سختی کے ساتھ حکم نہیں دیا گیا۔

[٢١٦٧] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

[2167] حفصہ نے حضرت ام عطیہ ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا لیکن ہمیں سختی کے ساتھ حکم نہیں دیا گیا۔

(المعجم ١٢) - (بَابٌ: فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٢)

باب:12- میت کو غسل دینا

[٢١٦٨] ٣٦-(٩٣٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا، أَوْ خَمْسًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا

[2168] یزید بن زریع نے ایوب سے، انھوں نے محمد بن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ ﷠ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے فرمایا: ''اس کو تین، پانچ یا اگر تمھاری رائے ہو تو اس سے زائد مرتبہ پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل دو اور آخری بار میں کافور یا کافور میں سے کچھ ڈال دینا اور

فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي» فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ».

جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔" جب ہم فارغ ہوگئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: "اس کو اس کے جسم کے ساتھ لپیٹ دو۔"

[٢١٦٩] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ. قَالَتْ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[2169] حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے ان (کے بالوں) کی کنگھی کر کے تین گندھی ہوئی لٹیں بنا دیں۔

[٢١٧٠] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ؛ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ.

[2170] مالک بن انس، حماد اور ابن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے محمد سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں میں سے ایک وفات پاگئیں۔ ابن علیہ کی حدیث میں (یوں) ہے، (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ اور مالک کی حدیث میں ہے، کہا: جب آپ کی بیٹی وفات پاگئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے...... (اس سے آگے) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے محمد، ان سے ایوب اور ان سے یزید کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢١٧١] ٣٩-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ»، فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

[2171] حماد نے ایوب سے، انھوں نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے اس (سابقہ حدیث) کی طرح روایت بیان کی، اس کے سوا کہ آپ نے فرمایا: "تین، پانچ، سات یا اگر تمھاری رائے ہو تو اس سے زائد بار (غسل دینا۔") حفصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم نے ان کے سر (کے بالوں) کی تین گندھی ہوئی لٹیں بنا دیں۔

[٢١٧٢] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا أَيُّوبُ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَ: «اِغْسِلْنَهَا

[2172] (اسماعیل) ابن علیہ نے کہا: ہمیں ایوب نے خبر دی، انھوں نے کہا: حفصہ نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے (بیان کرتے ہوئے) کہا: (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: "اس

وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا» قَالَ: وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

کو طاق تعداد میں تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔" کہا اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نے ان (کے بالوں) کی کنگھی کر کے تین مینڈھیاں بنا دیں۔

[٢١٧٣] ٤٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا، وَاجْعَلْنَ فِي الْخَامِسَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي» قَالَتْ: فَأَعْلَمْنَاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ وَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ».

[2173] عاصم احول نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ کی (بڑی) بیٹی زینب رضی اللہ عنہا وفات پا گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: "اسے طاق تعداد میں، تین یا پانچ مرتبہ غسل دو اور پانچویں بار (پانی میں) کافور ــــ یا کچھ کافور ــــ ڈال دینا اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔" ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: "اس (تہبند) کو اس کے جسم کے ساتھ لپیٹ دو۔"

[٢١٧٤] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ إِحْدٰى بَنَاتِهِ، فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ» بِنَحْوِ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ، قَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ أَثْلَاثٍ: قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا.

[2174] ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی بیٹیوں میں سے ایک کو غسل دے رہی تھیں تو آپ نے فرمایا: "اسے طاق تعداد میں پانچ یا اس سے زائد بار غسل دینا۔" (آگے) ایوب اور عاصم کی حدیث کے ہم معنی (حدیث بیان کی) اس حدیث میں انھوں نے کہا: (ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا:) ہم نے ان کے بالوں کو تین تہائیوں میں گوندھ دیا، ان کے سر کے دونوں طرف اور ان کی پیشانی کے بال۔

[٢١٧٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَيْثُ أَمَرَهَا أَنْ تَغْسِلَ ابْنَتَهُ قَالَ لَهَا: «اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا».

[2175] ہشیم نے خالد سے خبر دی، انھوں نے حفصہ بنت سیرین سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں انھیں اپنی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو (وہاں یہ بھی) فرمایا: "ان کی دائیں جانب سے اور اس کے وضو کے اعضاء سے (غسل کی) ابتدا کرو۔"

[٢١٧٦] ٤٣-(. . .) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا».

[2176] اسماعیل ابن علیہ نے خالد سے، انھوں نے حفصہ سے اور انھوں نے حضرت ام عطیہ ﷞ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے بارے میں ان سے فرمایا: ''ان کی دائیں جانب سے اور ان کے وضو کے اعضاء سے آغاز کرو۔''

(المعجم ١٣) - (بَابٌ: فِي كَفَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٣)

باب:13- میت کوکفن دینا

[٢١٧٧] ٤٤-(٩٤٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا-أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللهِ، نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا؛ مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةٌ، فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ» وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

[2177] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے شقیق سے اور انھوں نے حضرت خباب بن ارت ﷜ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کے راستے میں ہجرت کی۔ ہم اللہ کی رضا چاہتے تھے تو (اس کے اپنے وعدے کے مطابق) ہمارا اجر اللہ پر واجب ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ لوگ چلے گئے، انھوں نے (دنیا میں) اپنے اجر میں سے کچھ نہیں لیا، ان میں سے ایک مصعب بن عمیر ﷜ تھے۔ وہ احد کے دن شہید ہوئے تو ان کے لیے ایک دھاری دار چادر کے سوا کوئی چیز نہ ملی جس میں ان کو کفن دیا جاتا۔ جب ہم اس کو ان کے سر پر ڈالتے تو ان کے پاؤں باہر نکل جاتے اور جب ہم اسے ان کے پیروں پر رکھتے تو سر نکل جاتا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو ان کے سر والے حصے پر ڈال دو اور پاؤں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دو۔'' اور ہم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لیے پھل پک چکا ہے اور وہ اس کو چن رہا ہے۔

[٢١٧٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

[2178] جریر، عیسیٰ بن یونس، علی بن مسہر اور ابن عیینہ نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ ابْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[٢١٧٩] ٤٥-(٩٤١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، -قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، مِّنْ كُرْسُفٍ، لَّيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ، أَمَّا الْحُلَّةُ فَإِنَّمَا شُبِّهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا، أَنَّهَا اشْتُرِيَتْ لَهُ لِيُكَفَّنَ فِيهَا، فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، فَأَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: لَأَحْبِسَنَّهَا حَتّٰى أُكَفَّنَ فِيهَا نَفْسِي، ثُمَّ قَالَ: لَوْ رَضِيَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ لَكَفَّنَهُ فِيهَا، فَبَاعَهَا وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا.

[2179] ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو سحول (یمن) سے لائے جانے والے تین سفید سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ، البتہ حُلّے (ہم رنگ چادروں پر مشتمل جوڑے) کے حوالے سے لوگ اشتباہ میں پڑ گئے، بلاشبہ وہ آپ کے لیے خریدا گیا تھا تاکہ آپ کو اس میں کفن دیا جائے، پھر اس حلے کو چھوڑ دیا گیا اور آپ کو سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا اور اس (حلّے) کو عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے لے لیا اور کہا: میں اس کو (اپنے پاس) محفوظ رکھوں گا یہاں تک کہ اس میں خود اپنے کفن کا انتظام کروں گا۔ بعد میں کہا: اگر اس کو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے لیے پسند فرماتا تو آپ کو اس میں کفن (دینے کا بندوبست کر) دیتا۔ اس لیے انھوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت صدقہ کر دی۔

[٢١٨٠] ٤٦-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُدْرِجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حُلَّةٍ يَّمَنِيَّةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ نُزِعَتْ عَنْهُ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولٍ يَّمَانِيَّةٍ، لَّيْسَ فِيهَا عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِيصٌ، فَرَفَعَ عَبْدُ اللهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ: أُكَفَّنُ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُكَفَّنْ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ

[2180] علی بن مسہر نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ایک یمنی حلے میں لپیٹا (کفن دیا) گیا، پھر اس کو اتار دیا گیا اور آپ کو سحول کے تین سفید یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اٹھا لیا اور کہا: مجھے اس میں کفن دیا جائے گا۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کو اس میں کفن نہیں دیا گیا تو مجھے

وَأُكَفَّنُ فِيهَا! فَتَصَدَّقَ بِهَا.

اس میں کفن دیا جائے گا! چنانچہ انھوں نے اس کو صدقہ کر دیا۔

[٢١٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ إِدْرِيسَ وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ قِصَّةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

[2181] حفص بن غیاث، ابن عیینہ، ابن ادریس، عبدہ، وکیع اور عبدالعزیز سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ان کی حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا واقعہ نہیں ہے۔

[٢١٨٢]٤٧-(...)وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ لَهَا: فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ.

[2182] ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ تو انھوں نے کہا: تین سحولی کپڑوں میں۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٤)

باب:14-میت کو ڈھانپنا

[٢١٨٣] ٤٨-(٩٤٢) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ أَبَاسَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: سُجِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ.

[2183] صالح (بن کیسان) نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھیں ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ کو دھاری دار یمنی چادر سے ڈھانپا گیا۔

[٢١٨٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

[2184] معمر اور شعیب نے (ابن شہاب) زہری سے اسی سند کے ساتھ بالکل اسی طرح حدیث روایت کی۔

قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً.

(المعجم ١٥) - (بَابٌ: فِي تَحْسِينِ كَفَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ١٥)

[٢١٨٥] ٤٩-(٩٤٣) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِهِ، قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ، إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ».

باب:15-میت کو اچھا کفن دینا

[2185] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیا، آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کا تذکرہ فرمایا جو فوت ہوا تو اس کو معمولی (کپڑے میں) کفن دیا گیا اور رات ہی کو دفن کر دیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی آدمی کو رات کو دفن کرنے سے ڈانٹ کر روکا یہاں تک کہ اس کی (شایانِ شان طریقے سے) نمازِ جنازہ ادا کی جائے، الا یہ کہ کوئی انسان اس پر مجبور ہو جائے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دے۔''

(المعجم ١٦) - (بَابُ الْإِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ) (التحفة ١٦)

[٢١٨٦] ٥٠-(٩٤٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً، فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

باب:16-جنازے کو جلدی لے جانا

[2186] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جنازے (کو لے جانے) میں جلدی کرو، اگر وہ (میت) نیک ہے تو جس کی طرف تم اس کو لے جا رہے ہو، وہ خیر ہے اگر وہ اس کے سوا ہے تو پھر وہ شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔''

[٢١٨٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ.

[2187] معمر اور محمد بن ابی حفصہ دونوں نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیّب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہی حدیث) روایت کی، لیکن معمر کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے کہا: میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ انھوں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے اس حدیث کو مرفوع (رسول اللہ ﷺ سے) بیان کیا ہے۔

[٢١٨٨] ٥١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ».

[2188] ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی: انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جنازے میں جلدی کرو اگر (میت) نیک ہے تو تم نے اسے بھلائی کے قریب کر دیا اور اگر وہ اس کے سوا ہے، تو شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔''

(المعجم ١٧) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَاتِّبَاعِهَا) (التحفة ١٧)

باب:17- جنازے پر نماز پڑھنے اور جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

[٢١٨٩] ٥٢-(٩٤٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِهٰرُونَ وَحَرْمَلَةَ، قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى

[2189] ابوطاہر، حرملہ بن یحییٰ اور ہارون بن سعید ایلی — اس روایت کے الفاظ ہارون اور حرملہ کے ہیں — میں سے ہارون نے کہا: ہمیں حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، کہا: مجھے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے میں شریک

عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ» قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ». إِنْتَهٰى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ.

رہا یہاں تک کہ نمازِ جنازہ ادا کر لی گئی تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس (جنازے) میں شریک رہا حتیٰ کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔" پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "دو بڑے پہاڑوں کے مانند۔" ابوطاہر کی حدیث یہاں ختم ہو گئی۔

وَزَادَ الْآخَرَانِ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ؛ فَلَمَّا بَلَغَهُ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ ضَيَّعْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

دوسرے دو اساتذہ نے اضافہ کیا: ابن شہاب نے کہا: سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ پڑھ کر لوٹ آتے تھے، جب ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی تو انھوں نے کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں میں نقصان اٹھایا۔

[٢١٩٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى قَوْلِهِ: «الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ»، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى: «حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا»، وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ: «حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ».

[2190] عبدالاعلیٰ اور عبدالرزاق نے معمر سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (یہ روایت) ان الفاظ: "دو عظیم پہاڑوں" تک بیان کی اور اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کیا۔ اور عبدالاعلیٰ کی حدیث میں ہے: "یہاں تک کہ اس (کے دفن) سے فراغت ہو جائے۔" اور عبدالرزاق کی حدیث میں ہے: "یہاں تک کہ اس کو لحد میں رکھ دیا جائے۔"

[٢١٩١] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي رِجَالٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، وَقَالَ: «وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ».

[2191] عُقیل بن خالد نے ابن شہاب سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے کئی لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی اور انھوں نے نبی ﷺ سے، جس طرح معمر کی حدیث ہے اور کہا: "اور جو اس کو دفن کیے جانے تک اس کے ساتھ رہا۔"

[٢١٩٢] ٥٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا

[2192] سہیل کے والد ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا:

سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَّلَمْ يَتْبَعْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ تَبِعَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ» قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ».

''جس نے نماز جنازہ ادا کی اور اس کے پیچھے (قبرستان) نہیں گیا تو اس کے لیے ایک قیراط (اجر) ہے اور اگر وہ اس کے پیچھے گیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔'' پوچھا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ فرمایا: ''ان دونوں میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے مانند ہے۔''

[٢١٩٣] ٥٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ فَقِيرَاطَانِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! وَمَا الْقِيرَاطُ؟ قَالَ: «مِثْلُ أُحُدٍ».

[2193] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جس نے نماز جنازہ ادا کی تو اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو اس کے ساتھ گیا حتی کہ اسے قبر میں اتار دیا گیا تو (اس کے لیے) دو قیراط ہیں۔'' (ابو حازم نے) کہا: میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! قیراط کیا ہے؟ انھوں نے کہا: احد پہاڑ کے مانند۔

[٢١٩٤] ٥٥-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَّعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ مِّنَ الْأَجْرِ» فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا فَصَدَّقَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

[2194] نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص جنازے کے پیچھے چلا تو اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔'' اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں کثرت سے احادیث سنائی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں کوتاہی کی۔

[٢١٩٥] ٥٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ طَلَعَ خَبَّابٌ صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَاللهِ

[2195] داود بن عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد (عامر) سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صاحب مقصورہ، خباب رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا: اے عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے نہیں سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہتے ہیں؟ بلاشبہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص جنازے کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس کی نماز جنازہ ادا کی، پھر

ابْنَ عُمَرَ! أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ؟ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ خَرَجَ مَعَ جِنَازَةٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ مِنْ أَجْرٍ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِّثْلُ أُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ»؟ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ خَبَّابًا إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فَيُخْبِرُهُ مَا قَالَتْ: وَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ قَبْضَةً مِّنْ حَصْبَاءِ الْمَسْجِدِ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ، حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ الرَّسُولُ، فَقَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: صَدَقَ أَبُوهُرَيْرَةَ، فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ بِالْحَصَى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

اس کے ساتھ رہا حتی کہ اس کو دفن کر دیا گیا تو اس کے لیے بطور اجر دو قیراط ہیں، ہر قیراط احد (پہاڑ) کے مانند ہے اور جس نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور لوٹ آیا، اس کا اجر احد پہاڑ جیسا ہے۔" (یہ بات سن کر) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خباب رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا (تاکہ) وہ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں دریافت کریں اور پھر واپس آ کر ان کو بتائیں کہ انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کیا کہا۔ (اس دوران میں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں سے ایک مٹھی بھر لی اور ان کو اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرنے لگے یہاں تک کہ پیام رساں ان کے پاس واپس آ گیا، اس نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ کنکریاں جو ان کے ہاتھ میں تھیں، زمین پر دے ماریں، پھر کہا: یقیناً ہم نے بہت سے قیراطوں (کے حصول) میں کوتاہی کی۔

[٢١٩٦] ٥٧-(٩٤٦) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ».

[2196] شعبہ نے کہا: ہمیں قتادہ نے سالم بن ابی جعد سے حدیث سنائی، انھوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے نماز جنازہ پڑھی، اس کے لیے ایک قیراط ہے اور اگر وہ اس کے دفن میں شامل ہوا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں، (ایک) قیراط احد (پہاڑ) کے مانند ہے۔"

[٢١٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا أَبَانُ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ وَّهِشَامٍ: سُئِلَ

[2197] ہشام، سعید اور ابان نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے مانند روایت کی۔ سعید اور ہشام کی حدیث میں ہے: نبی ﷺ سے قیراط کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "احد (پہاڑ) کے مانند۔"

النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْقِيرَاطِ فَقَالَ: «مِثْلُ أُحُدٍ».

(المعجم ١٨) - (بَابُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ مِائَةٌ، شُفِّعُوا فِيهِ) (التحفة ١٨)

باب:18- جس کی نماز جنازہ سو (مسلمانوں) نے پڑھی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے

[٢١٩٨] ٥٨-(٩٤٧) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيعِ عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مَّيِّتٍ يُّصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ، إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ».

[2198] سلام بن ابی مطیع نے ایوب سے، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ کے دودھ شریک بھائی عبداللہ بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی (مسلمان) مرنے والا جس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت، جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہو، ادا کرے، وہ سب اس کی سفارش کریں، تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔''

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبَ بْنَ الْحَبْحَابِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

(سلام نے) کہا: میں نے یہ حدیث شعیب بن حبحاب کو بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک ؓ نے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے بیان کی۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ، شُفِّعُوا فِيهِ) (التحفة ١٩)

باب:19- جس کی نماز جنازہ چالیس (مسلمانوں) نے ادا کی تو اس کے بارے میں ان کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے

[٢١٩٩] ٥٩-(٩٤٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَّهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ - قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ

[2199] ہارون بن معروف، ہارون بن سعید ایلی اور ولید بن شجاع میں سے ولید نے کہا: مجھے حدیث سنائی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی ابن وہب نے، انھوں نے کہا: مجھے ابوصخر نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ کے آزاد کردہ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ مَاتَ ابْنٌ لَهُ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ، فَقَالَ: يَاكُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَخْرِجُوهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ».

غلام کریب سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ قدید یا عسفان میں ان کے ایک بیٹے کا انتقال ہوگیا تو انھوں نے کہا: کریب! دیکھو، اس کے (جنازے کے) لیے کتنے لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ اس کی خاطر (خاصے) لوگ جمع ہو چکے ہیں تو میں نے ان کو اطلاع دی۔ انھوں نے پوچھا: تم کہتے ہو کہ وہ چالیس ہوں گے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ تو انھوں نے فرمایا: اس (میت) کو (گھر سے) باہر نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو بھی مسلمان فوت ہو جاتا ہے اور اس کے جنازے پر (ایسے) چالیس آدمی (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہو جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں ان کی سفارش کو قبول فرما لیتا ہے۔''

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَعْرُوفٍ: عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ابن معروف کی روایت میں ہے: انھوں نے شریک بن ابی نمر سے، انھوں نے کریب سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ (اس سند میں شریک کے والد اور ابونمر کے بیٹے، عبداللہ کا نام لیے بغیر دادا کی طرف منسوب کرتے ہوئے شریک بن ابی نمر کہا گیا ہے۔)

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: فِيمَنْ يُثْنَى عَلَيْهِ خَيْرٌ أَوْ شَرٌّ مِّنَ الْمَوْتَى) (التحفة ٢٠)

باب:20- مُردوں میں سے جس کا اچھا یا برا تذکرہ کیا جائے

[٢٢٠٠] ٦٠-(٩٤٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

[2200] عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک جنازہ گزرا تو اس کی اچھی صفت بیان کی گئی۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' اس کے بعد ایک اور جنازہ گزرا تو اس کی بری صفت بیان کی گئی تو

مَالِكٍ قَالَ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، فَقَالَ عُمَرُ: فِدًى لَّكَ أَبِي وَأُمِّي! مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقُلْتَ: «وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ»؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَّجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ».

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں! ایک جنازہ گزرا اور اس کی اچھی صفت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' ایک اور جنازہ گزرا اور اس کی بری صفت بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی'' (اس کا مطلب کیا ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی تم لوگوں نے اچھی صفت بیان کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے بری صفت بیان کی اس کے لیے آگ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو،تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو،تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔''

[٢٢٠١] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَمُّ.

[2201] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا...... اس کے بعد انھوں نے انس سے عبدالعزیز کی (سابقہ) حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ عبدالعزیز کی حدیث زیادہ مکمل ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ مَا جَاءَ فِي مُسْتَرِيحٍ وَّمُسْتَرَاحٍ مِّنْهُ) (التحفة ٢١)

باب:21- آرام پانے والا اور جس سے دوسرے آرام پائیں، ان کے بارے میں کیا کہا گیا؟

[٢٢٠٢] ٦١-(٩٥٠) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، - عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ؛ أَنَّهُ

[2202] امام مالک بن انس نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے، انھوں نے معبد بن کعب بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ

كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «اَلْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَّصَبِ الدُّنْيَا، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ».

گزرا تو آپ نے فرمایا: ''آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام ملنے والا ہے۔'' انھوں (صحابہ) نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ''آرام پانے والا یا جس سے آرام ملنے والا ہے'' سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''بندۂ مومن دنیا کی تکالیف سے آرام پاتا ہے اور فاجر بندے (کے مرنے) سے لوگ، شہر، درخت اور حیوانات آرام پاتے ہیں۔''

[٢٢٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنٍ لِّكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: «يَسْتَرِيحُ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ».

[2203] یحییٰ بن سعید اور عبدالرزاق نے عبداللہ بن سعید سے، انھوں نے محمد بن عمرو سے، انھوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (معبد) سے، انھوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت بیان کی اور یحییٰ کی حدیث میں ہے: ''وہ (مومن بندہ) اللہ کی رحمت میں آ کر دنیا کی اذیت اور تکان سے آرام حاصل کر لیتا ہے۔''

(المعجم ٢٢) - (بَابٌ: فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ) (التحفة ٢٢)

باب:22-جنازے کی تکبیریں

[٢٢٠٤] ٦٢-(٩٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

[2204] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن نجاشی فوت ہوئے، لوگوں کو ان کی وفات کی اطلاع دی، آپ ﷺ ان (صحابہ) کے ساتھ باہر جنازہ گاہ میں گئے اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢٠٥] ٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[2205] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حبشہ والے (حکمران) نجاشی

أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ: «اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ».

کی، جس دن وہ فوت ہوئے، موت کی خبر دی اور فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا کرو۔''

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى، فَصَلَّى، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

ابن شہاب نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے حدیث سنائی کہ ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے جنازگاہ میں ان کی صفیں بنوائیں، نماز (جنازہ) پڑھائی اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢٠٦] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ كَرِوَايَةِ عُقَيْلٍ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا.

[2206] صالح نے دونوں سندوں کے ساتھ ابن شہاب سے عقیل (بن خالد) کی روایت کے مانند روایت کی۔

[٢٢٠٧] ٦٤-(٩٥٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ سَلِيمِ ابْنِ حَيَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2207] سعید بن میناء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اَصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢٠٨] ٦٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِلّٰهِ صَالِحٌ، أَصْحَمَةُ» فَقَامَ فَأَمَّنَا، وَصَلَّى عَلَيْهِ.

[2208] عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج اللہ کا ایک نیک بندہ، اصحمہ فوت ہوگیا ہے۔'' اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے، ہماری امامت کرائی اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

[٢٢٠٩] ٦٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ - وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ:

[2209] ابوزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے، لہٰذا تم لوگ اٹھو اور اس پر نمازِ (جنازہ) پڑھو۔'' (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس پر ہم اٹھے تو

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ» قَالَ: فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ.

آپ ﷺ نے ہماری دو صفیں بنائیں۔

[٢٢١٠] ٦٧-(٩٥٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَخًا لَّكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ» يَعْنِي النَّجَاشِيَّ. وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: «إِنَّ أَخَاكُمْ».

[2210] زہیر بن حرب، علی بن حجر اور یحییٰ بن ایوب نے کہا: ہمیں اسماعیل ابن علیہ نے ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے ابوقلابہ سے، انھوں نے ابومہلب سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے، پس تم لوگ اٹھو اور اس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔'' آپ کی مراد نجاشی سے تھی۔ اور زہیر کی روایت میں (إِنَّ أَخًا لَّكُمْ ''تمھارا ایک بھائی'' کے بجائے) ''إِنَّ أَخَاكُمْ'' (تمھارا بھائی) کے الفاظ ہیں۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ) (التحفة ٢٣)

باب:23- قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا

[٢٢١١] ٦٨-(٩٥٤) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَمَا دُفِنَ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2211] حسن بن ربیع اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عبداللہ بن ادریس نے شیبانی سے حدیث سنائی، انھوں نے شعبی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے میت کے دفن کیے جانے کے بعد ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا؟ قَالَ: اَلثِّقَةُ، عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَسَنٍ. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: اِنْتَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى قَبْرٍ رَّطْبٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قُلْتُ لِعَامِرٍ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: اَلثِّقَةُ، مَنْ شَهِدَهُ،

شیبانی نے کہا: میں نے شعبی سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: ایک قابل اعتماد ہستی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے۔ یہ حسن کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابن نمیر کی روایت میں ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک گیلی (نئی) قبر کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور انھوں (صحابہ) نے آپ کے پیچھے صفیں

ابْنُ عَبَّاسٍ.

بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ میں نے عامر (بن شراحیل شعبی) سے پوچھا: آپ کو (یہ حدیث) کس نے بیان کی؟ انھوں نے کہا: ایک قابل اعتماد ہستی جو اس جنازے میں شریک تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

[٢٢١٢] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

[2212] ہشیم، عبدالواحد بن زیاد، جریر، سفیان، معاذ بن معاذ اور شعبہ سب نے شیبانی سے، انھوں نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی اور ان میں سے کسی کی روایت میں نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

[٢٢١٣] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ وَّهْبِ ابْنِ جَرِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ عَلَى الْقَبْرِ، نَحْوَ حَدِيثِ الشَّيْبَانِيِّ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمْ: وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

[2213] اسماعیل بن ابی خالد اور ابوحصین نے شعبی سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کے قبر پر نماز پڑھنے کے بارے میں شیبانی کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، ان کی حدیث میں (بھی) وَكَبَّرَ أَرْبَعًا (آپ نے چار تکبیریں کہیں) کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٢٢١٤] ٧٠-(٩٥٥) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا

[2214] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ.

[٢٢١٥] ٧١-(٩٥٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - أَوْ شَابًّا - فَفَقَدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَسَأَلَ عَنْهَا - أَوْ عَنْهُ - فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي». قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوا أَمْرَهَا - أَوْ أَمْرَهُ - فَقَالَ: «دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَدَلُّوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ».

[٢٢١٦] ٧٢-(٩٥٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَنْ شُعْبَةَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا.

(المعجم ٢٤) - (بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ) (التحفة ٢٤)

[٢٢١٧] ٧٣-(٩٥٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[2215] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔۔۔ یا ایک نوجوان تھا۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے نہ پایا تو آپ نے اس عورت ۔۔۔ یا اس مرد۔۔۔ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں (صحابہ) نے کہا: وہ فوت ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم لوگوں کو مجھے اطلاع نہیں دینی چاہیے تھی؟'' کہا: گویا ان لوگوں نے اس عورت ۔۔۔ یا اس مرد۔۔۔ کے معاملے کو معمولی خیال کیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔'' صحابہ نے آپ کو اس کی قبر دکھائی تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا: ''اہل قبور کے لیے یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور میری ان پر نماز پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان (قبروں) کو منور فرما دیتا ہے۔''

[2216] عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کہا: زید رضی اللہ عنہ (بن ارقم) ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے، انھوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں، میں نے ان سے (اس کے بارے میں) پوچھا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (بسا اوقات) اتنی (پانچ) تکبیریں کہا کرتے تھے۔

باب:25-جنازے کے لیے کھڑے ہونا

[2217] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن

وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا، حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ».

عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازے کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے چھوڑ دے (آگے نکل جائے) یا اسے رکھ دیا جائے۔''

[٢٢١٨] ٧٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأٰى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّاشِيًا مَّعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ».

[2218] لیث اور یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ روایت بیان کی اور یونس کی حدیث میں ہے کہ انھوں (عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ (اسی طرح) قتیبہ بن سعید اور ابن رمح نے لیث سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جنازے کو دیکھے، تو اگر وہ جنازے کے ساتھ چل نہیں رہا، تو کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ (جنازہ) اس کو پیچھے چھوڑ دے یا اس کو پیچھے چھوڑنے سے پہلے اس کو رکھ دیا جائے۔''

[٢٢١٩] ٧٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا رَأٰى أَحَدُكُمُ

[2219] ایوب، عبیداللہ، ابن عون اور ابن جریج سب نے نافع سے اسی سند کے ساتھ لیث بن سعد کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، البتہ ابن جریج کی حدیث یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جنازے کو دیکھے تو اگر وہ اس کے پیچھے (ساتھ) چلنے والا نہیں۔ تو اس کو دیکھتے ہی کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ وہ اس کو پیچھے چھوڑ جائے۔''

الْجِنَازَةَ فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا، حَتَّى تُخَلِّفَهُ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا».

[٢٢٢٠] ٧٦-(٩٥٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اتَّبَعْتُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ».

[2220] ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی جنازے کے پیچھے (ساتھ) جاؤ تو نہ بیٹھو یہاں تک کہ اس کو رکھ دیا جائے۔''

[٢٢٢١] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ».

[2221] ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے پیچھے (ساتھ) جائے تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اس (جنازے) کو رکھ دیا جائے۔''

[٢٢٢٢] ٧٨-(٩٦٠) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

[2222] عبیداللہ بن مقسم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، پھر ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی عورت (کا جنازہ) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''موت خوف اور گھبراہٹ (کا باعث) ہے، پس جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔''

[٢٢٢٣] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ

[2223] محمد بن رافع نے کہا: ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ

النَّبِيُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ، مَرَّتْ بِهِ، حَتّٰى تَوَارَتْ .

کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے لیے، جو آپ کے پاس سے گزرا، کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ وہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔

[٢٢٢٤] ٨٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ، حَتّٰى تَوَارَتْ .

[2224] ابن جریج سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابوزبیر نے یہ بھی خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ (نگاہوں سے) اوجھل ہو گیا۔

[٢٢٢٥] ٨١-(٩٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ، فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا» .

[2225] شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اور انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ حضرت قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما قادسیہ میں (مقیم) تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے اس پر ان دونوں سے کہا گیا کہ وہ اسی زمین (کے ذمی) لوگوں میں سے ہے تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے عرض کی گئی: یہ تو یہودی (کا جنازہ) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ایک جان نہیں ہے!''

[٢٢٢٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِيهِ: فَقَالَا: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَرَّتْ عَلَيْنَا جَنَازَةٌ .

[2226] اعمش نے عمرو بن مرہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اس میں ہے: ان دونوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔

(المعجم ٢٥) - (بَابُ نَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ)

(التحفة ٢٥)

باب:25- جنازے کے لیے قیام کا منسوخ ہو جانا

[٢٢٢٧] ٨٢-(٩٦٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ -وَاللَّفْظُ لَهُ-: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: رَآنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَنَحْنُ فِي جَنَازَةٍ، قَائِمًا، وَقَدْ جَلَسَ يَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ لِي: مَا يُقِيمُكَ؟ فَقُلْتُ: أَنْتَظِرُ أَنْ تُوضَعَ الْجَنَازَةُ، لِمَا يُحَدِّثُ أَبُوسَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ نَافِعٌ: فَإِنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَعَدَ.

[2227] لیث نے یحییٰ بن سعید سے اور انھوں نے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نافع بن جبیر نے مجھے کھڑے ہونے کی حالت میں دیکھا جبکہ ہم ایک جنازے میں شریک تھے اور وہ خود بیٹھ کر جنازے کو رکھ دیے جانے کا انتظار کر رہے تھے۔ تو انھوں نے مجھ سے کہا: تم کو کس چیز نے کھڑا کر رکھا ہے؟ میں نے کہا: میں انتظار کر رہا ہوں کہ جنازہ رکھ دیا جائے کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اس کے بارے میں) حدیث بیان کرتے ہیں۔ تو نافع نے کہا: مجھے مسعود بن حکم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (ابتدا میں جنازوں کے لیے) کھڑے ہوئے، پھر (بعد میں) بیٹھے رہتے۔

[٢٢٢٨] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ، فِي شَأْنِ الْجَنَائِزِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ.

[2228] (عبدالوہاب) نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہا: مجھے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ انصاری نے خبر دی کہ نافع بن جبیر نے ان کو خبر دی کہ ان کو مسعود بن حکم انصاری نے بتایا کہ انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ جنازوں کے بارے میں کہتے تھے: (پہلے) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تھے، (بعد میں) بیٹھے رہتے۔

وَإِنَّمَا حَدَّثَ بِذٰلِكَ لِأَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى وَاقِدَ بْنَ عَمْرٍو قَامَ، حَتّٰى وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ.

اور انھوں (نافع) نے یہ روایت اس لیے بیان کی کہ نافع بن جبیر نے واقد بن عمرو کو دیکھا وہ جنازے کے رکھ دیے جانے تک کھڑے رہے۔

[٢٢٢٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2229] ابن ابی زائدہ نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی۔

[٢٢٣٠] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا، يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ.

[2230] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن منکدر سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مسعود بن حکم سے سنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ بیٹھنے لگے تو ہم بھی بیٹھنے لگے، یعنی جنازے میں۔

[٢٢٣١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2231] یحییٰ قطان نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ فِي الصَّلَاةِ) (التحفة ٢٦)

باب:26- نمازِ جنازہ میں میت کے لیے دعا کرنا

[٢٢٣٢] ٨٥-(٩٦٣) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ سَمِعَهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالَ: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ.

[2232] ابن وہب نے کہا: مجھے معاویہ بن صالح نے حبیب بن عبید سے خبر دی، انھوں نے اس حدیث کو جبیر بن نفیر سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپ کی دعا میں سے یہ یاد کرلیا، آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔'' کہا: یہاں تک ہوا کہ

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ. حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا.

میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ یہ میت میں ہوتا!

(معاویہ نے) کہا: مجھے عبدالرحمان بن جبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (حبیب بن عبید کی) اسی حدیث کے مانند روایت کی۔

[٢٢٣٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

[2233] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں معاویہ بن صالح نے دونوں میں سے ہر ایک سند کے ساتھ ابن وہب کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٢٣٤] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْحِمْصِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ -وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ- قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ - يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ، وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ».

[2234] عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ــ اور آپ نے ایک جنازہ پڑھایا ــ آپ فرما رہے تھے: ''اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے معاف فرما اور اسے عافیت عطا فرما، اور اس کی باعزت مہمان نوازی فرما اور اس کی قبر کو فراخ کر دے اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسے اس کے گھر کے بدلے میں بہتر گھر اور اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں اس سے بہتر بیوی عطا فرما اور اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچا۔''

قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَّوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ، لِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ.

حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اس میت پر رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کی وجہ سے میں نے تمنا کی کہ کاش وہ میت میں ہوتا!

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ : أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْمَيِّتِ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ) (التحفة ٢٧)

باب:27-امام جنازہ پڑھنے کے لیے میت کے سامنے کہاں کھڑا ہو

[٢٢٣٥] ٨٧-(٩٦٤) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَصَلَّى عَلَى أُمِّ كَعْبٍ، مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

[2235] عبدالوارث بن سعید نے حسین بن ذکوان سے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی جو حالت نفاس میں وفات پا گئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے۔

[٢٢٣٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَيَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرُوا: أُمَّ كَعْبٍ.

[2236] ابن مبارک، یزید بن ہارون اور فضل بن موسیٰ سب نے حسین سے اسی (سابقہ) سند کے ساتھ روایت بیان کی اور انھوں نے ام کعب رضی اللہ عنہا (کا نام) ذکر نہیں کیا۔

[٢٢٣٧] ٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ غُلَامًا، فَكُنْتُ أَحْفَظُ عَنْهُ، فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا أَنَّ هٰهُنَا رِجَالًا هُمْ أَسَنُّ مِنِّي، وَقَدْ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ وَسَطَهَا. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ وَقَالَ: فَقَامَ عَلَيْهَا لِلصَّلَاةِ وَسَطَهَا.

[2237] محمد بن مثنیٰ اور عقبہ بن مکرم عمی نے کہا: ہمیں ابن ابی عدی نے حسین (بن ذکوان) سے حدیث بیان کی اور انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نوعمر لڑکا تھا اور میں آپ سے (احادیث سن کر) یاد کیا کرتا تھا اور مجھے بات کرنے سے اس کے سوا کوئی چیز نہ روکتی کہ یہاں بہت سے لوگ ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ایک عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو حالت نفاس میں وفات پا گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نماز میں اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔ ابن مثنیٰ کی روایت میں ہے (حسین

نے) کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے حدیث سنائی اور کہا: آپ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اس کے (سامنے) درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ رُكُوبِ الْمُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ إِذَا انْصَرَفَ) (التحفة ٢٨)

باب:28- واپسی کے وقت نماز جنازہ ادا کرنے والے کا سوار ہونا

[٢٢٣٨] ٨٩-(٩٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا - وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى، فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ، وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ.

[2238] مالک بن مغول نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس (بغیر زین کے) ننگی پشت والا ایک گھوڑا لایا گیا، جب آپ ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازے سے لوٹے تو اس پر سوار ہو گئے جبکہ ہم آپ کے اردگرد (پیدل) چل رہے تھے۔

[٢٢٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ، ثُمَّ أُتِيَ بِفَرَسٍ عُرْيٍ، فَعَقَلَهُ رَجُلٌ فَرَكِبَهُ، فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ، وَنَحْنُ نَتَّبِعُهُ نَسْعَى خَلْفَهُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَمْ مِّنْ عِذْقٍ مُّعَلَّقٍ - أَوْمُدَلًّى - فِي الْجَنَّةِ لِابْنِ الدَّحْدَاحِ!» - أَوْ قَالَ شُعْبَةُ -: «لِأَبِي الدَّحْدَاحِ!».

[2239] شعبہ نے سماک بن حرب سے اور انھوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابن دحداح رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر ننگی پشت والا (بغیر زین کے) ایک گھوڑا لایا گیا، ایک آدمی نے اسے (پکڑ کر) روکا تو آپ اس پر سوار ہو گئے، وہ آپ کو اٹھا کر دلکی چال چلنے لگا، ہم آپ کے پیچھے تیز قدموں کے ساتھ چل رہے تھے، کہا: لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ابن دحداح کے لیے جنت میں کتنے لٹکے ہوئے۔یا جھکے ہوئے۔خوشے ہیں!'' ۔یا شعبہ نے (ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے بجائے) ''ابودحداح رضی اللہ عنہ کے لیے'' کہا۔

(المعجم ٢٩) - (بَابٌ: فِي اللَّحْدِ، وَنَصْبِ اللَّبِنِ عَلَى الْمَيِّتِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- لحد بنانا اور میت پر کچی اینٹیں لگانا

[٢٢٤٠] ٩٠-(٩٦٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ: اِلْحَدُوا لِي لَحْدًا، وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا، كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2240] عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری کے دوران میں جس میں وہ فوت ہوگئے تھے، (اپنے لواحقین سے) کہا: میرے لیے لحد تیار کرنا اور میرے اوپر اچھے طریقے سے کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ (کی قبر مبارک) کے ساتھ کیا گیا تھا۔

(المعجم ٣٠) - (بَابُ جَعْلِ الْقَطِيفَةِ فِي الْقَبْرِ) (التحفة ٣٠)

باب:30- قبر میں چادر بچھانا

[٢٢٤١] ٩١-(٩٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ.

[2241] ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ موٹی چادر رکھی (بچھائی) گئی تھی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو جَمْرَةَ اسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ، وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ، مَاتَا بِسَرَخْسَ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابو جمرہ کا نام نصر بن عمران اور ابو تیاح کا نام یزید بن حمید ہے (ان کا نام سند میں نہیں۔ یہ ایک زائد فائدہ ہے جس کا اضافہ امام مسلم رحمہ اللہ نے غالباً کسی شاگرد کے سوال پر کیا)۔ ان دونوں نے سرخس میں وفات پائی۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الْقَبْرِ) (التحفة ٣١)

باب:31- قبر کو برابر کرنے کا حکم

[٢٢٤٢] ٩٢-(٩٦٨) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ - فِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ، وَفِي رِوَايَةِ هٰرُونَ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ حَدَّثَهُ - قَالَ: كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ، بِرُودِسَ، فَتُوُفِّيَ صَاحِبٌ لَنَا، فَأَمَرَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ بِقَبْرِهِ فَسُوِّيَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا.

[2242] ثمامہ بن شُفَی نے بیان کیا، کہا: ہم سرزمین روم کے جزیرۂ روڈس (Rhodes) میں فضالہ بن عبید (اوسی، انصاری) رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ہمارا ایک دوست وفات پا گیا۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے ان کی قبر کے بارے میں حکم دیا تو اس کو برابر کر دیا گیا، پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ان (قبروں) کو (زمین کے) برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔

[٢٢٤٣] ٩٣-(٩٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ.

[2243] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے ابووائل سے اور انھوں نے ابوالہیاج اسدی سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا میں تمھیں اس (مہم) پر روانہ نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے روانہ کیا تھا؟ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی تصویر یا مجسمے کو نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا اور کسی بلند قبر کو نہ چھوڑنا مگر اسے (زمین کے) برابر کر دینا۔

[٢٢٤٤] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي حَبِيبٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا.

[2244] یحییٰ القطان نے کہا: ہمیں سفیان نے حبیب سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور انھوں نے (لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ کے بجائے) وَلَا صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا (کوئی تصویر نہ چھوڑنا مگر اسے مٹا دینا) کہا ہے۔

(المعجم ٣٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ) (التحفة ٣٢)

باب:32- قبر کو چونا لگانے اور اس پر عمارت بنانے کی ممانعت

[٢٢٤٥] ٩٤-(٩٧٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.

[2245] حفص بن غیاث نے ابن جریج سے، انھوں نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ قبر پر چونا لگایا جائے اور اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

[٢٢٤٦] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2246] حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا..... آگے اس (پچھلی حدیث) کے مانند ہے۔

[٢٢٤٧] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ.

[2247] ایوب نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قبروں کو چونا لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ) (التحفة ٣٣)

باب:33- قبر پر بیٹھنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ممانعت

[٢٢٤٨] ٩٦-(٩٧١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ

[2248] جریر نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی انگارے پر (اس طرح) بیٹھ جائے کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے، اس کے حق

عَلٰى قَبْرٍ».

[٢٢٤٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا أَبُوأَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

میں اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔"

[2249] عبدالعزیز اور سفیان دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

[٢٢٥٠] ٩٧-(٩٧٢) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ وَاثِلَةَ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا».

[2250] بسر بن عبیداللہ نے حضرت واثلہ (بن اسقع بن کعب) رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (رخ کر کے) نماز پڑھو۔"

[٢٢٥١] ٩٨-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ، وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا».

[2251] ابوادریس خولانی نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قبروں کی طرف (رخ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔"

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ) (التحفة ٣٤)

باب:34- مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا

[٢٢٥٢] ٩٩-(٩٧٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ - قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةِ

[2252] عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن حمزہ سے اور انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے گزارا جائے (تاکہ) وہ بھی ان کا جنازہ ادا کر سکیں۔ آپ کی اس بات پر لوگوں نے اعتراض کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کس قدر جلد بھول گئے!

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْمَسْجِدِ. فَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ! مَا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

رسول اللہ ﷺ نے (بدری صحابی) سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد ہی میں ادا کی تھی۔

[٢٢٥٣] ١٠٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَمُرُّوا بِجَنَازَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَيُصَلِّينَ عَلَيْهِ، فَفَعَلُوا، فَوُقِفَ بِهِ عَلٰى حُجَرِهِنَّ يُصَلِّينَ عَلَيْهِ، أُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَابِ الْجَنَائِزِ الَّذِي كَانَ إِلَى الْمَقَاعِدِ، فَبَلَغَهُنَّ أَنَّ النَّاسَ عَابُوا ذٰلِكَ وَقَالُوا: مَا كَانَتِ الْجَنَائِزُ يُدْخَلُ بِهَا الْمَسْجِدَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلٰى أَنْ يَعِيبُوا مَا لَا عِلْمَ لَهُمْ بِهِ! عَابُوا عَلَيْنَا أَنْ يُمَرَّ بِجَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ! وَمَا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ.

[2253] موسیٰ بن عقبہ نے عبدالواحد سے اور انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے پیغام بھیجا کہ ان کے جنازے کو مسجد میں سے گزار کر لے جائیں تاکہ وہ بھی ان کی نماز جنازہ ادا کر سکیں تو انھوں (صحابہ) نے ایسا ہی کیا، اس جنازے کو ان کے حجروں کے سامنے روک (کر رکھ) دیا گیا (تاکہ) وہ نماز جنازہ پڑھ لیں۔ (پھر) اس (جنازے) کو باب الجنائز سے، جو مقاعد کی طرف (کھلتا) تھا، باہر نکالا گیا۔ اس کے بعد ان (ازواج) کو یہ بات پہنچی کہ لوگوں نے اس کو معیوب سمجھا ہے اور کہا ہے: جنازوں کو مسجد میں نہیں لایا جاتا تھا۔ یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو انھوں نے فرمایا: لوگوں نے اس کام کو معیوب سمجھنے میں کتنی جلدی کی جس کا انھیں علم نہیں! انھوں نے ہماری اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ جنازہ مسجد میں لایا جائے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد کے اندر ہی پڑھا تھا۔

[٢٢٥٤] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَتِ: ادْخُلُوا بِهِ

[2254] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ان کو مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ ادا کر سکوں۔ ان کی اس بات پر اعتراض کیا گیا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دو بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی (سہل) رضی اللہ عنہما کا جنازہ

الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللهِ! لَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ، سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ.

مسجد ہی میں پڑھا تھا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: سُهَيْلُ بْنُ دَعْدٍ، وَهُوَ ابْنُ الْبَيْضَاءِ، أُمُّهُ بَيْضَاءُ.

امام مسلم نے کہا: سہیل بن دعد، جو ابن بیضاء ہے، اس کی ماں بیضاء تھیں۔ (بیضاء کا اصل نام دعد تھا۔ سہیل کے والد کا نام وہب بن ربیعہ تھا، اسے شرف صحبت حاصل نہ ہوا۔)

(المعجم ٣٥) - (بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالدُّعَاءِ لِأَهْلِهَا) (التحفة ٣٥)

باب:35- قبرستان میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے اور اہل قبرستان کے لیے دعا

[٢٢٥٥] ١٠٢-(٩٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ - يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ، وَأَتَاكُمْ مَّا تُوعَدُونَ غَدًا، مُّؤَجَّلُونَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ» - وَلَمْ يُقِلْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ «وَأَتَاكُمْ» -.

[2255] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی، یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث سنائی۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی۔ اسماعیل بن جعفر نے شریک سے، انھوں نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے کہا: جس رات رسول اللہ ﷺ کی باری ان کے پاس ہوتی تو۔ رسول اللہ ﷺ رات کے آخری حصے میں بقیع (کے قبرستان میں) تشریف لے جاتے اور فرماتے: "اے ایمان رکھنے والی قوم کے گھرانے! تم پر اللہ کی سلامتی ہو، کل کے بارے میں تم سے جس کا وعدہ کیا جاتا تھا، وہ تم تک پہنچ گیا۔ تم کو (قیامت تک) مہلت دے دی گئی اور ہم بھی، اگر اللہ نے چاہا، تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد (میں رہنے) والوں کو بخش دے۔" قتیبہ نے (اپنی روایت) میں "وَأَتَاكُمْ" (تم تک پہنچ گیا) نہیں کہا۔

[٢٢٥٦] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ:

[2256] عبداللہ بن وہب نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ابن جریج نے عبداللہ بن کثیر بن مطلب سے روایت کی،

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ فَقَالَتْ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِّي! قُلْنَا: بَلَى؛ ح: وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حَجَّاجًا الْأَعْوَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ - رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي! قَالَ: فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا عِنْدِي، انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَاضْطَجَعَ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنْ قَدْ رَقَدْتُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا، وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا، وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ، ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي، وَاخْتَمَرْتُ، وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي، ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلَى إِثْرِهِ، حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ، فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: «مَالَكِ؟ يَا عَائِشُ! حَشْيَا رَابِيَةً» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَيْءَ. قَالَ: «لَتُخْبِرِينِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي

انھوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب (المطلبی) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہی تھیں، انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ اور اپنی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں...... اور حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: قریش کے ایک فرد عبداللہ نے محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب سے روایت کی کہ ایک دن انھوں نے کہا: کیا میں تمھیں اپنی اور اپنی ماں کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ کہا: ہم نے سمجھا کہ ان کی مراد اپنی اس ماں سے ہے جس نے انھیں جنم دیا (لیکن انھوں نے) کہا: حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا میں تمھیں اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں! کہا: حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: (ایک دفعہ) جب میری (باری کی) رات ہوئی جس میں نبی کریم ﷺ میرے ہاں تھے، آپ (مسجد سے) لوٹے، اپنی چادر (سرہانے) رکھی، اپنے دونوں جوتے اتار کر اپنے پاؤں کے پاس رکھے اور اپنے تہبند کا ایک حصہ بستر پر بچھایا، پھر لیٹ گئے۔ آپ نے صرف اتنی دیر انتظار کیا کہ آپ نے خیال کیا میں سو گئی ہوں، تو آپ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی، آہستہ سے اپنے جوتے پہنے اور آہستہ سے دروازہ کھولا، نکلے، پھر اس کو آہستہ سے بند کر دیا۔ (یہ دیکھ کر) میں نے بھی اپنی قمیص سر سے گزاری (جلدی سے پہنی)، اپنا دوپٹا اوڑھا اور اپنی ازار (کمر پر) باندھی، پھر آپ کے پیچھے چل پڑی حتیٰ کہ آپ بقیع (کے قبرستان میں) پہنچے اور کھڑے ہو گئے اور آپ لمبی دیر تک کھڑے رہے، پھر آپ نے تین دفعہ ہاتھ اٹھائے، پھر آپ پلٹے اور میں بھی واپس لوٹی، آپ تیز ہو گئے تو میں بھی تیز ہو گئی، آپ تیز تر ہو گئے تو میں بھی اور تیز

اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: «فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي؟» قُلْتُ: نَعَمْ. فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ: «أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ؟» قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللهُ، نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ، فَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكِ، فَأَجَبْتُهُ، فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ، وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ». قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُولِي: اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، بِكُمْ لَلَاحِقُونَ».

ہو گئی، آپ دوڑ کر چلے تو میں نے بھی دوڑنا شروع کر دیا۔ میں آپ سے آگے نکل آئی اور گھر میں داخل ہو گئی۔ جونہی میں لیٹی آپ بھی گھر میں داخل ہو گئے اور فرمایا: ''عائشہ! تمھیں کیا ہوا؟ کانپ رہی ہو، سانس چڑھی ہوئی ہے۔'' میں نے کہا: کوئی بات نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے بتاؤ گی یا پھر وہ مجھے بتائے گا جو لطیف و خبیر (باریک بین ہے، انتہائی باخبر) ہے۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اور میں نے (پوری بات) آپ کو بتا دی۔ آپ نے فرمایا: ''تو وہ سیاہ (ہیولا) جو میں نے اپنے آگے دیکھا تھا، تم تھیں؟'' میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے میرے سینے کو زور سے دھکیلا جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ تم پر زیادتی کرے گا اور اس کا رسول؟'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: لوگ (کسی بات کو) کتنا ہی چھپا لیں اللہ اس کو جانتا ہے، ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تو نے (مجھے جاتے ہوئے) دیکھا تھا اس وقت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے۔ انھوں نے (آکر) مجھے آواز دی اور اپنی آواز کو تم سے مخفی رکھا، میں نے ان کو جواب دیا تو میں نے بھی اس کو تم سے مخفی رکھا اور وہ تمھارے پاس اندر نہیں آ سکتے تھے کہ تم کپڑے اتار چکی تھیں اور میں نے خیال کیا کہ تم سو چکی ہو تو میں نے تمھیں بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور مجھے خدشہ محسوس ہوا کہ تم (اکیلی) وحشت محسوس کرو گی۔ تو انھوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا: آپ کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں ان کے حق میں (دعا کے لیے) کیسے کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم کہو: مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان ٹھکانوں میں رہنے والوں پر سلامتی

ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے، اور ہم ان شاء اللہ ضرور تمھارے ساتھ ملنے والے ہیں۔‘‘

[٢٢٥٧] ١٠٤-(٩٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ: - فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ، وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ - مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، لَلَاحِقُونَ، أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

[2257] ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ اسدی نے سفیان سے حدیث سنائی، انھوں نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب وہ قبرستان جاتے تو رسول اللہ ﷺ ان کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ تو (سیکھنے کے بعد) ان کا کہنے والا کہتا: ــ ابوبکر کی روایت میں ہے: ’’سلامتی ہو مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانوں میں رہنے والوں پر‘‘ اور زہیر کی روایت میں ہے: ’’مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانے میں رہنے والو تم پر ــ اور ہم ان شاء اللہ ضرور (تمھارے ساتھ) ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمھارے لیے عافیت مانگتا ہوں۔‘‘

(المعجم ٣٦) - (بَابُ اسْتِئْذَانِ النَّبِيِّ ﷺ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ) (التحفة ٣٦)

باب:36- نبی اکرم ﷺ کا اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت مانگنا

[٢٢٥٨] ١٠٥-(٩٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى - قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لِأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي».

[2258] مروان بن معاویہ نے یزید، یعنی ابن کیسان سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’میں نے اپنے رب سے اپنی ماں کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی اور میں نے اس سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دے دی۔‘‘

[٢٢٥٩] ١٠٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

[2259] محمد بن عبید نے یزید بن کیسان سے، انھوں نے ابو حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ، فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ ﷺ: «اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ».

روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی، آپ روئے اور اپنے اردگرد والوں کو بھی رلایا، پھر فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لیے بخشش طلب کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی اور میں نے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کروں تو اس نے مجھے اجازت دے دی، پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمھیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔''

[٢٢٦٠] ١٠٦-(٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا، وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا». [انظر: ٥١١٤، ٥٢٠٧]

[2260] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر اور محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث سنائی ـــ الفاظ ابوبکر اور ابن نمیر کے ہیں ـــ انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن فضیل نے ابوسنان سے، جو ضرار بن مُرّہ ہیں، حدیث سنائی، انھوں نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو (اب) تم ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمھیں تین دن سے اوپر قربانیوں کے گوشت (رکھنے) سے منع کیا تھا (اب) تم جب تک چاہو رکھ سکتے ہو اور میں نے تمھیں مشکیزوں کے سوا کسی اور برتن میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب تم ہر قسم کے برتنوں میں سے پی سکتے ہو لیکن کوئی نشہ آور چیز نہ پیو۔''

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ.

ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ (انھوں نے ابن بریدہ کے نام، عبداللہ کی صراحت کی۔)

[٢٢٦١] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ ابْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ - اَلشَّكُّ مِنْ أَبِي خَيْثَمَةَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا

[2261] ابوخیثمہ نے زبید الیامی سے، انھوں نے محارب بن دثار سے، انھوں نے ابن بریدہ سے، انھوں نے، میرا خیال ہے اپنے والد سے ـــ شک ابوخیثمہ کی طرف سے ہے ـــ اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ (اسی طرح)

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلُّهُمْ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي سِنَانٍ.

سفیان نے علقمہ بن مرثد سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ (اسی طرح) معمر نے عطاء خراسانی سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ ان سب (زبید، سفیان اور معمر) نے ابوسنان کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ٣٧) - (بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَاتِلِ نَفْسَهُ) (التحفة ٣٧)

باب:37-خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

[٢٢٦٢] ١٠٧-(٩٧٨) حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

[2262] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنے آپ کو ایک چوڑے تیر سے قتل کر ڈالا تھا تو آپ نے (خود) اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ (دوسروں کو پڑھنے کا حکم دیا جس طرح ابتدا میں آپ دوسروں کو مقروض کا جنازہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔)

ارشاد باری تعالیٰ

خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ
وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

''ان کے مالوں سے صدقہ (زکاۃ) لیجیے، اس کے ساتھ آپ انھیں پاک کریں گے اور انھیں صاف کریں گے اور ان کے لیے دعا کریں، بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

(التوبة 103:9)

زکاۃ کا معنی ومفہوم، اہمیت وفضیلت اور نصاب کی وضاحت

''زکاۃ'' زَکَا، یَزْکُو، زَکَاۃً سے ہے۔ اس کا لغوی معنی اُگنا اور بڑھنا ہے۔ بڑھوتری تبھی ممکن ہے جب اُگنے والی چیز آفات و امراض سے پاک ہو۔ ''زَکَا'' کا ایک معنی اچھا یا پاک ہونا بھی ہے۔ عرب کہتے ہیں: زَکَتِ الْأَرْضُ اس کا معنی ہے: طَابَتْ، یعنی زمین اچھی، صاف ستھری ہوگئی۔ تزکیہ اسی سے ہے۔ نفوس کا تزکیہ یہ ہے کہ ان کو آفات، بہت سے امراض اور آلائشوں سے پاک کیا جائے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ فطرتِ سلیمہ عطا کر کے دنیا میں بھیجتا ہے، ماں باپ اور دوسرے قریبی لوگ اس کی فطرت کو آلودہ کر دیتے ہیں۔ سب سے زیادہ آلودگی یہ ہوتی ہے کہ انسان وجود عطا کرنے اور پالنے والے اللہ کی محبت کے بجائے مادی اشیاء کی محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ مرض دنیا کے باقی تمام امراض کا سبب بنتا ہے، اسی سے حرص، ہوس، لالچ، خودغرضی، ظلم، سرکشی، طغیان غرض سب بیماریاں پیدا ہوتی اور بڑھتی ہیں۔ انبیائے کرام خصوصاً محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد نفوس انسانی کا تزکیہ کرنا، یعنی انھیں ان تمام مہلک بیماریوں سے نجات دلانا ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ ''وہ جس نے امیوں (ان پڑھوں) میں انھی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (الجمعة 2:62) ویسے تو تمام ارکانِ اسلام تزکیۂ نفوس کا ذریعہ ہیں، ان میں سے زکاۃ بطور خاص اس مقصد کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں صدقات اور اللہ کی راہ میں مال دینے کو تزکیے کا ذریعہ بتایا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا: ﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ﴾ ''ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکاۃ) لیں، اس کے ذریعے سے انھیں پاک کریں، انھیں صاف ستھرا کریں اور ان کو دعا دیں۔'' (التوبة 103:9) اپنا تزکیہ اللہ کی راہ میں مال دے کر کیا جا سکتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝﴾ ''جو اپنا مال دیتا ہے پاک ہونے کے لیے۔'' (اللیل 18:92) امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نَفْسُ الْمُتَصَدِّقِ تَزْكُو، وَ مَالُهُ يَزْكُو، (أَيْ) يَطْهُرُ وَ يَزِيدُ فِي الْمَعْنٰى ''صدقہ دینے والا خود بھی پاک ہوتا ہے اور اس کا مال بھی پاک ہوتا ہے............''

(مجموع فتاوٰی لابن تیمیة: 8/25)

اس کے مقاصد میں سے ایک مواسات بھی ہے۔ بنیادی اصول یہ ہے: «تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ إِلٰى فُقَرَائِهِمْ» ''ان کے مال داروں سے لیا جائے اور ان کے فقیروں پر لوٹایا جائے۔'' اس لحاظ سے زکاۃ کی صحیح ادائیگی امت کی اجتماعیت اور یکجہتی کی ضامن ہے۔

اسلام نے زکاۃ بنیادی طور پر انھی اموال میں مقرر کی ہے جن میں بڑھوتری (نمو) ہوتی ہے، یعنی مویشی، کھیتی باڑی، مالِ تجارت اور نقدی جن میں باقی تمام اموال کی قدر محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔

یہ بھی اسلام کی رحمت کا مظہر ہے کہ زکاۃ کا ایک نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس بنیادی ضرورتوں کی تکمیل کے بعد کچھ زائد ہو، ان سے زکاۃ وصول کی جائے، جن کے پاس بنیادی ضرورتوں کے لیے بھی مال نہ ہو یا کم ہو ان کو چھوٹ دی جائے بلکہ ان کی مدد کی جائے۔ جدید معاشیات نے ٹیکس کے حوالے سے بنیادی چھوٹ کا تصور نصابِ زکاۃ ہی سے لیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بہت آسان اور جامع لفظوں میں بہت خوبصورتی کے ساتھ اس نصاب کو یوں بیان فرمایا: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ» وَ أَشَارَ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ» ''پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے اپنی پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا۔

یہی کتاب الزکاۃ میں امام مسلم رحمہ اللہ کی لائی ہوئی پہلی حدیث ہے۔

وسق: ماپنے کا پیمانہ ہے۔ غلہ، خشک کھجوریں، کشمش وغیرہ کا لین دین وسق سے ماپ کر ہوتا تھا۔ پانی اور دوسری مائع اشیاء کو بھی اسی پیمانے سے ماپا جاتا تھا۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں اگرچہ ابن ماجہ، ابوداود اور نسائی میں مرفوع حدیثیں بھی موجود ہیں لیکن وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ [التلخيص الحبير لابن حجر: 169/2، رقم: 842,841]

اس حوالے سے اعتماد اس بات پر ہے کہ اس مقدار پر اجماع ہے۔ [مجموع فتاوٰی لابن تیمیة: 447/5]

صاع کی مقدار پر البتہ اہل کوفہ اور اہل حجاز یا یوں کہہ لیجیے باقی تمام ائمہ (مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ) کے درمیان اختلاف ہے۔ حجاز میں زرعی اجناس کے لین دین کا نمایاں مرکز مدینہ تھا، ان کا صاع ہی حجازی صاع کہلاتا تھا۔ کوفہ میں حجاج بن یوسف نے جو صاع متعارف کروایا تھا وہ حجازی صاع سے نسبتاً بڑا تھا، اسے صاع عراقی یا صاع حجاجی کہا جاتا تھا۔

اہل کوفہ ایک صاع کو وزن میں 8 رطل کے برابر قرار دیتے ہیں جبکہ اہل حجاز 5.3 رطل کے برابر۔

امام ابو یوسف اور کئی دوسرے اہل کوفہ نے حج کے موقع پر زیارتِ مدینہ کے دوران میں جب پتہ لگانا چاہا کہ رسول اللہ ﷺ کا صاع کتنا تھا تو کثیر تعداد میں مہاجرین اور انصار کے بیٹوں نے اپنے اپنے گھروں سے اپنے خاندانی صاع، جو صحابہ استعمال کرتے رہے تھے، لا کر دکھائے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے کہا: میں نے ان کی مقدار جانچی تو وہ سب آپس میں مساوی اور 5.3 رطل کے برابر تھے۔ فَرَأَيْتُ أَمْرًا قَوِيًّا، فَقَدْ تَرَكْتُ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الصَّاعِ، وَ أَخَذْتُ بِقَوْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.'' میں نے بہت پختہ بات دیکھی تو میں نے صاع کے بارے میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول چھوڑ دیا اور اہل مدینہ کا قول لے لیا۔'' (سنن الكبرٰی للبيهقي: 171/4، وسنن الدارقطني: 150/2، حديث: 2105، ط: دارالكتب العلمية ..... امام شوکانی رحمہ اللہ اس کی سند کو جید قرار دیتے ہیں)

جدید محققین نے آج کل کے حساب سے صاع کا وزن معلوم کیا تو وہ ان کے خیال کے مطابق 2176 گرام بنتا ہے۔ [فقه الزكاة، للدكتور يوسف القرضاوي: 372/1]

گندم کے پانچ وسق 653 کلوگرام بنتے ہیں۔ [فقه الزكاة، للدكتور يوسف القرضاوي: 373/1]

ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں۔ایک درہم کا وزن جدید تحقیق کے مطابق 2.975 گرام بنتا ہے،اس طرح ایک اوقیہ کا وزن ایک سوانیس گرام اور پانچ اوقیہ چاندی کا وزن پانچ سو پچانوے گرام بنتا ہے۔اس کے تولے بنائے جائیں تو تقریباً اکاون تولے بنتے ہیں۔سابقہ اندازہ ساڑھے باون تولے چاندی کا تھا جو اس مقدار کے قریب ہی تھا۔

سونے کے نصاب زکاۃ کا تذکرہ صحیحین کی احادیث میں نہیں۔امام ابو داود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے،اس کے الفاظ ہیں: «وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ، يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتّٰى تَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ» ''تم پر کوئی چیز (بطور زکاۃ ادا کرنا) فرض نہیں،یعنی سونے میں جب تک تمھارے پاس (کم از کم) بیس دینار نہ ہوں،جب تمھارے پاس بیس دینار ہوں اوران پر سال گزر جائے تو ان میں آدھا دینار (زکاۃ) ہے،جو اس سے زیادہ ہوگا وہ اسی حساب کے مطابق (محسوب) ہوگا۔'' (سنن أبي داود، الزكاة، باب في زكاة السائمة، حديث : 1573) قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: سونے کے نصاب پر اجماع ہے۔

سونے کے دینار میں چوبیس قیراط ہوتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رومی اور ایرانی دینار استعمال ہوتے تھے۔عبدالملک بن مروان نے زکاۃ کے نصاب کو پیش نظر رکھتے ہوئے،اہل علم کے اتفاق سے جو دینار ڈھالے اور جن کے مطابق صدیوں تک دینار ڈھالے جاتے رہے وہ دینار مل بھی چکے ہیں۔ان دیناروں کے وزن کے مطابق سونے کی زکاۃ کا نصاب 85 گرام بنتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں سونے کے نصاب کا جو حساب لگایا گیا تھا وہ ساڑھے سات تولے تھا،اس کے ستاسی گرام بنتے ہیں،یعنی محض دو گرام زیادہ۔اب تقریباً پورے عالم اسلام کا 85 گرام پر اتفاق ہے۔

نقدی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سونا چاندی یا ان کے ڈھلے ہوئے سکے بطور نقدی استعمال ہوتے تھے۔علمائے امت کا اجماع ہے کہ کرنسی کو انھی پر قیاس کیا جائے گا۔مغربی استعمار کے غلبے کے بعد دنیا میں کاغذ کی کرنسی رائج ہوئی۔ہر ملک ایسی کرنسی سونے یا چاندی کی بنیاد پر جاری کرتا تھا۔(خزانے میں کرنسی کے مساوی یا ایک خاص تناسب سے سونا یا چاندی کا موجود ہونا ضروری تھا) کچھ عرصے بعد یہ بنیاد بھی ختم ہوگئی۔اب کرنسی کی بنیاد نہ سونے پر ہے نہ چاندی پر۔اب لوگوں کے پاس موجودہ کرنسی پر زکاۃ کا نصاب کیا ہوگا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے چاندی کے نصاب پر قیاس کیا جائے۔بعض سونے کے نصاب پر قیاس کرنے کے قائل ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاندی اور سونے دونوں کا نصاب قیمت یا مالیت کے اعتبار سے مساوی تھا لیکن بعد میں چاندی اپنی قیمت برقرار نہ رکھ سکی۔باقی اشیاء جن پر زکاۃ فرض ہے،مثلاً: بھیڑ بکریاں یا اونٹ وغیرہ ان کی مالیت کے ساتھ چاندی کے نصاب کی مالیت کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت میں پانچ چھ سے زیادہ بکریاں نہیں خریدی جاسکتیں۔ دوسری طرف سونے کی قیمت بھی غیر متناسب طریقے پر زیادہ ہورہی ہے۔اب کرنسی کی زکاۃ کا مسئلہ انتہائی سنجیدہ غور وفکر کا متقاضی ہے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں ایرانی اور رومی دونوں قسموں کے درہم متداول تھے۔ایک دوسرے کا آدھا تھا۔ایک کا وزن آٹھ دانق تھا اور دوسرے کا چار دانق۔لوگ دونوں کو مساوی طور پر ملا کر،یعنی آدھے بڑے اور آدھے چھوٹے دراہم سے اپنے معاملات طے کیا کرتے تھے۔اسلام آیا تو لوگوں نے زکاۃ کی ادائیگی کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا۔وہ سو ایرانی اور سو رومی درہموں کو ملا کر ان سے زکاۃ کے نصاب کا تعین کرتے۔دونوں کو مساوی تعداد میں

ملانے سے پانچ اوقیہ چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا، اسی طرح زکاۃ ادا کی جاتی۔ عبدالملک نے جب اپنے درہم ڈھلوانے کا ارادہ کیا تو تمام اہل علم کو جمع کیا۔ انھوں نے درہم کا وزن، دونوں درہموں کی اوسط، یعنی 8+4 دانق کا نصف 6 دانق مقرر کیا۔ اس طرح سے دو سو درہموں میں پانچ اوقیہ چاندی پوری ہو جاتی تھی۔

اگر سونے کی قیمتیں اسی طرح غیر متناسب انداز میں بڑھتی رہیں تو کیا ایسا کیا جا سکتا ہے کہ کرنسی کے لیے چاندی کے نصاب کی مالیت کا نصف سونے کے نصاب کی مالیت کا نصف ملا کر مقدارِ نصاب متعین کر لی جائے؟ اس کے لیے پورے عالم اسلام کے حوالے سے اہل علم کا اجماع حاصل کرنا ناگزیر ہوگا۔ فی الحال یہی مناسب ہے کہ جب تک سونے کے نصاب اور چاندی کو چھوڑ کر باقی اشیاء کے نصاب کی قیمتیں قریب قریب رہتی ہیں سونے کے نصاب کو کرنسی کے نصاب کی بنیاد بنایا جائے۔

کتاب الزکاۃ میں امام مسلم رحمہ اللہ نے جس ترتیب سے احادیث بیان کی ہیں اس کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مسلم رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کی موطأ کی طرح اپنی صحیح میں صحت کے اعلیٰ ترین معیار پر احادیث ترتیب دی ہیں۔ انھوں نے پہلے چاندی کا نصاب ذکر کیا ہے، پھر اونٹوں کا، پھر اجناسِ خوردنی اور خشک پھلوں کا، پھر مویشی اور دیگر اشیاء کا، پھر یہ کہ ایک سال گزرنا ضروری ہے، اس غرض سے حضرات ابوبکر، عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے حوالے سے روایتیں بیان کیں۔ اس میں اگرچہ حضرت معاویہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اختلاف کرتے ہیں لیکن دو خلفائے راشدین نے جو کیا ہے وہ اس لیے راجح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي» "تم میری سنت اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔" [شرح مشكل الآثار: 223/3، حديث: 1186، نیز دیکھیے: سنن ابن ماجه، حديث: 43،42، وسنن أبي داود، حديث: 4608،4607] اور یہ بھی فرمایا: «فَإِنْ يُطِيعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَرْشُدُوا» "اگر وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اطاعت کریں تو رہنمائی پائیں گے۔" [صحيح مسلم، حديث: 681] اس کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ نے سونے کی زکاۃ کا ذکر کیا ہے کیونکہ اس کی دلیل کی قوت نسبتاً کم ہے، پھر ان چیزوں کا ذکر کیا ہے جن میں زکاۃ فرض کی گئی ہے۔ اس حوالے سے قرآن کی آیات اور احادیث بیان کی ہیں۔ ان میں بہترین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اور زکاۃ کے بارے میں آپ کا مکتوب ہے۔ ان کے بعد وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت لائے ہیں۔ [مجموع فتاوى لابن تيمية: 9/25]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٢- كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکاۃ کے احکام ومسائل

(المعجم . . . .) - (بَابٌ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ) (التحفة ١)

باب: پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں

[٢٢٦٣] ١-(٩٧٩) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[2263] سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ سے پوچھا تو انھوں نے مجھے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم (غلے یا کھجور) میں صدقہ (زکاۃ) نہیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ ہے۔''

[٢٢٦٤] ٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2264] یحییٰ بن سعید نے عمرو بن یحییٰ سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کے مانند بیان کیا۔

[٢٢٦٥] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: وَأَشَارَ

[2265] ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اپنے والد یحییٰ بن عمارہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور نبی ﷺ نے اپنی ہتھیلی سے اپنی پانچوں انگلیوں سے اشارہ کیا..... پھر (ابن جریج

النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

نے سفیان) بن عیینہ کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٢٢٦٦] ٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[2266] عمارہ بن غزیہ نے یحییٰ بن عمارہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم (کھجور یا غلے) میں صدقہ نہیں اور پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ نہیں۔''

[٢٢٦٧] ٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ».

[2267] وکیع نے سفیان سے، انھوں نے اسماعیل بن امیہ سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے، انھوں نے یحییٰ بن عمارہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور اور غلے میں صدقہ نہیں ہے۔''

[٢٢٦٨] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ، حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَّلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

[2268] عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نہ غلے میں صدقہ ہے نہ کھجور میں حتی کہ وہ پانچ وسق تک پہنچ جائیں اور نہ پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں صدقہ ہے۔''

[٢٢٦٩] (...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ

[2269] یحییٰ بن آدم نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے اسماعیل بن امیہ سے اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ ابن مہدی

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ.

کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

[٢٢٧٠] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ آدَمَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ - بَدَلَ التَّمْرِ -: ثَمَرٍ.

[2270] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری اور معمر نے اسماعیل بن امیہ سے اسی سند کے ساتھ، ابن مہدی اور یحییٰ بن آدم کی حدیث کی طرح بیان کیا، البتہ انھوں نے تمر (کھجور) کے بجائے ثمر (پھل) کہا۔

[٢٢٧١] ٦-(٩٨٠) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَّلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَّلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ».

[2271] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں صدقہ ہے اور نہ ہی پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ ہے۔''

(المعجم ١) - (بَابُ مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ) (التحفة ٢)

باب:1- زرعی پیداوار میں عُشر یا نصف عُشر

[٢٢٧٢] ٧-(٩٨١) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَّهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ وَّالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ

[2272] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''جس (کھیتی) کو دریا کا پانی یا بارش سیراب کرے ان میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو اونٹ (وغیرہ کسی جانور کے ذریعے) سے سیراب کیا جائے ان میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔''

الْعُشُورُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ».

(المعجم ٢) - (بَابٌ: لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَفَرَسِهِ) (التحفة ٣)

باب:2- مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں اس پر زکاۃ نہیں

[٢٢٧٣] ٨-(٩٨٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ».

[2273] عبداللہ بن دینار نے سلیمان بن یسار سے، انھوں نے عراک بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے ذمے نہ اس کے غلام میں صدقہ (زکاۃ) ہے اور نہ اس کے گھوڑے میں۔''

[٢٢٧٤] ٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ عَمْرٌو: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ: يَبْلُغُ بِهِ - «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ».

[2274] عمرو الناقد اور زہیر بن حرب نے کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں ایوب بن موسیٰ نے مکحول سے حدیث بیان کی، انھوں نے سلیمان بن یسار سے، انھوں نے عراک بن مالک سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ عمرو نے کہا: (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) نبی ﷺ سے روایت کی اور زہیر نے کہا: انھوں نے اسے نبی ﷺ تک پہنچایا، یعنی آپ سے بیان کیا۔ ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔''

[٢٢٧٥] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، كُلُّهُمْ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2275] خثیم بن عراک بن مالک نے اپنے والد (عراک بن مالک) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند بیان کیا۔

[٢٢٧٦] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى

[2276] مخرمہ نے اپنے والد (بکیر بن عبداللہ) سے، انھوں نے عراک بن مالک سے روایت کی، انھوں نے کہا:

قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ».

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''(مالک پر) غلام (کے معاملے) میں صدقۂ فطر کے سوا کوئی صدقہ نہیں۔''

(المعجم ٣) - (بَابٌ: فِي تَقْدِيمِ الزَّكَاةِ وَمَنْعِهَا) (التحفة ٤)

باب:3- وقت سے پہلے زکاۃ دینا اور زکاۃ کی ادائیگی روک لینا

[٢٢٧٧] ١١-(٩٨٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ، وَمِثْلُهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟».

[2277] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو (بعد میں آپ سے) کہا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے زکاۃ روک لی ہے (نہیں دی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل تو اس کے علاوہ کسی اور بات کا بدلہ نہیں لے رہا کہ وہ پہلے فقیر تھا تو اللہ نے اسے غنی کر دیا، رہے خالد تو تم ان پر زیادتی کر رہے ہو، انھوں نے اپنی زرہیں اور ہتھیار (جنگی ساز و سامان) اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، باقی رہے عباس تو ان کی زکاۃ میرے ذمے ہے اور اتنی اس کے ساتھ اور بھی۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! کیا تمھیں معلوم نہیں، انسان کا چچا اس کے باپ جیسا ہوتا ہے؟'' (ان کی زکاۃ تم مجھ سے طلب کر سکتے تھے۔)

(المعجم ٤) - (بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ) (التحفة ٥)

باب:4- مسلمان کھجور اور جو سے صدقۂ فطر (فطرانہ) ادا کر سکتے ہیں

[٢٢٧٨] ١٢-(٩٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

[2278] امام مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر

مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

رمضان کا صدقۂ فطر (فطرانہ) کھجوروں یا جَو کا ایک صاع (فی کس) مقرر کیا، وہ (فرد) مسلمانوں میں سے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت۔

[٢٢٧٩] ١٣-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ.

[2279] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غلام یا آزاد، چھوٹے یا بڑے ہر کسی پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقۂ فطر (فطرانہ) فرض قرار دیا۔

[٢٢٨٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

[2280] ایوب نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت ہر کسی پر، رمضان کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مقرر فرمایا۔

قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ.

کہا: لوگوں نے گندم کا نصف صاع اس (جَو) کے (ایک صاع کے) مساوی قرار دیا۔

[٢٢٨١] ١٥-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ، صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِيرٍ.

[2281] لیث نے نافع سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع صدقۂ فطر (ادا کرنے) کا حکم دیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو لوگوں نے گندم کے دو مُد

حِنْطَةٍ.

اس (جَو) کے ایک صاع کے برابر قرار دے لیے۔

[٢٢٨٢] ١٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، أَوْ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ.

[2282] ضحاک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مسلمانوں میں سے ہر انسان پر، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع، صدقۂ فطر مقرر فرمایا۔

[٢٢٨٣] ١٧-(٩٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ.

[2283] زید بن اسلم نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہم زکاۃ الفطر طعام (گندم) کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع نکالا کرتے تھے۔

[٢٢٨٤] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ، إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ: إِنِّي أُرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ

[2284] داود بن قیس نے عیاض بن عبداللہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود تھے تو ہم ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے طعام (گندم) کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجوروں کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع زکاۃ الفطر (فطرانہ) نکالتے تھے۔ اور ہم اسی کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ ہمارے پاس (امیر المومنین) معاویہ بن ابی سفیان ؓ حج یا عمرہ ادا کرنے کے لیے تشریف لائے اور منبر پر لوگوں کو خطاب کیا اور لوگوں سے جو گفتگو کی اس میں یہ بھی کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ شام سے آنے والی (مہنگی) گندم کے دو مد (نصف صاع) کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ اس

تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ .

کے بعد لوگوں نے اس قول کو اپنا لیا۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ ، كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ ، أَبَدًا ، مَّا عِشْتُ .

ابوسعید خدری ؓ نے کہا: لیکن میں، جب تک میں ہوں زندگی بھر ہمیشہ اسی طرح نکالتا رہوں گا جس طرح (عہد نبوی ﷺ میں) نکالا کرتا تھا۔

[٢٢٨٥] ١٩-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا ، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ ، حُرٍّ وَّمَمْلُوكٍ ، مِّنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ : صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ، صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ ، صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ ، فَرَأٰى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ .

[2285] اسماعیل بن امیہ نے کہا: مجھے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں زکاۃ الفطر ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام کی طرف سے تین (قسم کی) اصناف سے نکالتے تھے: کھجوروں سے ایک صاع، پنیر سے ایک صاع اور جو سے ایک صاع۔ ہم ہمیشہ اس کے مطابق نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہ ؓ کا دور آ گیا تو انھوں نے یہ رائے پیش کی کہ گندم کے دو مد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ .

حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کہا: لیکن میں تو اسی (پہلے طریقے سے) نکالتا رہوں گا۔

[٢٢٨٦] ٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ : الْأَقِطِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالشَّعِيرِ .

[2286] حارث بن عبدالرحمان بن ابی ذباب نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم فطرانہ ان تین اجناس سے نکالا کرتے تھے: پنیر، کھجور اور جو۔ (یہی ان کی بنیادی خوردنی اجناس تھیں۔)

[٢٢٨٧] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ، لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عِدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ ، أَنْكَرَ ذٰلِكَ أَبُو سَعِيدٍ

[2287] ابن عجلان نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی کہ جب حضرت معاویہ ؓ نے گندم کے آدھے صاع کو کھجوروں کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابوسعید ؓ نے اس بات (کو ماننے) سے انکار کیا اور کہا: میں فطرانے میں

وَّقَالَ: لَا أُخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ.

اس کے سوا اور کچھ نہ نکالوں گا جو میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں نکالا کرتا تھا: (اور وہ ہے) کھجوروں کا ایک صاع یا منقے کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع۔

(المعجم ٥) - (بَابُ الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ) (التحفة ٦)

باب:5- فطرانہ نماز عید سے پہلے نکالنے کا حکم

[٢٢٨٨] ٢٢-(٩٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى، قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

[2288] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے نماز عید کی طرف لوگوں کے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

[٢٢٨٩] ٢٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى، قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

[2289] ضحاک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر نکالنے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے لوگوں کے عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ) (التحفة ٧)

باب:6- زکاۃ نہ دینے والے کا گناہ

[٢٢٩٠] ٢٤-(٩٨٧) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَّعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الصَّنْعَانِيَّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ، لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَأُحْمِيَ

[2290] حفص بن میسرہ صنعانی نے زید بن اسلم سے حدیث بیان کی کہ ان کو ابوصالح ذکوان نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بھی سونے اور چاندی کا مالک ان میں سے (یا ان کی قیمت میں سے) ان کا حق (زکاۃ) ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہوگا (انھیں) اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا دیا جائے گا اور انھیں جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور پھر

عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَارَسُولَ اللهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، أَوْفَرَ مَا كَانَتْ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَّاحِدًا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا، لَّيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ، وَلَا جَلْحَاءُ، وَلَا عَضْبَاءُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيُرٰى سَبِيلُهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: «اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ، وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ

ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پشت کو داغا جائے گا، جب وہ (تختیاں) پھر سے (آگ میں) جائیں گی، انھیں پھر سے اس کے لیے واپس لایا جائے گا، اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے (یہ عمل مسلسل ہوتا رہے گا) حتی کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا، پھر وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے گا۔" آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: "کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ ان کو پانی پلانے کے دن (ضرورت مندوں اور مسافروں کے لیے) ان کا دودھ نکالا جائے اور جب قیامت کا دن ہوگا اس (مالک) کو ایک وسیع چٹیل میدان میں ان (اونٹوں) کے سامنے بچھا (لٹا) دیا جائے گا، وہ (اونٹ دنیا میں تعداد اور فربہی کے اعتبار سے) جتنے زیادہ سے زیادہ وافر تھے اس حالت میں ہوں گے، وہ ان میں سے دودھ چھڑائے ہوئے ایک بچے کو بھی گم نہیں پائے گا، وہ اسے اپنے قدموں سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے، جب بھی ان میں سے پہلا اونٹ اس پر سے گزر جائے گا تو دوسرا اس پر واپس لے آیا جائے گا۔ یہ اس دن میں (بار بار) ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔"

آپ سے عرض کی گئی: اللہ کے رسول! تو گائے اور بکریاں؟ آپ نے فرمایا: "اور نہ گائے اور بکریوں کا کوئی مالک ہوگا جو ان کا حق ادا نہیں کرتا، مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بچھایا (لٹایا) جائے گا وہ ان میں سے کسی ایک (جانور) کو بھی گم

سِتْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ، وَّأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ، عَدَدَ مَا أَكَلَتْ، حَسَنَاتٌ، وَّكُتِبَ لَهُ، عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَسَنَاتٌ، وَّلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ، عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا، حَسَنَاتٍ، وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَّسْقِيَهَا، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ، عَدَدَ مَا شَرِبَتْ، حَسَنَاتٍ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة:٧،٨]».

نہیں پائے گا۔ان میں کوئی (گائے یا بکری) نہ مڑے سینگوں والی ہوگی، نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ہی کوئی ٹوٹے سینگوں والی ہوگی (سب سیدھے تیز سینگوں والی ہوں گی) وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے روندیں گی، (یہ معاملہ) اس دن میں (ہوگا) جو پچاس ہزار سال کے برابر ہو گا، جب پہلا (جانور) گزر جائے گا تو ان کا دوسرا (جانور واپس) لے آیا جائے گا حتیٰ کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔‘‘ عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! تو گھوڑے؟ آپ نے فرمایا: ’’گھوڑے تین طرح کے ہیں: وہ جو آدمی کے لیے بوجھ ہیں، دوسرے وہ جو آدمی کے لیے ستر (پردہ پوشی کا باعث) ہیں، تیسرے وہ جو آدمی کے لیے اجر وثواب کا باعث ہیں۔ بوجھ اور گناہ کا باعث وہ گھوڑے ہیں جن کو ان کا مالک ریاکاری، فخر وغرور اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھتا ہے تو یہ گھوڑے اس کے لیے بوجھ (گناہ) ہیں۔

اور وہ جو اس کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں تو وہ (اس) آدمی (کے گھوڑے ہیں) جس نے انھیں (موقع ملنے پر) اللہ کی راہ میں (خود جہاد کرنے کے لیے) باندھ رکھا ہے، پھر وہ ان کی پشتوں اور گردنوں میں اللہ کے حق کو نہیں بھولا تو یہ اس کے لیے باعث ستر ہیں (چاہے اسے جہاد کا موقع ملے یا نہ ملے۔) اور وہ گھوڑے جو اس کے لیے اجر وثواب کا باعث ہیں تو وہ (اس) آدمی (کے گھوڑے ہیں) جس نے انھیں اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی خاطر کسی چراگاہ یا باغیچے میں باندھ رکھا ہے (اور وہ خود جہاد پر جا سکے یا نہ جا سکے انھیں دوسروں کو جہاد کے لیے دیتا ہے) یہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں سے جتنا بھی کھائیں گے تو اس شخص کے لیے اتنی تعداد میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس شخص کے لیے ان کی لید اور پیشاب

کی مقدار کے برابر (بھی) نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور وہ گھوڑے اپنی رسی تڑا کر ایک دو ٹیلوں کی دوڑ نہیں لگائیں گے مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے ان کے قدموں کے نشانات اور لید کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دے گا اور نہ ہی ان کا مالک انھیں لے کر کسی نہر پر سے گزرے گا اور وہ گھوڑے اس نہر میں سے پانی پییں گے جبکہ وہ (مالک) ان کو پانی پلانا (بھی) نہیں چاہتا مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے اتنی نیکیاں لکھ دے گا جتنا ان گھوڑوں نے پانی پیا۔" عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! اور گدھے؟ آپ نے فرمایا: "مجھ پر گدھوں کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا کوئی چیز نازل نہیں کی گئی: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝﴾ جو کوئی ایک ذرے کی مقدار میں نیکی کرے گا (قیامت کے دن) اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ایک ذرے کے برابر برائی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔"

[٢٢٩١] ٢٥-(...) وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمَعْنَى حَدِيثِ حَفْصِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، إِلَى آخِرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّي حَقَّهَا» وَلَمْ يَقُلْ: «مِنْهَا حَقَّهَا». وَذَكَرَ فِيهِ: «لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَّاحِدًا» وَقَالَ: «يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ».

[2291] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اسی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ کی حدیث کے آخر تک اس کے ہم معنی روایت بیان کی، البتہ انھوں نے "جو اونٹوں کا مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا" کہا: اور مِنْهَا حَقَّهَا (ان میں سے ان کا حق) کے الفاظ نہیں کہے اور انھوں نے (بھی) اپنی حدیث میں "وہ ان میں سے دودھ چھڑائے ہوئے ایک بچے کو بھی گم نہ پائے گا" کے الفاظ روایت کیے ہیں اور اسی طرح (ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا کے بجائے) يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ (اس کے دونوں پہلو، اس کی پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا) کے الفاظ کہے۔

[٢٢٩٢] ٢٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

[2292] عبدالعزیز بن مختار نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِينُهُ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ، تَسْتَنُّ عَلَيْهِ، كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا، إِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ، فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ، كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتّٰى يَحْكُمَ اللهُ بَيْنَ عِبَادِهِ، فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ».

نے فرمایا: ''کوئی بھی خزانے کا مالک نہیں جو اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتا، مگر اس کے خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس کی تختیاں بنائی جائیں گی اور ان سے اس کے دونوں پہلوؤں اور پیشانی کو داغا جائے گا حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا، (یہ) اس دن میں ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، پھر اسے جنت یا جہنم کی طرف اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا۔ اور کوئی بھی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا مگر اسے ان (اونٹوں) کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں لٹایا جائے گا جبکہ وہ اونٹ (تعداد اور جسامت میں) جتنے زیادہ سے زیادہ وافر تھے اس حالت میں ہوں گے۔ (وہ) اس کے اوپر دوڑ لگائیں گے، جب بھی ان میں آخری اونٹ گزرے گا پہلا اونٹ، اس پر دوبارہ لایا جائے گا، حتیٰ کہ اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے گا، (یہ) ایک ایسے دن میں (ہوگا) جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔ اور جو بھی بکریوں کا مالک ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو اسے وافر ترین حالت میں جس میں وہ تھیں، ان کے سامنے ایک وسیع وعریض چٹیل میدان میں بچھا (لٹا) دیا جائے گا، وہ اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ ان میں نہ کوئی مڑے سینگوں والی ہوگی اور نہ بغیر سینگوں کے۔ جب بھی آخری بکری گزرے گی اسی وقت پہلی دوبارہ اس پر لائی جائے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسے دن میں جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے، اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا، پھر اسے جنت یا دوزخ کی طرف اس کا راستہ دکھایا جائے گا۔''

قَالَ سُهَيْلٌ: وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الْبَقَرَ أَمْ لَا، قَالُوا: فَالْخَيْلُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلْخَيْلُ فِي

سہیل نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے گائے کا تذکرہ فرمایا یا نہیں۔ صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! تو

نَوَاصِيهَا - أَوْ قَالَ: اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا» - قَالَ سُهَيْلٌ : أَنَا أَشُكُّ، - «اَلْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اَلْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَّلِرَجُلٍ وِّزْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ، فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَيُعِدُّهَا لَهُ، فَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِي بُطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرًا، وَّلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ، مَّا أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا أَجْرًا، وَّلَوْ سَقَاهَا مِنْ نَّهْرٍ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ - حَتّٰى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَبْوَالِهَا وَأَرْوَاثِهَا - وَلَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا أَجْرٌ، وَّأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَّتَجَمُّلًا، وَّلَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا، فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا، وَأَمَّا الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَّبَطَرًا وَّبَذَخًا وَّرِيَاءَ النَّاسِ، فَذَاكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ». قَالُوا: فَالْحُمُرُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ مَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ۷، ۸]».

گھوڑے (کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''قیامت کے دن تک خیر،گھوڑوں کی پیشانی میں ہے''۔۔یا فرمایا:''گھوڑوں کی پیشانی سے بندھی ہوئی ہے۔'' سہیل نے کہا: مجھے شک ہے۔۔(فرمایا:)''گھوڑے تین قسم کے ہیں: یہ ایک آدمی کے لیے باعثِ اجر ہیں، ایک آدمی کے لیے پردہ پوشی کا باعث ہیں اور ایک کے لیے بوجھ اور گناہ کا سبب ہیں۔ وہ گھوڑے جو اس (مالک) کے لیے اجر (کا سبب) ہیں تو (ان کا مالک) وہ آدمی ہے جو انھیں اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) پالتا ہے اور تیار کرتا ہے تو یہ گھوڑے کوئی چیز اپنے پیٹ میں نہیں ڈالتے مگر اللہ اس کی وجہ سے اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے۔ اگر وہ انھیں چراگاہ میں چراتا ہے تو وہ کوئی چیز بھی نہیں کھاتے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے اجر لکھ دیتا ہے اور اگر وہ انھیں کسی نہر سے پانی پلاتا ہے تو پانی کے ہر قطرے کے بدلے جسے وہ اپنے پیٹ میں اتارتے ہیں، اس کے لیے اجر ہے۔۔حتی کہ آپ نے ان کے پیشاب اور لید کرنے میں بھی اجر ملنے کا تذکرہ کیا۔۔اور اگر یہ گھوڑے ایک یا دو ٹیلوں (کا فاصلہ) دوڑیں تو اس کے لیے ان کے ہر قدم کے عوض جو وہ اٹھاتے ہیں، اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور وہ انسان جس کے لیے یہ باعثِ پردہ ہیں تو وہ آدمی ہے جو انھیں عزت وشرف اور زینت کے طور پر رکھتا ہے اور وہ تنگی اور آسانی (ہر حالت) میں ان کی پشتوں اور ان کے پیٹوں کا حق نہیں بھولتا۔ رہا وہ آدمی جس کے لیے وہ بوجھ ہیں تو وہ شخص ہے جو انھیں ناسپاس گزاری کے طور پر، غرور اور تکبر کرنے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے تو وہی ہے جس کے لیے یہ گھوڑے بوجھ کا باعث ہیں۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو گدھے (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ان کے بارے میں اس منفرد اور جامع آیت کے سوا

کچھ نازل نہیں کیا: ''تو جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔''

[٢٢٩٣] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[2293] عبدالعزیز دراوردی نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور (پوری) حدیث بیان کی۔

[٢٢٩٤] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ - بَدَلَ عَقْصَاءُ -: «عَضْبَاءُ» وَقَالَ: «فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ» وَلَمْ يَذْكُرْ: جَبِينُهُ.

[2294] روح بن قاسم نے کہا: ہمیں سہیل بن ابی صالح نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور عَقْصَاء (مڑے ہوئے سینگوں والی) کے بجائے عَضْبَاء (ٹوٹے ہوئے سینگوں والی) کہا اور ''اس کے ذریعے سے اس کا پہلو اور اس کی پشت داغی جائے گی'' کہا اور پیشانی کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٢٩٥] (. . .) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللهِ أَوِ الصَّدَقَةَ فِي إِبِلِهِ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.

[2295] بکیر نے (ابوصالح) ذکوان سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''جب انسان اپنے اونٹوں میں اللہ کا حق یا زکاۃ ادا نہیں کرتا.....'' آگے سہیل کی روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٢٩٦] ٢٧-(٩٨٨) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَّا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَّا يَفْعَلُ

[2296] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کوئی اونٹوں کا مالک نہیں جو ان کے معاملے میں اس طرح نہیں کرتا جس طرح ان کا حق ہے مگر وہ قیامت کے دن اپنی انتہائی زیادہ تعداد میں آئیں گے جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان (اونٹوں) کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا اور وہ اسے اپنے اگلے قدموں اور اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ اسی طرح کوئی گائے کا مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا مگر وہ قیامت کے دن اس زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو

فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ، إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَتْبَعُهُ فَاتِحًا فَاهُ، فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ، فَيُنَادِيهِ: خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَأْتَهُ، فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ، فَإِذَا رَأَى أَنْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ».

کبھی ان کی تھی اور وہ ان کے سامنے چٹیل میدان میں بیٹھے گا، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے پیروں سے روندیں گی اور اسی طرح بکریوں کا کوئی مالک نہیں جو ان کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اپنی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں گی جو کبھی ان کی تھی اور وہ ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بیٹھے گا، وہ اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے سموں سے اسے روندیں گی اور ان میں نہ کوئی سینگوں کے بغیر ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔ اور کوئی (سونے چاندی کے) خزانے کا مالک نہیں جو اس کا حق ادا نہیں کرتا مگر قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اپنا منہ کھولے ہوئے اس کا تعاقب کرے گا، جب اس کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے بھاگے گا، پھر وہ (سانپ) اسے آواز دے گا: اپنا خزانہ لے لو جو تم نے (دنیا میں) چھپا کر رکھا تھا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب (خزانے والا) دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو وہ اپنا ہاتھ اس (سانپ) کے منہ میں داخل کر دے گا، وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح سانڈ چباتا ہے۔"

قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هٰذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا، پھر ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس (حدیث) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اسی طرح کہا جس طرح عبید بن عمیر نے کہا۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا حَقُّ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا، وَمَنِيحَتُهَا، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ».

اور ابوزبیر نے کہا: میں نے عبید بن عمیر کو کہتے ہوئے سنا، ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "پانی (پلانے کے موقع) پر ان کا دودھ دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اس کا ڈول ادھار دینا اور اس کا سانڈ ادھار دینا اور اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دینا اور اللہ کی راہ میں سواری کی خاطر دینا۔"

[٢٢٩٧]٢٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ، لَّا يُؤَدِّي حَقَّهَا، إِلَّا أُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا، وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا، لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ». قُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: «إِطْرَاقُ فَحْلِهَا، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَمَنِيحَتُهَا، وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ، وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَتْبَعُ صَاحِبَهُ حَيْثُمَا ذَهَبَ، وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ، وَيُقَالُ: هٰذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ، فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ، أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ».

[2297] عبدالملک نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''اونٹوں، گائے اور بکریوں کا جو بھی مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا تو اسے قیامت کے دن ان کے سامنے وسیع چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا، سموں والا جانور اسے اپنے سموں سے روندے گا اور سینگوں والا اسے اپنے سینگوں سے مارے گا، ان میں اس دن نہ کوئی (گائے یا بکری) بغیر سینگ کے ہوگی اور نہ ہی کوئی ٹوٹے ہوئے سینگوں والی ہوگی۔'' ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان میں سے نر کو جفتی کے لیے دینا، ان کا ڈول ادھار دینا، ان کو دودھ پینے کے لیے دینا، ان کو پانی کے گھاٹ پر دوہنا (اور لوگوں کو پلانا) اور اللہ کی راہ میں سواری کے لیے دینا۔ اور جو بھی صاحب مال اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا، اس کا مالک جہاں جائے گا وہ اس کے پیچھے لگا رہے گا اور وہ اس سے بھاگے گا، اسے کہا جائے گا: یہ تیرا وہی مال ہے جس میں تو بخل کیا کرتا تھا۔ جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں داخل کرے گا، وہ اسے اس طرح چبائے گا جس طرح نر اونٹ (چارے کو) چباتا ہے۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ إِرْضَاءِ السُّعَاةِ) (التحفة ٨)

باب:7- زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنا

[٢٢٩٨] ٢٩-(٩٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ

[2298] عبدالواحد بن زیاد نے کہا: ہمیں محمد بن ابی اسماعیل نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: کچھ بدوی لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت

عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ أُنَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيَظْلِمُونَنَا. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ».

میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: کچھ زکاۃ وصول کرنے والے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے زکاۃ وصول کرنے والوں کو راضی کیا کرو۔''

قَالَ جَرِيرٌ: مَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ، مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، إِلَّا وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ. [انظر: ٢٤٩٤]

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو میرے پاس سے جو کوئی زکاۃ وصول کرنے والا گیا، راضی گیا۔

[٢٢٩٩](...)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2299] عبدالرحیم بن سلیمان، یحییٰ بن سعید اور ابواسامہ سب نے محمد بن ابی اسماعیل سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٨) - (بَابُ تَغْلِيظِ عُقُوبَةِ مَنْ لَّا يُؤَدِّي الزَّكَاةَ) (التحفة ٩)

باب:8- زکاۃ نہ دینے والے کی سخت سزا

[٢٣٠٠] ٣٠-(٩٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «هُمُ الْأَخْسَرُونَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!» قَالَ: فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ، فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ، وَعَنْ يَّمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ، مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا

[2300] وکیع نے کہا: اعمش نے ہمیں معرور بن سوید کے حوالے سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ سب سے زیادہ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔'' کہا: میں آ کر آپ کے پاس بیٹھا (ہی تھا)، اور اطمینان سے بیٹھا بھی نہ تھا کہ کھڑا ہو گیا اور میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ زیادہ مالدار لوگ ہیں، سوائے اس کے جس نے ۔۔ اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں ۔۔ ایسے، ایسے اور ایسے کہا

غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ، تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ».

(لے لو، لے لو) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ جو بھی اونٹوں، گایوں یا بکریوں کا مالک ان کی زکاۃ ادا نہیں کرتا تو وہ قیامت کے دن اس طرح بڑی اور موٹی ہو کر آئیں گی جتنی زیادہ سے زیادہ تھیں، اسے اپنے سینگوں سے ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی، جب بھی ان میں سے آخری گزر کر جائے گی، پہلی اس (کے سر) پر واپس آ جائے گی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔"

[٢٣٠١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ، فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا، لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا».

[2301] ابو معاویہ نے اعمش سے، انھوں نے معرور سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے...... آگے وکیع کی روایت کی طرح ہے، البتہ (اس میں ہے کہ) آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین پر جو بھی آدمی فوت ہوتا ہے اور ایسے اونٹ، گائے یا بکریاں پیچھے چھوڑ جاتا ہے جن کی اس نے زکاۃ ادا نہیں کی۔"

[٢٣٠٢] ٣١-(٩٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي أُحُدًا ذَهَبًا، تَأْتِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ عَلَيَّ».

[2302] ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے یہ بات خوشی کی باعث نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرا دن مجھ پر اس طرح آئے کہ میرے پاس اس میں سے کوئی دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس دینار کے جس کو میں اپنا قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔"

[٢٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2303] شعبہ نے محمد بن زیاد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے سنا...... اسی کے مانند۔

(المعجم ٩) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ)

(التحفة ١٠)

[٢٣٠٤] ٣٢-(٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً، وَّنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أُحُدٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبٌ أُمْسِي ثَالِثَةً، عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ، إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ، هٰكَذَا - حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ - وَهٰكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ - وَهٰكَذَا - عَنْ شِمَالِهِ -» قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ: ثُمَّ مَشَيْنَا، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتِيَكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي، قَالَ: سَمِعْتُ لَغَطًا وَّسَمِعْتُ صَوْتًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عُرِضَ لَهُ، قَالَ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَّبِعَهُ. قَالَ: ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: «لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ» قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ، فَلَمَّا جَاءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ، قَالَ: فَقَالَ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -

باب:9- صدقے کی ترغیب

[2304] اعمش نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں (ایک رات) عشاء کے وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا اور ہم اُحد پہاڑ کو دیکھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''ابوذر!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول حاضر ہوں! فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ یہ (کوہ) احد میرے پاس سونے کا ہو اور میں اس حالت میں تیسری شام کروں کہ میرے پاس اس میں سے ایک دینار بچا ہوا موجود ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض (کی ادائیگی) کے لیے بچایا ہو، اور میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح (خرچ) کروں — آپ نے اپنے سامنے دونوں ہاتھوں سے بھر کر ڈالنے کا اشارہ کیا — اس طرح (خرچ) کروں — دائیں طرف سے — اس طرح — بائیں طرف سے —'' (ابوذر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر ہم چلے تو آپ نے فرمایا: ''ابوذر!'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول حاضر ہوں! آپ نے فرمایا: ''یقیناً زیادہ مالدار ہی قیامت کے دن کم (مایہ) ہوں گے، مگر وہ جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (خرچ) کیا۔'' جس طرح آپ نے پہلی بار کیا تھا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم پھر چلے۔ آپ نے فرمایا: ''ابوذر! میرے واپس آنے تک اسی حالت میں ٹھہرے رہنا۔'' کہا: آپ چلے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے شور سا سنا، آواز سنی تو میں نے دل میں کہا شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی چیز پیش آ گئی ہے، چنانچہ میں نے آپ کے پیچھے جانے کا ارادہ کر لیا، پھر مجھے آپ کا یہ فرمان یاد آ گیا: ''میرے آنے

أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ». [راجع: ٢٧٢]

تک یہاں سے نہ ہٹنا" تو میں نے آپ کا انتظار کیا، جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے جو (کچھ) سنا تھا آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: "وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، میرے پاس آئے اور بتایا کہ آپ کی امت کا جو فرد اس حال میں فوت ہوگا کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے پوچھا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ انھوں نے کہا: چاہے اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔"

[٢٣٠٥] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحْدَهُ، لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي، فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! تَعَالَهْ» قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ خَيْرًا، فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا». قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ: «اِجْلِسْ هٰهُنَا» قَالَ: فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ، فَقَالَ لِي: «اِجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا أَرَاهُ، فَلَبِثَ عَنِّي، فَأَطَالَ اللُّبْثَ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى» قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ؟ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ:

[2305] عبدالعزیز بن رفیع نے زید بن وہب سے اور انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ایک رات (گھر سے) باہر نکلا تو اچانک دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے چلے جا رہے ہیں، آپ کے ساتھ کوئی انسان نہیں تو میں نے خیال کیا کہ آپ اس بات کو ناپسند کر رہے ہیں کہ کوئی آپ کے ساتھ چلے، چنانچہ میں چاند کے سائے میں چلنے لگا۔ آپ مڑے تو مجھے دیکھ لیا اور فرمایا: "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کی: ابوذر ہوں، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: "ابوذر! آ جاؤ۔" کہا: میں کچھ دیر آپ کے ساتھ چلا، تو آپ نے فرمایا: "بے شک زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن کم (مایہ) ہوں گے، سوائے ان کے جن کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور انھوں نے اسے دائیں، بائیں اور آگے پیچھے اڑا ڈالا اور اس میں نیکی کے کام کیے۔" میں ایک گھڑی آپ کے ساتھ چلتا رہا تو آپ نے فرمایا: "یہاں بیٹھ جاؤ۔" آپ نے مجھے ایک ہموار زمین میں بٹھا دیا جس کے گرد پتھر تھے اور آپ نے مجھے فرمایا: "یہیں بیٹھے رہنا یہاں تک کہ میں تمھارے پاس لوٹ آؤں۔" آپ پتھریلے میدان (حرے) میں چل پڑے حتیٰ کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ مجھ سے دور رکے رہے اور زیادہ دیر کر دی، پھر میں نے آپ کی آواز سنی جب آپ

«ذَاكَ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ»، قَالَ: «قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ».

میری طرف آتے ہوئے فرما رہے تھے: "خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو۔" جب آپ تشریف لے آئے تو میں صبر نہ کر سکا، میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ مجھے آپ پر نثار فرمائے! آپ سیاہ پتھروں کے میدان (حرہ) کے کنارے کس سے گفتگو فرما رہے تھے؟ میں نے تو کسی کو نہیں سنا جو آپ کو جواب دے رہا ہو۔ آپ نے فرمایا: "وہ جبریل علیہ السلام تھے جو سیاہ پتھروں کے کنارے میرے سامنے آئے اور کہا: اپنی امت کو بشارت دے دیجیے کہ جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے کہا: اے جبریل! چاہے اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں! فرمایا: میں نے پھر کہا: خواہ اس نے چوری کی ہو خواہ اس نے زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پھر (تیسری بار) پوچھا: خواہ اس نے چوری کی ہو خواہ اس نے زنا کیا ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، خواہ اس نے شراب (بھی) پی ہو۔"

(المعجم ١٠) - (بَابٌ: فِي الْكَنَّازِينَ لِلْأَمْوَالِ وَالتَّغْلِيظِ عَلَيْهِمْ) (التحفة ١١)

باب: 10- اموال کو خزانہ بنانے والے اور ان کی سزا

[٢٣٠٦] ٣٤-(٩٩٢) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَبَيْنَا أَنَا فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِّنْ قُرَيْشٍ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَخْشَنُ الثِّيَابِ، أَخْشَنُ الْجَسَدِ، أَخْشَنُ الْوَجْهِ، فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ

[2306] ابو علاء نے حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں مدینہ آیا تو میں قریشی سرداروں کے ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک کھردرے کپڑوں، گٹھے ہوئے جسم اور سخت چہرے والا ایک آدمی آیا اور ان کے سر پر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: مال و دولت جمع کرنے والوں کو اس تپتے ہوئے پتھر کی بشارت سنا دو جس کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اسے ان کے ایک فرد کی نوکِ پستان پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے دونوں کندھوں کی باریک

أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ، قَالَ: فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُؤُسَهُمْ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: فَأَدْبَرَ، وَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتَ لَهُمْ، قَالَ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ دَعَانِي فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: «أَتَرَى أُحُدًا؟» فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ، وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ لَّهُ، فَقُلْتُ: أَرَاهُ، فَقَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي مِثْلَهُ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ، إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ» ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ، لَّا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ، قَالَ: لَا، وَرَبِّكَ! لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْحَقَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ.

ہڈیوں سے لہراتا ہوا نکل جائے گا اور اسے اس کے شانوں کی باریک ہڈیوں پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ وہ اس کے پستانوں کے سروں سے حرکت کرتا ہوا نکل جائے گا۔ (احنف نے) کہا: اس پر لوگوں نے اپنے سر جھکا لیے اور میں نے ان میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ اسے کوئی جواب دیا ہو، کہا: پھر وہ لوٹا، اور میں نے اس کا پیچھا کیا حتیٰ کہ وہ ایک ستون کے ساتھ (ٹیک لگا کر) بیٹھ گیا۔ میں نے کہا: آپ نے انھیں جو کچھ کہا ہے میں نے انھیں اس کو ناپسند کرتے ہوئے ہی دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا: یہ لوگ کچھ سمجھتے نہیں، میرے خلیل ابوالقاسم ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے لبیک کہا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم احد (پہاڑ) کو دیکھتے ہو؟'' میں نے دیکھا کہ مجھ پر کتنا سورج باقی ہے، میں سمجھ رہا تھا کہ آپ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کی: میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''میرے لیے یہ بات باعث مسرت نہ ہوگی کہ میرے پاس اس کے برابر سونا ہو اور میں تین دیناروں کے سوا، اس سارے (سونے) کو خرچ (بھی) کر ڈالوں۔'' پھر یہ لوگ ہیں، دنیا جمع کرتے ہیں، کچھ عقل نہیں کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کا اپنے (حکمران) قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے آپ اپنی ضرورت کے لیے نہ ان کے پاس جاتے ہیں اور نہ ان سے کچھ لیتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں، تمھارے پروردگار کی قسم! نہ میں ان سے دنیا کی کوئی چیز مانگوں گا اور نہ ہی ان سے کسی دینی مسئلے کے بارے میں پوچھوں گا یہاں تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں۔

[٢٣٠٧] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ: حَدَّثَنَا خُلَيْدٌ الْعَصَرِيُّ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي

[2307] خلید العصری نے حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں قریش کی ایک جماعت میں موجود تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے: مال جمع

نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَّهُوَ يَقُولُ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ، يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ، وَبِكَيٍّ مِّنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَّبِيِّهِمْ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي هٰذَا الْعَطَاءِ؟ قَالَ: خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً، فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِّدِينِكَ فَدَعْهُ.

کرنے والوں کو (آگ کے) ان داغوں کی بشارت سنا دو جو ان کی پشتوں پر لگائے جائیں گے اور ان کے پہلوؤں سے نکلیں گے اور ان داغوں کی جو ان کی گدیوں کی طرف سے لگائے جائیں گے اور ان کی پیشانیوں سے نکلیں گے۔ کہا: پھر وہ الگ تھلگ ہو کر بیٹھ گئے، میں نے پوچھا: یہ صاحب کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں اٹھ کر ان کے پاس چلا گیا اور پوچھا: کیا بات تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے سنی، آپ کہہ رہے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے اس بات کے سوا کچھ نہیں کہا جو میں نے ان کے نبی ﷺ سے سنی۔ کہا: میں نے پوچھا: (حکومت سے ملنے والے) عطیے (وظیفے) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: اسے لے لو کیونکہ آج یہ معونت (مدد) ہے اور جب یہ تمھارے دین کی قیمت ٹھہریں تو انھیں چھوڑ دینا۔

(المعجم ١١) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلَفِ) (التحفة ١٢)

باب: 11- خرچ کرنے کی ترغیب اور خرچ کرنے والے کو بہتر بدلے کی بشارت

[٢٣٠٨] ٣٦-(٩٩٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ»، وَقَالَ: «يَمِينُ اللهِ مَلْأٰى - وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ - سَحَّاءُ، لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

[2308] زہیر بن حرب اور محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابوزناد سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سلسلۂ سند) کو نبی ﷺ تک لے جاتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اللہ کا دایاں ہاتھ (اچھی طرح) بھرا ہوا ہے — ابن نمیر نے مَلْأٰى کے بجائے مَلْآنُ (کا لفظ) کہا — اس کا فیض جاری رہتا ہے، دن ہو یا رات، کوئی چیز اس میں کمی نہیں کرتی۔''

[٢٣٠٩] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَخِي وَهْبِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ قَالَ لِي: أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ»، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَمِينُ اللهِ مَلْأَى، لَا يَغِيضُهَا، سَحَّاءُ - اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. أَرَأَيْتُمْ مَّا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ»، قَالَ: «وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْقَبْضُ، يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ».

[2309] وہب بن منبہ کے بھائی ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی: اور (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا ہے: خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا، دن رات عطا کی بارش برسانے والا ہے۔ اس میں کوئی چیز کمی نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا، آسمان و زمین کی تخلیق سے لے کر (اب تک) اس نے کتنا خرچ کیا ہے؟ جو کچھ اس کے دائیں ہاتھ میں ہے، اس (عطا) نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔'' آپ نے فرمایا: ''اس کا عرش پانی پر ہے، اس کے دوسرے ہاتھ میں قبضہ (یا واپسی کی قوت) ہے، وہ (جسے چاہتا ہے) بلند کرتا ہے اور (جسے چاہتا ہے) پست کرتا ہے۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ، وَإِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ) (التحفة ١٣)

باب: 12- اہل وعیال اور غلاموں پر خرچ کرنے کی فضیلت، جس نے انھیں ضائع ہونے دیا یا ان کا خرچ روکا، اس کا گناہ

[٢٣١٠] ٣٨-(٩٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ: دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ».

[2310] ابوقلابہ نے ابو اسماء (رحبی) سے اور انھوں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بہترین دینار جسے انسان خرچ کرتا ہے، وہ دینار ہے جسے وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے انسان اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لیے) اپنے جانور (سواری) پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔''

قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ، ثُمَّ قَالَ أَبُوقِلَابَةَ: وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صِغَارٍ، يُعِفُّهُمْ، أَوْ يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ.

ابوقلابہ نے کہا: آپ نے اہل وعیال سے ابتدا فرمائی، پھر ابوقلابہ نے کہا: اجر میں اس آدمی سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے جو چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، وہ ان کو (سوال کی) ذلت سے بچاتا ہے یا اللہ اس کے ذریعے سے انھیں فائدہ پہنچاتا اور غنی کرتا ہے۔

[٢٣١١] ٣٩-(٩٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ - وَّاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ. أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ».

[2311] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(جن دیناروں پر اجر ملتا ہے ان میں سے) ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی کی گردن (کی آزادی) کے لیے خرچ کیا، ایک دینار وہ ہے جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا، ان میں سب سے عظیم اجر اس دینار کا ہے جسے تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔''

[٢٣١٢] ٤٠-(٩٩٦) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ الْكِنَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَّعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَّهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا، أَنْ يَّحْبِسَ، عَمَّنْ يَّمْلِكُ قُوتَهُ».

[2312] خیثمہ سے روایت ہے، کہا: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کا کارندہ (مینیجر) ان کے پاس آیا، وہ اندر داخل ہوا تو انھوں نے پوچھا: (کیا) تم نے غلاموں کو ان کا روزینہ دے دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ انھوں نے کہا: جاؤ انھیں دو، (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ جن کی خوراک کا مالک ہے، انھیں نہ دے۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ الْإِبْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ) (التحفة ١٤)

باب:13- خرچ میں آغاز اپنی ذات سے کرے، پھر اپنے اہل سے، پھر قرابت داروں سے

[٢٣١٣] ٤١-(٩٩٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ؟» فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: «مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ، فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَقُولُ: فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ. [انظر: ٤٣٣٨]

[2313] لیث نے ہمیں ابوزبیر سے خبر دی اور انھوں نے حضرت جابر ڈاٹٹؤ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بنوعُذرہ کے ایک آدمی نے ایک غلام کو اپنے بعد آزادی دی (کہ میرے مرنے کے بعد وہ آزاد ہوگا۔) یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی مال ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اس (غلام) کو مجھ سے کون خریدے گا؟'' تو اسے نُعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو (800) درہم میں خرید لیا اور درہم لا کر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''اپنے آپ سے ابتدا کرو، خود پر صدقہ کرو، اگر کچھ بچ جائے تو تمھارے گھر والوں کے لیے ہے، اگر تمھارے گھر والوں سے کچھ بچ جائے تو تمھارے قرابت داروں کے لیے ہے اور اگر تمھارے قرابت داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طرف اور اس طرف خرچ کرو۔'' (راوی نے کہا:) آپ اشارے سے کہہ رہے تھے کہ اپنے سامنے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں (خرچ کرو۔)

[٢٣١٤](...) حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ - يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ - أَعْتَقَ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[2314] ایوب نے ابوزبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر ڈاٹٹؤ سے روایت کی کہ انصار میں سے ابومذکور نامی ایک آدمی نے اپنے غلام کو جسے یعقوب کہا جاتا تھا، اپنے مرنے کے بعد آزاد قرار دیا...... آگے انھوں نے لیث کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ، وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ) (التحفة ١٥)

باب: 14- رشتہ داروں، خاوند، اولاد اور والدین پر چاہے وہ کافر ہوں، خرچ کرنے اور صدقہ کرنے کی فضیلت

[٢٣١٥] ٤٢-(٩٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ،

قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران:٩٢] قَامَ أَبُوطَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾. وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرَحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ، أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ! حَيْثُ شِئْتَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ، قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» فَقَسَمَهَا أَبُوطَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

[2315] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں کسی بھی انصاری سے زیادہ مالدار تھے، ان کے مال میں سے بیرحاء والا باغ انھیں سب سے زیادہ پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا، رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔

انس رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی پسندیدہ چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔'' مجھے اپنے اموال میں سے سب سے زیادہ بیرحاء پسند ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، مجھے اس کے اچھے بدلے اور اللہ کے ہاں اس کے ذخیرہ (کے طور پر محفوظ) ہو جانے کی امید ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اسے جہاں چاہیں رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب، یہ سودمند مال ہے، یہ نفع بخش مال ہے، جو تم نے اس کے بارے میں کہا میں نے سن لیا ہے اور میری رائے یہ ہے کہ تم اسے (اپنے) قرابت داروں کو دے دو۔'' تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

[٢٣١٦] ٤٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أُرٰى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا،

[2316] ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی (کی حقیقی لذت) حاصل نہیں کر سکو گے حتیٰ کہ اپنی محبوب ترین چیز (اللہ کی راہ میں) صرف کر دو۔'' (تو) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے پروردگار کو دیکھتا ہوں کہ وہ ہم سے مال کا مطالبہ کر رہا ہے، لہٰذا اے

فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بَيْرَحَاءَ لِلّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ» قَالَ: فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ وَّأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنی زمین بیر حاء اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔'' تو انھوں نے وہ حضرت حسان بن ثابت اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دی۔

[٢٣١٧] ٤٤-(٩٩٩) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ، كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ».

[2317] (ام المومنین) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں اپنی ایک لونڈی کو آزاد کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم اسے اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو یہ (کام) تمھارے اجر کو بڑا کر دیتا۔''

[٢٣١٨] ٤٥-(١٠٠٠) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ: بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَاجَتِي حَاجَتُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: اِئْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتَجْزِي الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى

[2318] ابو احوص نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابووائل سے، انھوں نے عمرو بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا (بنت عبداللہ بن ابی معاویہ) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' کہا: تو میں (اپنے خاوند) عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئی اور کہا: تم کم مایہ آدمی ہو اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا تم آپ ﷺ کے پاس جا کر آپ سے پوچھ لو اگر اس (کو تمھیں دینے) سے میری طرف سے ادا ہو جائے گا (تو ٹھیک) ورنہ میں اسے تمھارے علاوہ دوسروں کی طرف بھیج دوں گی۔ کہا: تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: بلکہ تم خود ہی آپ ﷺ کے پاس چلی جاؤ۔ انھوں نے کہا: میں گئی تو اس وقت ایک اور انصاری عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر کھڑی تھی اور (مسئلہ دریافت کرنے کے حوالے سے) اس کی ضرورت بھی وہی تھی جو میری تھی، اور رسول اللہ ﷺ کو ہیبت عطا کی گئی تھی۔ کہا: بلال رضی اللہ عنہ نکل کر ہماری طرف آئے تو ہم نے

أَزْوَاجِهِمَا، وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ، قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هُمَا؟» فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَهُمَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ کو بتاؤ کہ دروازے پر دو عورتیں ہیں آپ سے پوچھ رہی ہیں کہ ان کی طرف سے ان کے خاوندوں اور ان یتیم بچوں پر جوان کی کفالت میں ہیں، صدقہ جائز ہے؟ اور آپ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: ''وہ دونوں کون ہیں؟'' انھوں نے کہا: ایک انصاری عورت ہے اور ایک زینب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''زینبوں میں سے کونسی؟'' انھوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: ''ان کے لیے دو اجر ہیں: (ایک) قرابت نبھانے کا اجر اور (دوسرا) صدقہ کرنے کا اجر۔''

[٢٣١٩] ٤٦-(...) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَآنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ، وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ.

[2319] عمر بن حفص بن غیاث نے اپنے والد سے، انھوں نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی۔ (اعمش نے) کہا: میں نے (یہ حدیث) ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انھوں نے مجھے ابوعبیدہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن حارث سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی، بالکل اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند، اور کہا: انھوں (زینب رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں مسجد میں تھی (اس دروازے پر جو مسجد میں تھا)، نبی اکرم ﷺ نے (بلال رضی اللہ عنہ کے بتانے پر) مجھے دیکھا تو فرمایا: ''صدقہ کرو، چاہے اپنے زیورات ہی میں سے کیوں نہ ہو۔'' اعمش نے باقی حدیث ابوالاحوص کی (مذکورہ بالا) روایت کے ہم معنی بیان کی ہے۔

[٢٣٢٠] ٤٧-(١٠٠١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلْ لِّي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ، وَلَسْتُ

[2320] ابواسامہ نے کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے اور انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد پر خرچ کرنے میں میرے لیے اجر ہے؟ میں ان پر

بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ، فَقَالَ: «نَعَمْ، لَكِ فِيهِمْ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ».

خرچ کرتی ہوں، میں انھیں ایسے، ایسے چھوڑنے والی نہیں ہوں، وہ میرے بچے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، تمھارے لیے ان میں، جو تم ان پر خرچ کرو گی، اجر ہے۔''

[٢٣٢١] (...) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2321] علی بن مسہر اور معمر (بن راشد) دونوں نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٢٣٢٢] ٤٨-(١٠٠٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةً، وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً».

[2322] عبیداللہ بن معاذ عنبری کے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے عدی بن ثابت سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور اس سے اللہ کی رضا چاہتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

[٢٣٢٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2323] محمد بن جعفر اور وکیع دونوں نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ شعبہ سے یہی حدیث بیان کی۔

[٢٣٢٤] ٤٩-(١٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ، وَهِيَ رَاغِبَةٌ - أَوْ رَاهِبَةٌ - أَفَأَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ».

[2324] عبداللہ بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ (صلہ رحمی کی) خواہشمند ہیں۔۔ یا (خالی ہاتھ واپسی سے) خائف ہیں۔۔ کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٢٣٢٥] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ،

[2325] ہشام کے ایک اور شاگرد ابواسامہ نے اسی سند کے ساتھ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ: [يَا رَسُولَ اللهِ!] قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدَهُمْ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ، صِلِي أُمَّكِ».

انھوں نے کہا: قریش کے ساتھ معاہدے کے زمانے میں، جب آپ نے ان سے معاہدۂ صلح کیا تھا، میری والدہ آئیں، وہ مشرک تھیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور (مجھ سے صلہ رحمی کی) امید رکھتی ہیں تو کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ، إِلَيْهِ) (التحفة ١٦)

باب:15-میت کی طرف سے کیے جانے والے صدقے کا ثواب اس تک پہنچنا

[٢٣٢٦] ٥١-(١٠٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [انظر: ٤٢٢٠]

[2326] محمد بن بشر نے کہا: ہم سے ہشام نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ اچانک وفات پا گئی ہیں اور انھوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ میرا ان کے بارے میں گمان ہے کہ اگر بولتیں تو وہ ضرور صدقہ کرتیں، اگر (اب) میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

[٢٣٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2327] یحییٰ بن سعید، ابو اسامہ، علی بن مسہر اور شعیب بن اسحاق سب نے ہشام سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ (اسی کی طرح) روایت بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ: وَلَمْ تُوصِ. كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ. وَلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُونَ.

ابو اسامہ کی حدیث میں وَلَمْ تُوصِ (اس نے وصیت نہیں کی) کے الفاظ ہیں، جس طرح ابن بشر نے کہا ہے

(جبکہ) باقی راویوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوفِ) (التحفة ١٧)

باب:16- ہر قسم کی نیکی کو صدقے کا نام دیا جاسکتا ہے

[٢٣٢٨] ٥٢-(١٠٠٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ - فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ؛ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

[2328] قتیبہ بن سعید اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ قتیبہ کی حدیث میں ہے: تمھارے نبی ﷺ نے فرمایا اور ابن ابی شیبہ نے کہا: نبی ﷺ سے روایت ہے۔ ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

[٢٣٢٩] ٥٣-(١٠٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَّوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَّا تَصَّدَّقُونَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَّكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَّأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَّنَهْيٌ عَنْ مُّنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَّفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ

[2329] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کچھ ساتھیوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! زیادہ مال رکھنے والے اجر وثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے ضرورت سے زائد مالوں سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے۔) آپ نے فرمایا: ”کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ایسی چیز نہیں بنائی جس سے تم صدقہ کر سکو؟ بے شک ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، نیکی کی تلقین کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور (بیوی سے مباشرت کرتے ہوئے) تمھارے عضو میں صدقہ ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اسے اجر ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بتاؤ اگر وہ یہ (خواہش) حرام جگہ پوری کرتا تو کیا اسے اس

عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ».

پر گناہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔"

[٢٣٣٠] ٥٤-(١٠٠٧) وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ عَلٰى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ، فَمَنْ كَبَّرَ اللهَ، وَحَمِدَ اللهَ، وَهَلَّلَ اللهَ، وَسَبَّحَ اللهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللهَ، وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ السُّلَامٰى، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ».

[2330] ابوتوبہ ربیع بن نافع نے بیان کیا، کہا: ہمیں معاویہ بن سلام نے زید سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے ابوسلام کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے: مجھے عبداللہ بن فروخ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ مفاصل (جوڑوں) پر پیدا کیا گیا ہے۔ تو جس نے تکبیر کہی، اللہ کی حمد کی، اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ کی تسبیح کہی، اللہ سے مغفرت مانگی، لوگوں کے راستے سے کوئی پتھر ہٹایا یا لوگوں کے راستے سے کانٹا یا ہڈی (ہٹائی)، نیکی کا حکم دیا یا برائی سے روکا، ان تین سو ساٹھ جوڑوں کی تعداد کے برابر تو وہ اس دن اس طرح چلے گا کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے دور کر چکا ہوگا۔"

قَالَ أَبُو تَوْبَةَ: وَرُبَّمَا قَالَ: «يُمْسِي».

ابوتوبہ نے کہا: بسا اوقات انھوں (معاویہ) نے (يَمْشِي ''چلے گا'' کے بجائے) يُمْسِي (شام یا دن کا اختتام کرے گا) کہا۔

[٢٣٣١] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ: أَخْبَرَنِي أَخِي زَيْدٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ» وَقَالَ: «فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ».

[2331] یحییٰ بن حسان نے کہا: ہمیں معاویہ (بن سلام) نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے زید کے بھائی نے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کی مانند خبر دی مگر انھوں نے کہا: أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ ''(اور کی بجائے) یا نیکی کا حکم دیا'' اور کہا: فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ ''وہ اس دن اس حالت میں شام کرے گا۔''

[٢٣٣٢] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ

[2332] یحییٰ نے زید بن سلام سے اور انھوں نے اپنے دادا ابوسلام سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن

يَّعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ فَرُّوخَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ» بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ، وَّقَالَ: «فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ».

فروخ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت عائشہ ﷟ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر انسان کو پیدا کیا گیا ہے....." آگے زید سے معاویہ کی روایت کے مانند بیان کیا اور کہا: فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ "تو وہ اس دن چلے گا۔"

[٢٣٣٣] ٥٥-(١٠٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» قَالَ: قِيلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: «يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ» قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: «يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ» قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ».

[2333] ابواسامہ نے شعبہ سے، انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے، انھوں نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا (ابوموسیٰ اشعری ﷜) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔" کہا گیا: آپ کا کیا خیال ہے اگر اسے (صدقہ کرنے کے لیے کوئی چیز) نہ ملے؟ فرمایا: "اپنے ہاتھوں سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ (بھی) کرے۔" اس نے کہا: عرض کی گئی، آپ کیا فرماتے ہیں اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے؟ فرمایا: "بے بس ضرورت مند کی مدد کرے۔" کہا، آپ سے کہا گیا: دیکھیے! اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟ فرمایا: "نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔" کہا: دیکھیے اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے؟ فرمایا: "وہ (اپنے آپ کو) شر سے روک لے، یہ بھی صدقہ ہے۔"

[٢٣٣٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2334] عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٢٣٣٥] ٥٦-(١٠٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا - وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ

[2335] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ ﷜ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے روایت کیں۔ انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے یہ بھی ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر روز، جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، صدقہ ہے۔" فرمایا: "تم دو (آدمیوں) کے درمیان عدل کرو (یہ) صدقہ

فِيهِ الشَّمْسُ». قَالَ: «تَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ، صَدَقَةٌ» قَالَ: «وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

ہے اور تمھارا کسی آدمی کی، اس کے جانور کے متعلق مدد کرنا کہ اسے اس پر سوار کرا دو یا اس کی خاطر سواری پر اس کا سامان اٹھا کر رکھو، (یہ بھی) صدقہ ہے۔" فرمایا: "اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم جس سے تم مسجد کی طرف چلتے ہو، صدقہ ہے اور تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو (یہ بھی) صدقہ ہے۔"

(المعجم ١٧) - (بَابٌ: فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ) (التحفة ١٨)

باب:17- خرچ کرنے والے اور (مال کو) روک لینے والے کے بارے میں

[٢٣٣٦] ٥٧-(١٠١٠) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ! أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

[2336] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی دن نہیں جس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر (اس میں آسمان سے) دو فرشتے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو (بہترین) بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کا (مال) تلف کر دے۔"

(المعجم ١٨) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا) (التحفة ١٩)

باب:18- صدقہ کرنے کی ترغیب اس سے پہلے کہ اسے قبول کرنے والا نہ ملے

[٢٣٣٧] ٥٨-(١٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ:

[2337] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "صدقہ کرو، وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا، تو جسے وہ پیش کیا جائے گا، وہ کہے گا: اگر کل تم اسے ہمارے پاس لاتے تو میں اسے قبول کر لیتا مگر اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔"

«تَصَدَّقُوا، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا: لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْآنَ، فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا».

[٢٣٣٨] ٥٩-(١٠١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً، يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ: «وَتَرَى الرَّجُلَ».

[2338] عبداللہ بن براد اشعری اور ابوکریب محمد بن علاء دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے بُرید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوبُردہ سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر یقیناً ایسا وقت آئے گا جس میں آدمی سونے کا صدقہ لے کر گھومے گا، پھر اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے اس سے لے لے اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا اکیلا آدمی دیکھا جائے گا جس کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ لے رہی ہوں گی۔''

ابن براد کی روایت میں (''ایسا اکیلا آدمی دیکھا جائے گا'' کی جگہ) وَتَرَى الرَّجُلَ (اور تم ایسے آدمی کو دیکھو گے) ہے۔

[٢٣٣٩] ٦٠-(١٥٧) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا». [راجع: ٣٩٦]

[2339] سہیل کے والد (ابو صالح) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ جائے گا اور (پانی کی طرح) بہنے لگے گا اور آدمی اپنے مال کی زکاۃ لے کر نکلے گا تو اسے ایک شخص بھی نہیں ملے گا جو اسے اس کی طرف سے قبول کر لے اور یہاں تک کہ عرب کی سرزمین دوبارہ چراگاہوں اور نہروں میں بدل جائے گی۔''

[٢٣٤٠] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ

[2340] ابویونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تمھارے ہاں مال کی فراوانی ہوگی، وہ مال (پانی کی طرح) بہے گا یہاں تک کہ مال کے مالک کو یہ فکر لاحق ہوگی کہ اس سے اس (مال) کو بطور صدقہ

صَدَقَةٌ، وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: لَا أَرَبَ لِي فِيهِ».

کون قبول کرے گا؟ ایک آدمی کو اسے لینے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔"

[٢٣٤١] ٦٢-(١٠١٣) وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِوَاصِلٍ - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا».

[2341] ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "زمین اپنے جگر کے ٹکڑے سونے اور چاندی کے ستونوں کی صورت میں اگل دے گی تو قاتل آئے گا اور کہے گا: کیا اس کی خاطر میں نے قتل کیا تھا؟ رشتہ داری توڑنے والا آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی تھی؟ چور آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا؟ پھر وہ اس مال کو چھوڑ دیں گے اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔"

(المعجم ١٩) - (بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا) (التحفة ٢٠)

باب:19- پاکیزہ کمائی سے صدقے کی قبولیت اور اس کی نشوونما

[٢٣٤٢] ٦٣-(١٠١٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ، وَّلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِينِهِ، وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً، فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ».

[2342] سعید بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص پاکیزہ مال سے کوئی صدقہ نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے، مگر وہ رحمٰن اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، چاہے وہ کھجور کا ایک دانہ ہو تو وہ اس رحمٰن کی ہتھیلی میں پھلتا پھولتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔"

[٢٣٤٣] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ

[2343] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے سہیل سے، انھوں نے اپنے والد (ابو صالح) سے اور انھوں نے حضرت

سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، إِلَّا أَخَذَهَا اللهُ بِيَمِينِهِ، فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَلُوصَهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ، أَوْ أَعْظَمَ».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنی پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور بھی خرچ نہیں کرتا مگر اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے اور اسے اس طرح پالتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے یا اونٹ کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ (کھجور) پہاڑ کی طرح یا اس سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔''

[٢٣٤٤] (...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَوْدِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

فِي حَدِيثِ رَوْحٍ: «مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ، فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا» وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ: «فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا».

[2344] روح بن قاسم اور سلیمان بن بلال دونوں نے سہیل سے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی۔

روح کی حدیث میں ہے: مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَا فِي حَقِّهَا (حلال کمائی سے صدقہ کرتا ہے، پھر اس کو وہاں لگاتا ہے جہاں اس کا حق ہے) اور سلیمان کی حدیث میں ہے: فَيَضَعُهَا فِي مَوْضِعِهَا (اور اسے اس کی جگہ پر خرچ کرتا ہے۔)

[٢٣٤٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ عَنْ سُهَيْلٍ.

[2345] ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کی جس طرح سہیل سے یعقوب کی حدیث ہے۔

[٢٣٤٦] ٦٥-(١٠١٥) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا

[2346] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا اور اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے پیغمبرانِ کرام! پاک چیزیں کھاؤ

طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ۖ إِنِّى بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ [المؤمنون:٥١] وَقَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ﴾ [البقرة:١٧٢]. ثُمَّ ذَكَرَ، الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟».

اور نیک کام کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں۔" اور فرمایا "اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمھیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ۔" پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا: "جو طویل سفر کرتا ہے، بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہے، وہ (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے: اے میرے رب، اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہوگی!"

(المعجم ٢٠) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ، وَأَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ) (التحفة ٢١)

باب:20- صدقہ کی ترغیب چاہے وہ آدھی کھجور یا پاکیزہ بول ہی کیوں نہ ہو، نیز یہ آگ سے (بچانے والا) پردہ ہے

[٢٣٤٧] ٦٦-(١٠١٦) حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ».

[2347] عبداللہ بن معقل نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے جو شخص آگ سے محفوظ رہنے کی استطاعت رکھے چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے کیوں نہ ہو، وہ ضرور (ایسا) کرے۔"

[٢٣٤٨] ٦٧-(...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللهُ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ

[2348] علی بن حجر سعدی، اسحاق بن ابراہیم اور علی بن خشرم میں سے علی بن حجر نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے، حدیث بیان کی اور باقی دونوں نے کہا: ہمیں خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے خیثمہ کے واسطے سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی نہیں مگر عنقریب اللہ اس طرح اس سے بات کرے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے

فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ».

درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا اور اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو وہی کچھ دکھائی دے گا جو اس نے آگے بھیجا اور اپنے آگے دیکھے گا تو اسے اپنے منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی، اس لیے آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ذریعے ہی سے کیوں نہ ہو۔"

زَادَ ابْنُ حُجْرٍ: قَالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: «وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

(علی) بن حجر نے اضافہ کیا: اعمش نے کہا: مجھے عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی جیسی حدیث بیان کی اور اس میں اضافہ کیا: "چاہے پاکیزہ بول کے ساتھ (بچو۔)"

وَقَالَ إِسْحٰقُ: قَالَ الْأَعْمَشُ: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ.

اسحاق نے کہا: اعمش نے کہا: عمرو بن مرہ سے روایت ہے، (کہا) خیثمہ سے روایت ہے۔

[٢٣٤٩] ٦٨ - (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّارَ، فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

[2349] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب دونوں نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے خیثمہ سے، انھوں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آگ کا تذکرہ فرمایا تو چہرۂ مبارک ایک طرف موڑا اور اس میں مبالغہ کیا، پھر فرمایا: "آگ سے بچو۔" پھر رخ مبارک پھیرا اور دور ہونے کا اشارہ کیا، حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا جیسے آپ اس (آگ) کی طرف دیکھ رہے ہیں، پھر فرمایا: "آگ سے بچو، چاہے آدھی کھجور کے ساتھ، جسے (یہ بھی) نہ ملے تو اچھی بات کے ساتھ۔"

وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ: كَأَنَّمَا، وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ.

ابوکریب نے كَأَنَّمَا (جیسے) کا (لفظ) ذکر نہیں کیا اور کہا: ہمیں ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں اعمش نے حدیث بیان کی۔

[٢٣٥٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ،

[2350] شعبہ نے عمرو بن مرہ سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ آپ ﷺ نے آگ کا ذکر کیا تو اس سے پناہ مانگی اور تین بار اپنے چہرۂ مبارک کے ساتھ دور

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا، وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا، فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ».

ہونے کا اشارہ کیا، پھر فرمایا: ''آگ سے بچو، چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے (بچو)، اگر تم (یہ بھی) نہ پاؤ تو اچھی بات کے ساتھ۔''

[٢٣٥١] ٦٩-(١٠١٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ. عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ [النساء:١] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ [الحشر:١٨] تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ - حَتَّى قَالَ - وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ، حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ، حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ، كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ

[2351] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے عون بن ابی جحیفہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے منذر بن جریر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، سوراخ کر کے اون کی دھاری دار چادریں یا عبائیں گلے میں ڈالے اور تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب مضر قبیلے سے تھے۔ ان کی فاقہ زدگی کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا رخ انور غمزدہ ہو گیا، آپ اندر تشریف لے گئے، پھر باہر نکلے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے اذان دی اور اقامت کہی، آپ نے نماز ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا..... آیت کے آخر تک ''بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔'' اور وہ آیت جو سورۂ حشر میں ہے: ''اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔'' (پھر فرمایا) آدمی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دینار سے، اپنے درہم سے، اپنے کپڑے سے، اپنی گندم کے ایک صاع سے، اپنی کھجور کے ایک صاع سے ___ حتی کہ آپ نے فرمایا: ___ چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے، صدقہ کرے۔'' (جریر نے) کہا: تو انصار میں سے ایک آدمی ایک تھیلی لایا، اس کی ہتھیلی اس (کو اٹھانے) سے عاجز آنے لگی تھی بلکہ عاجز آ گئی تھی، کہا: پھر لوگ ایک دوسرے کے پیچھے آنے لگے یہاں تک کہ میں نے کھانے اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے، حتی کہ میں نے

مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ».

[انظر: ٦٨٠٠]

رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھا، وہ اس طرح دمک رہا تھا جیسے اس پر سونا چڑھا ہوا ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اس کے لیے اس کا (اپنا بھی) اجر ہے اور ان کے جیسا اجر بھی جنھوں نے اس کے بعد اس (طریقے) پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو، اور جس نے اسلام میں کسی برے طریقے کی ابتدا کی اس کا بوجھ اسی پر ہے اور ان کا بوجھ بھی، جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی ہو۔''

[٢٣٥٢] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَدْرَ النَّهَارِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ قَالَ: ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ.

[2352] ابواسامہ اور معاذ عنبری دونوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عون بن ابی جحیفہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے منذر بن جریر سے سنا، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم دن کے ابتدائی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (حاضر) تھے...... (آگے) ابن جعفر کی حدیث کی طرح ہے اور ابن معاذ کی حدیث میں اضافہ ہے، کہا: پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر خطبہ دیا۔

[٢٣٥٣] ٧٠-(...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مُّجْتَابِي النِّمَارِ، وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَفِيهِ: فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيرًا، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: ﴿يَأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا

[2353] عبدالملک بن عمیر نے منذر بن جریر سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم درمیان میں سوراخ کر کے اون کے دھاری دار چیتھڑے گلے میں ڈالے آئی...... اور پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں ہے: آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ایک چھوٹے سے منبر پر تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے: ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔'' آیت کے آخر تک۔

رَبَّكُمْ﴾ الْآيَةَ».

[٢٣٥٤] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ، قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ، فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

[2354] عبدالرحمٰن بن ہلال عبسی نے حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بدوؤں میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے جسم پر اونی کپڑے تھے، آپ نے ان کی بدحالی دیکھی، وہ فاقہ زدہ تھے...... پھر ان (سابقہ راویانِ حدیث) کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ الْحَمْلِ بِأُجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا، وَالنَّهْيِ الشَّدِيدِ عَنْ تَنْقِيصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ) (التحفة ٢٢)

باب:21- صدقہ کرنے کے لیے اجرت پر بوجھ اٹھانا، تھوڑی سی چیز صدقہ کرنے والے کو کم تر سمجھنے کی شدید ممانعت

[٢٣٥٥] ٧٢-(١٠١٨) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ، قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ. قَالَ: فَتَصَدَّقَ أَبُوعَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ، قَالَ: وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا، وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً، فَنَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ [التوبة: ٧٩].

[2355] یحییٰ بن معین اور بشر بن خالد نے ۔۔ لفظ بشر کے ہیں ۔۔ حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن جعفر (غندر) نے خبر دی، انھوں نے شعبہ سے، انھوں نے سلیمان سے، انھوں نے ابو وائل سے اور انھوں نے حضرت ابومسعود ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا، کہا: ہم بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔ کہا: ابوعقیل ؓ نے آدھا صاع صدقہ کیا۔ ایک دوسرا انسان اس سے زیادہ کوئی چیز لایا تو منافقوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کے صدقے سے غنی ہے اور اس دوسرے نے محض دکھلاوا کیا ہے، اس پر یہ آیت مبارکہ اتری: ''وہ لوگ جو صدقات کے معاملے میں دل کھول کر دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں اور ان پر بھی جو اپنی محنت (کی اجرت) کے سوا کچھ نہیں پاتے۔'' بشر نے اَلْمُطَّوِّعِینَ (اور بعد کے) الفاظ نہیں کہے۔

وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ: بِالْمُطَّوِّعِينَ.

[٢٣٥٦] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ ابْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الرَّبِيعِ: قَالَ: كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُورِنَا.

[2356] سعید بن ربیع اور ابو داود دونوں نے شعبہ سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور سعید بن ربیع کی حدیث میں ہے، کہا: ہم اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ) (التحفة ٢٣)

باب:22- دودھ پینے کے لیے جانور دینے کی فضیلت

[٢٣٥٧] ٧٣-(١٠١٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ: «أَلَا رَجُلٌ يَمْنَحُ أَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُو بِعُسٍّ، وَتَرُوحُ بِعُسٍّ، إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ».

[2357] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسے (آپ ﷺ تک) پہنچاتے تھے: ''سن لو، کوئی آدمی کسی خاندان کو (ایسی دودھ دینے والی) اونٹنی دے جو صبح کو بڑا پیالہ بھر دودھ دے اور شام کو بھی بڑا پیالہ بھر دودھ دے تو یقیناً اس (اونٹنی) کا اجر بہت بڑا ہے۔''

[٢٣٥٨] ٧٤-(١٠٢٠) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى فَذَكَرَ خِصَالًا وَقَالَ: «مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ، صَبُوحِهَا وَغَبُوقِهَا».

[2358] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے (کچھ اشیاء سے) منع کیا، پھر چند خصلتوں کا ذکر کیا اور فرمایا: ''جس نے دودھ پینے کے لیے جانور دیا تو اس (اونٹنی، گائے وغیرہ) نے صدقے سے صبح کی اور صدقے سے شام کی، یعنی اپنے صبح کے دودھ سے اور اپنے شام کے دودھ سے۔''

(المعجم ٢٣) - (بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ) (التحفة ٢٤)

باب:23- خرچ کرنے والے اور بخیل کی مثال

[٢٣٥٩] ٧٥-(١٠٢١) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ،

[2359] ابو زناد نے اعرج سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ، مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ - وَقَالَ الْآخَرُ: فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ - أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَرَّتْ، وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ، قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا، حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ» قَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَ: «يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ».

ابن جریج نے کہا: حسن بن مسلم سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ''خرچ کرنے والے اور صدقہ دینے والے کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے جسم پر چھاتی سے لے کر ہنسلی کی ہڈیوں تک دو جبّے یا دو زرہیں ہوں۔ جب خرچ کرنے والا — اور دوسرے (راوی) نے کہا: جب صدقہ کرنے والا — خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس (کے جسم) پر کھل جاتی ہے یا رواں ہو جاتی ہے اور جب بخیل خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس (کے جسم) پر سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ (کو مضبوطی سے) پکڑ لیتا ہے حتی کہ اس (کی انگلیوں) کے پوروں کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس کے نقش پا کو مٹا دیتا ہے۔'' کہا: تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے فرمایا: ''وہ (بخیل) اس کو کھولنا چاہتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں۔''

فائدہ: ''حتی کہ'' سے اگلا جملہ اصل میں صدقہ کرنے والے کے بارے میں ہے۔ کسی راوی کے وہم سے بخیل کے ساتھ لگ گیا ہے۔ اگلی روایتوں سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

[٢٣٦٠] ٧٦-(...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ، حَتَّى تُغَشِّيَ أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ، وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا» قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: بِإِصْبَعِهِ فِي جَيْبِهِ، «فَلَوْ

[2360] ابراہیم بن نافع نے حسن بن مسلم سے، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مثال بیان فرمائی: ''بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ایسے دو آدمیوں کی مانند ہے جن (کے جسموں) پر لوہے کی دو زرہیں ہیں، ان کے دونوں ہاتھ ان کی چھاتیوں اور ہنسلی کی ہڈیوں سے جکڑے ہوئے ہیں، پس صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے لگتا ہے تو وہ (اس کی زرہ) پھیل جاتی ہے حتی کہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور (زمین پر گھسٹنے کی وجہ سے) اس کے نقش قدم کو مٹانے لگتی ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرنے لگتا ہے تو وہ سکڑ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ کو پکڑ لیتا ہے۔'' (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے

رَأَيْتَهُ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ».

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنی انگلی گریبان میں ڈال رہے تھے، کاش تم آپ ﷺ کو دیکھتے (ایسے لگتا تھا کہ) آپ اسے کشادہ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

[٢٣٦١] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، إِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ، حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ، وَإِذَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ، وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلٰى تَرَاقِيهِ، وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلٰى صَاحِبَتِهَا» قَالَ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «فَيَجْهَدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ».

[2361] عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر لوہے کی دو زر ہیں ہیں، صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (اس کی زرہ) اس پر کشادہ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کے نقشِ پا کو مٹانے لگتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (زرہ) اس پر سکڑ جاتی ہے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کی ہنسلی کے ساتھ جکڑے جاتے ہیں اور ہر حلقہ ساتھ والے حلقے کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے۔'' (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ کوشش کرتا ہے کہ اسے کشادہ کرے لیکن نہیں کر سکتا۔''

(المعجم ٢٤) - **(بَابُ ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ، وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ فَاسِقٍ وَّنَحْوِهِ)** (التحفة ٢٥)

باب:24- صدقہ کرنے والے کو اجر ملتا ہے چاہے (اس کا) صدقہ کسی فاسق وغیرہ کے ہاتھ لگ جائے

[٢٣٦٢] ٧٨-(١٠٢٢) وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ،

[2362] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے کہا: میں آج رات ضرور کچھ صدقہ کروں گا تو وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ میں دے دیا، صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے کہ آج رات ایک زانیہ پر صدقہ کیا گیا، اس آدمی نے کہا: اے اللہ تیری حمد! زانیہ پر (صدقہ ہوا۔) میں ضرور صدقہ کروں گا، پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک مال دار

لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَّعَلَى سَارِقٍ، فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ، أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ، وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ».

کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ باتیں کرنے لگے: ایک مال دار پر صدقہ کیا گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ تیری حمد! مال دار پر (صدقہ ہوا۔) میں ضرور کچھ صدقہ کروں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اسے ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ لوگ صبح کو باتیں کرنے لگے: چور پر صدقہ کیا گیا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ! سب حمد تیرے ہی لیے ہے، زانیہ پر، مال دار پر اور چور پر (صدقہ ہوا۔) اس کو (خواب میں) کہا گیا: تمھارا صدقہ قبول ہو چکا، جہاں تک زانیہ کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس (صدقے) کی وجہ سے زانیہ اپنے زنا سے پاک دامنی اختیار کر لے اور شاید مال دار عبرت پکڑے اور اللہ نے اسے جو دیا ہے (خود) اس میں سے صدقہ کرے اور شاید اس کی وجہ سے چور اپنی چوری سے باز آ جائے۔"

(المعجم ٢٥) - (بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ، وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوِ الْعُرْفِيِّ) (التحفة ٢٦)

باب:25-امانت دار خزانچی اور بیوی کا اجر جب وہ بگاڑ کے بغیر اپنے خاوند کے گھر میں سے اس کی کھلی یا عرفی اجازت کے ساتھ صدقہ کرے

[٢٣٦٣] ٧٩-(١٠٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو عَامِرٍ الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْأَمِينَ الَّذِي يُنَفِّذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ، فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ - أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ».

[2363] حضرت ابو موسیٰ ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: "بے شک ایک مسلمان امانت دار خازن (خزانچی) جو دیے گئے حکم پر عمل کرتا ہے ــ (یا فرمایا: ادا کرتا ہے) اسے خوش دلی کے ساتھ پورے کا پورا (بلکہ) وافر، اس شخص کو ادا کر دیتا ہے جس کے بارے میں اسے حکم دیا گیا ہے تو وہ (خازن بھی) ــ دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔"

[٢٣٦٤] ٨٠-(١٠٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا».

[2364] جریر نے منصور سے، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اجاڑے بغیر اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے تو اسے خرچ کرنے کی وجہ سے اجر ملے گا اور اس کے خاوند کو اس کے کمانے کی وجہ سے اپنا اجر ملے گا اور خزانچی کے لیے بھی اسی طرح (اجر) ہے۔ یہ ایک دوسرے کے اجر میں کوئی کمی نہیں کرتے۔''

[٢٣٦٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَّنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا».

[2365] فضیل بن عیاض نے منصور سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے (''اپنے گھر کے کھانے میں سے'' کے بجائے) مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا (اپنے خاوند کے کھانے میں سے) کے الفاظ کہے۔

[٢٣٦٦] ٨١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا».

[2366] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: ابومعاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے شقیق سے، انھوں نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اجاڑے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے تو اس کے لیے اس کا اجر ہے اور اس (خاوند) کے لیے بھی اس کے کمانے کی وجہ سے ویسا ہی اجر ہے اور اس عورت کے لیے اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے اور خزانچی کے لیے بھی اس جیسا (اجر) ہے، ان (سب لوگوں) کے اجر میں کچھ کمی کیے بغیر۔''

[٢٣٦٧] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2367] ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد اور ابومعاویہ نے اعمش سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٦) - (بَابُ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَّالِ مَوْلَاهُ) (التحفة ٢٧)

باب:26-غلام نے اپنے آقا کے مال سے جو خرچ کیا

[٢٣٦٨] ٨٢-(١٠٢٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ».

[2368] محمد بن زید نے آبی اللحم (غفاری) رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں غلام تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں اپنے آقاؤں کے مال میں سے کچھ صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور اجر تم دونوں کے درمیان آدھا آدھا (برابر برابر) ہوگا۔''

[٢٣٦٩] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَّوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا، فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: «لِمَ ضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ، فَقَالَ: «اَلْأَجْرُ بَيْنَكُمَا».

[2369] یزید بن ابی عبید نے کہا: میں نے آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے میرے آقا نے گوشت ٹکڑے کر کے خشک کرنے کا حکم دیا، میرے پاس ایک مسکین آ گیا تو میں نے اس میں سے کچھ اسے کھلا دیا۔ میرے آقا کو اس کا پتہ چل گیا تو انھوں نے مجھے مارا۔ اس پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اسے بلا کر پوچھا: ''تم نے اسے کیوں مارا؟'' اس نے کہا: میرے حکم کے بغیر میرا کھانا (دوسروں کو) دے دیتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''اجر تم دونوں کے درمیان ہوگا۔'' (تم دونوں کو ملے گا۔)

[٢٣٧٠] ٨٤-(١٠٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَصُمِ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنْ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ

[2370] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، کہا: یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، پھر انھوں نے کچھ احادیث ذکر کیں، ان میں سے یہ بھی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ نہ رکھے مگر جب اس کی اجازت ہو اور اس کے گھر میں اس کی موجودگی میں (اپنے کسی محرم کو بھی)

إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهِ لَهُ».

اس کی اجازت کے بغیر نہ آنے دے اور اس (عورت) نے اس کے حکم کے بغیر اس کی کمائی سے جو کچھ خرچ کیا تو یقیناً اس کا آدھا اجر اس (خاوند) کے لیے ہے۔"

(المعجم ٢٧) - (بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ) (التحفة ٢٨)

باب:27-اس شخص کی فضیلت جس نے صدقے کے ساتھ دوسرے بھلائی کے کام بھی شامل کر دیے

[٢٣٧١] ٨٥-(١٠٢٧) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي الطَّاهِرِ -قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا عَلٰى أَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[2371] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اللہ کی راہ میں دو دو چیزیں خرچ کیں اسے جنت میں آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندے! یہ (دروازہ) بہت اچھا ہے۔ (کیونکہ وہ دوسرے میں سے جانے کا حقدار بھی ہوگا) جو نماز پڑھنے والوں میں سے ہوگا، اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا، اسے جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا، جو صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا، اسے صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ داروں میں سے ہوگا، اسے باب ریان (سیرابی کے دروازے) سے پکارا جائے گا۔" ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کسی انسان کو ان تمام دروازوں سے پکارے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی (خوش نصیب) ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، اور مجھے امید ہے تم انھی میں سے ہو گے۔"

فائدہ: دو چیزوں کا صدقہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ دو بوریاں اناج دے، یوں بھی کہ الگ الگ جنسوں کی دو بوریاں دے، بھوکے کو روٹی اور سالن دے، ضرورت مند کو دو کپڑے دے، بیمار کو دوا اور غذا دے۔ یہ بھی کہ سامنے بھی صدقہ کرے اور چھپا کر بھی صدقہ کرے۔

[۲۳۷۲] (...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ.

[2372] صالح اور معمر دونوں نے زہری سے یونس کی مذکورہ بالا سند کے ساتھ اسی کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[۲۳۷۳] ۸٦-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ: أَيْ فُلُ! هَلُمَّ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! ذٰلِكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

[2373] ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا جوڑا خرچ کیا، اسے جنت کے پہرے دار بلائیں گے، دروازے کے تمام پہرے دار (کہیں گے:) اے فلاں! آجاؤ۔'' اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے فرد کو کسی قسم (کے نقصان) کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ تم انھی میں سے ہو گے۔''

[۲۳۷٤] ۸۷-(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ عَادَ

[2374] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے روزے دار کون ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ نے پوچھا: ''آج تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ نے پوچھا: ''تو آج تم میں سے کسی بیمار کی تیمار داری کس نے کی؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی انسان میں یہ نیکیاں جمع نہیں ہوتیں

مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟» قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [انظر: ٦١٨٢]

مگر وہ یقیناً جنت میں داخل ہوتا ہے۔"

(المعجم ٢٨) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ، وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ) (التحفة ٢٩)

باب:28- خرچ کرنے کی ترغیب اور شمار کرنے پر ناپسندیدگی

[٢٣٧٥] ٨٨-(١٠٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنْفِقِي - أَوِ انْفَحِي أَوِ انْضَحِي، - وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

[2375] حفص بن غیاث نے ہشام سے، انھوں نے فاطمہ بنت منذر سے اور انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "(مال کو) خرچ کرو ـــ یا ہر طرف پھیلاؤ یا (پانی کی طرح) بہاؤ ـــ اور گنو نہیں ورنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر دے گا۔"

[٢٣٧٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «انْفَحِي - أَوِ انْضَحِي، أَوْ أَنْفِقِي - وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

[2376] محمد بن خازم نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام بن عروہ نے عباد بن حمزہ اور فاطمہ بنت منذر سے حدیث بیان کی اور انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(مال کو) ہر طرف خرچ کرو ـــ یا (پانی کی طرح) بہاؤ یا خرچ کرو ـــ اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمھیں شمار کر کر کے دے گا اور سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔"

[٢٣٧٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا، نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

[2377] محمد بن بشر نے کہا: ہمیں ہشام نے عباد بن حمزہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ان سے کہا...... ان (مذکورہ بالا راویوں) کی حدیث کے مانند۔

[٢٣٧٨] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

[2378] عباد بن عبداللہ بن زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ رسول

ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ؛ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: «ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ».

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! جو کچھ زبیر مجھے دے اس کے سوا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں کہ جو وہ مجھے دے میں اس میں سے تھوڑا سا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنی طاقت کے مطابق تھوڑا بھی خرچ کرو اور برتن میں سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔''

(المعجم ٢٩) - (بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ، وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ) (التحفة ٣٠)

باب:29- صدقے کی ترغیب چاہے تھوڑا ہی ہو اور تھوڑے کو حقیر سمجھ کر صدقہ کرنے سے نہ روکو

[٢٣٧٩] ٩٠-(١٠٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ».

[2379] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے (تحفے کو) حقیر نہ سمجھے چاہے وہ بکری کا ایک کھر ہو۔'' (جو میسر ہے بھیج دو۔)

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ) (التحفة ٣١)

باب:30- چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت

[٢٣٨٠] ٩١-(١٠٣١) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ

[2380] عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے خبیب بن عبدالرحمٰن نے حفص بن عاصم سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں سایہ مہیا کرے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا: عدل کرنے والا حکمران اور وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت کے

لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ، اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ».

ساتھ پروان چڑھا اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے اور ایسے دو آدمی جنھوں نے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے اور ایسا آدمی جسے مرتبے اور حسن والی عورت نے (گناہ کی) دعوت دی تو اس (آدمی) نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ جو کچھ خرچ کر رہا ہے اسے دایاں نہیں جانتا اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔"

[٢٣٨١] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ - أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ، وَقَالَ: «وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ».

[2381] امام مالک نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے، انھوں نے حفص بن عاصم سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ۔۔۔ یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۔۔۔ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... (آگے) جس طرح عبیداللہ کی حدیث ہے اور انھوں نے (ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا ہوا ہے کے بجائے) کہا: رَجُلٌ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ إِلَيْهِ. "وہ آدمی جب مسجد سے نکلتا ہے تو اسی کے ساتھ معلق رہتا ہے، یہاں تک کہ اس میں لوٹ آئے۔"

(المعجم ٣١) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيحِ الشَّحِيحِ) (التحفة ٣٢)

باب: 31- بہترین صدقہ تندرست اور مال کی خواہش رکھنے والے کا صدقہ ہے

[٢٣٨٢] ٩٢-(١٠٣٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ؟ فَقَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى،

[2382] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے، انھوں نے ابوزرعہ سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ (اجر میں) بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: "تم (اس وقت) صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور مال کی خواہش رکھتے ہو، فقر سے

وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، أَلَا! وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ».

ڈرتے ہو اور تونگری کی امید رکھتے ہو اور اس قدر تاخیر نہ کرو کہ جب (تمھاری جان) حلق تک پہنچ جائے (پھر) تم کہو: اتنا فلاں کا ہے اور اتنا فلاں کا۔ اب تو وہ فلاں (وارث) کا ہو ہی چکا ہے۔''

[٢٣٨٣] ٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ فَقَالَ: «أَمَا وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّهُ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ، وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ».

[2383] ابن فضیل نے عمارہ سے اور انھوں نے ابوزرعہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر میں بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، تمھارے باپ کا بھلا ہو، تمھیں اس بات سے آگاہ کیا جائے گا، وہ یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو جب تم تندرست ہو اور مال کی خواہش رکھتے ہو، فقر سے ڈرتے ہو اور لمبی زندگی کی امید رکھتے ہو اور (خود کو) اس قدر مہلت نہ دو کہ جب تمھاری جان حلق تک پہنچ جائے تو پھر (وصیت کرتے ہوئے) کہو: فلاں کا اتنا ہے اور فلاں کا اتنا ہے۔ وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔''

[٢٣٨٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ.

[2384] عبدالواحد نے کہا: ہم سے عمارہ بن قعقاع نے (باقی ماندہ) اسی سند کے ساتھ جریر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، البتہ کہا: کون سا صدقہ افضل ہے؟

(المعجم ٣٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَأَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ) (التحفة ٣٣)

باب: 32- اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے

[٢٣٨٥] ٩٤-(١٠٣٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

[2385] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر تھے اور صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے

ﷺ قَالَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا: اَلْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى: اَلسَّائِلَةُ».

ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔"

[٢٣٨٦] ٩٥-(١٠٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ - أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ - عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَّالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

[2386] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے افضل صدقہ ۔۔ یا سب سے اچھا صدقہ ۔۔ وہ ہے جس کے پیچھے (دل کی) تونگری ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینے کی) ابتدا اس سے کرو جس کی تم کفالت کرتے ہو۔"

[٢٣٨٧] ٩٦-(١٠٣٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى».

[2387] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے (دوبارہ) مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا، میں نے پھر آپ سے سوال کیا تو آپ نے مجھے دیا، پھر فرمایا: "یہ مال شاداب (آنکھوں کو لبھانے والا) اور شیریں ہے، جو تو اسے حرص وطمع کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت عطا کی جائے گی اور جو دل کے حرص سے لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جائے گی، وہ اس انسان کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

[٢٣٨٨] ٩٧-(١٠٣٦) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ: سَمِعْتُ

[2388] حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدم کے بیٹے! بے شک تو (ضرورت سے) زائد مال خرچ کر دے، یہ تیرے لیے بہتر ہے اور تو اسے روک رکھے تو یہ تیرے لیے برا ہے اور گزر بسر جتنا رکھنے پر تمھیں

أَبَا أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ. وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى».

کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور خرچ کا آغاز ان سے کرو جن کے (خرچ کے) تم ذمہ دار ہو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

(المعجم ٣٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ) (التحفة ٣٤)

باب:33- سوال کرنے کی ممانعت

[٢٣٨٩] ٩٨-(١٠٣٧) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ، إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ». وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ فَمُبَارَكٌ لَّهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَّسْأَلَةٍ وَّشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ». [انظر: ٢٣٩٢، ٤٩٥٥]

[2389] عبداللہ بن عامر یَحْصُبی نے کہا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: تم اس حدیث کے سوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں (بیان کی جاتی) تھی دوسری احادیث بیان کرنے سے بچو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو (روایات کے سلسلے میں بھی) اللہ کا خوف دلایا کرتے تھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے، اسے دین میں گہرا فہم عطا فرما دیتا ہے۔" اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: "میں تو بس خزانچی ہوں۔ جس کو میں خوش دلی سے دوں اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی، اور جس کو میں مانگنے پر اور (اس کے) حرص کے سبب سے دوں اس کی حالت اس انسان جیسی ہوگی جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔"

[٢٣٩٠] ٩٩-(١٠٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللهِ! لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا، وَّأَنَا لَهُ كَارِهٌ،

[2390] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو (بن دینار) سے حدیث بیان کی، انھوں نے وہب بن منبہ سے، انھوں نے اپنے بھائی ہمام سے اور انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مانگنے میں اصرار نہ کرو، اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی شخص مجھ سے کچھ مانگے، میں اسے ناپسند کرتا

فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ».

ہوں، پھر بھی اس کا سوال مجھ سے کچھ نکلوا لے تو جو میں اس کو دوں اس میں برکت ہو۔“

[٢٣٩١] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ - وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، فَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ - عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[2391] ابن ابی عمر مکی نے کہا: ہمیں سفیان نے عمرو بن دینار سے حدیث سنائی، کہا: مجھے وہب بن منبہ نے ــــ جب میں صنعاء میں ان کے پاس ان کے گھر گیا اور انھوں نے مجھے اپنے گھر کے درخت سے اخروٹ کھلائے ــــ اپنے بھائی سے حدیث بیان کی۔ انھوں نے کہا: میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے...... (آگے) اسی (پچھلی) حدیث کے مطابق بیان کیا۔

[٢٣٩٢] ١٠٠-(١٠٣٧) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ خَطِيبٌ يَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ».

[راجع: ٢٣٨٩]

[2392] حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا گہرا فہم عطا فرما دیتا ہے اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے۔“

(المعجم ٣٤) - (بَابُ الْمِسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ)

(التحفة ٣٥)

باب: 34- ایسا مسکین جسے نہ تونگری حاصل ہے نہ اس کا پتہ چلتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے

[٢٣٩٣] ١٠١-(١٠٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهٰذَا

[2393] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(اصل) مسکین، یہ گھومنے والا نہیں جو لوگوں کے پاس چکر لگاتا ہے، پھر ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں اسے واپس لوٹا دیتی ہیں۔“ (صحابہ کرام نے

الطَّوَّافِ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ، فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ»، قَالُوا: فَمَا الْمِسْكِينُ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ، فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا».

پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو اتنی تونگری نہیں پاتا جو اسے (سوال سے) مستغنی کر دے، نہ ہی اس (کے ضرورت مند ہونے) کا پتہ چلتا ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں سے کوئی چیز مانگتا ہے۔''

[٢٣٩٤] ١٠٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الْمُتَعَفِّفُ، اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾» [البقرة: ٢٧٣].

[2394] اسماعیل نے جو ابن جعفر (بن ابی کثیر) ہیں، کہا: مجھے شریک نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عطاء بن یسار سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اصل) مسکین وہ نہیں جسے ایک دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیتے ہیں، اصل مسکین سوال سے بچنے والا ہے، چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''وہ لوگوں سے چمٹ کر (اصرار سے) نہیں مانگتے۔''

[٢٣٩٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكٌ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ.

[2395] محمد بن جعفر (بن ابی کثیر) نے کہا: مجھے شریک نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء بن یسار اور عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے بتایا کہ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے محمد کے بھائی) اسماعیل کی روایت کے مانند ہے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ) (التحفة ٣٦)

باب:35- لوگوں سے سوال کرنا مکروہ ہے

[٢٣٩٦] ١٠٣-(١٠٤٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ - أَخِي الزُّهْرِيِّ -، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ

[2396] عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے معمر سے، انھوں نے (امام زہری کے بھائی) عبداللہ بن مسلم سے، انھوں نے حمزہ بن عبداللہ (بن عمر) سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے ساتھ سوال چمٹا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملے گا

حَتّٰى يَلْقَى اللهَ، وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔"

[٢٣٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ «مُزْعَةٌ».

[2397] اسماعیل بن ابراہیم نے معمر سے اسی سند کے ساتھ یہی روایت بیان کی اور اس میں (گوشت کے) ٹکڑے کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٢٣٩٨]١٠٤-(...)وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ، حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

[2398] عبیداللہ بن ابی جعفر نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ انھوں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدمی لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے (مانگنا اس کی عادت بن جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔"

[٢٣٩٩] ١٠٥-(١٠٤١) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَّوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا، فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ».

[2399] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے ان کا مال مانگتا ہے وہ آگ کے انگارے مانگتا ہے، کم (اکٹھے) کر لے یا زیادہ کر لے۔"

[٢٤٠٠] ١٠٦-(١٠٤٢) حَدَّثَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَأَنْ يَّغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَيَتَصَدَّقَ بِهِ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ مِنَ النَّاسِ، خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ، فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ».

[2400] بیان بن ابی بشر نے قیس بن ابی حازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کوئی شخص صبح کو نکلے، اپنی پشت پر لکڑیاں اکٹھی کر لائے اور اس سے صدقہ کرے اور لوگوں (کے عطیوں) سے بے نیاز ہو جائے، وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے مانگے، وہ (چاہے تو) اسے دے یا (چاہے تو) محروم رکھے، بلاشبہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے اور (خرچ کرنے کی) ابتدا ان سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو۔"

[٢٤٠١] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللهِ! لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهُ»، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بَيَانٍ.

[2401] اسماعیل نے کہا: مجھے قیس بن ابی حازم نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم میں سے ایک صبح کو نکلے، اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لائے اور انھیں بیچے......'' پھر بیان کی حدیث کے مانند حدیث سنائی۔

[٢٤٠٢] ١٠٧-(. . .) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ، فَيَحْمِلَهَا عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا، يُعْطِيهِ أَوْ يَمْنَعُهُ».

[2402] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوعبید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایندھن کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر لادے اور بیچ دے، اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے، (چاہے) وہ اسے دے یا نہ دے۔''

[٢٤٠٣] ١٠٨-(١٠٤٣) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ - قَالَ سَلَمَةُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا - مَرْوَانُ، وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ - أَمَّا هُوَ: فَحَبِيبٌ إِلَيَّ، وَأَمَّا هُوَ عِنْدِي: فَأَمِينٌ - عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً، فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ - ﷺ -؟» وَكُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ، فَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ -

[2403] ابو مسلم خولانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے ایک پیارے امانتدار (شخص) نے حدیث بیان کی ـــ وہ ایسا ہے کہ مجھے پیارا بھی ہے اور وہ ایسا ہے کہ میرے نزدیک امانت دار بھی ہے ـــ یعنی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ......، انھوں نے کہا: ہم نو، آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ ﷺ کے سامنے (حاضر) تھے تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟'' اور ہم نے ابھی نئی نئی بیعت کی تھی۔ تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: ''کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرو گے؟'' تو ہم نے اپنے ہاتھ بڑھا دیے اور عرض کی: اے اللہ کے

ﷺ -؟» فَقُلْنَا : قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! ثُمَّ قَالَ: «أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ - ﷺ -؟» قَالَ: فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا: قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ؟ قَالَ: «عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَتُطِيعُوا اللهَ - وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً - وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا» فَلَقَدْ رَأَيْتُ، كَانَ بَعْضُ أُولٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ، فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ.

رسول! ہم (ایک بار) آپ سے بیعت کر چکے ہیں، اب کس بات پر آپ سے بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: ''اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے اور پانچ نمازوں پر، اور اس بات پر کہ اطاعت کرو گے __ اور ایک جملہ آہستہ سے فرمایا __ اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو گے۔'' اس کے بعد میں نے ان میں سے بعض افراد کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تو کسی سے نہ کہتا کہ اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دے دے۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ)

(التحفة ٣٧)

باب:36- مانگنا کس کے لیے جائز ہے

[٢٤٠٤] ١٠٩-(١٠٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هٰرُونَ بْنِ رِيَابٍ: حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: «أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا». قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ -، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

[2404] حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے (لوگوں کے معاملات میں اصلاح کے لیے) ادائیگی کی ایک ذمہ داری قبول کی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ سے اس کے لیے کچھ مانگوں تو آپ نے فرمایا: ''ٹھہرو حتی کہ ہمارے پاس صدقہ آ جائے تو ہم وہ تمھیں دے دینے کا حکم دیں۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اے قبیصہ! تین قسم کے افراد میں سے کسی ایک کے سوا اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں: ایک وہ آدمی جس نے کسی بڑی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کر لی، اس کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے حتی کہ اس کو حاصل کر لے، اس کے بعد (سوال سے) رک جائے، دوسرا وہ آدمی جس پر کوئی آفت آ پڑی ہو جس نے اس کا مال تباہ کر دیا ہو، اس کے لیے سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زندگی کی گزران درست کر لے __ یا فرمایا: زندگی کی بقا کا سامان کر لے __ اور تیسرا وہ آدمی جو فاقے کا شکار

حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ - أَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ - فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ! سُحْتًا يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا».

ہو گیا یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین عقلمند افراد کھڑے ہو جائیں (اور کہہ دیں) کہ فلاں آدمی فاقہ زدہ ہو گیا ہے تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہو گیا یہاں تک کہ وہ درست گزران حاصل کر لے ــ یا فرمایا: زندگی باقی رکھنے جتنا حاصل کر لے ــ اے قبیصہ! ان صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔"

(المعجم ٣٧) - (بَابُ جَوَازِ الْأَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ) (التحفة ٣٨)

باب:37-اگر مانگنے اور طمع کے بغیر ملے تو لینا جائز ہے

[٢٤٠٥] ١١٠-(١٠٤٥) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ، فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَّالًا، فَقُلْتُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْهُ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ».

[2405] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی مجھے عنایت فرماتے تھے تو میں عرض کرتا: کسی ایسے آدمی کو عنایت فرما دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتیٰ کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے بہت سارا مال عطا کر دیا تو میں نے عرض کی: کسی ایسے فرد کو عطا کر دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ محتاج ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے لے لو اور ایسا جو مال تمھارے پاس اس طرح آئے کہ نہ تو تم اس کے خواہش مند ہو اور نہ ہی مانگنے والے ہو تو اس کو لے لو اور جو مال اس طرح نہ ملے اس کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔"

[٢٤٠٦] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ، فَيَقُولُ لَهُ

[2406] عمرو بن حارث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیتے تو عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اے اللہ کے رسول! یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند شخص کو دے دیجیے۔ تو رسول

عُمَرُ: أَعْطِهِ يَارَسُولَ اللهِ! أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ».

قَالَ سَالِمٌ: فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَايَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا، وَّلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو لے لو اور اپنا مال بنا لو یا اسے صدقہ کر دو اور اس مال میں سے جو تمھارے پاس اس طرح آئے کہ تم نہ اس کے خواہش مند ہو نہ مانگنے والے تو اس کو لے لو اور جو (مال) اس طرح نہ ملے تو اس کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔''

سالم نے کہا: اسی وجہ سے حضرت ابن عمر ؓ بھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انھیں پیش کی جاتی تھی اس کو رد نہیں کرتے تھے۔

[٢٤٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

[2407] سائب بن یزید نے عبداللہ بن سعدی سے، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے (اسی کے مانند) حدیث بیان کی۔

[٢٤٠٨] ١١٢-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ، فَقَالَ: خُذْ مَا أُعْطِيتَ، فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَمَّلَنِي، فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ، وَتَصَدَّقْ».

[2408] لیث نے بکیر سے، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے ابن ساعدی مالکی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب ؓ نے صدقے (کی وصولی) کے لیے عامل مقرر کیا، جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور انھیں (وصول کردہ) مال لا کر ادا کر دیا، تو انھوں نے مجھے کام کی اجرت دینے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی: میں نے تو یہ کام محض اللہ کی (رضا کی) خاطر کیا ہے اور میرا اجر اللہ نے دینا ہے۔ تو انھوں نے کہا: جو تمھیں دیا جائے اسے لے لو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کام کیا تھا، آپ نے مجھے میرے کام کی مزدوری دی تو میں نے بھی تمھاری جیسی بات کہی تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھیں تمھارے مانگے بغیر کوئی چیز دی جائے تو کھاؤ اور صدقہ کرو۔''

[٢٤٠٩] (...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ

[2409] عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے ابن سعدی سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عمر بن خطاب ؓ نے

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا...... (آگے) لیث کی حدیث کی طرح (روایت بیان کی۔)

(المعجم ٣٨) - (بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا) (التحفة ٣٩)

باب:38- دنیا کی حرص مکروہ ہے

[٢٤١٠] ١١٣-(١٠٤٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ»

[2410] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع بیان کیا، آپ نے فرمایا: ''بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے: زندگی کی محبت اور مال کی۔''

[٢٤١١] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُولِ الْحَيَاةِ، وَحُبِّ الْمَالِ».

[2411] سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزوں کی محبت میں بوڑھے کا دل بھی جوان رہتا ہے: زندگی لمبی ہونے اور مال کی محبت میں۔''

[٢٤١٢] ١١٥-(١٠٤٧) وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ: اَلْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ».

[2412] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدم کا بیٹا بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں: دولت کی حرص اور عمر کی حرص۔''

[٢٤١٣] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ

[2413] معاذ بن ہشام کے والد ہشام نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ

ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ، بِمِثْلِهِ.

نے فرمایا...... (آگے) اسی طرح ہے۔

[٢٤١٤] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

[2414] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی...... (آگے) اسی طرح ہے۔

(المعجم ٣٩) - (بَابٌ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَابْتَغَى ثَالِثًا) (التحفة ٤٠)

باب:39- اگر ابن آدم کے پاس (مال کی بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو بھی وہ تیسری وادی حاصل کرنا چاہے گا

[٢٤١٥] ١١٦-(١٠٤٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ».

[2415] ابوعوانہ نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی (بھری ہوئی) دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری حاصل کرنا چاہے گا، آدمی کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھر سکتی، اور اللہ اسی کی طرف توجہ فرماتا ہے جو (اس کی طرف) توجہ کرتا ہے۔''

[٢٤١٦] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: - فَلَا أَدْرِي أَشَيْءٌ أُنْزِلَ أَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُولُهُ، - بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

[2416] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرما رہے تھے۔ مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ الفاظ آپ پر نازل ہوئے تھے یا آپ (خود ہی) فرما رہے تھے۔ (آگے) ابوعوانہ کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٤١٧] ١١٧-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[2417] ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی (بھری ہوئی) ایک

ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنَّ لَهُ وَادِيًا آخَرَ، وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللهُ يَتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ».

وادی ہوتو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس ایک اور وادی بھی ہو، اس کا منہ مٹی کے سوا کوئی اور چیز نہیں بھرتی، اللہ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے جو اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔"

[٢٤١٨] ١١٨-(١٠٤٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِلْءَ وَادٍ مَّالًا، لَأَحَبَّ أَنْ يَّكُونَ إِلَيْهِ مِثْلُهُ، وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَاللهُ يَتُوبُ عَلٰى مَنْ تَابَ».

[2418] مجھے زہیر بن حرب اور ہارون بن عبداللہ نے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال سے بھری ہوئی ایک وادی ہوتو وہ چاہے گا کہ اس کے پاس اس جیسی ایک اور وادی بھی ہو، آدمی کے دل کو مٹی کے سوا کچھ اور نہیں بھر سکتا اور اللہ اس پر توجہ فرماتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہو۔"

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا.

حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: مجھے معلوم نہیں یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ: فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْقُرْآنِ. لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

اور زہیر کی روایت میں ہے، انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں یہ بات قرآن میں سے ہے (یا نہیں۔) انھوں نے ابن عباس ؓ کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٤١٩] ١١٩-(١٠٥٠) حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بُعِثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلٰى قُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُمِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ، فَاتْلُوهُ، وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً، كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِسُورَةِ بَرَاءَةَ، فَأُنْسِيتُهَا، غَيْرَ أَنِّي قَدْ

[2419] ابوحرب بن ابی اسود کے والد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نے اہل بصرہ کے قاریوں کی طرف (انھیں بلانے کے لیے قاصد) بھیجا تو ان کے ہاں تین سو آدمی آئے جو قرآن پڑھ چکے تھے۔ تو انھوں (ابوموسیٰ ؓ) نے کہا: تم اہل بصرہ کے بہترین لوگ اور ان کے قاری ہو، اس کی تلاوت کرتے رہا کرو، تم پر لمبی مدت (کا وقفہ) نہ گزرے کہ تمھارے دل سخت ہو جائیں جس طرح ان کے دل سخت ہو گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جسے ہم لمبائی اور (ڈرانے کی) شدت میں (سورہ) براءۃ سے تشبیہ دیا کرتے تو وہ مجھے بھلا دی

حَفِظْتُ مِنْهَا : لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَّابْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأُنْسِيتُهَا، غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا : ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾. فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ، فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

گئی اس کے سوا کہ اس کا یہ ٹکڑا مجھے یاد رہ گیا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کا متلاشی ہوگا اور ابن آدم کا پیٹ تو مٹی کے سوا کوئی شے نہیں بھرتی۔ ہم ایک اور سورت پڑھا کرتے تھے جس کو ہم تسبیح والی سورتوں میں سے ایک سورت سے تشبیہ دیا کرتے تھے، وہ بھی مجھے بھلا دی گئی، ہاں اس میں سے مجھے یہ یاد ہے: ''اے ایمان والو! وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔'' وہ بطور شہادت تمھاری گردنوں میں لکھ دی جائے گی اور قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا) (التحفة ٤١)

باب:40- قناعت کی فضیلت اور اس کی ترغیب

[٢٤٢٠] ١٢٠-(١٠٥١) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ».

[2420] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنا مال و اسباب کی کثرت سے نہیں بلکہ حقیقی غنا دل کی بے نیازی ہے۔''

(المعجم ٤١) - (بَابُ التَّحْذِيرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِينَةِ الدُّنْيَا وَمَا يَبْسُطُ مِنْهَا) (التحفة ٤٢)

باب:41- دنیا کی زینت اور اس کی وسعت پر فریبِ نفس میں مبتلا نہ ہونے کی تلقین

[٢٤٢١] ١٢١-(١٠٥٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ - قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاسَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «لَا وَاللهِ! مَا أَخْشٰى

[2421] عیاض بن عبداللہ بن سعد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''نہیں، اللہ کی قسم! لوگو! مجھے تمھارے بارے کسی چیز کا ڈر نہیں سوائے دنیا کی اس زینت کے جو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ظاہر کرے گا۔'' ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ گھڑی بھر خاموش

عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ! إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟، فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، أَوَ خَيْرٌ هُوَ، إِنَّ كُلَّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، ثَلَطَتْ أَوْ بَالَتْ، ثُمَّ اجْتَرَّتْ، فَعَادَتْ، فَأَكَلَتْ، فَمَنْ يَّأْخُذْ مَالًا بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ يَّأْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

رہے، پھر فرمایا: ''تم نے کس طرح کہا؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عرض کی تھی: کیا خیر، شر کو لائے گی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: ''خیر، خیر ہی کو لاتی ہے لیکن کیا وہ (دنیا کی زیب وزینت فی ذاتہ) خیر ہے؟ وہ سب کچھ جو بہار اگاتی ہے، (جانور کو) اپھارے سے مار ڈالتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے۔ ایسے سبزہ کھانے والے جانور کے سوا، جس نے کھایا اور جب اس کی کوکھیں بھر گئیں (وہ سیر ہوگیا) تو (مزید کھانے کے بجائے) اس نے سورج کا رخ کر لیا اور بیٹھ کر گوبر یا پیشاب کیا، پھر جگالی کی اور دوبارہ کھایا تو (اسی طرح) جو انسان اس (مال) کے حق کے مطابق مال لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جو انسان اس کے حق کے بغیر مال لیتا ہے، وہ اس کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔''

[٢٤٢٢] ١٢٢-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَّا يُخْرِجُ اللهُ لَكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا» قَالُوا: وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بَرَكَاتُ الْأَرْضِ»، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ قَالَ: «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ، لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ. إِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا تَأْكُلُ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ، ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ

[2422] زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمھارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر دنیا کی اس شادابی اور زینت سے ہے جو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے ظاہر کرے گا۔'' صحابہ نے عرض کی: دنیا کی شادابی اور زینت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''زمین کی برکات۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، خیر سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی، وہ سب کچھ جو بہار اگاتی ہے وہ (زیادہ کھانے کی وجہ سے ہونے والی بدہضمی کا سبب بن کر) مار دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے سوائے اس چارہ کھانے والے جانور کے جو کھاتا ہے یہاں تک کہ جب اس کی دونوں کوکھیں پھول جاتی ہیں (وہ سیر ہو جاتا ہے) تو وہ (مزید کھانا چھوڑ کر) سورج کی طرف منہ

بِحَقِّهِ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ، فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

کر لیتا ہے، پھر جگالی کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے، گوبر کرتا ہے، پھر لوٹتا ہے اور کھاتا ہے، بلاشبہ یہ مال شاداب اور شیریں ہے۔ جس نے اسے اس کے حق کے مطابق لیا اور حق (کے مصرف) ہی میں خرچ کیا تو وہ (مال) بہت ہی معاون و مددگار ہوگا اور جس نے اسے حق کے بغیر لیا وہ اس انسان کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔"

[٢٤٢٣] ١٢٣-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي، مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ قَالَ: وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَأَفَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، وَقَالَ: «أَنَّى هٰذَا السَّائِلُ» - وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ - فَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، فَإِنَّهَا أَكَلَتْ، حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ

[2423] ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: "مجھے اپنے بعد تمھارے بارے میں جس چیز کا خوف ہے وہ دنیا کی شادابی اور زینت ہے جس کے دروازے تم پر کھول دیے جائیں گے۔" تو ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا خیر، شر کو لے آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ اس کے جواب میں (کچھ دیر) خاموش رہے، اس سے کہا گیا: تیرا کیا معاملہ ہے؟ تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرتے ہو (جبکہ) وہ تم سے بات نہیں کر رہے؟ کہا: اور ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی اتاری جا رہی ہے، پھر آپ پسینہ پونچھتے ہوئے اپنے معمول کی حالت میں آ گئے اور فرمایا: "یہ سائل کہاں سے آیا؟" ـــ گویا آپ نے اس کی تحسین فرمائی ـــ پھر فرمایا: "واقعہ یہ ہے کہ خیر، شر کو نہیں لاتی اور بلاشبہ موسم بہار جو اگاتا ہے وہ (اپنی وفرت، شادابی اور مرغوبیت کی بنا پر) مار دیتا ہے یا موت کے قریب کر دیتا ہے سوائے سبزہ کھانے والے اس حیوان کے جس نے کھایا یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں بھر گئیں تو اس نے سورج کی آنکھ کی طرف منہ کر لیا (اور آرام سے بیٹھ کر کھایا ہوا ہضم کیا)، پھر لید کی، پیشاب کیا، اس کے بعد (پھر سے) گھاس کھائی۔ یقیناً یہ مال شاداب اور شیریں ہے اور یہ اس

كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

مسلمان کا بہترین ساتھی ہے، جس نے اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا — یا جو الفاظ رسول اللہ ﷺ نے فرمائے — اور حقیقت یہ ہے جو اسے اس کے حق کے بغیر لیتا ہے، وہ اس آدمی کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور قیامت کے دن وہ (مال) اس کے خلاف گواہ ہوگا۔"

(المعجم ٤٢) - (بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَى كُلِّ ذٰلِكَ) (التحفة ٤٣)

باب: 42- سوال سے احتراز، صبر اور قناعت کی فضیلت اور ان کی ترغیب

[٢٤٢٤] ١٢٤-(١٠٥٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ: «مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَّصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِّنْ عَطَاءٍ خَيْرٌ وَّأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ».

[2424] امام مالک بن انس نے ابن شہاب زہری سے، انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا۔ آپ نے ان کو دے دیا، انھوں نے پھر مانگا، آپ نے دے دیا حتی کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا تو آپ نے فرمایا: "میرے پاس جو بھی مال ہوگا میں اسے ہرگز تم سے (بچا کر) ذخیرہ نہ کروں گا (تمھی میں بانٹ دوں گا)، جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو استغنا (بے نیازی) اختیار کرے گا اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا اور جو صبر کرے گا (سوال سے باز رہے گا) اللہ تعالیٰ اس کو صبر (کی قوت) عنایت فرمائے گا اور کسی کو ایسا کوئی عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے بہتر اور وسیع تر ہو۔"

[٢٤٢٥] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2425] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

(المعجم ٤٣) - (بَابٌ: فِي الْكَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ) (التحفة ٤٤)

باب: 43- گزر بسر کے بقدر رزق اور قناعت

[٢٤٢٦] ١٢٥-(١٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِىءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ وَهُوَ ابْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ».

[2426] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ انسان کامیاب و بامراد ہوگیا جو مسلمان ہوگیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو دیا اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔“

[٢٤٢٧] ١٢٦-(١٠٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا». [انظر: ٧٤٤٠]

[2427] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (دعا فرمائی): ”اے اللہ! آل محمد ﷺ کی روزی کم سے کم کھانے جتنی کر دے۔“

(المعجم ٤٤) - (بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ إِنْ لَّمْ يُعْطَ، وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَاءٍ لِّجَهْلِهِ، وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَأَحْكَامِهِمْ) (التحفة ٤٥)

باب: 44- جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہو اور جن کا ایمان نہ دینے کی بنا پر ضائع ہونے کا خطرہ ہو، ان کو دینا، جہالت کی بنا پر مذموم طریقے سے مانگنے والے کو برداشت کرنا، اور خوارج اور ان کے بارے میں احکام شریعت

[٢٤٢٨] ١٢٧-(١٠٥٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ: الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ

[2428] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ان کے علاوہ (جنھیں آپ نے عطا فرمایا) دوسرے لوگ اس کے زیادہ حقدار تھے۔ آپ نے فرمایا: ”انھوں نے مجھے ایک چیز اختیار کرنے پر مجبور کر دیا کہ

ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا، فَقُلْتُ: وَاللهِ! يَارَسُولَ اللهِ! لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ، قَالَ: «إِنَّهُمْ خَيَّرُونِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ، أَوْ يُبَخِّلُونِي، فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ».

یا تو یہ مذموم طریقے (بے جا اصرار) سے سوال کریں یا مجھے بخیل بنادیں۔ تو میں بخیل بننے والا نہیں ہوں۔''

[٢٤٢٩] ١٢٨-(١٠٥٧) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ، مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ لِي مِنْ مَّالِ اللهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

[2429] امام مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ (کے کندھوں) پر خاصے موٹے کنارے کی ایک نجرانی چادر تھی، اتنے میں ایک بدوی آپ کے پاس آ گیا اور آپ کی چادر سے (پکڑ کر) آپ کو زور سے کھینچا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی گردن کی ایک جانب کی طرف نظر کی جس پر اس کے زور سے کھینچنے کے باعث چادر کے کنارے نے گہرا نشان ڈال دیا تھا، پھر اس نے کہا: اے محمد ﷺ! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم دیں تو رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، ہنس پڑے اور اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

[٢٤٣٠] (...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[2430] ہمام، عکرمہ بن عمار اور اوزاعی سب نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔

وَفِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ، قَالَ: ثُمَّ جَبَذَهُ إِلَيْهِ جَبْذَةً رَّجَعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ.

عکرمہ بن عمار کی حدیث میں یہ اضافہ ہے: پھر اس نے آپ کو زور سے اپنی طرف کھینچا تو رسول اللہ ﷺ اس بدوی کے سینے سے جا ٹکرائے۔

وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: فَجَاذَبَهُ حَتَّى انْشَقَّ الْبُرْدُ، وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

اور ہمام کی حدیث میں ہے: اس نے آپ کے ساتھ کھینچا تانی شروع کر دی یہاں تک کہ چادر پھٹ گئی اور یہاں تک کہ اس کا کنارا رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک میں رہ گیا۔

[٢٤٣١] ١٢٩-(١٠٥٨) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَّلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا، فَقَالَ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ»، قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «رَضِيَ مَخْرَمَةُ».

[2431] لیث نے (عبداللہ) ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز نہ دی تو مخرمہ نے کہا: میرے بیٹے! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ، تو میں ان کے ساتھ گیا، انھوں نے کہا: اندر جاؤ اور میری خاطر آپ کو بلا لاؤ۔ میں نے ان کی خاطر آپ کو بلایا تو آپ اس طرح اس کی طرف آئے کہ آپ (کے کندھے) پر ان (قباؤں) میں سے ایک قبا تھی۔ آپ نے فرمایا: "یہ میں نے تمھارے لیے چھپا کر رکھی تھی۔" آپ ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا: "مخرمہ راضی ہو گیا۔"

[٢٤٣٢] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسٰى أَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ: فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ، وَّهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ».

[2432] ایوب سختیانی نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس قبائیں آئیں تو مجھے میرے والد مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آپ کے پاس لے چلو، امید ہے آپ ہمیں بھی ان میں سے (کوئی قباء) عنایت فرمائیں گے۔ میرے والد نے دروازے پر کھڑے ہو کر گفتگو کی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی۔ آپ باہر نکلے تو قباء آپ کے ساتھ تھی اور آپ ﷺ انھیں اس کی خوبیاں دکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: "میں نے یہ تمھارے لیے چھپا کر رکھی تھی، میں نے یہ تمھارے لیے چھپا رکھی تھی۔"

(المعجم ٤٥) – (بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ يُخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ) (التحفة ٤٦)

باب:45-جن کے ایمان کے بارے میں اندیشہ ہو ان کو دینا

[٢٤٣٣] ١٣١-(١٥٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ: أَنَّهُ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَّأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا لَّمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ! إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» قَالَ: «إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ».

[2433] حسن بن علی حلوانی اور عبد بن حمید نے کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے حدیث سنائی، کہا: میرے والد نے ہمیں صالح سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عامر بن سعد نے اپنے والد حضرت سعد بڑاتھ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا جبکہ میں بھی ان میں بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا، اس کو نہ دیا۔ وہ میرے لیے ان سب کی نسبت زیادہ پسندیدہ تھا۔ میں اٹھ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور راز داری کے ساتھ آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے آپ فلاں سے اعراض فرما رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' میں کچھ دیر کے لیے چپ رہا، پھر جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا وہ بات مجھ پر غالب آ گئی اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ فلاں کو نہیں دے رہے؟ اللہ کی قسم! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' اس کے بعد میں تھوڑی دیر چپ رہا، پھر جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا وہ بات مجھ پر غالب آ گئی، میں نے پھر عرض کی: فلاں سے آپ کے اعراض کا سبب کیا ہے، اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یا مسلمان۔'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''میں ایک آدمی کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اس ڈر سے (دیتا ہوں) کہ وہ اوندھے منہ آگ میں نہ ڈال دیا جائے۔''

وَفِي حَدِيثِ الْحُلْوَانِيِّ تَكْرَارُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ.
[راجع: ٢٣٧٨]

اور حلوانی کی حدیث میں (رسول اللہ ﷺ کے فرمان: ''یا مسلمان'' کا) تکرار دوبار ہے (تین بار نہیں۔)

[٢٤٣٤] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، عَلٰى مَعْنٰى حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[2434] سفیان ثوری، ابن شہاب (زہری) کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن شہاب) اور معمر سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث روایت کی۔

[٢٤٣٥] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هٰذَا. يَعْنِي حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا. فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ: «أَقِتَالًا؟ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ».

[2435] محمد بن سعد یہ حدیث بیان کرتے ہیں، یعنی زہری کی مذکورہ بالا حدیث، انھوں نے اپنی حدیث میں کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: ''جنگ کر رہے ہو؟ اے سعد! میں ایک شخص کو دیتا ہوں......'' (آگے اسی طرح ہے جس طرح پہلی روایت میں ہے۔)

(المعجم ٤٦) - (بَابُ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَتَصَبُّرِ مَنْ قَوِيَ إِيمَانُهُ) (التحفة ٤٧)

باب: 46- انھیں دینا جن کی اسلام پر تالیف قلب مقصود ہو اور اس شخص کا صبر سے کام لینا جس کا ایمان مضبوط ہے

[٢٤٣٦] ١٣٢-(١٠٥٩) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ؛ أَنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ، حِينَ أَفَاءَ اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ

[2436] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک ؓ نے بتایا کہ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطور فے (قبیلہ) ہوازن کے وہ اموال عطا کیے جو عطا کیے اور رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لوگوں کو سوسو اونٹ دینے شروع کیے تو انصار میں سے کچھ

أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِي رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ.

لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے! آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خون کے قطرے ٹپکا رہی ہیں۔

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنْ قَوْلِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَقَالَ لَهُ فُقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَّا ذَوُو رَأْيِنَا يَارَسُولَ اللهِ! فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَّا أُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ، قَالُوا: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِهِ ﷺ، يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثِي عَهْدٍ بِكُفْرٍ، أَتَأَلَّفُهُمْ، أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ - ﷺ -؟ فَوَاللهِ! لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ» فَقَالُوا: بَلٰى، يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ رَضِينَا، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَثَرَةً شَدِيدَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ»، قَالُوا: سَنَصْبِرُ.

حضرت انس بن مالک ؓ نے کہا: ان کی باتوں میں سے یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئیں تو آپ نے انصار کو بلوا بھیجا اور انھیں چمڑے کے ایک (بڑے) سائبان (کے سائے) میں جمع کیا، جب وہ سب اکٹھے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''یہ کیا بات ہے جو مجھے تم لوگوں کی طرف سے پہنچی ہے؟'' انصار کے سمجھدار لوگوں نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے اہل رائے نے تو کچھ نہیں کہا، البتہ ہم میں سے ان لوگوں نے، جو نوعمر ہیں، یہ بات کہی ہے کہ اللہ اپنے رسول کو معاف فرمائے، وہ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر رہے ہیں، حالانکہ ہماری تلواریں (ابھی تک) ان کے خون کے قطرے ٹپکا رہی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کو دے رہا ہوں جو کچھ عرصہ قبل تک کفر پر تھے، ایسے لوگوں کی تالیف قلب کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ مال و دولت لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر گھروں کی طرف لوٹو؟ اللہ کی قسم! جو کچھ تم لے کر واپس جا رہے ہو وہ اس سے بہت بہتر ہے جسے وہ لوگ لے کر لوٹ رہے ہیں۔'' تو (انصار) کہنے لگے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (بالکل) راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک تم (اپنی نسبت دوسروں کو) بہت زیادہ ترجیح ملتی دیکھو گے تو تم (اس پر) صبر کرنا یہاں تک کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے آ ملو۔ میں حوض پر ہوں گا (وہیں ملاقات ہوگی۔)'' انصار نے کہا: ہم (ہر صورت میں) صبر

کریں گے۔

[٢٤٣٧] (...) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ نَصْبِرْ، وَقَالَ: فَأَمَّا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ.

[2437] صالح نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک ؓ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے کہا: جب اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو (قبیلۂ) ہوازن کے اموال میں سے بطور فے عطا فرمایا جو عطا فرمایا...... اور اس (پچھلی حدیث کے) مانند حدیث بیان کی، اس کے سوا کہ انھوں (صالح) نے کہا، حضرت انس ؓ نے کہا: ہم نے صبر نہ کیا۔ اور انھوں نے (اور ہم میں سے ان لوگوں نے جو نوعمر ہیں، کے بجائے) ''نوعمر لوگوں نے'' کہا۔

[٢٤٣٨] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالُوا: نَصْبِرُ، كَرِوَايَةِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[2438] ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے اپنے چچا سے خبر دی، کہا: مجھے حضرت انس بن مالک ؓ نے خبر دی۔ اور اسی طرح حدیث بیان کی، سوائے اس بات کے کہ انھوں نے کہا: حضرت انس ؓ نے فرمایا: ان لوگوں (انصار) نے کہا: ہم صبر کریں گے۔ جس طرح یونس نے زہری سے روایت کی۔

[٢٤٣٩] ١٣٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْأَنْصَارَ، فَقَالَ: «أَفِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» فَقَالَ: «إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيبَةٍ، وَّإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَّسَلَكَ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَّسَلَكْتُ شِعْبَ

[2439] قتادہ حضرت انس بن مالک ؓ سے حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور پوچھا: ''کیا تم میں تمھارے سوا کوئی اور بھی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: نہیں، ہمارے بھانجے کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''قوم کا بھانجا ان میں سے ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''قریش تھوڑے دن قبل جاہلیت اور (گمراہی) کی مصیبت میں تھے اور میں نے چاہا کہ ان کو (اسلام پر) پکا کروں اور ان کی دلجوئی کروں۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو؟ اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔''

الْأَنْصَارِ».

[٢٤٤٠] ١٣٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قُسِمَ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ، وَإِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ! فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» قَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ، قَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا إِلٰى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

[2440] ابوتیاح سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: جب مکہ فتح ہو گیا اور (رسول اللہ ﷺ نے حنین کی) غنیمتیں قریش میں تقسیم کیں تو انصار نے کہا: یہ بڑے تعجب کی بات ہے، ہماری تلواروں سے ان لوگوں کے خون ٹپک رہے ہیں اور ہمارے اموالِ غنیمت انھی کو دیے جا رہے ہیں! یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے ان کو جمع کیا اور فرمایا: ''وہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' انھوں نے کہا: بات وہی ہے جو آپ تک پہنچ چکی ہے۔ وہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم (اس پر) خوش نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔'' (انصار سے بھی یہی توقع ہے۔)

[٢٤٤١] ١٣٥-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ الْحَرْفَ بَعْدَ الْحَرْفِ - قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ، بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ آلَافٍ، وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ، فَأَدْبَرُوا عَنْهُ، حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ، قَالَ: فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَاءَيْنِ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، قَالَ: الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» فَقَالُوا:

[2441] ہشام بن زید بن انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی تو ہوازن اور غطفان اور دوسرے لوگ اپنے بیوی بچوں اور مویشیوں کو لے کر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس روز دس ہزار (اپنے ساتھی) تھے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے جنھیں (فتح مکہ کے موقع پر غلام بنانے کے بجائے) آزاد رکھا گیا تھا، یہ آپ کو چھوڑ کر پیچھے بھاگ گئے حتیٰ کہ آپ اکیلے رہ گئے، کہا: آپ نے اس دن (مہاجرین کے بعد انصار کو) دو دفعہ پکارا، ان دونوں کو آپس میں ذرہ برابر گڈمڈ نہ کیا، آپ دائیں طرف متوجہ ہوئے اور آواز دی: ''اے جماعت انصار!'' انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے

لَبَّيْكَ، يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ!» قَالُوا: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ، قَالَ: وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ، فَنَزَلَ فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، وَأَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطُّلَقَاءِ، وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: إِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى، وَتُعْطَى الْغَنَائِمَ غَيْرَنَا! فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» فَسَكَتُوا، فَقَالَ: «يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوزُونَهُ إِلٰى بُيُوتِكُمْ؟» قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! رَضِينَا، قَالَ: فَقَالَ: «لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا، لَأَخَذْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

رسول! خوش ہو جائیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ بائیں طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے جماعت انصار!'' انھوں نے کہا: لبیک، اے اللہ کے رسول! خوش ہو جائیے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ (اس وقت) سفید خچر پر سوار تھے، آپ نیچے اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' چنانچہ مشرک شکست کھا گئے اور رسول اللہ ﷺ نے غنیمت کے بہت سے اموال حاصل کیے تو آپ نے انھیں (فتح مکہ سے ذرا قبل) ہجرت کرنے والوں اور (فتح مکہ کے موقع پر) آزاد رکھے جانے والوں میں تقسیم کر دیا اور انصار کو کچھ نہ دیا، اس پر انصار نے کہا: جب سختی اور شدت کا موقع ہو تو ہمیں بلایا جاتا ہے اور غنیمتیں دوسروں کو دی جاتی ہیں! یہ بات آپ تک پہنچ گئی، اس پر آپ نے انھیں ایک سائبان میں جمع کیا، پھر فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! وہ کیا بات ہے جو مجھے تمھارے بارے میں پہنچی ہے؟'' وہ خاموش رہے، آپ نے فرمایا: ''اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر راضی نہ ہو گے کہ لوگ دنیا لے کر جائیں اور تم محمد ﷺ کو اپنی جمعیت میں شامل کر کے اپنے ساتھ گھروں کو لے جاؤ۔'' وہ کہہ اٹھے: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم (اس پر) راضی ہیں۔ کہا: تو آپ نے فرمایا: ''اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی میں، تو میں انصار کی وادی کو اختیار کروں گا۔''

قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! أَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ؟ قَالَ: وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْهُ؟.

ہشام نے کہا: میں نے پوچھا: ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) آپ اس کے (عینی) شاہد تھے؟ انھوں نے کہا: میں آپ کو چھوڑ کر کہاں غائب ہو سکتا تھا۔

[٢٤٤٢] ١٣٦-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى. قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

[2442] سُمیط نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے مکہ فتح کر لیا، پھر ہم نے حنین میں جنگ کی، میرے مشاہدے کے مطابق مشرک بہترین صف بندی

أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي السُّمَيْطُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: افْتَتَحْنَا مَكَّةَ، ثُمَّ إِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا، فَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ رَأَيْتُ، قَالَ: فَصُفَّتِ الْخَيْلُ، ثُمَّ الْمُقَاتِلَةُ، ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ، ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ، ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ، قَالَ: وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيرٌ، قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ، وَّعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُورِنَا، فَلَمْ نَلْبَثْ أَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا، وَفَرَّتِ الْأَعْرَابُ وَمَنْ نَّعْلَمُ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَنَادٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَالَ الْمُهَاجِرِينَ!، يَالَ الْمُهَاجِرِينَ!»، ثُمَّ قَالَ: «يَالَ الْأَنْصَارِ! يَالَ الْأَنْصَارِ!»، قَالَ قَالَ أَنَسٌ: هٰذَا حَدِيثُ عِمِّيَّةٍ، قَالَ قُلْنَا: لَبَّيْكَ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَايْمُ اللهِ مَا أَتَيْنَاهُم حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللهُ، قَالَ: فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَكَّةَ فَنَزَلْنَا، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ.

ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ قَتَادَةَ، وَأَبِي التَّيَّاحِ، وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ.

کر کے (مقابلہ میں) آئے۔ پہلے گھڑسواروں کی صف بنائی گئی، پھر جنگجوؤں (لڑنے والوں) کی، پھر اس کے پیچھے عورتوں کی صف بنائی گئی، پھر بکریوں کی قطاریں کھڑی کی گئیں، پھر اونٹوں کی قطاریں۔ کہا: اور ہم (انصار) بہت لوگ تھے، ہماری تعداد چھ ہزار کو پہنچ گئی تھی اور ہمارے پہلو کے سواروں پر خالد بن ولید ؓ تھے۔ ہمارے گھڑسوار ہماری پشتوں کی طرف مڑنے لگے اور کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ہمارے سوار بکھر گئے اور بدو بھی بھاگ گئے اور وہ لوگ بھی جن کو ہم جانتے ہیں (مکہ کے نومسلم) تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی: ”اے مہاجرین! اے مہاجرین!“ پھر فرمایا: ”اے انصار! اے انصار!“ کہا: حضرت انس ؓ نے کہا: یہ (میرے اپنے مشاہدے کے علاوہ، جنگ میں شریک لوگوں کی) جماعت کی روایت ہے۔ کہا: ہم نے کہا: لبیک، اے اللہ کے رسول! اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے، اور ہم اللہ کی قسم! ان تک پہنچے بھی نہ تھے کہ اللہ نے ان کو شکست سے دوچار کر دیا، اس پر ہم نے اس سارے مال پر قبضہ کر لیا، پھر ہم طائف کی طرف روانہ ہوئے اور چالیس دن تک ان کا محاصرہ کیا، پھر ہم مکہ واپس آئے اور وہاں پڑاؤ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سو اونٹ (کے حساب سے) دینے کا آغاز فرمایا..... پھر حدیث کا باقی حصہ اسی طرح بیان کیا جس طرح (اوپر کی روایات میں) قتادہ، ابو تیاح اور ہشام بن زید کی روایت ہے۔

[٢٤٤٣] ١٣٧-(١٠٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَعْطٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَاسُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، وَّصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَعُيَيْنَةَ

[2443] محمد بن ابی عمر مکی نے کہا: سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں عمر بن سعید بن مسروق سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (سعید بن مسروق) سے، انھوں نے عبایہ بن رفاعہ سے اور انھوں نے حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان بن حرب، صفوان بن امیہ،

ابْنَ حِصْنٍ، وَّالْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، كُلَّ إِنْسَانٍ مِّنْهُمْ، مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُونَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

أَتَجْعَلُ نَهْبِي وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ ... بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ؟

فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ ... يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ

وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِىءٍ مِّنْهُمَا ... وَمَنْ تُخْفَضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ: فَأَتَمَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةً.

عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس ؓ میں سے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس ؓ کو اس سے کم دیے تو عباس بن مرداس نے (اشعار میں) کہا:

کیا آپ میری اور میرے گھوڑے عُبَید کی غنیمت عیینہ (بن حصن بن حذیفہ بن بدر سید بنی غطفان) اور اقرع (بن حابس رئیس تمیم) کے درمیان قرار دیتے ہیں، حالانکہ (عیینہ کے پردادا) بدر اور (اقرع کے والد) حابس کسی (بڑوں کے) مجمع میں (میرے والد) سے فوقیت نہیں رکھتے تھے اور میں ان دونوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں اور آج جس کو پست قرار دے دیا جائے گا اس کو بلند نہیں کیا جا سکے گا۔

کہا: اس پر آپ نے ان کے بھی سو پورے کر دیے۔

[٢٤٤٤] ١٣٨-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فَأَعْطَى أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِّائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَزَادَ: وَأَعْطَى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً.

[2444] احمد بن عبدہ ضبی نے کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے عمر بن سعید بن مسروق سے اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ نبی ﷺ نے حُنین کے غنائم تقسیم کیے تو ابوسفیان بن حرب ؓ کو سو اونٹ دیے...... اور پچھلی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: اور آپ ﷺ نے علقمہ بن علاثہ ؓ کو بھی سو اونٹ دیے۔

[٢٤٤٥] (...) حَدَّثَنَاهُ مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ، وَلَا صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشِّعْرَ فِي حَدِيثِهِ.

[2445] مخلد بن خالد شعیری نے کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث سنائی، کہا: مجھے عمر بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور اس میں نہ علقمہ بن علاثہ کا ذکر کیا نہ صفوان بن امیہ کا اور نہ اپنی حدیث میں اشعار ہی ذکر کیے۔

[٢٤٤٦] ١٣٩-(١٠٦١) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْنًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ، فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوبُهُمْ،

[2446] عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین فتح کیا، غنائم تقسیم کیے تو جن کی تالیفِ قلب مقصود تھی ان کو (بہت زیادہ) عطا فرمایا۔ آپ تک یہ بات پہنچی کہ انصار بھی اتنا لینا چاہتے ہیں جتنا دوسرے

فَبَلَغَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّونَ أَنْ يُصِيبُوا مَا أَصَابَ النَّاسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَهُمْ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا، فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي؟ وَعَالَةً، فَأَغْنَاكُمُ اللهُ بِي؟ وَمُتَفَرِّقِينَ، فَجَمَعَكُمُ اللهُ بِي» وَيَقُولُونَ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، فَقَالَ: «أَلَا تُجِيبُونِي؟» فَقَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ، فَقَالَ: «أَمَا إِنَّكُمْ لَوْشِئْتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذَا وَكَذَا، وَكَانَ مِنَ الْأَمْرِ كَذَا وَكَذَا»، لِأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا، زَعَمَ عَمْرٌو أَنْ لَّا يَحْفَظَهَا. فَقَالَ: «أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْإِبِلِ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى رِحَالِكُمْ؟ اَلْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

لوگوں کو ملا ہے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان کو خطاب فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اے گروہِ انصار! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمھیں ہدایت نصیب فرمائی! اور تمھیں محتاج وضرورت مند نہ پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمھیں غنی کر دیا! کیا تمھیں منتشر نہ پایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمھیں متحد کر دیا!'' ان سب نے کہا: اللہ اور اس کے رسول اس سے بھی بڑھ کر احسان فرمانے والے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم مجھے جواب نہیں دو گے؟'' انھوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''تم بھی، اگر چاہو تو کہہ سکتے ہو ایسا تھا ایسا تھا اور معاملہ ایسے ہوا، ایسے ہوا۔'' آپ نے بہت سی باتیں گنوائیں، (آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ کو جھٹلایا گیا تھا، ہم نے آپ کی تصدیق کی، آپ کو اکیلا چھوڑ دیا گیا تھا، ہم نے آپ کی مدد کی، آپ کو نکال دیا گیا تھا، ہم نے آپ کو ٹھکانا مہیا کیا، آپ پر ذمہ داریوں کا بوجھ تھا، ہم نے آپ کے ساتھ مواسات کی) عمرو (بن یحییٰ) کا خیال ہے وہ انھیں یاد نہیں رکھ سکے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں ہوتے کہ لوگ اونٹ اور بکریاں لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو اپنے ساتھ لے کر گھروں کو جاؤ؟ انصار قریب تر ہیں اور لوگ ان کے بعد ہیں (شعار وہ کپڑے جو سب سے پہلے جسم پر پہنے جاتے ہیں، دثار وہ کپڑے جو بعد میں اوڑھے جاتے ہیں۔) اور اگر ہجرت (کا فرق) نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور ان کی گھاٹی میں چلوں گا، بلاشبہ تم میرے بعد (خود پر دوسروں کو) ترجیح ملتی پاؤ گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھے حوض پر آ ملو۔''

[٢٤٤٧] ١٤٠-(١٠٦٢) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاسًا فِي الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّائَةً مِّنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى نَاسًا مِّنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ، وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَّاللهِ! إِنَّ هٰذِهِ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ، ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَّعْدِلُ إِنْ لَّمْ يَعْدِلِ اللهُ وَرَسُولُهُ!» ثُمَّ قَالَ: «يَرْحَمُ اللهُ مُوسٰى، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ».

قَالَ: قُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.

[2447] منصور نے ابو وائل (شقیق) سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب حنین کی جنگ ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (مال غنیمت کی) تقسیم میں ترجیح دی۔ آپ نے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ دیے، عیینہ کو بھی اتنے ہی (اونٹ) دیے اور عرب کے دوسرے اشراف کو بھی عطا کیا اور اس دن (مال غنیمت کی) تقسیم میں ان کو ترجیح دی۔ ایک آدمی کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس تقسیم میں نہ عدل کیا گیا اور نہ اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کہا: میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں (اس بات سے) رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی جو اس نے کہی تھی۔ (غصے سے) آپ کا چہرۂ مبارک متغیر ہوا یہاں تک کہ وہ سرخ رنگ کی طرح ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اگر اللہ اور اس کا رسول عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا!'' پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انھیں اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔''

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے دل میں سوچا آئندہ کبھی (اس قسم کی) کوئی بات آپ کے سامنے پیش نہیں کروں گا۔

[٢٤٤٨] ١٤١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَارَرْتُهُ، فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَاحْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أُوذِيَ مُوسٰى بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ».

[2448] اعمش نے (ابو وائل) شقیق سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے کچھ (مال) تقسیم کیا تو ایک آدمی نے کہا: اس تقسیم میں اللہ کی رضا کو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ کہا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چپکے سے آپ کو بتا دیا، اس سے آپ انتہائی غصے میں آگئے، آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا حتی کہ میں نے خواہش کی، کاش! یہ بات میں آپ کو نہ بتاتا، کہا: پھر آپ نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام کو اس سے بھی زیادہ اذیت پہنچائی گئی تو انھوں نے صبر کیا۔''

(المعجم ٤٧) - (بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ) (التحفة ٤٨)

[٢٤٤٩] ١٤٢-(١٠٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ، وَفِي ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَّرَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِعْدِلْ، قَالَ: «وَيْلَكَ! وَمَنْ يَّعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَّمْ أَكُنْ أَعْدِلُ»، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعْنِي يَارَسُولَ اللهِ! فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ، فَقَالَ: «مَعَاذَ اللهِ! أَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[٢٤٥٠] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

باب:47- خوارج اوران کی صفات

[2449] لیث نے یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حنین سے واپسی کے وقت جعرانہ میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ حضرت بلال ؓ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کے لوگوں کو دے رہے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! عدل کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم) ہو! اگر میں عدل نہیں کر رہا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کر رہا ہوں تو میں ناکام ہو گیا اور خسارے میں پڑ گیا۔'' اس پر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا: ''(میں اس بات سے) اللہ کی پناہ (مانگتا ہوں)! کہ لوگ ایسی باتیں کریں کہ میں اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا، (یہ لوگ) اس طرح اس (دین اسلام) سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے (آگے) نکل جاتا ہے۔''

[2450] عبدالوہاب ثقفی نے کہا: میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، نیز قرہ بن خالد نے بھی ابو زبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ غنیمتیں تقسیم فرما رہے تھے...... اور (مذکورہ بالا حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ مَغَانِمَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

[٢٤٥١] ١٤٣-(١٠٦٤) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا، إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: اَلْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ، وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ، قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ، فَقَالُوا: أَيُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ» فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِئُ الْجَبِينِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: اِتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَمَنْ يُّطِعِ اللهَ إِنْ عَصَيْتُهُ! أَيَأْمَنُنِي عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟» قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، - يُرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ ضِئْضِىءِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ».

[2451] سعید بن مسروق نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب یمن میں تھے تو انھوں نے کچھ سونا رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا جو اپنی مٹی کے اندر ہی تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چار افراد: اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ (بن حصن بن حذیفہ) بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو اس کے بعد (آگے بڑے قبیلے) بنوکلاب (بن ربیعہ بن عامر) کا ایک فرد تھا اور زید الخیر طائی جو اس کے بعد (آگے بنو طے کی ذیلی شاخ) بنونبہان کا ایک فرد تھا، میں تقسیم فرما دیا، کہا: اس پر قریش ناراض ہو گئے اور کہنے لگے: کیا آپ ﷺ نجدی سرداروں کو عطا کریں گے اور ہمیں چھوڑ دیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کام میں نے ان کی تالیفِ قلب کی خاطر کیا ہے۔'' اتنے میں گھنی داڑھی، ابھرے ہوئے رخساروں، دھنسی ہوئی آنکھوں، نکلی ہوئی پیشانی، منڈھے ہوئے سر والا ایک شخص آیا اور کہا: اے محمد! اللہ سے ڈریں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو اس کی فرمانبرداری کون کرے گا! وہ تو مجھے تمام روئے زمین کے لوگوں پر امین سمجھتا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟'' پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا، لوگوں میں سے ایک شخص نے اس کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی ــ بیان کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے ــ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی اصل (جس قبیلے سے اس کا اپنا تعلق ہے) سے ایسی قوم ہو گی جو قرآن پڑھے گی لیکن وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اسلام سے

اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ بنائے جانے والے شکار سے نکل جاتا ہے، اگر میں نے ان کو پالیا تو میں ہر صورت انھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح (عذاب بھیج کر) قوم عاد کو قتل کیا گیا۔

[٢٤٥٢] ١٤٤-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ، بِذَهَبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَّقْرُوظٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَّالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَّزَيْدِ الْخَيْلِ. وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا تَأْمَنُونِي؟ وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَّمَسَاءً» قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اِتَّقِ اللهَ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ! أَوَ لَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَّتَّقِيَ اللهَ» قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: «لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَّكُونَ يُصَلِّي». قَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِّنْ مُّصَلٍّ يَّقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أُنَقِّبَ عَنْ

[2452] عبدالواحد نے عمارہ بن قعقاع سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن ابی نعم نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رنگے ہوئے (دباغت شدہ) چمڑے میں (خام) سونے کا ایک ٹکڑا بھیجا جسے مٹی سے الگ نہیں کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اسے چار افراد: عیینہ بن حصن، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے فرد علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر آپ کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم اس (عطیے) کے ان لوگوں کی نسبت زیادہ حق دار تھے۔ کہا: یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے، میرے پاس صبح و شام آسمان کی خبر آتی ہے۔'' (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو دھنسی ہوئی آنکھوں، ابھرے ہوئے رخساروں، ابھرے ہوئے ماتھے، گھنی داڑھی، مونڈھے ہوئے سر اور پنڈلی تک اٹھے ہوئے تہبند والا ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈریے۔ آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس، کیا میں تمام اہل زمین سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں!'' پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، ہوسکتا ہے کہ وہ نماز پڑھتا ہو۔'' خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کتنے ہی نمازی ہیں جو زبان

قُلُوبِ النَّاسِ، وَلَا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ» قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ». قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

سے (وہ بات) کہتے ہیں (کلمہ پڑھتے ہیں) جوان کے دل میں نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں سوراخ کروں اور نہ یہ کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔'' پھر جب وہ پشت پھیر کر جا رہا تھا تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''یہ حقیقت ہے کہ اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ کی کتاب کو بڑی تراوٹ سے پڑھیں گے (لیکن) وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ بنائے جانے والے شکار سے نکلتا ہے۔'' (ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں نے ان کو پا لیا تو انھیں اس طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود قتل ہوئے تھے۔''

[٢٤٥٣] ١٤٥-(...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ: وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ، وَقَالَ: نَاتِيءُ الْجَبْهَةِ، وَلَمْ يَقُلْ: نَاشِزُ. وَزَادَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا»، ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: «لَا»، «إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا»، وَقَالَ: قَالَ عُمَارَةُ: حَسِبْتُهُ قَالَ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

[2453] جریر نے عمارہ بن قعقاع سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے علقمہ بن علاثہ کا ذکر کیا اور عامر بن طفیل کا ذکر نہیں کیا۔ نیز نَاتِیءُ الْجَبْهَةِ (نکلی ہوئی پیشانی والا) کہا اور (عبدالواحد کی طرح) نَاشِزُ (ابھری ہوئی پیشانی والا) نہیں کہا اور ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' کہا: پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑا تو خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ تو آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' پھر فرمایا: ''حقیقت یہ ہے کہ عنقریب اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب نرمی اور تراوٹ سے پڑھیں گے۔'' (جریر نے) کہا: عمارہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں نے ان کو پا لیا تو ان کو اسی طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود

قتل ہوئے۔"

[٢٤٥٤] ١٤٦-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: زَيْدُ الْخَيْلِ، وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ، وَعَلْقَمَةُ ابْنُ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، وَقَالَ: نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ».

[2454] عمارہ بن قعقاع کے ایک دوسرے شاگرد ابن فضیل نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور کہا: (رسول اللہ ﷺ نے خام سونا) چار افراد: زید الخیل، اقرع بن حابس، عیینہ بن حصن اور علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل میں (تقسیم کیا۔) اور عبدالواحد کی روایت کی طرح "ابھری ہوئی پیشانی والا" کہا اور انھوں نے "اس کی اصل سے (جس سے اس کا تعلق ہے) ایک قوم نکلے گی" کے الفاظ بیان کیے اور لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ (اگر میں نے ان کو پالیا تو ان کو اس طرح قتل کروں گا جس طرح ثمود قتل ہوئے) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٢٤٥٥] ١٤٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ؟ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُهَا؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَنِ الْحَرُورِيَّةُ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ: مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، فَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ - أَوْ حَنَاجِرَهُمْ - يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَيَنْظُرُ الرَّامِي إِلٰى سَهْمِهِ، إِلٰى نَصْلِهِ، إِلٰى رِصَافِهِ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوقَةِ، هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ».

[2455] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ اور عطاء بن یسار سے روایت کی کہ وہ دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حروریہ کے بارے میں دریافت کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: حروریہ کو تو میں نہیں جانتا، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "اس امت میں ایک قوم نکلے گی۔ آپ نے "اس امت میں سے" نہیں کہا۔ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں سے ہیچ سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق ۔ یا ان کے گلے ۔ سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اس طرح دین سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کیے ہوئے جانور سے نکل جاتا ہے اور تیرانداز اپنے تیر کی لکڑی کو، اس کے پھل کو، اس کی تانت کو دیکھتا ہے اور اس کے پچھلے حصے (سوفار یا چٹکی) کے بارے میں شک میں مبتلا ہوتا ہے کہ کیا اس کے ساتھ (شکار کے) خون میں سے کچھ لگا ہے۔" (تیر تیزی سے نکل جائے تو اس پر خون وغیرہ زیادہ نہیں لگتا۔ اسی طرح تیزی کے ساتھ

دین سے نکلنے والے پر دین کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔)

[٢٤٥٦] ١٤٨-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِهْرِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالضَّحَّاكُ الْهَمْدَانِيُّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا، أَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! اعْدِلْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكَ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَّمْ أَعْدِلْ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَارَسُولَ اللهِ! ائْذَنْ لِّي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَّحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلٰى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ - وَهُوَ الْقِدْحُ - ثُمَّ يُنْظَرُ إِلٰى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ

[2456] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ضحاک ہمدانی نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری ڈٹاٹنڈ نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ اس اثنا میں آپ کے پاس ذُوالْخُوَیْصِرَہ، جو بنو تمیم کا ایک فرد تھا، آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! عدل کیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ہلاکت (کا سامان ہو)! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہ کروں گا تو ناکام ہوں گا اور خسارے میں رہوں گا (یا اگر میں نے عدل نہ کیا تو تم ناکام رہو گے اور خسارے میں ہو گے۔)'' اس پر حضرت عمر بن خطاب ڈٹاٹنڈ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، اس کے کچھ ساتھی ہوں گے۔ تمھارا کوئی فرد اپنی نماز کو ان کی نماز اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے ہیچ سمجھے گا، یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ اسلام سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر نشانہ بنائے گئے شکار سے نکلتا ہے۔ اس کے پھل (یا پیکان) کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے سوفار کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے پَر کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، وہ (تیر) گوبر اور خون سے آگے نکل گیا (لیکن اس پر لگا کچھ بھی نہیں)، ان کی نشانی ایک سیاہ فام مرد ہے، اس کے دونوں مونڈھوں میں سے ایک مونڈھا عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے ملتے ہوئے ٹکڑے کی طرح ہوگا۔ وہ لوگوں (مسلمانوں) کے

الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، يَخْرُجُونَ عَلٰى حِينِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ». قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ، فَوُجِدَ، فَأُتِيَ بِهِ، حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ، عَلٰى نَعْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي نَعَتَ.

باہمی اختلاف کے وقت (نمودار) ہوں گے۔"
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جنگ کی، میں ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے اس آدمی (کو تلاش کرنے) کے بارے میں حکم دیا، اسے تلاش کیا گیا تو وہ مل گیا، اس (کی لاش) کو لایا گیا تو میں نے اس کو اسی طرح دیکھا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس کا تعارف کرایا تھا۔

[٢٤٥٧] ١٤٩-(١٠٦٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ قَوْمًا يَّكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ، يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ، قَالَ: «هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ- أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ - يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ»، قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُمْ مَثَلًا ، أَوْ قَالَ قَوْلًا : «اَلرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ - أَوْ قَالَ: الْغَرَضَ - فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً، وَّيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً، وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرٰى بَصِيرَةً»، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ!

[2457] سلیمان نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو آپ کی امت میں ہوں گے، وہ لوگوں میں افتراق کے وقت نکلیں گے، ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی، آپ نے فرمایا: "وہ مخلوق کے بدترین لوگ ۔۔۔ یا مخلوق کے بدترین لوگوں میں سے ۔۔۔ ہوں گے، ان کو دو گروہوں میں سے وہ (گروہ) قتل کرے گا جو حق کے قریب تر ہوگا۔" آپ نے ان کی مثال بیان کی یا بات ارشاد فرمائی: "انسان شکار کو ۔۔۔ یا فرمایا: نشانے کو ۔۔۔ تیر مارتا ہے وہ پھل کو دیکھتا ہے تو اسے (خون کا) نشان نظر نہیں آتا (جس سے بصیرت حاصل ہو جائے کہ شکار کو لگا ہے)، پیکان اور پَر کے درمیانی حصے کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نظر نہیں آتا، وہ سوفار (پچھلے حصے) کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نہیں دیکھتا۔" حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل عراق! تم ہی نے ان کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں) قتل کیا ہے۔

[٢٤٥٨] ١٥٠-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَمْرُقُ

[2458] قاسم بن فضل حدّانی نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمانوں میں افتراق کے وقت تیزی سے (اپنے ہدف کے اندر سے)

مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

نکل جانے والا ایک گروہ نکلے گا دو جماعتوں میں سے جو جماعت حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی ہوگی، (وہی) اسے قتل کرے گی۔"

[٢٤٥٩] ١٥١-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «يَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ».

[2459] قتادہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں دو گروہ ہوں گے، ان دونوں کے درمیان سے، دین میں سے تیزی سے باہر ہو جانے والے نکلیں گے، انھیں وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ حق کے لائق ہوگا۔"

[٢٤٦٠] ١٥٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ، فَيَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ».

[2460] داود نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں میں گروہ بندی کے وقت دین میں سے تیزی سے نکل جانے والا ایک فرقہ تیزی سے نکلے گا۔ ان کے قتل کی ذمہ داری دونوں جماعتوں میں سے حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی جماعت پوری کرے گی۔"

[٢٤٦١] ١٥٣-(...) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ الْمِشْرَقِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا: «يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ، يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ».

[2461] ضحاک مشرقی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ بات ایک حدیث میں روایت کی جس میں آپ نے اس قوم کا تذکرہ فرمایا جو (امت کے) مختلف گروہوں میں بٹنے کے وقت نکلے گی، ان کو دونوں گروہوں میں سے حق سے قریب تر گروہ قتل کرے گا۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ) (التحفة ٤٩)

باب: 48- خوارج کو قتل کرنے کی ترغیب

[٢٤٦٢] ١٥٤-(١٠٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ،

[2462] وکیع نے حدیث بیان کی، کہا: اعمش نے ہمیں خیثمہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سوید بن غفلہ سے

جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ، عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت علی ؓ نے فرمایا: جب میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث سناؤں تو یہ بات کہ میں آسمان سے گر پڑوں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کروں جو آپ نے نہیں فرمائی۔ اور جب میں تم سے اس معاملے میں بات کروں جو میرے اور تمھارے درمیان ہے (تو رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے استشہاد کر سکتا ہوں کہ) جنگ ایک چال ہے۔ (لیکن) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بصراحت یہ) فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب (خلافت راشدہ کے) آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی، وہ لوگ کم عمر اور کم عقل ہوں گے، (بظاہر) مخلوق کی سب سے بہترین بات کہیں گے، قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین کے اندر سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح تیر تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے، جب تمھارا ان سے سامنا ہو تو ان کو قتل کر دینا، جس نے ان کو قتل کیا اس کے لیے یقیناً قیامت کے دن اللہ کے ہاں اجر ہے۔''

[٢٤٦٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2463] عیسیٰ بن یونس اور سفیان دونوں نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٤٦٤] (...) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: «يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[2464] اعمش سے جریر اور ابو معاویہ نے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کی حدیث میں ''دین میں سے تیز رفتاری کے ساتھ یوں نکلیں گے جس طرح تیر نشانہ لگے شکار سے تیزی سے نکل جاتا ہے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

[٢٤٦٥] ١٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ-وَّاللَّفْظُ لَهُمَا-قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ. قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُّخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْمَثْدُونُ الْيَدِ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، قَالَ: قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!

[2465] ایوب نے محمد سے، انھوں نے عبیدہ سے اور انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے خوارج کا ذکر کیا اور کہا: ان میں ایک آدمی ناقص، چھوٹے یا زیادہ اور ملتے ہوئے گوشت کے (جیسے) ہاتھ والا ہوگا، اگر تمھارے اترانے کا ڈر نہ ہوتا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انھیں قتل کرنے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے وعدہ فرمایا ہے، وہ میں تمھیں بتاتا۔ (عبیدہ نے) کہا: میں نے عرض کی: کیا آپ نے یہ (وعدہ براہ راست) محمد ﷺ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں۔

[٢٤٦٦] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ نَّحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا.

[2466] ابن عون نے محمد سے اور انھوں نے عبیدہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں تمھیں صرف وہی بیان کروں گا جو میں نے ان (علی رضی اللہ عنہ) سے سنا ہے۔ پھر انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایوب کی حدیث کی طرح مرفوع حدیث بیان کی۔

[٢٤٦٧] ١٥٦-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِي كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَّلَا صَلَاتُكُمْ إِلٰى

[2467] سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب جہنی رحمہ اللہ نے حدیث سنائی کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (اور) خوارج کی طرف روانہ ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میری امت سے کچھ لوگ نکلیں گے، وہ (اس طرح) قرآن پڑھیں گے کہ تمھاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی اور نہ تمھاری نمازوں کی ان کی نمازوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہوگی اور نہ ہی تمھارے روزوں کی ان کے روزوں کے مقابلے میں کوئی

صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَّا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا - لَعَلَّهُ قَالَ : - لَهُ عَضُدٌ، لَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ، فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ، وَتَتْرُكُونَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ، فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللهِ.

حیثیت ہوگی۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے وہ ان کے حق میں ہے، حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا، ان کی نماز ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گی، وہ اس طرح تیز رفتاری کے ساتھ اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح تیر بہت تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے۔'' اگر وہ لشکر، جو ان کو جالے گا، جان لے کہ ان کے نبی ﷺ کی زبان سے ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے تو وہ عمل سے (بے نیاز ہو کر صرف اسی عمل پر) بھروسا کر لیں۔ اس (گروہ) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا عَضُد (بازو، کندھے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگا، کلائی نہیں ہوگی، اس کے بازو کے سرے پر پستان کی نوک کی طرح (کا نشان) ہوگا جس پر سفید بال ہوں گے۔ تم لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کی طرف جارہے ہو اور ان (لوگوں) کو چھوڑ رہے ہو جو تمھارے بعد تمھارے بچوں اور اموال پر آپڑیں گے، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ یہ وہی قوم ہے کیونکہ انھوں نے (مسلمانوں کا) حرمت والا خون بہایا ہے اور لوگوں کے مویشیوں پر غارت گری کی ہے۔ اللہ کا نام لے کر (ان کی طرف) چلو۔

قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ : فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا، حَتّٰى قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا، وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ

سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب نے (ایک ایک) منزل میں اتارا (ہر منزل کے بارے میں تفصیل سے) بتایا، حتیٰ کہ بتایا: ہم ایک پل پر سے گزرے، پھر جب ہمارا آمنا سامنا ہوا تو اس روز خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا۔ اس نے ان سے کہا: اپنے نیزے پھینک دو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمھارے سامنے (صلح کے لیے اللہ کا نام) پکاریں گے جس طرح انھوں نے حروراء کے دن تمھارے سامنے پکارا تھا۔ تو انھوں نے لوٹ کر اپنے نیزے دور پھینک دیے اور تلواریں

يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِلْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى أَتٰى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، قَالَ: أَخِّرُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِي، وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ! حَتّٰى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ.

سونت لیں تو لوگ انھی نیزوں کے ساتھ ان پر پل پڑے اور وہ ایک دوسرے پر قتل ہوئے (ایک کے بعد دوسرا آتا اور قتل ہو کر پہلوں پر گرتا) اور اس روز (علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے والے) لوگوں میں سے دو کے سوا کوئی اور قتل نہ ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں ادھورے ہاتھ والے کو تلاش کرو۔ لوگوں نے بہت ڈھونڈا لیکن اس کو نہ پا سکے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور ان لوگوں کے پاس آئے جو قتل ہو کر ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان کو ہٹاؤ۔ توانھوں نے اسے (لاشوں کے نیچے) زمین سے لگا ہوا پایا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا، پھر کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے (اسی طرح ہم تک) پہنچا دیا۔ (زید بن وہب نے) کہا: عبیدہ سلمانی کھڑے ہو کر آپ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! آپ نے واقعی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ تو انھوں نے کہا: ہاں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! حتی کہ اس نے آپ سے تین دفعہ قسم لی اور آپ اس کے سامنے حلف اٹھاتے رہے۔

[٢٤٦٨] ١٥٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَّوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ، وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ، قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هٰؤُلَاءِ، «يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ

[2468] ابو طاہر اور یونس بن عبدالاعلی دونوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن وہب نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن اشج سے خبر دی، انھوں نے بسر بن سعید سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبیداللہ سے روایت کی کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ (عبیداللہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، تو انھوں نے کہا: حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کلمۂ حق ہے جس سے باطل مراد لیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی صفات بیان کیں، میں ان لوگوں میں ان صفات کو خوب

هٰذَا، مِنْهُمْ - وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهِ - مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ»، فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُنْظُرُوا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا، فَقَالَ: اِرْجِعُوا، فَوَاللهِ! مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتّٰى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

پہچانتا ہوں (آپ نے فرمایا:) ''وہ اپنی زبانوں سے حق بات کہیں گے اور وہ (حق) ان کی اس جگہ ۔آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔ سے آگے نہیں بڑھے گا۔ یہ اللہ کی مخلوق میں سے اس کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں۔ ان میں ایک سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا، اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا نوکِ پستان کی طرح ہوگا۔'' جب حضرت علی ؓ نے ان کو قتل کیا تو کہا: ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈا تو انھیں کچھ نہ ملا، فرمایا: دوبارہ تلاش کرو، اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا۔ دو یا تین دفعہ (یہی فقرہ) کہا، پھر انھوں نے اسے ایک کھنڈر میں پا لیا تو وہ اسے لے آئے یہاں تک کہ اسے آپ کے سامنے رکھ دیا۔

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَأَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ.

عبیداللہ نے کہا: میں بھی ان کے اس معاملے میں اور ان کے متعلق حضرت علی ؓ کی بات کے وقت حاضر تھا۔

زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْأَسْوَدَ.

یونس نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: بکیر نے کہا: مجھے (عبداللہ) بن حنین (ہاشمی) سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی، اس نے کہا: میں نے بھی اس کالے کو دیکھا تھا۔

(المعجم ٤٩) - (بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ) (التحفة ٥٠)

باب: 49- خوارج (انسانی) مخلوق اور خلائق (انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق) میں سب سے برے ہیں

[٢٤٦٩] ١٥٨-(١٠٦٧) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي - قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ،

[2469] عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میرے بعد میری امت سے ۔یا عنقریب میرے بعد میری امت سے۔ ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پھر اس میں واپس نہیں

يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ».

آئیں گے۔ وہ انسانوں اور مخلوقات میں بدترین ہوں گے۔"

فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ، قُلْتُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ: كَذَا وَكَذَا؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ابن صامت نے کہا: میں حکم غفاری رضی اللہ عنہ کے بھائی رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کو ملا، میں نے کہا: (یہ) کیا حدیث ہے جو میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس اس طرح سنی ہے؟ اس کے بعد میں نے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[٢٤٧٠] ١٥٩-(١٠٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - «قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

[2470] علی بن مسہر نے (ابواسحاق) شیبانی سے اور انھوں نے یُسَیر بن عمرو سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو خوارج کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا تھا۔۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔: "ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کی ہنسلی کی ہڈیوں سے آگے نہیں جائے گا، وہ دین سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔"

[٢٤٧١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ.

[2471] عبدالواحد نے کہا: ہمیں (ابواسحاق) سلیمان شیبانی نے اسی سند کے ساتھ (مذکورہ) حدیث بیان کی اور کہا: "اس (جانب) سے کچھ قومیں نکلیں گی۔"

[٢٤٧٢] ١٦٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ، جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أُسَيْرِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتِيهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُّءُوسُهُمْ».

[2472] عوام بن حوشب سے روایت ہے، کہا: ابواسحاق شیبانی نے ہمیں اسیر بن عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: "ایک قوم مشرق کی طرف سرگرداں پھرے گی، ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔"

(المعجم ٥٠) - (بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهِ، وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ دُونَ غَيْرِهِمْ) (التحفة ٥١)

باب:50- رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکاۃ حرام ہے اور آپ کی آل سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں

[٢٤٧٣] ١٦١-(١٠٦٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَخْ كَخْ إِرْمِ بِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟».

[2473] عبیداللہ بن معاذ عنبری نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت حسن بن علی ؓ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوڑو، چھوڑو، پھینک دو اسے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟''

[٢٤٧٤] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَّكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: «أَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ؟».

[2474] وکیع نے شعبہ سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ روایت کی اور (''ہم صدقہ نہیں کھاتے'' کے بجائے) ''ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں'' کہا ہے۔

[٢٤٧٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ: «أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ».

[2475] محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی دونوں نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ (اسی طرح) حدیث بیان کی جس طرح ابن معاذ نے کہا: ''کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

[٢٤٧٦] ١٦٢-(١٠٧٠) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلٰى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي، ثُمَّ أَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ

[2476] ابو ہریرہ ؓ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''میں اپنے گھر لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں، میں اسے کھانے کے لیے اٹھاتا ہوں، پھر ڈرتا ہوں کہ یہ صدقہ نہ ہو تو اسے پھینک دیتا ہوں۔''

تَكُونَ صَدَقَةً، فَأُلْقِيهَا».

[٢٤٧٧] ١٦٣-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوهُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - فَذَكَرَ أَحَادِيثَ، مِنْهَا - وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَاللهِ! إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلٰى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي - أَوْ فِي بَيْتِي - فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً [أَوْ مِنَ الصَّدَقَةِ] فَأُلْقِيهَا».

[2477] ہمام بن منبہ نے کہا: یہ (احادیث) ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، انھوں نے کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے (ایک حدیث یہ) ہے: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں اور اپنے بستر پر ـــ یا اپنے گھر میں ـــ ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں، میں اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں، پھر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ صدقہ (نہ) ہو (یا صدقے میں سے نہ ہو) تو میں اسے پھینک دیتا ہوں۔''

[٢٤٧٨] ١٦٤-(١٠٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا».

[2478] سفیان نے منصور سے، انھوں نے طلحہ بن مصرف سے اور انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقے میں سے ہو سکتی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔''

[٢٤٧٩] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا».

[2479] زائدہ نے منصور سے اور انھوں نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ راستے میں (پڑی ہوئی) ایک کھجور کے قریب سے گزرے تو فرمایا: ''اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقے سے ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔''

[٢٤٨٠] ١٦٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا».

[2480] قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کو ایک کھجور ملی تو آپ نے فرمایا: ''اگر یہ (امکان) نہ ہوتا کہ یہ صدقہ ہوگا تو میں اسے کھا لیتا۔''

(المعجم ٥١) - (بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّدَقَةِ) (التحفة ٥٢)

[٢٤٨١] ١٦٧-(١٠٧٢) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: اِجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا: وَاللهِ! لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ - قَالَا لِي وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَاهُ، فَأَمَّرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَأَصَابَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسُ! قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمَا فِي ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا، فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا تَفْعَلَا، فَوَاللهِ! مَا هُوَ بِفَاعِلٍ، فَانْتَحَاهُ رَبِيعَةُ ابْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ: وَاللهِ! مَا تَصْنَعُ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِّنْكَ عَلَيْنَا، فَوَاللهِ! لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ. قَالَ عَلِيٌّ: أَرْسِلُوهُمَا، فَانْطَلَقَا، وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ، قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ، فَقُمْنَا عِنْدَهَا، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ» ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَ: فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ، ثُمَّ تَكَلَّمَ

باب:51- آل نبی ﷺ کو صدقے کی وصولی پر مقرر نہ کرنے کا بیان

[2481] امام مالک نے زہری سے روایت کی کہ عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے انھیں حدیث بیان کی کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث (بن عبدالمطلب) رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے اور دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دونوں لڑکوں کو — انھوں نے (یہ بات) میرے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہی — رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں اور یہ دونوں آپ سے بات کریں اور آپ ان دونوں کو ان صدقات کی وصولی پر مقرر کر دیں، جو کچھ (دوسرے) لوگ (لاکر) ادا کرتے ہیں یہ دونوں ادا کریں اور ان دونوں کو بھی وہی کچھ ملے جو (دوسرے) لوگوں کو ملتا ہے (تو کتنا اچھا ہو!) وہ دونوں اسی (مشورے) میں (مشغول) تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے۔ ان دونوں نے اس بات کا ان کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ دونوں ایسا نہ کریں، اللہ کی قسم! آپ ﷺ یہ کام کرنے والے نہیں۔ اس پر ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہ ان کے درپے ہو گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم محض اس لیے ہمارے ساتھ ایسا کر رہے ہو تا کہ تم ہم پر اپنی برتری جتاؤ، اللہ کی قسم! تمھیں رسول اللہ ﷺ کے داماد ہونے کا شرف حاصل ہوا تو (اس موقع پر) ہم نے تو تم پر برتری نہیں جتائی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ان دونوں کو بھیج دو۔ وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ (وہیں) لیٹ گئے، (ابن ربیعہ نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو

أَحَدُنَا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ، وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ، فَجِئْنَا لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّي النَّاسُ، وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلًا حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ، قَالَ: وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَّا تُكَلِّمَاهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، أُدْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ- وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ - وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ»، قَالَ: فَجَاءَاهُ، فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: «أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ» - لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - فَأَنْكَحَهُ، وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ: «أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ» - لِي - فَأَنْكَحَنِي، وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ: «أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا».

وہ دونوں آپ سے پہلے حجرے کے قریب پہنچ گئے اور کہا: ہم وہاں کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب آپ تشریف لائے تو (اظہار اپنائیت کے طور پر) ہمارے کان پکڑ لیے، پھر فرمایا: ”تم دونوں کے دل میں جو کچھ ہے اسے نکالو (اس کا اظہار کرو۔)“ پھر آپ اندر داخل ہوئے ہم بھی ساتھ ہی داخل ہو گئے، اس دن آپ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ ہم نے گفتگو ایک دوسرے پر ڈالی (ہر ایک نے چاہا دوسرا بات کرے)، پھر ہم میں سے ایک نے گفتگو شروع کی، کہا: اے اللہ کے رسول! آپ سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور سب لوگوں سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔ ہم دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ گئے ہیں، ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بھی ان صدقات میں سے کچھ (صدقات) کی وصولی کے لیے مقرر فرما دیں، جس طرح لوگ لا کر ادا کرتے ہیں ہم بھی لا کر دیں گے اور جس طرح انھیں ملتا ہے ہمیں بھی ملے گا۔ آپ خاصی دیر تک خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے (دوبارہ) گفتگو کرنے کا ارادہ کر لیا۔ کہا: تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے اشارہ کرنے لگیں کہ تم دونوں ان (رسول اللہ ﷺ) سے بات نہ کرو۔ کہا: پھر (کچھ دیر بعد) آپ نے فرمایا: ”آل محمد کے لیے صدقہ روا نہیں۔ یہ تو لوگوں (کے مال) کا میل کچیل ہے، مَحْمِیَہ — وہ خمس (غنیمت کے پانچویں حصے) پر مامور تھے — اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو میرے پاس بلا لاؤ۔“ کہا: وہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے محمیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اس لڑکے (فضل بن عباس رضی اللہ عنہما) سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔“ تو اس نے ان کا نکاح کر دیا اور آپ نے نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا: ”تم اس لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کر

دو'' ــ میرے بارے میں ــ تو اس نے میرا نکاح کر دیا اور آپ نے محمیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''خمس (جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے تھا) میں سے ان دونوں کا اتنا اتنا حق مہر ادا کر دو۔''

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يُسَمِّهِ لِي.

زہری نے کہا: اس (عبداللہ بن عبداللہ) نے حق مہر مجھے نہیں بتایا۔

[٢٤٨٢] ١٦٨-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ: أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: اِئْتِيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَقَالَ فِيهِ: فَأَلْقَى عَلِيٌّ رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَنَا أَبُو حَسَنٍ الْقَرْمُ، وَاللهِ! لَا أُرِيمُ مَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا أَبْنَاكُمَا، بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2482] یونس بن یزید نے ابن شہاب سے اور انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی سے روایت کی کہ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب نے انھیں بتایا کہ ان کے والد ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ...... اور امام مالک رحمہ اللہ کی (مذکورہ بالا) حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس میں کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹ گئے اور کہا: میں بات پر ڈٹ جانے والا ابوحسن ہوں، اللہ کی قسم! میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تم دونوں کے بیٹے، جس مقصد کے لیے انھیں بھیج رہے ہو، اس کا جواب لے کر تمھارے پاس واپس (نہ) آ جائیں۔

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ» ﷺ، وَقَالَ أَيْضًا: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُدْعُوَا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ» وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ.

اور اس حدیث میں کہا: پھر آپ نے ہمیں فرمایا: ''یہ صدقات تو لوگوں کا میل کچیل ہیں اور یقیناً یہ محمد اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں۔'' اور یہ بھی کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس مَحْمِیَہ بن جَزْء کو بلا لاؤ۔'' وہ بنو اسد کا ایک فرد تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے اموالِ خمس کے انتظامات کے لیے مقرر کیا تھا۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ، وَإِنْ كَانَ الْمُهْدِيُّ مَلَكَهَا بِطَرِيقِ الصَّدَقَةِ، وَبَيَانِ أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا قَبَضَهَا الْمُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ زَالَ عَنْهَا وَصْفُ الصَّدَقَةِ، وَحَلَّتْ لِكُلِّ أَحَدٍ مِّمَّنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةً عَلَيْهِ) (التحفة ٥٣)

باب:52- نبی اکرم ﷺ، بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے تحفہ قبول کرنے کا جواز، چاہے وہ چیز تحفہ دینے والے کو صدقے ہی کی صورت میں ملی ہو، اوراس بات کا بیان کہ جب صدقہ لینے والا شخص صدقہ وصول کر لیتا ہے تو اس چیز سے صدقے کا وصف زائل ہو جاتا ہے اور وہ ان تمام افراد کے لیے حلال ہو جاتا ہے جن پر صدقہ حرام تھا

[٢٤٨٣] ١٦٩-(١٠٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ ابْنَ السَّبَّاقِ قَالَ: إِنَّ جُوَيْرِيَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: «هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟» قَالَتْ: لَا وَاللهِ! يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِّنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «قَرِّبِيهِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا».

[2483] الیث نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عبید بن سباق نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت جویریہ (بنت حارث) ؓ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور پوچھا: ”کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟“ انھوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہمارے پاس اس بکری کی ہڈی (والے گوشت) کے سوا کھانے کی اور کوئی چیز نہیں جو میری آزاد کردہ لونڈی کو بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”اسے ہی لے آؤ، وہ اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔“ (جس کو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی اسے مل گئی ہے اور اس کی ملکیت میں آچکی ہے۔)

[٢٤٨٤] (...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2484] ابن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (مذکورہ حدیث) کی طرح روایت بیان کی۔

[٢٤٨٥] ١٧٠-(١٠٧٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[2485] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: (حضرت عائشہ ؓ کی آزاد کردہ کنیز) حضرت بریرہ ؓ نے کچھ گوشت، جو اس پر صدقہ کیا گیا تھا، نبی اکرم ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: أَهْدَتْ بَرِيرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ».

[٢٤٨٦] ١٧١-(١٠٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقِيلَ: هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ».

[2486] اسود نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ کو گائے کا گوشت پیش کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ بریرہ ؓ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

[٢٤٨٧] ١٧٢-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ، كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُونَ عَلَيْهَا، وَتُهْدِي لَنَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ، فَكُلُوهُ».

[2487] ہشام بن عروہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: بریرہ ؓ کے حوالے سے تین (شرعی) فیصلے ہوئے تھے۔ لوگ اس کو صدقہ دیتے تھے اور وہ ہمیں تحفہ دے دیتی تھیں۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''وہ اس پر صدقہ ہے اور تمھارے لیے ہدیہ ہے، پس تم اسے (بلا ہچکچاہٹ) کھاؤ۔''

[٢٤٨٨] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

[2488] سماک اور شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت کی، کہا: میں نے قاسم سے سنا، وہ حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند بیان کر رہے تھے۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ .

[٢٤٨٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ».

[2489] ربیعہ نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اس حدیث میں) کہا: ''وہ اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

[٢٤٩٠] ١٧٤-(١٠٧٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ، فَبَعَثْتُ إِلٰى عَائِشَةَ مِنْهَا بِشَيْءٍ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلٰى عَائِشَةَ قَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا، قَالَ: «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا».

[2490] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقے کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: ''کیا آپ کے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں، البتہ نُسَیبہ (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) نے اس (صدقے کی) بکری میں سے کچھ حصہ بھیجا ہے جو آپ نے ان کے ہاں بھیجی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اپنی جگہ پہنچ چکی ہے۔''

(المعجم ٥٣) - (بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ الْهَدِيَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ) (التحفة ٥٤)

باب:53- نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور صدقہ رد کر دیتے

[٢٤٩١] ١٧٥-(١٠٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ، سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، أَكَلَ مِنْهَا، وَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ لَّمْ يَأْكُلْ مِنْهَا.

[2491] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جب کھانا پیش کیا جاتا، آپ اس کے بارے میں پوچھتے۔ اگر یہ کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو اسے کھا لیتے اور اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اسے نہ کھاتے۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ أَتٰى بِصَدَقَةٍ) (التحفة ٥٥)

باب:54- صدقہ لانے والے کو دعا دینا

[٢٤٩٢] ١٧٦-(١٠٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2492] وکیع اور معاذ عنبری نے شعبہ سے اور انھوں

يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَيْهِمْ» فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى».

نے عمرو بن مرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے ہمیں حدیث بیان کی: انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب لوگ (بیت المال میں ادائیگی کے لیے) اپنا صدقہ لاتے، آپ فرماتے: ''اے اللہ! ان پر صلاۃ بھیج (رحمت فرما!)'' میرے والد ابواوفی ؓ بھی آپ کے پاس اپنا صدقہ لائے تو آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔''

[٢٤٩٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «صَلِّ عَلَيْهِمْ».

[2493] عبداللہ بن ادریس نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (آلِ أبي أوفى کے بجائے) ''ان سب پر رحمت بھیج'' کہا۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ إِرْضَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا) (التحفة ٥٦)

باب:55- زکاۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا جب تک وہ حرام کا مطالبہ نہ کرے

[٢٤٩٤] ١٧٧-(٩٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْأَعْلَى، كُلُّهُمْ عَنْ دَاوُدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ، فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ». [راجع: ٢٢٩٨]

[2494] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تمھارے پاس صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ تمھارے ہاں سے اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے خوش ہو۔''

روزہ کا معنی ومفہوم، احکام، آداب اور فضائل

صوم کا لغوی معنی رکنا ہے۔ شرعاً اس سے مراد اللہ کے حکم کے مطابق اس کی رضا کے حصول کی نیت سے صبح صادق سے لے کر غروب تک کھانے پینے، بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے کے علاوہ گناہ کے تمام کاموں سے بھی رکے رہنا ہے۔ اس عبادت کے بے شمار روحانی فوائد ہیں۔ سب سے نمایاں یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے انسان ہر معاملے میں، اللہ کے حکم کی پابندی سیکھتا ہے۔ اس پر واضح ہو جاتا ہے کہ حلت اور حرمت کا اختیار صرف اور صرف اللہ کے پاس ہے، جس سے انسانوں کو، اللہ کے رسول ﷺ آگاہ فرماتے رہے ہیں۔ کچھ چیزیں بذاتہا حرام ہیں۔ کچھ کو اللہ نے ویسے تو حلال قرار دیا لیکن خاص اوقات میں ان کو حرام قرار دیا۔ اللہ کے بندوں کا کام، ہر حال میں اللہ کے حکم کی پابندی ہے۔

دوسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھتا ہے۔ جو انسان جائز خواہشات ہی کا غلام بن جائے وہ اپنی ذات پر اپنا اختیار کھو دیتا ہے۔ وہ چیزیں اور ان چیزوں کے ذریعے سے دوسرے لوگ اس پر قابو حاصل کر لیتے ہیں اور اسے زیادہ سے زیادہ اپنا غلام بناتے چلے جاتے ہیں۔ انسان کی آزادی اپنی خواہشات پر کنٹرول سے شروع ہوتی ہے۔ خواہشات پر قابو ہو تو انسان کامیابی سے اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتا ہے۔

آج کل لوگ زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے صحت تباہ کرتے ہیں۔ روزے سے اس بات کی تربیت ہوتی ہے کہ کھانے پینے میں اعتدال کیسے رکھا جائے اور پتہ چلتا ہے کہ اس سے کس قدر آرام اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران میں انسان کی توجہ اللہ کے احکام کی پابندی پر رہتی ہے، اس لیے گناہوں سے بچنا بہ آسانی ممکن ہو جاتا ہے۔ انسان کو یہ اعتماد حاصل ہو جاتا ہے کہ گناہوں سے بچنا کچھ زیادہ مشکل بات نہیں۔

رمضان میں مسلم معاشرہ اجتماعی طور پر نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے نفور ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے سے نسل نو کی اچھی تربیت اور راستے سے ہٹ جانے والوں کی واپسی میں مدد ملتی ہے۔ اللہ نے بتایا ہے کہ روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض کیے گئے تھے۔ لیکن اب اس کا اہتمام امت مسلمہ کے علاوہ کسی اور امت میں موجود نہیں۔ دوسری امت کے کچھ لوگ اگر روزے رکھتے ہیں تو کم اور آسان روزے رکھتے ہیں، روزے میں ہر چیز سے پرہیز کی بجائے کھانے کی بعض اشیاء یا پینے کی بعض اشیاء سے پرہیز کیا جانا ایک خاص وقت تک سہی، پانی پینے پر پابندی کو روزے کا حصہ ہی نہیں سمجھا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صحیح معنی میں ضبط نفس کی تربیت نہیں ہو پاتی۔

رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا۔ اللہ نے روزوں کو قرآن پر عمل کرنے کی تربیت کا ذریعہ بنایا اور اللہ کے رسول ﷺ نے رمضان کی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کی سنت عطا فرمائی، اس طرح انسان نیند پر بھی معقول حد تک کنٹرول حاصل کر لیتا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی کتاب الصیام میں رمضان کی فضیلت، چاند کے ذریعے سے ماہِ رمضان کے تعین، روزے کے اوقات کے تعین کے حوالے سے متعدد ابواب قائم کر کے صحیح احادیثِ رسول ﷺ جمع کی ہیں۔

مسلمانوں کو اس کے تحفظ کا اہتمام کرنے کے لیے اللہ نے جو سہولتیں عطا کی ہیں ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ سحری کھانا افضل ہے۔ آخری وقت میں کھانی چاہیے، غروب ہوتے ہی افطار کر لینا چاہیے۔ حلال امور کے معاملے میں روزے کی پابندیاں دن تک محدود ہیں، رات کو وہ پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ وصال کے روزے رکھ کر خود کو مشقت میں ڈالنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ دن میں بیوی کے ساتھ مجامعت ممنوع ہے۔ سحری کا وقت ہو گیا اور جنابت سے غسل نہیں ہو سکا تو اس کے باوجود روزے کا آغاز کیا جا سکتا ہے، اگر انسان روزے کی پابندی توڑ بیٹھے تو کفارے کی صورت میں اس کا بھی مداوا موجود ہے، بلکہ کفارے میں بھی تنوع کی سہولت میسر ہے۔ سفر، مرض اور عورتوں کو ایام مخصوصہ میں روزہ چھوڑ دینے اور بعد میں رکھنے کی سہولت بھی عطا کی گئی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح احادیث کے ذریعے سے ان معاملات پر روشنی ڈالی ہے اور ان کو واضح کیا ہے۔

رمضان سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا، اس کی تاریخ، اس کے متعلقہ امور اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد اس روزے کی حیثیت پر بھی احادیث پیش کی گئی ہیں۔ ان ایام کا بھی بیان ہے جن میں روزے نہیں رکھے جا سکتے۔ روزوں کی قضا کے مسائل، حتی کہ میت کے ذمے اگر روزے ہیں تو ان کی قضا کے بارے میں بھی احادیث بیان کی گئی ہیں۔ روزے کے آداب اور نفلی روزوں کے احکام اور ان کے حوالے سے جو آسانیاں میسر ہیں، ان کے علاوہ روزے کے دوران میں بھول چوک کر ایسا کام کرنے کی معافی کی بھی وضاحت ہے جس کی روزے کے دوران میں اجازت نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٣ - كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ) (التحفة ١)

باب:1- ماہِ رمضان کی فضیلت

[٢٤٩٥] ١-(١٠٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ».

[2495] اسماعیل بن جعفر نے ابوسہیل (نافع بن مالک بن ابی عامر) سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

[٢٤٩٦] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ».

[2496] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے (ابوسہیل نافع) ابن ابی انس سے روایت کی کہ انھیں ان کے والد نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان (کا آغاز) ہوتا ہے، رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیریں پہنا دی جاتی ہیں۔''

[٢٤٩٧] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا

[2497] صالح نے ابن شہاب سے باقی ماندہ سابقہ سند سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان داخل (شروع) ہوتا ہے۔'' (باقی الفاظ) اسی (یونس کی حدیث) کے مانند ہیں۔

دَخَلَ رَمَضَانُ» بِمِثْلِهِ .

(المعجم ٢) - (بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غُمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا) (التحفة ٢)

باب:2- چاند دیکھ کر رمضان کا روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر روزوں کا اختتام کرنا واجب ہے اور رمضان کے آغاز میں یا آخر میں بادل چھا جائیں تو مہینے کی گنتی پوری تیس دن کی جائے

[٢٤٩٨] ٣-(١٠٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ» .

[2498] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا: ”روزہ نہ رکھو حتیٰ کہ چاند دیکھ لو اور افطار (روزوں کا اختتام) نہ کرو حتیٰ کہ چاند دیکھ لو اور اگر تم پر مطلع ابر آلود کر دیا جائے تو اس (رمضان) کی مقدار (گنتی) پوری کرو۔“

[٢٤٩٩] ٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا - ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ - صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ» .

[2499] ابو اسامہ نے کہا: عبیداللہ نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے سمجھاتے ہوئے فرمایا: ”مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے تیسری بار اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ (یعنی 29 کی گنتی بتائی) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو، اگر تمھارا مطلع ابر آلود ہو جائے تو اس کے تیس دن پورے کرو۔“

[٢٥٠٠] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ» نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ .

[2500] ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں عبیداللہ نے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ حدیث بیان کی، فرمایا: ”اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کے تیس دن شمار کرو۔“ جس طرح ابو اسامہ کی حدیث ہے۔

[٢٥٠١] (...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَقَالَ «فَاقْدُرُوا لَهُ» وَلَمْ يَقُلْ «ثَلَاثِينَ».

[2501] یحییٰ بن سعید نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کر کے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا ہوتا ہے، (اشارے سے کہا:) مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح (تین دہائیاں ہوتا) ہے'' اور کہا: ''اس کی گنتی پوری کرو۔'' اور تیس کا لفظ نہیں بولا۔

[٢٥٠٢] ٦-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2502] ایوب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا ہوتا ہے (اور فیصلہ چاند سے ہوتا ہے) اس لیے نہ چاند دیکھے بغیر روزے رکھو اور نہ اسے دیکھے بغیر روزے ختم کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اس کی گنتی (تیس) پوری کرو۔''

[٢٥٠٣] ٧-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2503] سلمہ بن علقمہ نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے، جب چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو، اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس کی گنتی پوری کرو۔''

[٢٥٠٤] ٨-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[2504] سالم بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب اس (چاند) کو دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزے ختم کرو اور اگر بادل چھا جائیں تو اس (مہینے) کی گنتی پوری کر لو۔''

[٢٥٠٥] ٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ، وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً، لَّا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُّغَمَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ».

[2505] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور اسے دیکھے بغیر روزے ختم نہ کرو مگر یہ کہ تم پر بادل چھا جائیں۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو اس (مہینے) کی گنتی پوری کرو۔''

[٢٥٠٦] ١٠-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

[2506] عمرو بن دینار نے ہمیں حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے'' اور تیسری دفعہ اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ (اشارے سے انتیس 29 کی گنتی بتائی۔)

[٢٥٠٧] ١١-(...) حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْأَشْيَبُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيٰى قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ».

[2507] ابوسلمہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

[٢٥٠٨] ١٢-(...) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا».

[2508] موسیٰ بن طلحہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، آپ نے فرمایا: ''مہینہ ایسا، ایسا، ایسا، (یعنی) دس، دس اور نو کا ہوتا ہے۔''

[٢٥٠٩] ١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا» وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا، وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ، إِبْهَامَ الْيُمْنٰى أَوِ الْيُسْرٰى.

[2509] شعبہ نے جبلہ (بن سحیم) سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اتنا، اتنا، اتنا ہوتا ہے۔'' دو بار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیوں (کو دکھا کر ان) کے ساتھ دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر مارے اور تیسری بار دائیں یا بائیں ہاتھ کا انگوٹھا (بند کر کے) کم کر لیا۔

[٢٥١٠] ١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ» وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، وَّكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ.

قَالَ عُقْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «اَلشَّهْرُ ثَلَاثُونَ» وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ.

[2510] شعبہ نے ہمیں عقبہ بن حریث سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس کا ہوتا ہے۔'' شعبہ نے تین بار دونوں ہاتھوں کو (دکھا کر) ایک دوسرے سے جوڑا اور تیسری بار انگوٹھا کم کر لیا۔

عقبہ نے کہا: میرا خیال ہے (پھر) انھوں (ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے کہا: ''مہینہ تیس کا ہوتا ہے۔'' اور (اس دفعہ) اپنی دونوں ہتھیلیاں تین بار ایک دوسرے کے ساتھ جوڑیں۔

[٢٥١١] ١٥-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَّا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ «وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ.

[2511] شعبہ نے ہمیں اسود بن قیس سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے سعید بن عمرو بن سعید سے سنا، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے سنا: ''ہم اُمّی (نہ پڑھ سکنے والی) امت ہیں، نہ ہم لکھتے ہیں اور نہ حساب جانتے ہیں۔ مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے۔'' تیسری بار انگوٹھا بند کر لیا۔ ''اور مہینہ اس طرح، اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے'' (اس دفعہ انگوٹھا بند نہ کیا) یعنی پورے تیس (دن بتائے۔)

[٢٥١٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ

[2512] سفیان نے اسود بن قیس سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دوسرے مہینے کے تیس (دنوں) کا ذکر

قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ لِلشَّهْرِ الثَّانِي: ثَلَاثِينَ.

نہیں کیا۔

[٢٥١٣] ١٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ: اَللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ، فَقَالَ لَهُ: مَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ «وَهٰكَذَا» فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا، وَحَبَسَ أَوْ خَنَسَ إِبْهَامَهُ.

[2513] سعد بن عبیدہ سے روایت ہے، کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا: آج رات نصف ماہ کی رات ہے۔ انھوں نے اس سے کہا: تمھیں کیسے پتہ چلا کہ آج رات آدھے مہینے کی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''مہینہ ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔'' دو دفعہ اپنی دس دس انگلیوں سے اشارہ کیا ''اور ایسا'' تیسری دفعہ اپنے انگوٹھے کو کھلنے سے روک یا موڑ لیا۔

[٢٥١٤] ١٧-(١٠٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا».

[2514] سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم پہلی کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (اسے دوبارہ) دیکھو تو روزے ختم کر دو (عید الفطر کر لو) اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو (پورے) تیس دن روزے رکھو۔''

[٢٥١٥] ١٨-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعَدَدَ».

[2515] ہمیں ربیع بن مسلم نے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن زیاد سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنے بند کر دو، اگر بادل چھا جائیں تو گنتی پوری کرو۔''

[٢٥١٦] ١٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ

[2516] شعبہ نے محمد بن زیاد سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے بند کر دو، اگر تم پر مہینے کو پوشیدہ کر دیا جائے تو تیس

وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ، فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ».

(دن) گنو۔"

[٢٥١٧] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ».

[2517] اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے چاند کا تذکرہ کیا اور فرمایا: "جب تم اسے دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر تمھارا مطلع ابر آلود ہو جائے تو تیس دن گنو۔"

(المعجم ٣) - (بَابٌ: «لَا تُقَدِّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ») (التحفة ٣)

باب:3-ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر رمضان سے سبقت نہ کرو

[٢٥١٨] ٢١-(١٠٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا، فَلْيَصُمْهُ».

[2518] علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر رمضان سے پیش رفت نہ کرو، مگر وہ آدمی جو ان دنوں میں روزہ رکھا کرتا تھا، وہ روزہ رکھ لے۔"

[٢٥١٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، كُلُّهُمْ

[2519] معاویہ بن سلام، ہشام، ایوب اور شیبان، سب نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

(المعجم ٤) - (بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ) (التحفة ٤)

باب:4- مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے

[٢٥٢٠] ٢٢-(١٠٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقْسَمَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً أَعُدُّهُنَّ، دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. - قَالَتْ - بَدَأَ بِي فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَّإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ أَعُدُّهُنَّ، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ».

[2520] معمر نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی کہ وہ ایک ماہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: جب انتیس راتیں گزر گئیں، میں انھیں گن رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے ۔انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: ۔ (باریوں کا) آغاز مجھ سے فرمایا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمارے پاس ایک ماہ تک نہ آئیں گے۔ اور آپ انتیس دن کے بعد تشریف لے آئے ہیں، میں گنتی رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔''

[٢٥٢١] ٢٣-(١٠٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي تِسْعَةٍ وَّعِشْرِينَ، فَقُلْنَا: إِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُونَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا الشَّهْرُ» وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَّحَبَسَ إِصْبَعًا وَّاحِدَةً فِي الْآخِرَةِ.

[2521] لیث نے ابو زبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے ایک ماہ کے لیے الگ ہو گئے، پھر آپ انتیس کو (اپنے تخلیے کے کمرے سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے عرض کی: آج تو انتیس ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ'' اور آپ نے دونوں ہاتھ تین بار ہلائے اور آخری بار ایک انگلی روک لی۔ (اتنے، یعنی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔)

[٢٥٢٢] ٢٤-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[2522] ابن جریج نے کہا: مجھے ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ ایک ماہ کے لیے اپنی بیویوں سے الگ ہوئے اور (اپنے الگ کمرے سے نکل کر) ہمارے پاس انتیس کی صبح کو تشریف

يَقُولُ: اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَّعِشْرِينَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ» ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا: مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا، وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا.

لائے، بعض لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے تو انتیسویں کی صبح کی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔" پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (اشارہ کرتے ہوئے) تین دفعہ آپس میں ملایا۔ دو بار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیاں ملائیں اور تیسری دفعہ ان میں سے نو (ملائیں۔)

[٢٥٢٣] ٢٥-(١٠٨٥) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا، غَدَا عَلَيْهِمْ - أَوْ رَاحَ - فَقِيلَ لَهُ: حَلَفْتَ، يَا نَبِيَّ اللهِ! لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا، قَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ يَوْمًا».

[2523] حجاج بن محمد نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن صیفی نے خبر دی کہ انھیں عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بتایا کہ ام سلمہ ؓ نے انھیں خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے قسم کھائی کہ آپ اپنی بعض بیویوں (سے ناراضی کے باعث ان) کے پاس ایک ماہ تک نہیں جائیں گے، جب انتیس دن گزرے تو آپ صبح کو (یا شام کو) ان کے پاس تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ ہمارے پاس نہیں آئیں گے۔ آپ نے فرمایا: "مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔"

[٢٥٢٤] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2524] روح اور ضحاک، یعنی ابو عاصم دونوں نے ابن جریج سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٥٢٥] ٢٦-(١٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرٰى، فَقَالَ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا» ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ

[2525] محمد بن بشر نے ہم سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن سعد نے (اپنے والد) سعد بن ابی وقاص ؓ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور فرمایا: "مہینہ ایسا، ایسا ہوتا ہے۔" پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی کم کر دی۔

إِصْبَعًا .

[٢٥٢٦] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» . عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا ، مَرَّةً .

[2526] زائدہ نے اسماعیل سے، انھوں نے محمد بن سعد سے، انھوں نے اپنے والد (سعد رضی اللہ عنہ) سے، انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہوتا ہے۔'' دس، دس اور ایک بار نو۔

[٢٥٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ قُهْزَاذَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ وَّسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ، بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا .

[2527] عبداللہ بن مبارک نے اسماعیل بن ابی خالد سے اسی (مذکورہ بالا) سند کے ساتھ ان دونوں (محمد بن بشر اور زائدہ) کی حدیث کے ہم معنی خبر دی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ ، وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَّا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ) (التحفة ٥)

باب:5- ہر علاقے کے لوگوں کے لیے اپنی رؤیت (معتبر) ہے اور اگر ایک علاقے کے لوگ چاند دیکھ لیں تو ان سے دور والوں کے لیے اس کا حکم (کہ روزوں کا آغاز ہو گیا) ثابت نہیں ہوگا

[٢٥٢٨] ٢٨-(١٠٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ : حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ ؛ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ ، قَالَ : فَقَدِمْتُ الشَّامَ ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا ، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ : مَتٰى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟

[2528] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حُجر نے حدیث سنائی ـــ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر نے محمد بن ابی حرملہ سے خبر دی، دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث سنائی ـــ انھوں نے کریب سے روایت کی کہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انھیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا (وہ اس وقت شام کے والی تھے)، کہا: چنانچہ میں شام آیا اور ان کا کام کیا، اور میں شام ہی میں تھا کہ میرے سامنے رمضان کے چاند کا شور مچا۔ میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا، پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ واپس آ گیا تو مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (حال) پوچھا، پھر چاند کا ذکر کرتے ہوئے کہا: تم لوگوں نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں

فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

نے کہا: ہم نے اسے جمعے کی رات کو دیکھا تھا۔ انھوں نے پوچھا: تم نے اس کو خود دیکھا؟ میں نے کہا: ہاں، اور لوگوں نے بھی اسے دیکھا اور انھوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ اس پر انھوں نے کہا: لیکن ہم نے تو اسے ہفتے کی رات دیکھا ہے، لہٰذا ہم روزہ رکھیں گے یہاں تک کہ ہم تیس (دن) پورے کر لیں یا اس (چاند) کو دیکھ لیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رویت اور ان کے روزے پر اکتفا نہیں کریں گے؟ انھوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِي: نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي.

یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ ''ہم اکتفا نہیں کریں گے'' کے الفاظ تھے یا ''آپ اکتفا نہیں کریں گے'' کے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ، وَأَنَّ اللهَ تَعَالٰى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ) (التحفة ٦)

باب:6- چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا اعتبار نہیں، اللہ تعالیٰ نے رویت کے لیے اسے بڑا کر دیا اگر اس کو چھپا دیا جائے تو تیس (دن) مکمل کیے جائیں

[٢٥٢٩] ٢٩-(١٠٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ قَالَ: تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَقَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قَالَ فَقُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا،

[2529] حصین نے عمرو بن مرہ سے، انھوں نے ابوالبختری رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: ہم عمرے (کی ادائیگی) کے لیے نکلے، جب ہم نے نخلہ کی ترائی میں پڑاؤ ڈالا تو ہم نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ بعض لوگوں نے کہا: تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا: دوسری رات کا ہے۔ کہا: ہماری ملاقات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے کہا: ہم نے چاند دیکھا تو بعض لوگوں نے کہا: تیسری رات کا چاند ہے اور بعض نے کہا: دوسری رات کا ہے۔ اس پر انھوں نے کہا: تم نے اسے کس رات دیکھا؟ کہا: تو ہم نے بتایا فلاں فلاں رات (دیکھا ہے۔) اس پر انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ».

''اللہ نے رؤیت کے لیے اس کو بڑھا دیا۔ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے اسے دیکھا۔''

[٢٥٣٠] ٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ».

[2530] شعبہ نے ہمیں عمرو بن مرہ سے خبر دی، کہا: میں نے ابوبختری سے سنا، کہا: ہم نے رمضان کا چاند دیکھا اور (اس وقت) ہم ذات عرق میں تھے۔ تو ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پوچھنے کے لیے بھیجا، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑھا دیا تاکہ اسے دیکھا جا سکے، اگر مطلع ابر آلود ہو جائے تو (تیس کی) گنتی پوری کرو۔''

(المعجم ٧) - (بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ: «شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ») (التحفة ٧)

باب: 7- نبی اکرم ﷺ کے فرمان: ''عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے'' کا مفہوم

[٢٥٣١] ٣١-(١٠٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُوالْحَجَّةِ».

[2531] یزید بن زریع نے خالد سے، انھوں نے عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''عید کے دونوں مہینے رمضان اور ذوالحجہ، کم نہیں ہوتے۔''

[٢٥٣٢] ٣٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَّخَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ».

[2532] معتمر بن سلیمان نے اسحاق بن سوید اور خالد سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔''

فِي حَدِيثِ خَالِدٍ: «شَهْرَا عِيدٍ رَّمَضَانُ وَذُوالْحَجَّةِ».

خالد کی حدیث میں ہے: ''عید کے دونوں مہینے، رمضان اور ذوالحجہ۔''

(المعجم ٨) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ لَهُ الْأَكْلَ وَغَيْرَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي يَتَعَلَّقُ بِهِ الْأَحْكَامُ مِنَ الدُّخُولِ فِي الصَّوْمِ، وَدُخُولِ وَقْتِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَ هُوَ الْفَجْرُ الثَّانِي وَيُسَمَّى الصَّادِقُ وَالْمُسْتَطِيرُ وَ أَنَّهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَ هُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِيلُ - بِاللَّامِ - كَذَنَبِ السِّرْحَانِ وَ هُوَ الذِّئْبُ) (التحفة ٨)

باب:8- روزے کا آغاز طلوع فجر سے ہوتا ہے اور فجر طلوع ہونے تک اس (روزہ دار) کے لیے کھانا وغیرہ جائز ہے، اس فجر کی وضاحت جس کے ساتھ روزہ اور نماز صبح وغیرہ کا وقت شروع ہونے کے احکام کا تعلق ہے، یہ دوسری فجر ہے جس کا نام صبح صادق یا اڑتی ہوئی صبح ہے۔ پہلی صبح کاذب یا مستطیل ہے جو سرحان، یعنی بھیڑیے کی دم کی طرح ہوتی ہے اور احکام شریعت پر اس کا کوئی اثر نہیں

[٢٥٣٣] ٣٣-(١٠٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [البقرة: ١٨٧]. قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ: عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ، أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ».

[2533] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: جب آیت: ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ "یہاں تک کہ تم پر فجر کا سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے واضح ہو جائے" نازل ہوئی تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے تکیے کے نیچے دو رسیاں، ایک سفید رسی اور ایک سیاہ رسی رکھ لیتا ہوں (اس طرح) میں رات کو دن سے پہچان لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(پھر تو) تمھارا تکیہ بہت چوڑا ہے۔" وہ (دھاگا) تو رات کی سیاہی اور دن کی روشنی ہے۔"

[٢٥٣٤] ٣٤-(١٠٩١) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ،

[2534] ہمیں فضیل بن سلیمان نے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) ہمیں ابوحازم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھیں سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ممتاز نظر آئے" تو کوئی آدمی ایک سفید دھاگا اور ایک سیاہ دھاگا لے لیتا اور

فَيَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَبِينَهُمَا، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾: فَبَيَّنَ ذٰلِكَ.

ان دونوں کے صاف نظر آنے تک کھاتا رہتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ (فجر کا) کے الفاظ نازل فرما کر اس کو واضح کر دیا۔

[٢٥٣٥] ٣٥-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا أَبُوغَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُوحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ﴾ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ، رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ، فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

[2535] ابوغسان نے کہا: مجھے ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی، کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ''اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا تمھارے لیے سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے'' تو جب کوئی آدمی روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا، وہ اپنے پاؤں میں ایک سیاہ دھاگا اور ایک سفید دھاگا باندھ لیتا، اس کے بعد وہ کھاتا اور پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کے سامنے ان کا منظر (سفید ہے یا سیاہ) ظاہر ہو جاتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ ٱلْفَجْرِ﴾ (فجر کا) کے الفاظ نازل فرمائے تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن (کو الگ کرنے والے دھاگے) ہیں۔

[٢٥٣٦] ٣٦-(١٠٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[2536] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے، انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے (کی آواز) کو سنو۔'' (یعنی بلال رضی اللہ عنہ کی اذان فجر (صبح صادق) سے پہلے ہوتی تھی۔)

[٢٥٣٧] ٣٧-(...) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ».

[2537] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن عبداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلال رات کو اذان دیتے ہیں اس لیے کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔''

[٢٥٣٨] ٣٨-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ: بِلَالٌ وَّابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ»، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا.

[2538] ہمیں ابن نمیر نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث سنائی اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن بلال اور نابینا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رات کو اذان دیتا ہے، اس لیے تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے۔'' کہا: ان دونوں میں (وقت کے لحاظ سے) اس سے زیادہ فرق نہ تھا کہ ایک (یعنی بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے، دعائیں پڑھنے اور صبح صادق کا وقت قریب آ جانے کا اندازہ کر لینے کے بعد اذان دینے کی جگہ سے) اترتا تو (اس کے آگاہ کرنے پر) دوسرا (ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) اوپر چڑھتا۔

[٢٥٣٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2539] ہمیں ابن نمیر نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے، (کہا:) ہمیں قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٥٤٠] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِالْإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

[2540] ابو اسامہ، عبدہ اور حماد بن مسعدہ سب نے عبیداللہ سے (پچھلی دونوں حدیثوں میں مذکوران کی) دونوں سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٢٥٤١] ٣٩-(١٠٩٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ - أَوْ قَالَ: نِدَاءُ بِلَالٍ - مِّنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ قَالَ: يُنَادِي - لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ». وَقَالَ: «لَيْسَ

[2541] اسماعیل بن ابراہیم نے سلیمان تیمی سے، انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ۔ یا فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کی نداء (پکار، اذان) ۔ سحری (کھانے) سے نہ روکے، بے شک وہ اذان دیتا ہے ۔ یا فرمایا: نداء دیتا ہے ۔ تاکہ تمھارے قیام کرنے والے کو لوٹا دے اور تمھارے سونے والے کو بیدار کر دے (تاکہ وہ اٹھ

أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا - وَصَوَّبَ يَدَهُ وَرَفَعَهَا - حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا» - وَفَرَّجَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ - .

کر سحری وغیرہ کرے) اور فرمایا: ''وہ (فجر) نہیں کہ اس طرح، اس طرح (اپنا) اظہار کرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ نیچے کیا اور اس کو اوپر اٹھایا۔ یہاں تک کہ اس طرح (اپنا) اظہار کرے'' ۔ آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو کھول دیا۔

[٢٥٤٢] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا - وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ - وَلٰكِنِ الَّذِي يَقُولُ هٰكَذَا - وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ».

[2542] خالد احمر نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: (آپ نے فرمایا:) ''بے شک فجر وہ نہیں جو اس طرح (ظاہر) ہو۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو اکٹھا کیا، پھر ان کو زمین کی طرف جھکا دیا۔ بلکہ وہ (فجر) ہے جو اس طرح (ظاہر) ہو'' ۔ اور آپ نے شہادت کی انگلی کو دوسری شہادت کی انگلی پر رکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دیا۔ (افقی طور پر پھیلتی ہوئی روشنی کا اشارہ دیا۔)

[٢٥٤٣] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَّالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَانْتَهٰى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ: «يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ».

[2543] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں معتمر بن سلیمان نے حدیث سنائی۔ اور ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں جریر اور معتمر بن سلیمان نے خبر دی، ان دونوں نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، معتمر کی حدیث آپ ﷺ کے فرمان: ''وہ تمھارے سونے والے کو بیدار کر دے اور تمھارے قیام کرنے والے کو لوٹا دے'' پر ختم ہو گئی۔

وَقَالَ إِسْحٰقُ: قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ: «وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا، وَلٰكِنْ يَقُولُ هٰكَذَا» - يَعْنِي الْفَجْرَ - «هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ».

اسحاق نے کہا: جریر نے اپنی حدیث میں کہا: ''وہ۔ یعنی فجر۔ نہیں کہ اس طرح (ظاہر) ہو بلکہ وہ (جو) اس طرح (ظاہر) ہو، وہ چوڑائی میں (پھیلنے والی) ہو، لمبائی (اونچائی) میں نہیں۔''

[٢٥٤٤] ٤١-(١٠٩٤) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ: حَدَّثَنِي وَالِدِي أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ

[2544] ہمیں عبدالوارث نے عبداللہ بن سوادہ قشیری سے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے میرے والد نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے محمد ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

يَقُولُ: «لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنَ السَّحُورِ، وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ».

''بلال ؓ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری (کے حوالے) سے دھوکے میں نہ ڈال دے (کہ وہ سحری ترک کر دے) اور نہ ہی یہ (اوپر سے نیچے لمبی) سفیدی، یہاں تک کہ (چوڑائی میں) پھیلے۔''

[٢٥٤٥] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَوَادَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَّلَا هٰذَا الْبَيَاضُ - لِعَمُودِ الصُّبْحِ - حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا».

[2545] ہمیں اسماعیل بن علیہ نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے عبداللہ بن سوادہ نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں بلال ؓ کی اذان دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ یہ سفیدی۔ صبح کے عمود کے بارے میں فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ اس طرح (چوڑائی میں) تیزی سے پھیلے۔''

[٢٥٤٦] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِّنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَّلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا، حَتّٰى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا».

وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ: يَعْنِي مُعْتَرِضًا.

[2546] حماد بن زید نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال کی اذان تمھیں تمھاری سحری (کے حوالے) سے دھوکے میں مبتلا نہ کرے اور نہ افق کی اس طرح لمبی پھیلنے والی سفیدی (دھوکے سے تمھاری سحری ختم کروا دے) یہاں تک کہ وہ اس طرح (چوڑائی میں) پھیلے۔''

حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں (کے اشارے) سے بیان کیا، کہا: آپ ﷺ کی مراد چوڑائی میں پھیلنے والی (سفیدی) سے تھی۔

[٢٥٤٧] ٤٤-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَّلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ - أَوْ قَالَ -: حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

[2547] معاذ (عنبری) نے کہا: ہمیں شعبہ نے سوادہ سے حدیث سنائی، کہا: میں نے سمرہ بن جندب ؓ سے سنا جبکہ وہ خطبہ دیتے ہوئے نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''نہ بلال ؓ کی اذان تمھیں دھوکے میں ڈالے اور نہ یہ (عمودی) سفیدی، یہاں تک کہ (حقیقی) فجر ظاہر ہو جائے۔ یا فرمایا۔ فجر پھوٹ پڑے۔''

[٢٥٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سَوَادَةُ ابْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ هٰذَا.

[2548] ابوداود (طیالسی) نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا...... اس کے بعد یہی (حدیث) بیان کی۔

(المعجم ٩) - (بَابُ فَضْلِ السُّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ) (التحفة ٩)

باب:9- سحری کھانے کی فضیلت، اس کے استحباب کی تاکید اور اس میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے

[٢٥٤٩] ٤٥-(١٠٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً».

[2549] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کرو کیونکہ سحری کرنے میں برکت ہے۔''

[٢٥٥٠] ٤٦-(١٠٩٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَّوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ».

[2550] لیث نے موسیٰ بن عُلَیّ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس سے اور انھوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کے کھانے کا ہے۔'' (رات کے کھانے کی طرح سحری کا کھانا بھی ہمارا معمول ہے۔)

[٢٥٥١] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

[2551] وکیع اور ابن وہب دونوں نے موسیٰ بن عُلَیّ

وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

[٢٥٥٢] ٤٧-(١٠٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ.

[2552] ہشام نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی، پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔

قُلْتُ: كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: خَمْسِينَ آيَةً.

میں نے کہا: ان دونوں (سحری اور نماز) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے کہا: پچاس آیات (کی قراءت جتنے وقت) کا۔

[٢٥٥٣] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2553] ہمام اور عمر بن عامر دونوں نے دو مختلف سندوں کے ساتھ قتادہ سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی۔

[٢٥٥٤] ٤٨-(١٠٩٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ».

[2554] عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک بھلائی سے رہیں گے جب تک وہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔''

[٢٥٥٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2555] یعقوب اور سفیان دونوں نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٢٥٥٦] ٤٩-(١٠٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2556] یحییٰ بن یحییٰ اور ابوکریب محمد بن علاء نے کہا:

يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ قُلْنَا: عَبْدُ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَتْ: كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

ہمیں ابومعاویہ نے اعمش سے خبر دی، انھوں نے عمارہ بن عمیر سے اور انھوں نے ابوعطیہ رحمہ اللہ سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے پوچھا: ام المومنین! محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک (بہت) جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا (اس کی نسبت قدرے) تاخیر سے افطار کرتا ہے اور تاخیر سے نماز پڑھتا ہے۔ انھوں نے پوچھا: ان دونوں میں سے کون جلد روزہ کھولتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ کہا: ہم نے جواب دیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ ــ یعنی ابن مسعود ــ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى.

ابوکریب نے یہ اضافہ کیا: اور دوسرے صحابی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔

[٢٥٥٧] ٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ: رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ، كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ، أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ، فَقَالَتْ: مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللهِ، فَقَالَتْ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ.

[2557] ابن ابی زائدہ نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ سے اور انھوں نے ابوعطیہ سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق رحمہ اللہ نے ان سے عرض کی: محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ہیں، دونوں ہی خیر میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک مغرب کی نماز (ادا کرنے) اور روزہ کھولنے میں (بہت) جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب کی نماز اور روزہ کھولنے میں (اس کی نسبت سے قدرے) تاخیر کرتا ہے۔ اس پر انھوں نے پوچھا: کون مغرب کی نماز اور افطار میں جلدی کرتا ہے؟ انھوں (مسروق) نے جواب دیا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ) (التحفة ١٠)

باب: 10- روزہ ختم ہوجانے اور دن کے رخصت ہونے کا وقت

[٢٥٥٨] ٥١-(١١٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوكُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ - وَاتَّفَقُوا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ- جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ: «فَقَدْ».

[2558] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ، ابوکریب اور ابن نمیر نے حدیث بیان کی ـــ اور وہ سب روایت کے الفاظ میں متفق ہیں (البتہ سند میں) یحییٰ نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے خبر دی، اور ابن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے روایت سنائی، اور ابوکریب نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے حدیث بیان کی ـــ سب نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عاصم بن عمر سے، اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رات آ جائے، (اس کا آغاز ہو جائے) دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہو جائے تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔'' (اس کا روزہ ختم ہو گیا۔)

ابن نمیر نے ''فَقَدْ'' (حقیقتاً) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[٢٥٥٩] ٥٢-(١١٠١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا فُلَانُ! انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا. قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: فَنَزَلَ فَجَدَحَ، فَأَتَاهُ بِهِ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ: «إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا، وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[2559] ہشیم نے ابواسحاق شیبانی سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کے مہینے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! (ابوداود کی روایت میں ہے: بلال! سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے (پانی میں) ستو ملاؤ۔'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! (ابھی تو) آپ پر دن (کا اجالا) موجود ہے! آپ نے فرمایا: ''(سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو بناؤ۔'' کہا: اس نے اتر کر ستو ملائے، پھر وہ آپ کی خدمت میں پیش کیے تو نبی ﷺ نے نوش فرما لیے، پھر آپ نے ہاتھ سے (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''جب سورج ادھر (مغرب میں) غروب ہو جائے اور رات ادھر (مشرق) سے آ جائے تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔'' (اس کا روزہ ختم ہو چکا۔)

[٢٥٦٠] ٥٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» قَالَ: إِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا - وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ - فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[2560] علی بن مسہر اور عباد بن عوام نے شیبانی سے، انھوں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب سورج غروب ہوگیا، آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''(سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو ملاؤ۔'' تو اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ شام کرلیں (تو بہتر ہے!) آپ نے فرمایا: ''نیچے اتر کر ہمارے لیے ستو ملاؤ۔'' اس نے کہا: (ابھی) ہم پر دن (کا اجالا موجود) ہے۔اس کے بعد وہ نیچے اترا اور آپ کے لیے ستو بنائے تو آپ نے نوش فرما لیے، پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم رات کو دیکھو وہ ادھر سے آ گئی۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ تو حقیقتاً روزہ دار نے افطار کر لیا۔''

[٢٥٦١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا فُلَانُ! اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا» مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ.

[2561] عبدالواحد نے کہا، ہمیں سلیمان شیبانی نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، فرما رہے تھے: ہم (سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے، آپ روزے کی حالت میں تھے، جب سورج غروب ہوگیا، آپ نے فرمایا: ''اے فلاں! (سواری سے) نیچے اتر کر ہمارے لیے (پانی میں) ستو ملاؤ.....'' (آگے) ابن مسہر اور عباد بن عوام کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٥٦٢] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى

[2562] سفیان، جریر اور شعبہ نے (سلیمان) شیبانی سے، انھوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن مسہر، عباد اور عبدالواحد کی حدیث کے ہم معنی روایت کی اور اکیلے ہشیم کی روایت کے سوا ان میں سے کسی کی روایت میں ''رمضان کے مہینے میں'' اور ''اس طرف سے رات آ جائے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّعَبَّادٍ وَّعَبْدِ الْوَاحِدِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ: فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلَا قَوْلُهُ: «وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا» إِلَّا فِي رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَّحْدَهُ.

(المعجم ١١) - (بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ) (التحفة ١١)

باب:11-(روزوں میں) وصال (ایک روزے کو افطار کیے بغیر دوسرے سے ملانے) کی ممانعت

[٢٥٦٣] ٥٥-(١١٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقٰى».

[2563] مالک نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (روزوں میں) وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی: آپ تو روزوں سے روزے ملاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تمھاری طرح سے نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

فائدہ: جس طرح کھانے پینے سے جسمانی قوت بحال ہوتی ہے، اسی طرح عبادات سے حاصل ہونے والی روحانی لذتوں سے میری جسمانی قوت خود بخود بحال ہو جاتی ہے۔ بعض نے اسے حقیقت پر بھی محمول کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

[٢٥٦٤] ٥٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَنَهَاهُمْ، قِيلَ لَهُ: أَنْتَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقٰى».

[2564] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں روزوں کو روزوں سے ملایا (وصال کیا) تو لوگ بھی روزے سے روزہ ملانے لگے، آپ نے ان کو منع فرمایا تو آپ سے عرض کی گئی: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تمھاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

[٢٥٦٥] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي رَمَضَانَ.

[2565] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی اور انھوں نے ''رمضان میں'' کے الفاظ نہیں کہے۔

[٢٥٦٦] ٥٧-(١١٠٣) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: فَإِنَّكَ، يَارَسُولَ اللهِ! تُوَاصِلُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَيُّكُمْ مِّثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2566] ابو سلمہ بن عبدالرحمان نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو وصال کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون میری مثل ہے؟ میں اس طرح رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُّكُمْ» كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا.

تو جب لوگوں نے وصال چھوڑنے سے انکار کیا تو آپ نے ان کے ساتھ ایک دن، پھر دوسرے دن بلا افطار و سحری روزہ رکھا، اس کے بعد انھوں نے چاند دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: ''اگر چاند لیٹ ہوتا تو میں تمھارے ساتھ مزید (وصال) کرتا۔'' جب انھوں نے باز آجانے سے انکار کیا تو آپ نے انھیں سزا دینے والے کی طرح فرمایا۔

فائدہ: وصال پر اصرار بنیادی طور پر نیکی سے رغبت کی بنا پر تھا۔ لیکن اسلام اعتدال کا دین ہے۔ افراط اور تفریط سے روکتا ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کی تربیت کے لیے یہ طریقہ اختیار فرمایا۔

[٢٥٦٧] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ» قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذٰلِكَ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي فَاكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ».

[2567] عمارہ نے ابو زرعہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم وصال سے دور رہو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس معاملے میں میری مثل نہیں ہو، میں (اس طرح) رات گزارتا ہوں، (کہ) میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے، تم انھی اعمال کی زحمت اٹھاؤ جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔''

[٢٥٦٨] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[2568] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ''تم اسی کی زحمت اٹھاؤ جس کی تم میں طاقت ہو۔''

ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَاكْلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ».

[٢٥٦٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ.

[2569] ابو صالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے وصال سے منع فرمایا۔ (آگے) ابوزرعہ سے عمارہ کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٥٧٠] ٥٩-(١١٠٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَيْضًا، حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ، جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلّٰى صَلَاةً لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا، قَالَ: قُلْنَا لَهُ، حِينَ أَصْبَحْنَا: أَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: فَقَالَ: «نَعَمْ، ذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ».

[2570] سلیمان نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں (رات کی) نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آکر آپ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا، ایک اور آدمی آیا وہ بھی کھڑا ہوگیا حتیٰ کہ ہم ایک جماعت بن گئے۔ جب نبی ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہیں تو آپ نے نماز میں تخفیف شروع کر دی، پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے ایسی (لمبی) نماز پڑھی جو ہمارے پاس نہیں پڑھتے تھے۔ کہا: جب ہم نے صبح کی، ہم نے آپ سے پوچھا: کیا آپ کو رات ہمارا پتہ چل گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اسی بات نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا جو میں نے کیا۔''

قَالَ: فَأَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَذَاكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَأَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ! إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِي، أَمَا وَاللهِ! لَوْ تَمَادَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا، يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ».

(انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کرنا شروع کر دیا اور یہ (وصال) مہینے کے آخر میں تھا، آپ کے ساتھیوں میں سے بھی کچھ لوگ وصال کرنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کا معاملہ کیا ہے کہ وہ وصال کر رہے ہیں؟'' تم میرے مانند نہیں ہو، ہاں، اللہ کی قسم! اگر یہ مہینہ میرے لیے زیادہ ہو جاتا تو میں اس طرح کا وصال کرتا کہ زیادہ گہرائی میں جانے والے گہرائی میں جانا چھوڑ دیتے۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے ہمیشہ یہی پسند فرمایا کہ امت انسانی استطاعت کے مطابق عمل کرے اور اس پر ثابت قدم رہے۔ آپ نے رہبانیت کی نفی فرمائی۔

[٢٥٧١] ٦٠-(...) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ -: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا، يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ، إِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِي - أَوْ قَالَ: إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ - إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2571] حمید نے ثابت سے اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کے شروع میں وصال کیا تو مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے بھی وصال شروع کر دیا، آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر ہمارے لیے مہینہ بڑھا (لمبا کر) دیا جاتا تو ہم اس انداز سے وصال کرتے کہ زیادہ گہرائی میں جانے والے گہرائی میں جانا چھوڑ دیتے۔ تم لوگ میری مثل نہیں ہو۔۔۔ یا فرمایا: میں تمھارے مثل نہیں ہوں ۔۔۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے رمضان کے آخر میں وصال شروع کیا تھا۔ اس روایت میں حمید یا ان کے بعد کے کسی راوی کو وہم ہوا ہے۔

[٢٥٧٢] ٦١-(١١٠٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ! قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

[2572] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے صحابہ پر رحمت وشفقت کرتے ہوئے ان کو وصال سے منع کیا تو انھوں نے کہا: آپ بھی تو وصال کرتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح سے نہیں ہوں، بلاشبہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

(المعجم ١٢) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَّمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهُ) (التحفة ١٢)

باب: 12- اس آدمی کے لیے روزے کے دوران میں بیوی کا بوسہ لینا حرام نہیں جس کی شہوت کو تحریک نہ ملتی ہو

[٢٥٧٣] ٦٢-(١١٠٦) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ إِحْدٰى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ،

[2573] ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کو چوم لیتے جبکہ آپ روزے سے ہوتے، پھر آپ ہنس دیں۔

ثُمَّ تَضْحَكُ.

[٢٥٧٤] ٦٣-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ.

[2574] سفیان نے کہا: میں نے عبدالرحمان بن قاسم (بن محمد بن ابی بکر) سے کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں ان کو چوم لیتے تھے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا: ہاں۔

[٢٥٧٥] ٦٤-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي وَهُوَ صَائِمٌ، وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟.

[2575] عبیداللہ بن عمر نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں مجھے چوم لیا کرتے تھے۔ اور تم میں سے کون ہے جو اُس طرح اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہو جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے؟

[٢٥٧٦] ٦٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا- أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَلٰكِنَّهُ أَمْلَكُكُمْ لِإِرْبِهِ.

[2576] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور علقمہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، اسی طرح مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں چوم لیتے تھے اور روزے کی حالت میں جسم سے جسم ملا لیتے تھے لیکن آپ اپنی خواہش پر تم سب سے بڑھ کر اختیار رکھنے والے تھے۔

[٢٥٧٧] ٦٦-(...) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ

[2577] سفیان نے منصور سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں چوم لیتے تھے اور آپ ﷺ تم سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی خواہش

وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

پر قابو رکھنے والے تھے۔

[٢٥٧٨] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2578] شعبہ نے منصور سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں جسم سے جسم لگا لیتے تھے۔

[٢٥٧٩] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقُلْنَا لَهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكِكُمْ لِإِرْبِهِ. شَكَّ أَبُو عَاصِمٍ.

[2579] ابو عاصم نے کہا: میں نے ابن عون سے سنا، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے روایت کی، کہا: میں اور مسروق حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں جسم سے جسم ملا لیتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، لیکن آپ ﷺ تم سب لوگوں سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے یا تم میں سے سب سے زیادہ اپنی خواہش کو قابو میں رکھنے والے تھے۔ شک ابو عاصم کو ہوا۔ (مفہوم ایک ہی ہے۔)

[٢٥٨٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ؛ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ لِيَسْأَلَانِهَا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

[2580] اسماعیل نے ابن عون سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ وہ دونوں ام المومنین (حضرت عائشہ ؓ) کے پاس گئے تاکہ وہ دونوں ان سے (مسائل کے بارے میں) سوال کریں...... اس کے بعد اس (سابقہ حدیث) کی طرح بیان کیا۔

[٢٥٨١] ٦٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

[2581] شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمان بن عوف) سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو بتایا کہ انھیں عروہ بن زبیر نے خبر دی، انھیں ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب روزے میں ہوتے تھے تو انھیں چوم لیتے تھے۔

[٢٥٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيرِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2582] معاویہ نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٥٨٣] ٧٠-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

[2583] ابواحوص نے زیاد بن علاقہ سے، انھوں نے عمرو بن میمون سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ روزے کے مہینے (رمضان) میں چوم لیا کرتے تھے۔

[٢٥٨٤] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ، فِي رَمَضَانَ، وَهُوَ صَائِمٌ.

[2584] ابوبکر نہشلی نے زیاد بن علاقہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں، جب آپ روزے کی حالت میں ہوتے، چوم لیا کرتے تھے۔

[٢٥٨٥] ٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2585] علی بن حسین نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ (انھیں) چوم لیتے تھے جبکہ آپ روزہ دار ہوتے۔

[٢٥٨٦] ٧٣-(١١٠٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

[2586] اعمش نے مسلم سے، انھوں نے شتیر بن شکل سے اور انھوں نے حضرت حفصہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ جب روزہ دار ہوتے تو چوم لیا کرتے تھے۔

[٢٥٨٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

[2587] منصور نے مسلم سے باقی ماندہ سابقہ سند کے

الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

ساتھ اسی (مذکورہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٥٨٨] ٧٤-(١١٠٨) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «سَلْ هٰذِهِ» -لِأُمِّ سَلَمَةَ- فَأَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَا وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَخْشَاكُمْ لَهُ».

[2588] حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا روزہ دار (بیوی کو) چوم سکتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ان (ام سلمہ) سے پوچھ لو'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کرلیا کرتے ہیں۔ اس پر انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: ''دیکھو، اللہ کی قسم! میں تم سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔''

(المعجم ١٣) - (بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ) (التحفة ١٣)

باب:13- جس شخص پر حالتِ جنابت میں فجر طلوع ہوجائے اس کا روزہ صحیح ہے

[٢٥٨٩] ٧٥-(١١٠٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُصُّ، يَقُولُ فِي قَصَصِهِ: مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ

[2589] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمان (بن حارث بن ہشام مخزومی) نے (اپنے والد) ابوبکر سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو (احادیث و واقعاتِ سیرت) بیان کرتے ہوئے سنا، وہ اپنے بیان (کے دوران) میں کہہ رہے تھے: جس پر جنابت کی حالت میں فجر کا وقت آجائے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے یہ بات ــ اپنے والد ــ عبدالرحمٰن بن حارث کو بتائی تو انھوں نے اس کا انکار کیا۔

ابْنِ الْحَارِثِ - لِأَبِيهِ - فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ. فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ، قَالَ: فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَأَبُوبَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هُمَا أَعْلَمُ.

اس پر عبدالرحمان چل پڑے اور میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمان نے ان دونوں سے اس (مسئلے) کے بارے میں سوال کیا، کہا: (جواب میں) ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (احتلام کے) خواب کے بغیر حالت جنابت میں صبح کرتے، پھر آپ روزہ (جاری) رکھتے۔ پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ مروان کے پاس آ گئے، عبدالرحمان نے ان کے سامنے یہ بات بیان کی تو مروان نے کہا: میں تمھیں (اس بات کی) قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اس بات کی تردید کرو جو وہ کہتے ہیں، کہا: تو ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور (حدیث کا راوی) ابوبکر اس اثنا میں (اپنے والد عبدالرحمان کے ساتھ) موجود تھا۔ کہا: تو عبدالرحمان نے یہ واقعہ ان کے سامنے بیان کیا تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا (واقعی) ان دونوں (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما) نے تم سے یہ بات کہی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ (اس مسئلے کو) زیادہ جاننے والی ہیں۔

ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (مسئلے) میں جو کہا کرتے تھے، اس کو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ بات فضل رضی اللہ عنہ سے سنی، نبی ﷺ سے (براہِ راست) نہیں سنی۔

قَالَ: فَرَجَعَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ.

کہا: اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس (بات) سے جو وہ اس معاملے میں کہا کرتے تھے، رجوع کر لیا۔

قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ: أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ، كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ. [انظر: ٢٥٩٤]

میں (ابن جریج) نے عبدالملک سے کہا: کیا ان دونوں نے "فِي رَمَضَانَ" (کے الفاظ) کہے؟ کہا: اسی طرح کہا: آپ احتلام کے بغیر حالت جنابت میں صبح کرتے پھر روزہ (جاری) رکھتے۔

[٢٥٩٠] ٧٦-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ، مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

[2590] عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رمضان میں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ کو حالت جنابت میں فجر ہو جاتی تھی تو آپ غسل فرماتے اور روزہ پورا کرتے۔

[٢٥٩١] ٧٧-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ مَرْوَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، يَسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا، أَيَصُومُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ، لَّا مِنْ حُلُمٍ، ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي.

[2591] ابوبکر نے حدیث بیان کی کہ مروان نے ان کو حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس بھیجا تا کہ اس آدمی کے بارے میں سوال کرے جو حالت جنابت میں صبح کرتا ہے، کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر مجامعت کی وجہ سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے، پھر آپ نہ افطار (روزہ ختم) کرتے تھے اور نہ قضا دیتے تھے۔

[٢٥٩٢] ٧٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ، غَيْرِ احْتِلَامٍ، فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ يَصُومُ.

[2592] ابوبکر بن عبدالرحمان نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ ؓ سے روایت کی کہ ان دونوں نے کہا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، ہمبستری کی بنا پر حالتِ جنابت میں صبح کرتے، پھر روزہ (جاری) رکھتے تھے۔

[٢٥٩٣] ٧٩-(١١١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ

[2593] حضرت عائشہ ؓ کے آزاد کردہ غلام ابو یونس نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس فتویٰ پوچھنے کے لیے آیا جبکہ وہ دروازے کے پیچھے سے سن رہی تھیں، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نماز کا

الْأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ -: أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ؛ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ» فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ: «وَاللهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي».

وقت حالت جنابت میں آلیتا ہے تو (کیا) میں روزہ رکھ لوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی نماز (کا وقت) حالت جنابت میں آلیتا ہے تو میں روزہ رکھتا ہوں۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم جیسے نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ان چیزوں کو جاننے والا ہوں جن سے مجھے بچنا چاہیے۔''

[٢٥٩٤] ٨٠-(١١٠٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا، أَيَصُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُبًا، مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُ. [راجع: ٢٥٨٩]

[2594] سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ام سلمہ ؓ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے، کیا وہ روزہ رکھے؟ انھوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، حالتِ جنابت میں صبح کرتے تھے، پھر آپ روزہ (جاری) رکھتے۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ، وَوُجُوبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرَى فِيهِ وَبَيَانِهَا، وَأَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِي ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتَّى يَسْتَطِيعَ) (التحفة ١٤)

باب: 14- رمضان میں دن کے وقت روزہ دار کے لیے مجامعت کرنے کی سخت حرمت، اس پر بڑا کفارا واجب ہو جاتا ہے، اس (کفارہ) کی وضاحت اور یہ خوشحال اور تنگ دست دونوں پر واجب ہے اور استطاعت حاصل ہونے تک تنگ دست کے ذمے بھی برقرار رہتا ہے

[٢٥٩٥] ٨١-(١١١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

[2595] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ

وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: هَلَكْتُ، يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَمَا أَهْلَكَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا» قَالَ: أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ».

سے روایت کی، کہا: ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے مجامعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم (اتنی) طاقت رکھتے ہو کہ ایک (غلام کی) گردن کو آزاد کر دو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم (انقطاع کے بغیر) مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں، آپ نے فرمایا: ''اسے صدقہ کر دو۔'' تو اس نے کہا: (جو) ہم سے بھی زیادہ محتاج ہو اس پر؟ اس (شہر) کی دونوں (طرف کی) پتھریلی زمینوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ اس کا ضرورت مند نہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے حتی کہ آپ کے دونوں جانب کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

[٢٥٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ: بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الزِّنْبِيلُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ.

[2596] منصور نے محمد بن مسلم زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی روایت کے مانند روایت کی اور کہا: عرق جس میں کھجوریں تھیں اس (عرق) سے مراد بہت بڑی ٹوکری ہے۔ اور انھوں نے ''اس کے بعد آپ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دونوں جانب کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٢٥٩٧] ٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[2597] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان بن عوف سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رمضان (کے مہینے) میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے مجامعت کر لی، اس کے بعد رسول

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَجُلًا وَّقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَاسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً»؟ قَالَ: لَا، قَالَ: «وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا».

اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں فتویٰ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس غلام ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔''

[٢٥٩٨] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ. ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[2598] مالک نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ ایک آدمی نے رمضان میں افطار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک گردن (غلام) آزاد کر کے کفارہ ادا کرے۔ پھر ابن عیینہ کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٢٥٩٩] ٨٤-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، أَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً، أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ، أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا.

[2599] ابن جریج نے بتایا کہ مجھے ابن شہاب (زہری) نے حمید بن عبدالرحمان سے حدیث سنائی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو، جس نے رمضان میں افطار کر لیا تھا، حکم دیا کہ وہ ایک گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

[٢٦٠٠] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[2600] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت کی۔

[٢٦٠١] ٨٥-(١١١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لِمَ؟» قَالَ: وَطِئْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا، قَالَ:

[2601] لیث نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عبدالرحمان بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے، انھوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں جل گیا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیوں؟'' اس نے کہا: میں نے رمضان میں، دن کے وقت، اپنی بیوی سے مجامعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' اس نے کہا: میرے

«تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ»، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ، فَجَاءَهُ عَرَقَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ.

پاس کچھ نہیں ہے۔ تو آپ نے اسے بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد آپ کے پاس دو ٹوکریاں آئیں جن میں کھانا تھا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس (کھانے) کو صدقہ کر دے۔

[٢٦٠٢] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

وَلَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ «تَصَدَّقْ، تَصَدَّقْ». وَلَا قَوْلُهُ: نَهَارًا.

[2602] عبدالوہاب ثقفی نے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ، یحییٰ بن سعید سے سنا...... حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا...... اس کے بعد (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

اور اس حدیث کے شروع میں ''صدقہ کرو، صدقہ کرو'' کے الفاظ نہیں ہیں اور نہ ''دن کے وقت'' کے الفاظ ہیں۔

[٢٦٠٣] ٨٧-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبَّادَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِحْتَرَقْتُ، إِحْتَرَقْتُ، فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا شَأْنُهُ؟» فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي، قَالَ: «تَصَدَّقْ» فَقَالَ: وَاللهِ! يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا لِي شَيْءٌ، وَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: «إِجْلِسْ» فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ، أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا، عَلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا؟». فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا» فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَغَيْرَنَا؟

[2603] عمرو بن حارث نے عبدالرحمان بن قاسم سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ، نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، وہ فرماتی ہیں: رمضان میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں جل گیا، میں جل گیا! تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''اس کا معاملہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''صدقہ کرو۔'' اس نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی! میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' وہ بیٹھ گیا۔ وہ اسی حالت میں تھا کہ ایک آدمی گدھا ہانکتا ہوا آیا، اس پر کھانا (لدا ہوا) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو ابھی جلا تھا وہ کہاں ہے؟'' اس پر وہ آدمی کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو صدقہ کر دو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا (اپنے علاوہ) کسی اور پر (صدقہ کروں؟) اللہ کی قسم! ہم

فَوَاللهِ! إِنَّا لَجِيَاعٌ، مَا لَنَا شَيْءٌ، قَالَ: «فَكُلُوهُ».

بھوکے ہیں، ہمارے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر) تمھی لوگ اس کو کھاؤ۔''

(المعجم ١٥) - (بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، إِذَا كَانَ سَفَرُهُ مَرْحَلَتَيْنِ فَأَكْثَرَ، وَأَنَّ الْأَفْضَلَ لِمَنْ أَطَاقَهُ بِلَا ضَرَرٍ أَنْ يَصُومَ، وَلِمَنْ شَقَّ عَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ) (التحفة ١٥)

باب:15- اگر سفر گناہ کے لیے نہیں تو رمضان میں مسافر کے لیے جبکہ اس کا سفر دو یا دو سے زائد منزلوں کا ہے، روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا دونوں جائز ہیں اور جو آدمی نقصان اٹھائے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے، اس کے لیے افضل ہے کہ روزہ رکھے اور جس کے لیے مشقت کا باعث ہو اس کے لیے افضل ہے کہ وہ روزہ چھوڑ دے

[٢٦٠٤] ٨٨-(١١١٣) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ، قَالَ: وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ.

[2604] لیث نے ابن شہاب (زہری) سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی کہ انھوں (ابن عباس ﷠) نے ان کو خبر دی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں (سفر پر) نکلے تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید (کے مقام پر) پہنچ گئے، پھر آپ نے افطار کر لیا، کہا: اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ آپ کے نئے، پھر اس سے بھی نئے (آخری) حکم کی پیروی کیا کرتے تھے۔

[٢٦٠٥] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2605] سفیان نے زہری سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

قَالَ يَحْيٰى: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: لَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ؟ يَعْنِي: وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

یحییٰ نے کہا: سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ بات کس کے قول سے ہے؟ یعنی رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں سے آخری لیا جاتا تھا۔

[٢٦٠٦] (...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

[2606] معمر نے زہری سے، اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی۔ زہری نے کہا: آپ کا دونوں میں سے آخری عمل افطار کرنا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم میں سے آخری، پھر اس سے بھی آخری کو لیا جاتا تھا۔ زہری نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رمضان کی تیرہ راتیں گزر چکی تھیں، صبح کو مکہ پہنچے۔

[٢٦٠٧] (...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ الْأَحْدَثَ فَالْأَحْدَثَ مِنْ أَمْرِهِ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ.

[2607] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند سے لیث کی حدیث کے مانند روایت کی۔

ابن شہاب نے کہا: وہ (صحابہ) آپ کے نئے سے نئے حکم کی پیروی کرتے تھے اور اس (نئے حکم) کو ناسخ (اور) محکم سمجھتے تھے۔

[٢٦٠٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَافَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَشَرِبَهُ نَهَارًا، لِيَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ، حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَصَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

[2608] مجاہد نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں سفر پر نکلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر پہنچ گئے، پھر آپ نے برتن منگوایا جس میں پانی تھا، پھر آپ نے اسے دن کے وقت ہی پی لیا تاکہ لوگ اس بات کو دیکھ لیں، پھر آپ نے روزے ترک کر دیے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے (سفر میں) روزے رکھے بھی اور افطار بھی کیے (اب) جو چاہے رکھ لے اور جو چاہے افطار کر لے۔

[٢٦٠٩] ٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا تَعِبْ عَلٰى مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ أَفْطَرَ، قَدْ

[2609] عبدالکریم نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: اس پر عیب نہ لگاؤ جس نے (سفر میں) روزہ رکھا اور نہ اس پر (عیب لگاؤ) جس نے روزہ چھوڑا، حقیقتاً رسول اللہ ﷺ نے سفر میں کبھی

صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ.

روزہ رکھا، اور (کبھی) روزہ چھوڑا۔

[٢٦١٠] ٩٠-(١١١٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ -: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ، فَقَالَ: «أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ».

[2610] عبدالوہاب بن عبدالمجید نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جعفر نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزے رکھے یہاں تک کہ كُرَاعُ الْغَمِيم مقام پر پہنچ گئے، (یہ اور کدید، عسفان کے اردگرد کے علاقے ہیں۔ فتح مکہ کے لیے جانے والی فوج نے مکہ سے دو مرحلے پہلے اسی علاقے میں ایک رات پڑاؤ کیا) لوگوں نے بھی روزے رکھے، پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا، پھر آپ نے اسے پی لیا، اس کے بعد آپ سے کہا گیا: کچھ لوگوں نے (ابھی تک) روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نہ ماننے والے ہیں، یہ نہ ماننے والے ہیں۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے سفر کے دوران میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی اجازت دے رکھی تھی لیکن اس موقع پر روزے لوگوں کے لیے تکلیف اور مشقت کا باعث بن رہے تھے، اس لیے آپ ﷺ نے لوگوں کی شدید مشقت کی بنا پر اس انداز میں افطار کیا کہ سب دیکھ لیں اور افطار کر لیں۔ آپ کے اس عمل کے باوجود افطار نہ کرنے والے سخت زجر وتوبیخ کے مستحق تھے۔

[٢٦١١] ٩١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

[2611] عبدالعزیز نے جعفر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور یہ اضافہ کیا: تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: روزے نے لوگوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے اور وہ اس معاملے میں آپ کے عمل کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس پر آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔

[٢٦١٢] ٩٢-(١١١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ

[2612] ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن مثنیٰ اور ابن بشار، سب نے محمد بن جعفر (غندر) سے روایت کی، ابوبکر نے کہا: ہمیں غندر نے شعبہ سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن عبدالرحمان بن سعد سے، انھوں نے محمد بن عمرو بن حسن سے اور انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا:

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «مَا لَهُ؟». قَالُوا: رَجُلٌ صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ».

رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جس پر لوگ جمگھٹا کیے ہوئے تھے اور اس پر سایہ بھی کیا گیا تھا، آپ نے پوچھا: "اسے کیا ہوا؟" لوگوں نے بتایا: روزہ دار ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھارا سفر میں روزہ رکھنا (جب وہ شدید مشقت کا سبب ہو) اچھے کاموں میں سے نہیں۔"

[٢٦١٣] (...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: رَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا، بِمِثْلِهِ.

[2613] عبیداللہ کے والد معاذ بن معاذ نے شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا...... (آگے) اسی کے مانند (بیان کیا۔)

[٢٦١٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُودَاوُدَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ: قَالَ شُعْبَةُ: وَكَانَ يَبْلُغُنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَزِيدُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[2614] ابوداود نے شعبہ سے اسی سند کے ساتھ اسی (سابقہ حدیث) کے ہم معنی حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: شعبہ نے کہا: یحییٰ بن ابی کثیر (کے حوالے) سے مجھ تک یہ بات پہنچتی تھی کہ وہ اس حدیث میں کچھ زائد بیان کرتے تھے۔

وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللهِ الَّذِي رَخَّصَ لَكُمْ» قَالَ: فَلَمَّا سَأَلْتُهُ، لَمْ يَحْفَظْهُ.

اور اسی سند میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لازماً اللہ کی رخصت کو لے لو جو اس نے تمھیں دی ہے۔" (شعبہ نے) کہا: جب میں نے (خود) ان (یحییٰ) سے پوچھا تو ان کو یہ (اضافہ) یاد نہیں تھا۔

[٢٦١٥] ٩٣-(١١١٦) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا

[2615] ہمام بن یحییٰ نے کہا: ہمیں قتادہ نے ابونضرہ سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کی سولہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ چھوڑا۔ نہ روزہ دار نے چھوڑنے والے پر عیب لگایا اور نہ چھوڑنے والے نے

الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

روزہ دار پر۔

[٢٦١٦] ٩٤-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَّقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ هَمَّامٍ.

غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَّهِشَامٍ: لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ، وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ: فِي ثِنْتَي عَشْرَةَ، وَشُعْبَةَ: لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ.

[2616] (سلیمان) تیمی، شعبہ، ہشام، عمر بن عامر اور سعید (بن ابی عروبہ) سب نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ ہمام کی حدیث کے ہم معنی روایت کی، البتہ تیمی، عمر بن عامر اور ہشام کی حدیث میں رمضان کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد اور سعید کی حدیث میں رمضان کی بارہ راتیں (باقی تھیں، دونوں سے ایک ہی تاریخ کا تعین ہوتا ہے) اور شعبہ کی حدیث میں (رمضان کی) سترہ یا انیس راتوں کا ذکر ہے۔

فائدہ: فتح مکہ کے لیے آمد اور مکہ میں داخل ہونے کی تاریخوں میں اختلاف ہے، مثلاً: حدیث:2606 میں داخلے کی تاریخ تیرہ رمضان بیان کی گئی ہے۔ یہ زہری کا قول ہے۔ یہاں بھی حضرت ابوسعید خدری ڈاٹٹؤ سے بیان کی گئی روایت میں مختلف بیان کرنے والوں کی طرف سے ایک دو تاریخوں کا فرق موجود ہے۔ یہ سب اندازے کی غلطیاں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کبھی رمضان کی گزری ہوئی راتوں کے حوالے سے تاریخ کا تعین کیا گیا ہے کبھی باقی راتوں کے حوالے سے۔ اور اس صورت میں کبھی رمضان کے تیس دنوں سے حساب لگایا گیا ہے، کبھی انتیس دنوں سے۔ حضرت ابوسعید خدری ڈاٹٹؤ نے خود کسی متعین تاریخ کا نام نہ لیا بلکہ اپنے طریقے سے اس کے تعین کی طرف رہنمائی کی۔

[٢٦١٧] ٩٥-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ - عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ، وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

[2617] ابومسلمہ نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ڈاٹٹؤ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار پر اس کے روزے کی وجہ سے عیب لگایا جاتا تھا اور نہ روزہ چھوڑنے والے پر روزہ چھوڑنے کی وجہ سے۔

[٢٦١٨] ٩٦-(. . .) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ، وَّيَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَّجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ.

[2618] جُریری نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد پر نکلتے تھے تو ہم میں روزہ دار بھی ہوتے اور افطار کرنے والے بھی۔ نہ روزہ دار (دل میں) افطار کرنے والے کے خلاف کچھ (برا احساس) پاتا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار کے خلاف۔ وہ (صحابہ) یہ سمجھتے تھے کہ جس نے قوت موجود پائی اور روزہ رکھ لیا تو یہ اچھا ہے اور سمجھتے کہ جس نے کمزوری محسوس کی اور روزہ چھوڑ دیا تو یہ بھی ٹھیک ہے۔

[٢٦١٩] ٩٧-(١١١٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَّحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، كُلُّهُمْ عَنْ مَّرْوَانَ. قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ، فَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

[2619] عاصم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابونضرہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزہ دار روزہ رکھتا، اور روزہ چھوڑنے والا چھوڑتا، اس پر وہ ایک دوسرے پر عیب نہیں لگاتے تھے۔

[٢٦٢٠] ٩٨-(١١١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

[2620] ابوخیثمہ نے حمید سے روایت کی، کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں رمضان کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا: ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو نہ روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے پر عیب لگایا اور نہ چھوڑنے والے نے روزہ دار پر۔

[٢٦٢١] ٩٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْتُ فَصُمْتُ، فَقَالُوا لِي: أَعِدْ،

[2621] ابوخالد احمر نے حمید سے روایت کی، کہا: میں (سفر میں) نکلا، میں نے روزہ رکھا تو ساتھیوں نے مجھے کہا: (اس روزے کو) دوبارہ رکھو۔ کہا: میں نے کہا: مجھے انس رضی اللہ عنہ

قَالَ: فَقُلْتُ: إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا يُسَافِرُونَ، فَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سفر کرتے تھے تو نہ روزہ دار روزہ چھوڑنے والے پر عیب لگاتا تھا اور نہ چھوڑنے والا روزہ دار پر (عیب لگاتا۔)

فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِمِثْلِهِ.

اس کے بعد میں نے ابن ابی ملیکہ سے ملاقات کی تو انھوں نے مجھے حضرت عائشہ ؓ سے اسی (حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ أَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ إِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ) (التحفة ١٦)

باب:16- سفر میں روزہ ترک کرنے والا جب کام کی ذمہ داری اٹھائے تو اس کا اجر

[٢٦٢٢] ١٠٠-(١١١٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، قَالَ: فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ، وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، قَالَ: فَسَقَطَ الصُّوَّامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ، فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ».

[2622] ابو معاویہ نے عاصم سے، انھوں نے مورّق سے اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ نہ رکھنے والے۔ کہا: ہم نے سخت گرمی کے دن میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ہم میں سے سب سے زیادہ سایے والا وہ تھا جو چادر رکھتا تھا، اور ہم میں سے کوئی ایسا بھی تھا جو اپنے ہاتھ سے سورج (کی دھوپ) سے بچاؤ کر رہا تھا۔ کہا: تو روزہ دار (کمزوری سے) گر گئے اور نہ رکھنے والے (کام کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آج افطار کرنے والے (زیادہ) اجر وثواب لے گئے۔"

[٢٦٢٣] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ بَعْضٌ وَّأَفْطَرَ بَعْضٌ، فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُونَ وَعَمِلُوا، وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ، قَالَ: فَقَالَ فِي

[2623] حفص نے عاصم احول سے، انھوں نے مورق سے اور انھوں نے حضرت انس ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، کچھ (لوگوں) نے روزہ رکھا اور کچھ نے ترک کیا، تو روزہ ترک کرنے والے کمر بستہ ہو گئے اور انھوں نے کام کیا جبکہ روزہ رکھنے والے کمزور پڑ کر بعض کام نہ کر سکے۔ تو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا:

ذٰلِكَ : «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ» .

’’آج افطار کرنے والے اجر وثواب لے گئے۔‘‘

[٢٦٢٤] ١٠٢-(١١٢٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي قَزَعَةُ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُورٌ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ ، قُلْتُ : إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ : سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي سَفَرٍ ؟ فَقَالَ : سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ» ، فَكَانَتْ رُخْصَةً ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ، ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ ، فَقَالَ : «إِنَّكُمْ مُصَبِّحُو عَدُوِّكُمْ ، وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ ، فَأَفْطِرُوا» وَكَانَتْ عَزْمَةً ، فَأَفْطَرْنَا ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فِي السَّفَرِ .

[2624] مجھے قزعہ ؒ نے حدیث سنائی، کہا: میں حضرت ابوسعید خدری ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان پر لوگوں کا جھرمٹ لگا ہوا تھا، جب لوگ ان کے پاس سے منتشر ہو گئے تو میں نے کہا: میں آپ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جس کے بارے میں یہ لوگ سوال کرتے ہیں (میرا سوال دوسری چیز کے بارے میں ہے۔) میں نے ان سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا، اس وقت ہم روزے کی حالت میں تھے، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور افطار کرنا تمھارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے۔‘‘ تو یہ رخصت تھی۔ ہم میں سے کچھ لوگ تھے جنھوں نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض تھے جنھوں نے روزہ نہ رکھا۔ پھر ہم نے اگلی منزل پر پڑاؤ ڈالا تو آپ نے فرمایا: ’’تم صبح کے وقت اپنے دشمن سے سامنا کرو گے اور روزہ چھوڑنا تمھارے لیے زیادہ طاقت کا باعث ہو گا، لہٰذا تم روزہ چھوڑ دو۔‘‘ اور یہ قطعی حکم تھا، اس لیے ہم نے روزہ نہ رکھا، پھر انھوں نے کہا: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھتے بھی تھے۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ) (التحفة ١٧)

باب:17- سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار

[٢٦٢٥] ١٠٣-(١١٢١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ :

[2625] لیث نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: حمزہ بن عمرو اسلمی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سفر میں روزہ

سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ».

رکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو افطار کر لو۔''

[٢٦٢٦] ١٠٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ: «صُمْ إِنْ شِئْتَ، وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ».

[2626] ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام نے اپنے والد سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا انسان ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں، تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو افطار کر لو۔''

[٢٦٢٧] ١٠٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ.

[2627] ابو معاویہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ حماد بن زید کی حدیث کے مانند خبر دی (کہا:) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں۔

[٢٦٢٨] ١٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ: إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ، أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟.

[2628] ابن نمیر اور عبدالرحیم بن سلیمان دونوں نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ حمزہ نے کہا: میں (مسلسل) روزے رکھنے والا آدمی ہوں، تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھ لوں؟

[٢٦٢٩] ١٠٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَهٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - قَالَ هٰرُونُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ

[2629] مجھے ابو طاہر اور ہارون بن سعید ایلی نے حدیث بیان کی ـــ ہارون نے کہا: ابن وہب نے ہم سے حدیث بیان کی، اور ابو طاہر نے کہا: ہمیں خبر دی ـــ انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن حارث نے بتایا، انھوں نے ابواسود سے، اور انھوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابومراوح نے حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر، سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو کیا مجھ پر (کوئی گناہ) ہوگا؟

رُخْصَةٌ مِّنَ اللهِ، فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَّمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ».

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ (روزہ ترک کرنا) اللہ کی طرف سے رخصت ہے، جس نے اس کو قبول کیا، تو اچھا ہے اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا، اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔"

قَالَ هٰرُونُ فِي حَدِيثِهِ «هِيَ رُخْصَةٌ» وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنَ اللهِ.

ہارون نے اپنی حدیث میں (صرف) "یہ رخصت ہے" کہا اور "اللہ کی طرف سے" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

[٢٦٣٠] ١٠٨-(١١٢٢) حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[2630] اسماعیل بن عبیداللہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رمضان کے مہینے میں، سخت گرمی میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر پر) نکلے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی روزہ دار نہ تھا۔

[٢٦٣١] ١٠٩-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ، إِلَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

[2631] عثمان بن حیان دمشقی نے ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے ساتھیوں سمیت خود کو سخت گرمی کے ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں دیکھا۔ حتیٰ کہ کوئی آدمی گرمی کی شدت کی بنا پر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں، رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی روزہ دار نہ تھا۔

(المعجم ١٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَوْمَ عَرَفَةَ) (التحفة ١٨)

باب: 18- عرفہ کے دن حج کرنے والے کے لیے میدان عرفات میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

[٢٦٣٢] ١١٠-(١١٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ،

[2632] مالک نے ابونضر سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عمیر سے اور انھوں نے

عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا، يَوْمَ عَرَفَةَ، فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَّقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، بِعَرَفَةَ، فَشَرِبَهُ.

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا، ان میں سے کچھ نے کہا: آپ روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا: آپ روزے سے نہیں۔ اس پر میں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا، اس وقت آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار وقوف فرما رہے تھے، تو آپ نے اسے پی لیا۔

[٢٦٣٣] (...) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[2633] سفیان (بن عیینہ) نے ابونضر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے ''اپنے اونٹ پر سوار وقوف فرما رہے تھے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور (عمیر مولیٰ عبداللہ بن عباس کے بجائے) ''ام فضل رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عمیر سے (روایت ہے)'' کہا۔

[٢٦٣٤] (...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ: عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

[2634] سفیان (ثوری) نے سالم ابونضر سے اسی سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی اور کہا: ام فضل کے مولیٰ عمیر سے (روایت ہے۔)

[٢٦٣٥] ١١١-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عُمَيْرًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: شَكَّ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيهِ لَبَنٌ، وَّهُوَ بِعَرَفَةَ، فَشَرِبَهُ.

[2635] مجھے عمرو نے خبر دی، ان کو ابونضر نے حدیث سنائی، ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر نے حدیث سنائی کہ انھوں نے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں شک کا اظہار کیا، اس وقت ہم وہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو میں نے آپ کی خدمت میں لکڑی کا پیالہ بھیجا جس میں دودھ تھا، اور آپ بھی عرفات ہی میں تھے، آپ نے اسے پی لیا۔ (یعنی اس وقت سورج غروب نہ ہوا تھا، آپ عرفات میں تھے، وہاں سے چلے نہ تھے۔)

[٢٦٣٦] ١١٢-(١١٢٤) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ مَّيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

[2636] ابن عباس ؓ کے مولی کریب نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: عرفہ کے دن لوگ رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں شک میں پڑ گئے تو میمونہ ؓ نے آپ کی خدمت میں ایک برتن بھیجا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے، آپ (عرفات میں) وقوف کرنے کی جگہ پر ٹھہرے ہوئے تھے، تو آپ نے اس میں سے نوش فرمایا جبکہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن عرفہ میں سب کے سامنے دودھ پیا۔ اس سے سب کو پتہ چل گیا کہ آپ روزے سے نہیں، دوسری طرف صحیح مسلم ہی کی حدیث: 2746 میں آپ کا یہ فرمان منقول ہے کہ ''میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ (عرفہ کے دن کا روزہ) ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔'' محدثین نے دو طرح سے ان دونوں باتوں کی مطابقت واضح کی ہے: (ا) اگرچہ یہ بہت بڑا عمل تھا لیکن حجاج کی بڑی تعداد کے لیے یہ مشقت کا بھی سبب تھا۔ اگر آپ اس دن روزہ رکھ لیتے تو قیامت تک لوگ اس پر عمل کرنے کے لیے سخت مشقت کا شکار ہوتے رہتے۔ اس لیے آپ نے روزہ نہ رکھ کر اسی کو سنت بنا دیا۔ روزہ رکھنے کا ثواب بہت بڑا سہی، نہ رکھنا بھی ثواب کا باعث ہو گیا۔ (ب) آپ نے یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کے روزے کی فضیلت بیان فرمائی تاکہ دنیا بھر میں آپ کی امت کے افراد اس کے عظیم ثواب سے مستفید ہوں جبکہ آپ نے عرفات میں جمع ہونے والے حجاج کے لیے، اپنے عمل کے ذریعے سے، روزہ نہ رکھنے کو سنت بنایا تاکہ لوگ مشقت میں نہ پڑیں۔ بلکہ ابوداود، نسائی، حاکم اور ابن خزیمہ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: «أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ» ''آپ ﷺ نے عرفات کے میدان میں یوم عرفہ کے روزے سے منع فرمایا۔'' ابن خزیمہ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المعجم ١٩) - (بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ) (التحفة ١٩)

باب: 19- عاشورہ کے دن کا روزہ

[٢٦٣٧] ١١٣-(١١٢٥) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ

[2637] جریر نے ہشام بن عروہ (بن زبیر) سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، کہا: جاہلیت (کے ایام) میں قریش عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے، آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب رمضان

رَمَضَانَ قَالَ : «مَنْ شَاءَ صَامَهُ ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ» .

کا مہینہ فرض (روزوں کے لیے متعین) کر دیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جو چاہے اس (عاشورہ) کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔''

فائدہ: یہ روزہ سابقہ سچے دین کی باقیات میں سے تھا۔ آپ ﷺ اس پر عمل فرماتے رہے۔ جب اللہ نے رمضان کے روزے فرض کیے تو اسے لوگوں کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا۔

[٢٦٣٨] ١١٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ : وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُهُ ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ : وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ، وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ، كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ .

[2638] ابن نمیر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور انھوں نے حدیث کے شروع میں ''رسول اللہ ﷺ اس (دن) کا روزہ رکھتے تھے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور حدیث کے آخر میں کہا: اور آپ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا۔ (اب) جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔ اور انھوں نے جریر کی روایت کی طرح، اس کو نبی ﷺ کے فرمان کا حصہ قرار نہیں دیا۔

[٢٦٣٩] (...) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ؛ أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ ، مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ .

[2639] سفیان نے (ابن شہاب) زہری سے، انھوں نے عروہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ جاہلیت (کے ایام) میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب اسلام آ گیا تو اب جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔

[٢٦٤٠] ١١٥-(...) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ ، كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ .

[2640] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: رمضان (کے روزے) فرض کیے جانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ اس (عاشورہ) کے روزے کا حکم دیتے تھے۔ اس کے بعد جب رمضان (کا مہینہ) فرض کر دیا گیا (تو) جو چاہتا عاشورہ کے دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

[٢٦٤١] ١١٦-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[2641] عراک نے خبر دی کہ انھیں عروہ نے اور ان کو

سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ؛ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ، حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ قریش جاہلیت (کے ایام) میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ کو اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، یہاں تک کہ رمضان (کے روزے) فرض کر دیے گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اس کا روزہ چھوڑ دے۔''

[٢٦٤٢] ١١٧-(١١٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَهُ، وَالْمُسْلِمُونَ، قَبْلَ أَنْ يُّفْتَرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِّنْ أَيَّامِ اللهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

[2642] عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے حدیث سنائی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ اہل جاہلیت عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے بھی رمضان کی فرضیت سے پہلے اس کا روزہ رکھا۔ اس کے بعد جب رمضان فرض کر دیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عاشورہ بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔''

[٢٦٤٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2643] یحییٰ قطان اور ابو اسامہ دونوں نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[٢٦٤٤] ١١٨-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ يَوْمًا

[2644] لیث نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے تو تم میں سے جو شخص اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ اس کا روزہ رکھ لے اور جو ناپسند کرے،

يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ».

وہ اسے چھوڑ دے۔"

[٢٦٤٥] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ: «إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ».

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ.

[2645] ولید کو نافع نے حدیث سنائی، ان کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ عاشورہ کے دن کے بارے میں فرما رہے تھے: "یہ ایسا دن ہے جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے۔ تو جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ اس کا روزہ رکھ لے اور جو اس کا روزہ چھوڑ نا پسند کرے، وہ اسے چھوڑ دے۔"

اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کا روزہ نہیں رکھتے تھے، اس کے سوا کہ یہ ان کے (معمول کے) روزوں کے دنوں سے مطابقت رکھتا۔

[٢٦٤٦] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ. فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، سَوَاءً.

[2646] ابو مالک عبیداللہ بن اخنس نے کہا: مجھے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے یوم عاشورہ کے روزے کا ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد بالکل لیث بن سعد کی حدیث کے مانند (حدیث) بیان کی۔

[٢٦٤٧] ١٢١-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ».

[2647] سالم بن عبداللہ نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "یہ دن تھا جس میں اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے تو اب جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔"

[٢٦٤٨] ١٢٢-(١١٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[2648] ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ابومعاویہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے عمارہ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ يَتَغَدّٰى، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أُدْنُ إِلَى الْغَدَاءِ. فَقَالَ: أَوَ لَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَهَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ؟ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ.

سے اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، کہا: اشعث بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے کہا: ابومحمد! دوپہر کے (کھانے کے) لیے قریب آجاؤ۔ تو اشعث نے کہا: کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: جانتے ہو عاشورہ کا دن کیا ہے؟ انھوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ ایسا دن ہے جس دن رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے کے (روزوں کا حکم) نازل ہونے سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے، جب ماہِ رمضان کا حکم نازل ہو گیا تو اس (عاشورہ) کو چھوڑ دیا گیا۔

وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: تَرَكَهُ.

ابوکریب نے (''چھوڑ دیا گیا'' کے بجائے) ''آپ نے اسے چھوڑ دیا'' کہا۔

[٢٦٤٩] (...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ.

[2649] زہیر بن حرب اور عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور کہا: جب رمضان (کا حکم) نازل ہوا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

[٢٦٥٠] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ؛ أَنَّ الْأَشْعَثَ ابْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أُدْنُ فَكُلْ، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: كُنَّا نَصُومُهُ، ثُمَّ تُرِكَ.

[2650] قیس بن سکن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن اشعث بن قیس رحمہ اللہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) کے ہاں آئے، وہ کھانا کھا رہے تھے، تو انھوں نے کہا: ابومحمد! قریب آجاؤ اور کھانا کھالو۔ کہا: میں روزہ دار ہوں۔ انھوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہم بھی اس کا روزہ رکھا کرتے تھے، پھر اسے چھوڑ دیا گیا۔

[٢٦٥١] ١٢٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

[2651] علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہا: عاشورہ کے

حَاتِم: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، وَهُوَ يَأْكُلُ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، تُرِكَ، فَإِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ.

دن اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے، وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انھوں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! آج تو عاشورہ کا دن ہے۔ تو انھوں نے جواب دیا: رمضان (کی فرضیت) نازل ہونے سے پہلے اس کا روزہ رکھا جاتا تھا، جب رمضان (کا حکم) نازل ہو گیا تو اسے ترک کر دیا گیا، لہٰذا اگر آپ روزے سے نہیں ہیں تو کھا لیں۔

[٢٦٥٢] ١٢٥-(١١٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

[2652] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یومِ عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے، اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس موقع پر ہماری نگرانی فرماتے تھے۔ اس کے بعد جب رمضان (کے روزے) فرض کر دیے گئے، آپ نے ہمیں حکم دیا نہ منع کیا اور نہ اس موقع پر ہماری نگرانی کی۔

[٢٦٥٣] ١٢٦-(١١٢٩) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ - يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا - خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ: «هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ».

[2653] یونس نے ابن شہاب (زہری) سے روایت کی، (کہا:) مجھے حمید بن عبدالرحمان نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ یعنی (جب) وہ ایک بار وہاں آئے۔ انھوں نے ان کو عاشورہ کے دن خطبہ دیا تو کہا: اہلِ مدینہ! تمھارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، فرما رہے تھے: ''یہ عاشورہ کا دن ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض نہیں کیا، میں روزے سے ہوں، تم میں سے جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے اور جو روزہ نہ رکھنا چاہے، وہ نہ رکھے۔''

[٢٦٥٤] (...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ

[2654] مالک بن انس نے ابن شہاب (زہری) سے اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند خبر دی۔

أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[٢٦٥٥] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ: «إِنِّي صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ» وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِيَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّيُونُسَ.

[2655] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ انھوں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے اس دن کے بارے میں سنا، فرمار ہے تھے: ''میں روزے سے ہوں، جو روزہ رکھنا چاہے، وہ روزہ رکھ لے۔'' اور انھوں نے مالک اور یونس کی حدیث کا باقی حصہ بیان نہیں کیا۔

[٢٦٥٦] ١٢٧-(١١٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالُوا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ، فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ». فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ.

[2656] ہشیم نے ابو بشر سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، آپ نے یہود کو بھی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ انھوں نے جواب دیا: یہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا، ہم اس (دن) کی تعظیم کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تمھاری نسبت زیادہ لگاؤ ہے۔'' اس کے بعد آپ نے اس (دن) کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

فائدہ: اس بات کی پہلی حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ، مکہ میں بعثت سے پہلے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ یہ دین حنیف کی بقیہ عبادات میں سے تھا۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا، ان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا یہ فرعون سے موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا دن بھی ہے۔ آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ تعلق کا حوالہ دیتے ہوئے مہاجرین اور انصار دونوں کو اس نیت سے بھی کہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی نجات کا دن ہے تاکیداً روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اگلے سال 2ھ میں رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو یوم عاشورہ کے روزے کو نفلی روزہ قرار دیتے ہوئے رکھنے والے کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

[٢٦٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُوبَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ.

[2657] شعبہ نے ابو بشر سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: تو آپ ﷺ نے ان (یہود) سے اس کے بارے میں پوچھا۔

[٢٦٥٨] ١٢٨-(..) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا، يَّوْمَ عَاشُورَاءَ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟» قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ، أَنْجَى اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ، فَصَامَهُ مُوسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ» فَصَامَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

[2658] سفیان نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن یہود کو روزے کی حالت میں پایا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ''یہ کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: یہ ایک عظیم دن ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ کا) شکر بجالاتے ہوئے اس کا روزہ رکھا، لہٰذا ہم بھی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے مقابلے میں ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادہ حق اور زیادہ قریبی تعلق رکھنے والے ہیں۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور (صحابہ کو بھی) روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

[٢٦٥٩] (..) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، لَمْ يُسَمِّهِ.

[2659] معمر نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: ابن سعید بن جبیر سے (روایت ہے)، انھوں نے اس کا نام نہیں لیا۔ (عبداللہ بن سعید بن جبیر نہیں کہا۔)

[٢٦٦٠] ١٢٩-(١١٣١) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ، تَتَّخِذُهُ عِيدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صُومُوهُ أَنْتُمْ».

[2660] ہمیں یہ حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن نمیر نے سنائی، دونوں نے کہا: ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے ہمیں ابوعمیس سے حدیث سنائی، انھوں نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت کی، کہا: عاشورہ کا دن ایسا دن تھا جس کی یہود تعظیم کرتے تھے، اس کو وہ عید قرار دیتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی اس دن کا روزہ رکھا کرو۔''

[٢٦٦١] ١٣٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ

[2661] ہمیں یہ حدیث احمد بن منذر نے سنائی، کہا:

الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا أَبُوالْعُمَيْسِ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، فَذَكَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَزَادَ: قَالَ أَبُوأُسَامَةَ: فَحَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ خَيْبَرَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، يَتَّخِذُونَهُ عِيدًا، وَيُلْبِسُونَ نِسَاءَهُمْ فِيهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَصُومُوهُ أَنْتُمْ».

ہمیں حماد بن اسامہ نے حدیث سنائی، ہمیں ابوعمیس نے حدیث سنائی، مجھے قیس نے خبر دی۔ اس کے بعد اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ابواسامہ نے کہا: مجھے صدقہ بن ابی عمران نے قیس بن مسلم سے حدیث سنائی، انھوں نے طارق بن شہاب سے اور انھوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: اہل خیبر یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، وہ اسے عید کا دن قرار دیتے تھے اور اس دن اپنی عورتوں کو اپنے زیورات اور بہترین لباس پہناتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم بھی اس کا روزہ رکھو۔''

[٢٦٦٢] ١٣١-(١١٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي يَزِيدَ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا، يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ، إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، وَلَا شَهْرًا إِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي رَمَضَانَ.

[2662] سفیان نے عبیداللہ بن ابی یزید سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے یوم عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے سوا کسی اور دن کی دوسرے ایام پر فضیلت کا قصد کرتے ہوئے، اور نہ (اس غرض سے) اس مہینے، یعنی رمضان کے سوا کسی اور مہینے کا قصد کرتے ہوئے روزے رکھے ہوں۔

[٢٦٦٣] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[2663] ابن جریج نے کہا: مجھے عبیداللہ بن ابی یزید نے اسی سند میں اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

(المعجم ٢٠) - (بَابٌ: أَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُورَاءَ؟) (التحفة ٢٠)

باب:20- عاشورہ کا روزہ کس تاریخ کو رکھا جائے؟

[٢٦٦٤] ١٣٢-(١١٣٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِّدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، وَأَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا. قُلْتُ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[2664] حاجب بن عمر نے حکم بن اعرج سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا اور وہ زمزم (کے احاطے) میں اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے (بیٹھے) تھے، میں نے ان سے کہا: مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں بتایئے۔ انھوں نے کہا: جب محرم کا چاند دیکھ لو تو (دن) شمار کرو اور نویں دن کی صبح روزے کی حالت میں کرو۔ (یہاں سے عاشورہ کے روزوں کا آغاز ہوگا، یعنی آپ کا ارادہ یہی تھا، رحلت نہ ہوتی تو اسی پر عمل فرماتے۔) میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ اس (دن) کا روزہ ایسے ہی رکھتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔

[٢٦٦٥] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِّدَاءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ، عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ.

[2665] معاویہ بن عمرو سے روایت ہے کہ مجھے حکم بن اعرج نے حدیث سنائی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا جبکہ وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے...... (آگے) حاجب بن عمر کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔)

[٢٦٦٦] ١٣٣-(١١٣٤) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا غَطَفَانَ بْنَ طَرِيفٍ الْمُرِّيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، إِنْ شَاءَ اللهُ، صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ».

[2666] ابو غطفان بن طریف کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، فرما رہے تھے: جب رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہی دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آیندہ سال ہوگا تو اگر اللہ نے چاہا ہم نویں دن کا روزہ رکھیں گے۔''

قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

کہا: اس کے بعد آیندہ سال نہیں آیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔

[٢٦٦٧] ١٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ - لَعَلَّهُ قَالَ: - عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَئِنْ بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ».

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

[2667] ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے وکیع نے ابن ابی ذئب سے، انھوں نے قاسم بن عباس سے، انھوں نے عبداللہ بن عمیر سے، انھوں نے ۔۔۔ شاید کہا: ۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آیندہ سال تک زندہ رہا تو لازماً نویں (دن) کا روزہ رکھوں گا۔''

ابوبکر کی روایت میں ہے، (ابن عباس ؓ نے) کہا: آپ کی مراد عاشورہ کے دن سے تھی۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ کے الفاظ کا حافظ ابن حجر ؒ سمیت اکثر محدثین نے یہی مفہوم مراد لیا ہے کہ دسویں کے روزے کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی شامل کر لیا جائے۔ یہ اس لحاظ سے بھی درست ہے کہ اس سے یہود کی مخالفت بھی ہو جاتی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب تر تعلق کے تقاضے بھی پورے ہو جاتے ہیں اور خود رسول اللہ ﷺ کے آیندہ کے عزم کے ساتھ ساتھ آپ کے اپنے معمول کی مطابقت بھی ہو جاتی ہے۔

(المعجم ٢١) - (بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ) (التحفة ٢١)

باب:21- جس نے عاشورہ کے دن میں (کچھ) کھا لیا تو وہ اپنے دن کے باقی حصے میں (کھانے سے) رک جائے

[٢٦٦٨] ١٣٥-(١١٣٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: «مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ، فَلْيَصُمْ، وَمَنْ كَانَ أَكَلَ، فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ».

[2668] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن اسلم قبیلے کا ایک آدمی بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے: ''جس نے روزہ نہیں رکھا، وہ روزہ رکھ لے (اب روزے کی نیت کرے) اور جس نے کھا لیا ہے، وہ رات تک اپنا روزہ پورا کر لے۔''

[٢٦٦٩] ١٣٦-(١١٣٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ ابْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ: «مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ».

فَكُنَّا، بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُومُهُ، وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ، إِنْ شَاءَ اللهُ، وَنَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكٰى أَحَدُهُمْ عَلٰى طَعَامٍ، أَعْطَيْنَاهَا إِيَّاهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

[2669] بشر بن مفضل نے کہا: ہمیں خالد بن ذکوان نے حضرت رُبَیّع بنت معوذ بن عفراء ؓ سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کی بستیوں کی طرف جو مدینہ کے اردگرد تھیں، یہ پیغام بھیجا: ''جس نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے افطار کی حالت میں صبح کی ہے، وہ اپنے دن کے باقی حصے کا روزہ پورا کرے۔''

اس کے بعد ہم خود روزہ رکھتے اور اگر اللہ چاہتا تو اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم (ان کے ہمراہ) مسجد کی طرف جاتے تو ان کے لیے اون کا کھلونا (گڑیا) بنالیتے، جب ان میں سے کوئی افطار کے قریب، کھانے کے لیے روتا تو ہم (اس کا دل بہلانے کے لیے) وہ (کھلونا) اسے دے دیتے۔

فائدہ: یہ اس حکم کی تفصیل ہے جو آپ نے رمضان کی فرضیت سے ایک سال پہلے یکم ہجری کو دیا تھا۔

[٢٦٧٠] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُسُلَهُ فِي قُرَى الْأَنْصَارِ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَنَذْهَبُ بِهِ مَعَنَا، فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ، أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيهِمْ، حَتّٰى يُتِمُّوا صَوْمَهُمْ.

[2670] ابومعشر عطار نے خالد بن ذکوان سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ربیع بنت معوذ ؓ سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا۔ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار کی بستیوں میں اپنے پیام رساں بھیجے...... اس کے بعد بشر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: ہم ان کے لیے روئی کا کھلونا بنالیتے، ہم اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، جب وہ ہم سے کھانا مانگتے، ہم ان کو وہ کھلونا دے دیتے جو ان کو مصروف کر دیتا، یہاں تک کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے۔

(المعجم ٢٢) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى) (التحفة ٢٢)

باب:22- عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں میں روزہ رکھنے کی ممانعت

[٢٦٧١] ١٣٨-(١١٣٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَانِ يَوْمَانِ، نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ، وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُّسُكِكُمْ.

[2671] ابن ازہر کے آزاد کردہ غلام ابوعبید رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، وہ تشریف لائے، نماز پڑھائی، پھر اس سے فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا تو کہا: یہ دو دن ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: (ایک) روزوں سے تمھاری فراغت کا دن، اور دوسرا وہ جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

[٢٦٧٢] ١٣٩-(١١٣٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

[2672] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں (یعنی): قربانی کے دن اور فطر کے دن کے روزوں سے منع فرمایا۔

[٢٦٧٣] ١٤٠-(٨٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَايَصْلُحُ الصِّيَامُ فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْأَضْحٰى، وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ». [راجع: ١٩٢٣]

[2673] قزعہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: میں نے ان سے ایک حدیث سنی تو مجھے بہت اچھی لگی، میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ (حدیث خود) رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ انھوں نے کہا: تو کیا میں رسول اللہ ﷺ پر ایسی بات کہوں گا جو میں نے نہیں سنی! کہا: میں نے آپ ﷺ کو (یہ) فرماتے ہوئے سنا: ''دو دنوں میں روزے (رکھنے) درست نہیں: قربانیوں کے دن اور رمضان (کے روزے) ختم ہونے کے دن۔''

[٢٦٧٤] ١٤١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

[2674] عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن کے روزوں سے منع فرمایا۔

[٢٦٧٥] ١٤٢-(١١٣٩) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ زِيَادِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا، فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ.

[2675] زیاد بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں نے نذر مانی تھی کہ ایک دن کا روزہ رکھوں گا، اور وہ (دن) عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کو واقع ہو رہا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: جان بوجھ کر اس دن کی نذر نہیں مانی گئی تھی۔ اتفاقاً وہی دن پڑ گیا۔ نذر پوری کرنی ضروری ہے لیکن اگر وہ کسی بھی سبب سے چاہے وقت کے سبب سے گناہ بن جائے تو اس کو پورا کرنا ممنوع ہے۔

[٢٦٧٦] ١٤٣-(١١٤٠) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحٰى.

[2676] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو روزوں، فطر کے دن اور قربانی کے دن (کے روزوں) سے منع فرمایا ہے۔

(المعجم ٢٣) - (بَابُ تَحْرِيمِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ) (التحفة ٢٣)

باب:23-ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی حرمت

[٢٦٧٧] ١٤٤-(١١٤١) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ، عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ».

[2677] ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں خالد نے ابوملیح سے خبر دی اور انھوں نے حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایام تشریق کھانے اور پینے کے دن ہیں۔"

[٢٦٧٨] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ، قَالَ خَالِدٌ: فَلَقِيتُ أَبَا مَلِيحٍ فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ

[2678] ہمیں اسماعیل نے خالد حذاء سے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) مجھے ابوقلابہ نے ابوملیح سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ خالد نے کہا: میں نے ابوملیح سے ملاقات کی تو میں نے ان سے سوال کیا۔ اس پر انھوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔ انھوں نے

حَدِيثِ هُشَيْمٍ، وَزَادَ فِيهِ: «وَذِكْرِ اللهِ».

نبی ﷺ سے ہشیم کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی اور یہ اضافہ کیا: ''اور اللہ کو یاد کرنے کے۔''

فائدہ: یوم النحر کے بعد ان ایام میں صرف حج تمتع کرنے والے ایسے لوگوں کو روزے کی اجازت ہے جنھیں قربانی میسر نہ ہو، دیکھیے: صحیح بخاری، روایتِ حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر ؓ۔

[٢٦٧٩] ١٤٥-(١١٤٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ، فَنَادَى: «أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ».

[2679] محمد بن سابق نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے ابوزبیر سے حدیث سنائی، انھوں نے (عبداللہ) ابن کعب بن مالک انصاری سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، ان کے والد نے حدیث سنائی کہ ایام تشریق میں رسول اللہ ﷺ نے اسے اور اوس بن حدثان ؓ کو بھیجا اور اس نے اعلان کیا: ''جنت میں مومن کے سوا کوئی داخل نہ ہو گا اور منیٰ کے دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔''

[٢٦٨٠] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَنَادَيَا.

[2680] ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے کہا: ہمیں ابراہیم بن طہمان نے اسی سند سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی، البتہ انھوں نے فَنَادَيَا ''ان دونوں نے اعلان کیا'' کہا۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ كَرَاهَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُنْفَرِدًا) (التحفة ٢٤)

باب:24- صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ ہے

[٢٦٨١] ١٤٦-(١١٤٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، أَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ.

[2681] سفیان بن عیینہ نے عبدالحمید بن جبیر سے، انھوں نے محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کی، (کہا:) میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سوال کیا، وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے: کیا رسول اللہ ﷺ نے جمعے کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: اس گھر کے رب کی قسم! ہاں۔

[٢٦٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ:

[2682] ابن جریج نے کہا: مجھے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی، ان کو محمد بن عباد بن جعفر نے خبر دی کہ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِمِثْلِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سوال کیا...... (آگے) نبی اکرم ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند (روایت کی۔)

[٢٦٨٣] ١٤٧-(١١٤٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ».

[2683] ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جمعے کے دن کا روزہ نہ رکھے، الا یہ کہ وہ اس سے پہلے یا اس کے بعد (کے دن کا بھی) روزہ رکھے۔''

[٢٦٨٤] ١٤٨-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ».

[2684] ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''تم لوگ (تمام) راتوں میں سے جمعے کی رات کو قیام کے لیے خاص نہ کرو اور دنوں میں سے جمعے کے دن کو روزے کے لیے خاص نہ کرو، سوائے اس کے کہ وہ ایسے روزے (کی تاریخ) میں ہو جب تم میں سے کوئی (اپنے معمول کے مطابق) روزہ رکھتا ہے۔''

(المعجم ٢٥) - (بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ بِقَوْلِهِ: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (التحفة ٢٥)

باب: 25- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اوران لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں، فدیہ، ایک مسکین کا کھانا ہے'' اس کے فرمان: ''اور تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پالے وہ اس کے روزے رکھے'' کی بنا پر منسوخ ہو گیا

[٢٦٨٥] ١٤٩-(١١٤٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

[2685] بکر نے عمرو بن حارث سے، انھوں نے بکیر سے، انھوں نے سلمہ کے آزاد کردہ غلام یزید سے اور انھوں

الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة:١٨٤] كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ، حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب یہ آیت اتری: ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں، ان پر فدیہ، ایک مسکین کو کھانا دینا ہے'' تو جو شخص افطار کرنا اور فدیہ دینا چاہتا (وہ ایسا کر لیتا) یہاں تک کہ وہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے، چنانچہ اس نے اُسے منسوخ کر دیا۔

[٢٦٨٦] ١٥٠-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ فَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِينٍ؛ حَتّٰى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة:١٨٥].

[2686] عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے، باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم رمضان کے مہینے میں ہوتے، جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور ایک مسکین کو کھانا کھلا کر فدیہ ادا کر دیتا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل کی گئی: ''تو جو تم میں سے اس مہینے (رمضان) کو پالے، وہ اس کے روزے رکھے۔''

(المعجم ٢٦) - (بَابُ جَوَازِ تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ آخَرُ، لِمَنْ أَفْطَرَ بِعُذْرٍ مَرَضٍ وَّ سَفَرٍ وَّ حَيْضٍ وَّ نَحْوِ ذٰلِكَ) (التحفة ٢٦)

باب:26- جس نے کسی عذر، مرض، سفر اور حیض وغیرہ کی بنا پر روزہ چھوڑا ہو اس کے لیے رمضان (کے روزوں) کی قضا اگلے رمضان کی آمد (سے پہلے) تک مؤخر کرنے کا جواز

[٢٦٨٧] ١٥١-(١١٤٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ، الشُّغْلُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَوْ

[2687] زہیر نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابوسلمہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، فرما رہی تھیں: میرے ذمے رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تو میں شعبان کے سوا کسی مہینے میں (یہ) قضا روزے نہ رکھ سکتی (اور اس کا سبب) رسول اللہ ﷺ کی بنا پر یا آپ کے ساتھ مصروفیت ہوتی۔

بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[٢٦٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2688] سلیمان بن بلال نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں نے کہا: اور یہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی کے سبب سے ہوتا۔

[٢٦٨٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، يَحْيٰى يَقُولُهُ.

[2689] ابن جریج نے کہا: مجھے یحییٰ بن سعید نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: میں (اس بات سے) یہ سمجھا کہ ایسا نبی ﷺ کے ہاں ان (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے مقام و مرتبے کی وجہ سے ہوتا تھا۔ یہ بات یحییٰ کہتے تھے۔

[٢٦٩٠] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيثِ: الشُّغْلُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2690] عبدالوہاب اور سفیان دونوں نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ (یہی حدیث) روایت کی اور ان دونوں نے حدیث میں ''رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مصروفیت'' کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٦٩١] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

[2691] محمد بن ابراہیم نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم میں سے کوئی ایک رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں روزہ چھوڑتی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس کی قضا نہ دے پاتی، یہاں تک کہ شعبان آ جاتا۔

(المعجم ٢٧) - (بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ) (التحفة ٢٧)

باب:27- میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینا

[٢٦٩٢] ١٥٣-(١١٤٧) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ، صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ».

[2692] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے گا۔''

[٢٦٩٣] ١٥٤-(١١٤٨) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ».

[2693] عیسیٰ بن یونس نے کہا: ہمیں اعمش نے مسلم البطین سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: میری والدہ فوت ہوگئی ہے، اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر اس کے ذمے قرض ہوتا، کیا تم اس کو ادا کرتیں؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔''

[٢٦٩٤] ١٥٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ فَقَالَ: «[أَرَأَيْتَ] لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكَ دَيْنٌ، أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى».

[2694] سلیمان نے مسلم البطین سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے ہیں، کیا میں اس کی طرف سے ان کی قضا دے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے اس کو ادا کرتے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کے قرض کا زیادہ حق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔''

قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيعًا، وَنَحْنُ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا

سلیمان نے کہا: حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ جب مسلم (البطین) نے یہ حدیث سنائی تھی ہم بھی بیٹھے

الْحَدِيثِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ہوئے تھے، دونوں نے کہا: ہم نے مجاہد سے بھی سنا، وہ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کر رہے تھے۔

[٢٦٩٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ.

[2695] ابوخالد احمر نے کہا: ہمیں اعمش نے سلمہ بن کہیل، حکم بن عتیبہ اور مسلم البطین سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر، مجاہد اور عطاء سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔

[٢٦٩٦] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ. قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ، أَكَانَ يُؤَدِّي ذٰلِكِ عَنْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ».

[2696] زید بن ابی اُنیسہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم بن عتیبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کا روزہ ہے، کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے اگر تمھاری والدہ کے ذمے قرض ہوتا تو تم اس کو ادا کرتی، کیا اس سے اس کی طرف سے ادائیگی ہو جاتی؟'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھو۔''

[٢٦٩٧] ١٥٧-(١١٤٩) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَبُوالْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَّإِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَقَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ» قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّهُ كَانَ

[2697] علی بن مسہر ابوالحسن نے عبداللہ بن عطاء سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ کے پاس آکر ایک عورت نے کہا: میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی اور وہ (والدہ) فوت ہوگئی ہیں، کہا: تو آپ نے فرمایا: ''تمھارا اجر پکا ہوگیا اور وراثت نے وہ (لونڈی) تمھیں لوٹا دی۔'' اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے،

عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: «صُومِي عَنْهَا» قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «حُجِّي عَنْهَا».

کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔'' اس نے پوچھا: انھوں نے کبھی حج نہیں کیا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ''تم ان کی طرف سے حج کرو۔''

[٢٦٩٨] ١٥٨-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2698] عبداللہ بن نمیر نے عبداللہ بن عطاء سے، انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا...... (آگے) ابن مسہر کی حدیث کے مانند (حدیث بیان کی) مگر انھوں نے کہا: ''دو ماہ کے روزے۔''

[٢٦٩٩] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

[2699] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں (سفیان) ثوری نے عبداللہ بن عطاء سے خبر دی، انھوں نے ابن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی...... اس کے بعد اسی (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: ''ایک ماہ کے روزے۔''

[٢٧٠٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

[2700] عبیداللہ بن موسیٰ نے سفیان (ثوری) سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا: ''دو ماہ کے روزے۔''

[٢٧٠١] (...) وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ، وَقَالَ: صَوْمُ شَهْرٍ.

[2701] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عبداللہ بن عطاء سے، انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی...... (آگے) ان کی حدیث کے مانند (بیان کیا۔) اور انھوں نے بھی کہا: ''ایک ماہ کے روزے۔''

فائدہ: عبداللہ بن نمیر اور سفیان ثوری کے بعض شاگردوں نے دو ماہ کے روزوں کے الفاظ روایت کیے ہیں، باقی ایک ماہ

کے روزے کہتے ہیں۔ باقی ماندہ الفاظ میں جن سے شرعی حکم اخذ ہوتا ہے، سب متفق ہیں۔

(المعجم ٢٨) - (بَابُ نَدْبِ الصَّائِمِ إِذَا دُعِيَ إِلَى الطَّعَامِ وَ لَمْ يُرِدِ الْإِفْطَارَ، أَوْ شُوتِمَ أَوْ قُوتِلَ أَنْ يَقُولَ : إِنِّي صَائِمٌ وَّأَنَّهُ يُنَزِّهُ صَوْمَهُ عَنِ الرَّفَثِ وَالْجَهْلِ وَ نَحْوِهِ) (التحفة ٢٨)

باب:28- جب روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (اپنے نفلی روزے کو) افطار نہ کرنا چاہے، یا اسے گالی دی جائے اور اس سے جھگڑا کیا جائے تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں اور وہ اپنے روزے کو فحش گوئی اور جاہلانہ رویے سے پاک رکھے

[٢٧٠٢] ١٥٩-(١١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رِوَايَةً. وَقَالَ عَمْرٌو: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ. وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ، وَّهُوَ صَائِمٌ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ».

[2702] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو کھانے کی طرف بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ کہہ دے: میں روزے سے ہوں۔''

(المعجم ٢٩) - (بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ) (التحفة ٢٩)

باب:29- روزہ دار کی طرف سے زبان کی حفاظت

[٢٧٠٣] ١٦٠-(١١٥١) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ».

[2703] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (نبی ﷺ سے) روایت کی، کہا: ''جب تم میں سے کوئی کسی دن روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے، نہ جہالت والا کوئی کام کرے، اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا (کرنا) چاہے تو وہ کہے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔''

(المعجم ٣٠) - (بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ)

(التحفة ٣٠)

باب:30-روزے کی فضیلت

[٢٧٠٤] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ».

[2704] ابن شہاب سے روایت ہے، کہا: سعید بن میسب نے مجھے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

[٢٧٠٥] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ».

[2705] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ایک ڈھال ہے۔''

[٢٧٠٦] ١٦٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَسْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَّالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ

[2706] عطاء نے ابو صالح الزیات سے روایت کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ ڈھال ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ اس دن فحش گفتگو نہ کرے اور نہ شور و غل کرے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک

الْقِيَامَةِ، مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ».

نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ اور روزہ دار کے لیے دوخوشی کے موقع ہیں وہ ان دونوں پر خوش ہوتا ہے: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے تو اپنے افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب کو ملے گا تو اپنے روزے (کی وجہ) سے خوش ہوگا۔"

[٢٧٠٧] ١٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ الْمِسْكِ».

[2707] اعمش نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے، نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک (بڑھا دی جاتی ہے۔) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزے کے (کیونکہ) وہ (خالصتاً) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، وہ میری خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی اس کے (روزہ) افطار کرنے کے وقت کی اور (دوسری) خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت کی۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔"

[٢٧٠٨] ١٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللهَ فَرِحَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيحِ

[2708] محمد بن فضیل نے ابوسنان سے، انھوں نے ابوصالح سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کی، ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ بلاشبہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: جب وہ (روزہ) افطار کرتا ہے، خوش ہوتا ہے اور جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، خوش ہوگا، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اللہ کے

الْمِسْكِ».

ہاں، روزہ دار کے منہ کی بو، کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔"

[٢٧٠٩] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ أَبُو سِنَانٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: وَقَالَ: «إِذَا لَقِيَ اللهَ فَجَزَاهُ، فَرِحَ».

[2709] عبدالعزیز بن مسلم نے کہا: ہمیں ضرار بن مرہ (ابوسنان) نے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی، کہا: اور آپ ﷺ نے فرمایا: "جب وہ اللہ سے ملے گا اور اللہ اس کو اجر وثواب عطا کرے گا تو وہ خوش ہوگا۔"

[٢٧١٠] ١٦٦-(١١٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ، فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ، أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ».

[2710] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ایک (ایسا) دروازہ ہے جسے "الریان" کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے، ان کے ساتھ ان کے سوا کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اس میں سے داخل ہوں گے۔ جب ان میں سے آخری (فرد) داخل ہو جائے گا، تو وہ (دروازہ) بند کر دیا جائے گا، اس کے بعد کوئی اس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔"

(المعجم ٣١) - (بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ فِي سَبِيلِ اللهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ، بِلَا ضَرَرٍ وَّلَا تَفْوِيتِ حَقٍّ) (التحفة ٣١)

باب:31-اس شخص کے لیے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت جو نقصان اور حق کو ضائع کیے بغیر، اس کی طاقت رکھتا ہو

[٢٧١١] ١٦٧-(١١٥٣) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ، إِلَّا بَاعَدَ اللهُ، بِذٰلِكَ الْيَوْمِ،

[2711] ابن ہاد نے سہیل بن ابی صالح سے، انھوں نے نعمان بن ابی عیاش سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص نہیں جو اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزے) کے بدلے اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دے گا۔"

وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

[٢٧١٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2712] عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے سہیل سے، اسی سند کے ساتھ، (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث بیان کی۔

[٢٧١٣] ١٦٨-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَّسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ، بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا».

[2713] ابن جریج نے یحییٰ بن سعید اور سہیل بن ابی صالح سے خبر دی کہ ان دونوں نے نعمان بن عیاش زرقی سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٣٢) - **(بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ، وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّ الْأَوْلٰى إِتْمَامُهُ)** (التحفة ٣٢)

باب:32- زوال سے پہلے نفلی روزے کی نیت کرنے اور نفلی روزہ رکھنے والے کے لیے عذر کے بغیر افطار کرنے کا جواز، (روزے کو) پورا کرنا افضل ہے

[٢٧١٤] ١٦٩-(١١٥٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ: «يَا عَائِشَةُ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ، قَالَ: «فَإِنِّي صَائِمٌ»، قَالَتْ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ

[2714] عبدالواحد بن زیاد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں طلحہ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، (انھوں نے کہا:) مجھے عائشہ بنت طلحہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا تمھارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟'' کہا: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کوئی چیز نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر) میں روزے سے ہوں۔'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو ہمارے

ﷺ: فَأُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ - أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ - قَالَتْ: فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ - أَوْ جَاءَنَا زَوْرٌ - وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا، قَالَ: «مَا هُوَ؟»، قُلْتُ: حَيْسٌ، قَالَ: «هَاتِيهِ» فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا».

پاس ہدیہ بھیجا گیا ــ یا ہمارے پاس ملاقاتی (جو ہدیہ لائے) آ گئے ــ کہا: جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں ہدیہ دیا گیا ہے ــ یا ہمارے پاس مہمان آئے ــ اور میں نے آپ کے لیے کچھ محفوظ کر کے رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: وہ حَیس (کھجور، گھی اور پنیر سے بنا ہوا کھانا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے لائیے۔'' تو میں اسے لے آئی اور آپ نے کھا لیا، پھر آپ نے فرمایا: ''میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔''

قَالَ طَلْحَةُ: فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَّالِهِ، فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

طلحہ نے کہا: میں نے یہ حدیث مجاہد کو سنائی تو انھوں نے کہا: یہ اس آدمی کی طرح ہے جو اپنے مال سے صدقہ نکالتا ہے، اگر وہ چاہے تو دے دے اور اگر وہ چاہے تو اس کو روک لے۔

[٢٧١٥] ١٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي إِذَنْ صَائِمٌ» ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: «أَرِينِيهِ، فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا» فَأَكَلَ.

[2715] وکیع نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا: ''کیا آپ لوگوں کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟'' تو ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تب میں روزے سے ہوں۔'' پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں حَیس تحفے میں ملا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے دکھائیے، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔'' اس کے بعد آپ نے کھا لیا۔

فائدہ: پہلی روایت مجمل ہے اور یہ اس کی نسبت زیادہ مفصل ہے۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ لَا يُفْطِرُ) (التحفة ٣٣)

باب: 33- بھول جانے والے کے کھانے، پینے اور مجامعت کرنے سے روزہ ختم نہیں ہوتا

[٢٧١٦] ١٧١-(١١٥٥) وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

[2716] حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے، کہا:

مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الْقُرْدُوسِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص روزے کی حالت میں بھول گیا اور کھا لیا یا پی لیا، تو وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث میں بھول کر کھانے پینے کا ذکر ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام نووی ؒ نے باب کے عنوان میں کھانے پینے پر قیاس کرتے ہوئے بھول کر جماع کرنے کو بھی اسی کے ساتھ شامل کیا ہے۔ اسلاف میں اس حوالے سے اختلاف ہے۔ امام عطاء، اوزاعی اور لیث اس کے قائل ہیں کہ جماع کرنے والے پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ امام عطاء کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھول کر جماع نہیں ہو سکتا۔ امام احمد ؒ انھی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ امام مالک ؒ بھول کر کھانے پینے والے کے لیے قضا کو واجب سمجھتے ہیں، کفارہ واجب نہیں سمجھتے۔ حضرت مجاہد اور حسن بصری ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ (بعض صورتوں میں) بھول کر جماع ہو سکتا ہے۔ اگر ہو جائے تو اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔ امام شافعی، ابوحنیفہ اور داود ظاہری ؒ وغیرہ اسی نقطۂ نظر کے حامی ہیں۔ امام بخاری ؒ کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ شوافع اس حدیث کے عمومی الفاظ سے بھی استدلال کرتے ہیں «مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ» ''جس نے رمضان میں بھول کر (کسی بھی طرح) افطار کر لیا اس پر نہ قضا ہے اور نہ کفارہ۔'' (صحیح ابن حبان: 288/8، حدیث: 3521)

(المعجم ٣٤) - (بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ، وَاسْتِحْبَابِ أَنْ لَا يَخْلِي شَهْرٌ مِّنْ صَوْمٍ) (التحفة ٣٤)

باب:34- رمضان کے علاوہ (دوسرے مہینوں میں) نبی اکرم ﷺ کے روزے، یہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ رہے

[٢٧١٧] ١٧٢-(١١٥٦) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا مَّعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: وَاللهِ! إِنْ صَامَ شَهْرًا مَّعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ، حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ، وَلَا أَفْطَرَهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ.

[2717] سعید جُریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ رمضان کے سوا کسی متعین مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! رمضان کے سوا آپ نے کسی متعین مہینے کے (پورے) روزے نہیں رکھے یہاں تک کہ آپ آگے تشریف لے گئے اور نہ آپ نے کسی مہینے کے روزے ترک کیے جب تک کہ اس میں سے (کچھ دنوں کے) روزے رکھ (نہ) لیے۔

[٢٧١٨] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ﷺ.

[2718] کہمس نے عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور نہ آپ نے پورے مہینے کے روزے چھوڑے تا آنکہ آپ اس میں سے (کچھ دنوں کے) روزے رکھ (نہ) لیتے، یہاں تک کہ آپ اپنی (دائمی منزل کی) راہ پر تشریف لے گئے۔

[٢٧١٩] ١٧٤-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ؛ - قَالَ حَمَّادٌ: وَأَظُنُّ أَيُّوبَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ - قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، قَدْ أَفْطَرَ، قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا، مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

[2719] حماد نے ایوب اور ہشام سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی۔ حماد نے کہا: میرا خیال ہے، ایوب نے اس حدیث کا عبداللہ بن شقیق سے سماع کیا۔ کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا: آپ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے پہ روزے رکھتے جا رہے ہیں۔ اور آپ افطار کرتے (روزے رکھنا ترک کر دیتے) حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ مسلسل افطار کر رہے ہیں، کہا: جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں، میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں، اس کے سوا کہ وہ رمضان کا مہینہ ہو۔

[٢٧٢٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْإِسْنَادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا.

[2720] قتیبہ نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں حماد نے ایوب سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند، انھوں نے سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٧٢١] ١٧٥-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

[2721] عمر بن عبیداللہ کے آزاد کردہ غلام ابونضر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان (بن عوف) سے اور انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے کہا:

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے، اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں، اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی (اور) مہینے میں اس سے زیادہ روزے رکھے ہوں جتنے شعبان میں رکھتے تھے۔

[٢٧٢٢] ١٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ، وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِّنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

[2722] ابن ابی لبید نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا: آپ مسلسل روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ہی رکھتے جارہے ہیں اور روزے چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ نے روزے بند کردیے ہیں۔ اور میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں شعبان کے روزوں کی نسبت زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا، آپ (گویا) پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے، محض چند دن چھوڑ کر آپ پورا شعبان روزے رکھتے تھے۔

[٢٧٢٣] ١٧٧-(٧٨٢) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ، وَكَانَ يَقُولُ: «خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوا». وَكَانَ يَقُولُ: «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى اللهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ، وَإِنْ قَلَّ». [راجع: ١٨٢٧]

[2723] یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سال کے کسی مہینے میں، شعبان سے بڑھ کر، روزے نہیں رکھتے تھے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''اتنے ہی اعمال اپناؤ جتنوں کی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں اکتائے گا حتیٰ کہ تم خود ہی (عمل کرنے سے) اکتا جاؤ گے۔'' اور آپ فرمایا کرتے تھے: ''اللہ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔''

[٢٧٢٤] ١٧٨-(١١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

[2724] ابوعوانہ نے ابوبشر سے، انھوں نے سعید بن

الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ، حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللهِ! لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ، حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا وَاللهِ! لَا يَصُومُ.

جبیر سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔ جب آپ روزے رکھتے تو اتنے روزے رکھتے کہ کہنے والا کہتا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور جب آپ روزے چھوڑتے تو (مسلسل) چھوڑتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[٢٧٢٥] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: شَهْرًا مُّتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ.

[2725] شعبہ نے اسی سند کے ساتھ ابو بشر سے (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی اور (''پورا مہینہ'' کے بجائے) ''جب سے مدینہ آئے متواتر کوئی مہینہ'' کہا۔

[٢٧٢٦] ١٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَصُومُ.

[2726] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث سنائی، کہا: میں نے سعید بن جبیر سے رجب میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا، اور ہم ان دنوں رجب ہی میں تھے، تو انھوں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے ترک نہیں کریں گے اور آپ روزے ترک کرتے حتیٰ کہ ہم کہتے: آپ روزے نہیں رکھیں گے۔

[٢٧٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

[2727] علی بن مسہر اور عیسیٰ بن یونس دونوں نے اسی سند کے ساتھ عثمان بن حکیم سے اسی (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

[٢٧٢٨] ١٨٠-(١١٥٨) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي خَلَفٍ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ -

[2728] زہیر بن حرب اور ابوبکر بن نافع نے ۔۔ الفاظ انھی کے ہیں ۔۔ دو الگ الگ سندوں کے ساتھ حماد سے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ کہا جاتا:

وَاللَّفْظُ لَهُ - : حَدَّثَنَا بَهْزٌ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ حَتّٰى يُقَالَ : قَدْ صَامَ، قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ : قَدْ أَفْطَرَ، قَدْ أَفْطَرَ.

آپ نے روزے شروع کر دیے، آپ نے روزے شروع کر دیے، اور آپ روزے ترک کرتے حتی کہ کہا جاتا: آپ نے روزے رکھنے چھوڑ دیے، آپ نے روزے رکھنے چھوڑ دیے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ، أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا، أَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيدَيْنِ وَالتَّشْرِيقِ، وَبَيَانِ تَفْضِيلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ) (التحفة ٣٥)

باب:35-اس شخص کے لیے سال بھر کے روزے رکھنے کی ممانعت جسے اس سے نقصان پہنچے یا وہ اس کی وجہ سے کسی حق کو ضائع کرے، یا عیدین اور ایام تشریق کا روزہ بھی نہ چھوڑے، اور ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کی فضیلت

[٢٧٢٩] ١٨١-(١١٥٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ : لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ، مَا عِشْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ؟» فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ قُلْتُهُ، يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَنَمْ وَقُمْ، صُمْ مِّنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ؛ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ» قَالَ : قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ : «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ» قَالَ قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، يَا رَسُولَ اللهِ!

[2729] ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ وہ (عبداللہ) کہتا ہے: میں جب تک زندہ ہوں (مسلسل) رات کا قیام کروں گا اور دن کا روزہ رکھوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہی ہو جو یہ باتیں کرتے ہو؟“ میں نے آپ سے عرض کی: اللہ کے رسول! واقعی میں نے ہی یہ کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ کام نہیں کر سکو گے، لہٰذا روزہ رکھو اور روزہ ترک بھی کرو، نیند بھی کرو اور قیام بھی کرو، مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی (کا اجر) دس گنا ہے۔ اس طرح یہ سارے وقت کے روزوں کی طرح ہے۔“ میں نے عرض کی: میں اس سے افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور دو دن نہ رکھو۔“ کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے

قَالَ: «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا، وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ» قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ».

اور یہ روزوں کا سب سے منصفانہ (طریقہ) ہے۔'' میں نے کہا: میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے افضل کوئی صورت نہیں۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ بات مجھے اپنے اہل و عیال سے بھی زیادہ عزیز ہے کہ میں (مہینے میں) تین دنوں کی بات تسلیم کر لیتا جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔

[٢٧٣٠] ١٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّومِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَتّٰى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ، فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ رَسُولًا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا، وَإِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ: فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنْ تَشَآءُوا أَنْ تَدْخُلُوا، وَإِنْ تَشَآءُوا أَنْ تَقْعُدُوا هٰهُنَا، قَالَ: فَقُلْنَا: لَا، بَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا، فَحَدِّثْنَا، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَصُومُ الدَّهْرَ، وَأَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ: فَإِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى، يَا نَبِيَّ اللهِ! وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ، قَالَ: «فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ» قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ - ﷺ - فَإِنَّهُ

[2730] عکرمہ بن عمار نے کہا: ہمیں یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: میں اور عبداللہ بن یزید حضرت ابوسلمہ کے پاس حاضری کے لیے (اپنے گھروں سے) روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک پیغام لے جانے والا آدمی ان کے پاس بھیجا تو وہ بھی ہمارے لیے باہر نکل آئے۔ وہاں ان کے گھر کے دروازے کے پاس ایک مسجد تھی، کہا: ہم مسجد میں رہے یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آ گئے۔ انھوں نے کہا: اگر تم چاہو تو (گھر میں) داخل ہو جاؤ اور اگر چاہو تو یہیں (مسجد میں) بیٹھ جاؤ۔ کہا: ہم نے کہا: نہیں، ہم یہیں بیٹھیں گے، آپ ہمیں احادیث سنائیں۔ انھوں نے کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث سنائی، کہا: میں مسلسل روزے رکھتا تھا اور ہر رات (قیام میں پورے) قرآن کی قراءت کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے سامنے میرا ذکر کیا گیا (اور آپ تشریف لائے) یا آپ نے مجھے پیغام بھیجا اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم ہمیشہ (ہر روز) روزہ رکھتے ہو اور ہر رات (پورا) قرآن پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں (یہ بات درست ہے) اور ایسا کرنے میں میرے پیش نظر بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن

كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا» قَالَ: «وَاقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَّلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا»، قَالَ: فَشَدَّدْتُ، فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قَالَ: وَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرٌ».

روزے رکھو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے افضل عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر تمھاری بیوی کا حق ہے، تم پر تمھارے مہمانوں کا حق ہے اور تم پر تمھارے جسم کا حق ہے۔'' (آخر میں) آپ نے فرمایا: ''اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھو، وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔'' فرمایا: ''قرآن کی قراءت ایک ماہ میں (مکمل کیا) کرو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اس سے افضل عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے ہر بیس دن میں پڑھ لیا کرو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ بہتر (عمل) کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہر دس دن میں پڑھا کرو۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو ہر سات دن میں پڑھا کرو، اس سے زیادہ نہ کرو کیونکہ تمھاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمھارے مہمانوں کا تم پر حق ہے اور تمھارے جسم کا تم پر حق ہے۔'' کہا: میں نے (اپنے اوپر) سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی۔ اور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''تم نہیں جانتے شاید تمھاری عمر طویل ہو۔''

قَالَ: فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ.

کہا: میں اسی کی طرف آ گیا جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا، جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے پسند کیا (اور تمنا کی) کہ میں نے نبی ﷺ کی رخصت قبول کر لی ہوتی۔

[٢٧٣١] ١٨٣-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛

[2731] حسین المعلم نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور آپ ﷺ کے فرمان: ''ہر مہینے میں تین دن'' کے بعد یہ الفاظ زائد بیان

وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ»، «فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ».

کہے: ''تمھارے لیے ہر نیکی کے بدلے میں اس جیسی دس (نیکیاں) ہیں، تو یہ سارے سال کے (روزے) ہیں۔''

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قُلْتُ: وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ» وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا، وَلَمْ يَقُلْ: «وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا» وَلٰكِنْ قَالَ: «وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا».

اور (اس) حدیث میں کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے نبی داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ فرمایا: ''آدھا سال۔'' اور انھوں نے حدیث میں قرآن پڑھنے کے حوالے سے کچھ بیان نہیں کیا اور انھوں نے: ''تمھارے مہمانوں کا تم پر حق ہے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے، اس کے بجائے انھوں نے کہا، (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''اور تمھاری اولاد کا تم پر حق ہے۔''

[٢٧٣٢] ١٨٤-(...) حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: - وَأَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً» قَالَ: قُلْتُ: إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ».

[2732] شیبان نے یحییٰ سے، انھوں نے بنو زہرہ کے مولیٰ محمد بن عبدالرحمان سے، انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی۔ (یحییٰ نے کہا:) ـــ میرا اپنے بارے میں خیال ہے کہ میں نے خود بھی یہ حدیث ابوسلمہ سے سنی ـــ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''قرآن مجید کی تلاوت مہینے میں (مکمل) کیا کرو۔'' میں نے عرض کی: میں (اس سے زیادہ کی) قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''بیس راتوں میں پڑھ لیا کرو۔'' میں نے عرض کی: میں (اس سے زیادہ کی) قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''سات دنوں میں پڑھ لیا کرو اور اس سے زیادہ (قراءت) مت کرنا۔''

[٢٧٣٣] ١٨٥-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَكُنْ مِّثْلَ

[2733] اوزاعی نے کہا: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے (عمر) بن حکم بن ثوبان سے حدیث سنائی، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے حدیث سنائی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔''

فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ».

[٢٧٣٤] ١٨٦-(...) وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيْلَ؟ فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا، وَلِنَفْسِكَ حَظًّا، وَلِأَهْلِكَ حَظًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ» قَالَ: إِنِّي أَجِدُنِي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -»: قَالَ: وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ؟ يَا نَبِيَّ اللهِ! قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى» قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ؟ يَا نَبِيَّ اللهِ! - قَالَ عَطَاءٌ: فَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ».

[2734] عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، وہ کہتے تھے کہ ابوعباس نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں روزے رکھتا ہوں، لگاتار رکھتا ہوں اور رات بھر قیام کرتا ہوں، آپ نے مجھے پیغام بھیجا یا میری آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم روزے رکھتے ہو اور (کوئی روزہ) نہیں چھوڑتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو کیونکہ (تمھارے وقت میں سے) تمھاری آنکھ کا بھی حصہ ہے (کہ وہ نیند کے دوران میں آرام کرے) اور تمھاری جان کا بھی حصہ ہے اور تمھارے گھر والوں کا بھی حصہ ہے، لہٰذا تم روزے رکھو بھی اور ترک بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو اور ہر دس دن میں سے ایک دن کا روزہ رکھو اور تمھیں (باقی) نو دنوں کا (بھی) اجر ملے گا۔'' کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! میں خود کو اس سے زیادہ طاقت رکھنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر داود علیہ السلام کے سے روزے رکھو۔'' کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! داود علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب (دشمن سے) آمنا سامنا ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔'' کہا: اے اللہ کے نبی (ﷺ)! مجھے اس کی ضمانت کون دے گا (کہ میری زندگی کا ہر دن روزے سے شمار ہوگا؟) ۔ عطاء نے کہا: میں نہیں جانتا کہ انھوں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کا ذکر کس طرح کیا ۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے (وقفے کے بغیر) ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہیں رکھا جس نے

ہمیشہ روزہ رکھا۔"

[٢٧٣٥] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ.

[2735] محمد بن بکر نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے اسی سند سے (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور کہا کہ ابوعباس الشاعر نے ان کو خبر دی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ، مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، ثِقَةٌ عَدْلٌ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: ابوعباس سائب بن فروخ اہل مکہ سے ہیں، ثقہ اور عدول ہیں۔

[٢٧٣٦] ١٨٧-(. . .) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ، سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَهِكَتْ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ، صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ» قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَّلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى».

[2736] شعبہ نے ہمیں حبیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعباس (سائب بن فروخ) سے سنا، انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "اے عبداللہ بن عمرو! تم ہمیشہ (بلاوقفہ روزانہ) روزے رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو اور جب تم ایسا ہی کرو گے تو (ایسا کرنے والے کی) آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور (جاگ جاگ کر) کمزور ہو جائیں گی، (اور جہاں تک اجر کا تعلق ہے تو) جس نے ہمیشہ روزہ رکھا، اس نے روزہ نہ رکھا، مہینے میں سے تین دن کے روزے پورے مہینے کے روزے (متصور) ہوں گے۔" میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ (روزے رکھنے) کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم داود علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ترک کرتے تھے اور (دشمن سے) آمنے سامنے کے وقت بھاگتے نہیں تھے۔"

[٢٧٣٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: وَقَالَ: «وَنَفِهَتِ النَّفْسُ».

[2737] مسعر سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں حبیب بن ابی ثابت نے اسی سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) حدیث سنائی اور کہا: "اور (ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی) جان درماندہ ہو جائے گی۔"

[٢٧٣٨] ١٨٨-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ

[2738] سفیان بن عیینہ نے عمرو سے، انھوں نے ابوعباس سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: "کیا

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟» قَالَ: إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَإِنَّكَ، إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، هَجَمَتْ عَيْنَاكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، لِعَيْنِكَ حَقٌّ، وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ، وَلِأَهْلِكَ حَقٌّ، قُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَأَفْطِرْ».

مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم رات بھر قیام کرتے ہو اور (روزانہ) دن کا روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: میں یہ کام کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم یہ کام کرو گے تو (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) تمھاری آنکھیں اندر کو دھنس جائیں گی اور تمھاری جان کمزور ہو جائے گی۔ تم پر تمھاری آنکھ کا حق ہے۔ تمھاری اپنی ذات کا حق ہے اور تمھارے گھر والوں کا حق ہے، قیام کرو اور نیند بھی لو، روزہ رکھو بھی اور روزہ چھوڑو بھی۔''

[٢٧٣٩] ١٨٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ- كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا».

[2739] ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن اوس سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ (نفلی) نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور اس کا ایک تہائی قیام کرتے تھے اور اس کے (آخری) چھٹے حصے میں سو جاتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) تھے۔''

[٢٧٤٠] ١٩٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُومُ نِصْفَ الدَّهْرِ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ- كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرْقُدُ آخِرَهُ، وَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ».

[2740] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی کہ ان کو عمرو بن اوس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے (یہ) خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ آدھا زمانہ روزے رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات تک سوتے تھے، پھر قیام کرتے تھے، پھر اس کے آخری حصے میں سو جاتے تھے، وہ آدھی رات کے بعد رات کا ایک تہائی حصہ قیام کرتے تھے۔''

قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَعَمْرُو بْنُ أَوْسٍ كَانَ يَقُولُ: «يَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

میں (ابن جریج) نے عمرو بن دینار سے پوچھا: کیا عمرو بن اوس یہ کہتے تھے: ''وہ آدھی رات کے بعد رات کا تہائی حصہ قیام کرتے تھے؟'' انھوں نے جواب دیا: ہاں۔

[٢٧٤١] ١٩١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «خَمْسًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «سَبْعًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ «تِسْعًا» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ «أَحَدَ عَشَرَ» قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ، شَطْرَ الدَّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ وَّإِفْطَارُ يَوْمٍ».

[2741] ابوقلابہ (بن زید بن عامر الجرمی البصری) نے کہا: مجھے ابوملیح نے خبر دی، کہا: میں تمھارے والد کے ہمراہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انھوں نے ہمیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے، میں نے آپ کے لیے چمڑے کا ایک تکیہ رکھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان میں آ گیا، آپ نے مجھے فرمایا: ''کیا تمھیں ہر مہینے میں سے تین دن (کے روزے) کافی نہیں؟'' میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ۔'' میں نے عرض کی۔ اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''سات۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''نو۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (اس سے زیادہ۔) آپ ﷺ نے فرمایا: ''گیارہ۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ۔) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزے نہیں ہیں، آدھا زمانہ، ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔''

[٢٧٤٢] ١٩٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ

[2742] زیاد بن فیاض سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوعیاض سے سنا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ایک دن کا روزہ رکھو اور تمھارے لیے ان (دنوں) کا اجر ہے جو باقی

أَبَا عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ : «صُمْ يَوْمًا ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : «صُمْ يَوْمَيْنِ ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ : «صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ» قَالَ : إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ : «صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللهِ ، صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا» .

ہیں۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''دو دن روزے رکھو اور تمھارے لیے ان (دنوں) کا اجر ہے جو باقی ہیں۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تین دن روزے رکھو اور تمھارے لیے باقی (تمام دنوں) کا اجر ہے۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ''چار دن روزے رکھو اور تمھارے لیے باقی (تمام دنوں) کا اجر ہے۔'' کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والے روزے، یعنی داود علیہ السلام کے روزے کی طرح (روزے) رکھو، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔''

[٢٧٤٣] ١٩٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ . قَالَ زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ! بَلَغَنِي أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ ، فَلَا تَفْعَلْ ؛ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، وَّلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، وَّإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، صُمْ وَأَفْطِرْ ، صُمْ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّ بِي قُوَّةً ، قَالَ : «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا» .

[2743] سعید بن میناء نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمرو! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (روزانہ) دن کا روزہ رکھتے ہو اور رات بھر قیام کرتے ہو، ایسا مت کرو کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حصہ (ادا کرنا ضروری) ہے، تم پر تمھاری آنکھ کا حصہ (ادا کرنا ضروری) ہے اور تم پر تمھاری بیوی کا حصہ (ادا کرنا بھی ضروری) ہے، روزے رکھو اور ترک بھی کرو، ہر مہینے میں سے تین دن کے روزے رکھ لیا کرو۔ یہ سارے وقت کے روزوں (کے برابر) ہیں۔'' میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے اندر (زیادہ روزے رکھنے کی) قوت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم داود علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو، ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

فَكَانَ يَقُولُ : يَا لَيْتَنِي أَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ .

وہ کہا کرتے تھے: کاش! میں نے رخصت کو قبول کیا ہوتا۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَعَاشُورَاءَ، وَالِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ) (التحفة ٣٦)

باب:36- ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا اور عرفہ، عاشورہ، سوموار اور جمعرات کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے

[٢٧٤٤] ١٩٤-(١١٦٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يَّزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لَهَا: مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.

[2744] معاذہ عدویہ نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے پوچھا: آپ مہینے کے کن دنوں میں روزہ رکھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: آپ اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن ایام کا روزہ رکھ رہے ہیں۔ یعنی وسط مہینہ کے حوالے سے دن متعین نہ تھے۔

[٢٧٤٥] ١٩٥-(١١٦١) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُّطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ - أَوْ قَالَ لِرَجُلٍ، وَّهُوَ يَسْمَعُ -: «يَا فُلَانُ! أَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ». [انظر: ٢٧٥١]

[2745] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا۔ یا کسی اور شخص سے پوچھا اور وہ سن رہے تھے:۔ "اے فلاں! کیا تم نے اس مہینے کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟" اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو جب (رمضان مکمل کر کے) روزے ترک کرو تو (ہر مہینے) دو دن کے روزے رکھتے رہو۔"

[٢٧٤٦] ١٩٦-(١١٦٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: رَجُلٌ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا

[2746] حماد نے غیلان سے، انھوں نے عبداللہ بن معبد زمانی سے اور انھوں نے حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت کی کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: آپ کس طرح روزے رکھتے ہیں؟ اس کی بات سے رسول اللہ ﷺ غصے میں آ گئے، جب حضرت عمر ؓ نے آپ کا غصہ دیکھا تو کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام

رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ قَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ، فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللهِ! كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ» - أَوْ قَالَ -: «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ».

کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، ہم اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار باران کلمات کو دہرانے لگے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حکم ہے جو سال بھر (مسلسل) روزہ رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' یا فرمایا۔ ''اس نے روزہ نہیں رکھا اور اس نے افطار نہیں کیا۔'' کہا: اس کا کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے؟'' پوچھا: اس کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' پوچھا: اس آدمی کا کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے پسند ہے کہ مجھے اس کی طاقت مل جاتی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر مہینے کے تین روزے اور ایک رمضان (کے روزوں) سے (لے کر دوسرے) رمضان (کے روزے) یہ (عمل) سارے سال کے روزوں (کے برابر) ہے۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور اگلے سال کے گناہوں کا بھی اور یوم عاشورہ کا روزہ، میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

[٢٧٤٧] ١٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْبَدٍ

[2747] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے غیلان بن جریر سے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن معبد زمانی سے سنا، انھوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں سوال

الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا، وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً.

کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور بیعت کے طور پر اپنی بیعت پر راضی ہیں (جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کی۔)

قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ؟ فَقَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ - أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ -» قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «وَمَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «لَيْتَ أَنَّ اللهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ؟ قَالَ: «ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ قَالَ: «ذَاكَ يَوْمٌ وُّلِدْتُ فِيهِ، وَيَوْمٌ بُعِثْتُ - أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ - فِيهِ» قَالَ: فَقَالَ: «صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَّرَمَضَانَ إِلٰى رَمَضَانَ، صَوْمُ الدَّهْرِ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ» قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ؟ فَقَالَ: «يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ».

کہا: اس کے بعد آپ سے بغیر وقفے کے ہمیشہ روزہ رکھنے (صیام الدھر) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔'' اس کے بعد آپ سے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن ترک کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟'' کہا: اور آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ترک کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: ''کاش کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کام کی طاقت دی ہوتی۔'' کہا: اور آپ سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ ترک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میرے بھائی داود علیہ السلام کا روزہ ہے۔'' کہا: اور آپ سے سوموار کا روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دن ہے جب میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے (رسول بنا کر) بھیجا گیا۔ یا مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔'' کہا: اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''ہر ماہ کے تین روزے اور اگلے رمضان تک رمضان کے روزے ہی ہمیشہ کے روزے ہیں۔'' کہا: آپ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: ''یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' کہا: اور آپ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

قَالَ مُسْلِمٌ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ رِّوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ؟ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا.

امام مسلم ؒ نے کہا: اس حدیث میں شعبہ کی روایت (یوں) ہے: انھوں (ابو قتادہ ؓ) نے کہا: اور آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ لیکن ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا ہے، کیونکہ ہمارے خیال میں یہ (راوی کا) وہم ہے۔

[٢٧٤٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2748] معاذ بن معاذ، شبابہ اور نضر بن شمیل سب نے شعبہ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ حدیث کے مانند) روایت کی۔

[٢٧٤٩] (...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الِاثْنَيْنِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيسَ.

[2749] ابان عطار نے کہا: ہمیں غیلان بن جریر نے اسی سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، مگر انھوں نے (اپنی) اس حدیث میں سوموار کا ذکر کیا، جمعرات کا ذکر نہیں کیا۔

[٢٧٥٠] ١٩٨-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: «فِيهِ وُلِدْتُ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ».

[2750] ہمیں مہدی بن میمون نے حدیث سنائی، انھوں نے غیلان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابو قتادہ انصاری ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں اسی دن پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔''

(المعجم ٣٧) - (بَابُ صَوْمِ سُرَرِ شَعْبَانَ) (التحفة ٣٧)

باب:37- شعبان کے وسط (یا دوران) میں روزے رکھنا

[٢٧٥١] ١٩٩-(١١٦١) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ

[2751] ثابت نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت

خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ - وَلَمْ أَفْهَمْ مُطَرِّفًا عَنْ هَدَّابٍ - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ - أَوْ لِآخَرَ -: «أَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ». [راجع: ٢٧٤٥]

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے۔۔۔ یا کسی اور آدمی سے۔۔۔ فرمایا: "کیا تم نے شعبان کے وسط میں روزے رکھے ہیں؟" اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم روزے ختم کر لو تو دو دن کے روزے رکھنا۔"

[٢٧٥٢] ٢٠٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟» فَقَالَ: لَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ».

[2752] ابوعلاء نے مطرف سے اور انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: "کیا تم نے اس مہینے کے دوران میں کچھ روزے رکھے ہیں؟" اس نے جواب دیا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو تو اس کی جگہ دو روزے رکھ لینا۔"

[٢٧٥٣] ٢٠١-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَخِي مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: «هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟» يَعْنِي شَعْبَانَ، قَالَ: لَا. قَالَ: فَقَالَ لَهُ: «إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ، فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ» - شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِيهِ - قَالَ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: يَوْمَيْنِ.

[2753] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے مطرف بن شخیر کے بھتیجے سے حدیث سنائی، کہا: میں نے مطرف کو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: "کیا تم نے اس مہینے، یعنی شعبان کے وسط (یا دوران) میں کچھ روزے رکھے ہیں؟" اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: "جب تم رمضان کے روزے ختم کر لو، اس کے بعد ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ لینا۔" شعبہ نے۔۔۔ جن کو شک ہوا۔۔۔ کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے دو دن کے روزے کہا تھا۔

[٢٧٥٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَيَحْيَى اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَانِئِ بْنِ أَخِي مُطَرِّفٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[2754] نضر نے ہمیں خبر دی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے خبر دی، (کہا:) ہمیں مطرف کے بھتیجے عبداللہ بن ہانی نے اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث روایت کی۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ)

(التحفة ٣٨)

باب:38- محرم کے روزوں کی فضیلت

[٢٧٥٥] ٢٠٢-(١١٦٣) حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ، شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ».

[2755] ابو بشر نے حمید بن عبدالرحمان حمیری سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے ''محرم'' کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔''

فائدہ: یوم عاشورہ کا روزہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا حصہ تھا۔ جاہلی دور میں یہ روزہ رکھا جاتا تھا۔ آپ نے بھی رمضان سے پہلے دس محرم کا روزہ رکھا۔ دوسروں کو بھی اس کی تلقین فرمائی۔ رمضان کی فرضیت کے بعد یہ نفلی روزے قرار پائے لیکن ان کی اہمیت وفضیلت قائم رہی۔

[٢٧٥٦] ٢٠٣-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ، قَالَ: سُئِلَ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ».

[2756] جریر نے عبدالملک بن عمیر سے، انھوں نے محمد بن منتشر سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس کو نبی ﷺ کی طرف سے بیان کر رہے تھے۔ کہا: آپ سے دریافت کیا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے اور ماہِ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آدھی رات کی نماز ہے اور رمضان کے مہینے کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔''

[٢٧٥٧] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي ذِكْرِ الصِّيَامِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[2757] زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے، روزوں کے ذکر میں اس (سابقہ حدیث) کے مانند روایت کی۔

(المعجم ٣٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِّرَمَضَانَ) (التحفة ٣٩)

باب:39- رمضان کے بعد شوال کے چھ دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہے

[٢٧٥٨] ٢٠٤-(١١٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ».

[2758] ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے سعد بن سعید بن قیس نے عمر بن ثابت بن حارث خزرجی سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے ان کو حدیث سنائی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے رکھنے کی طرح ہے۔''

[٢٧٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[2759] عبداللہ بن نمیر نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

[٢٧٦٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِمِثْلِهِ.

[2760] عبداللہ بن مبارک نے سعد بن سعید سے روایت کی، کہا: میں نے عمر بن ثابت سے سنا، کہا: میں نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا...... اسی (سابقہ حدیث) کے مانند۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا، وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلَبِهَا) (التحفة ٤٠)

باب:40- لیلۃ القدر کی فضیلت، اس کو تلاش کرنے کی ترغیب، اس کی وضاحت کہ وہ کب ہے؟ اور کن اوقات میں ڈھونڈنے سے اس کے مل جانے کی زیادہ امید ہے

[٢٧٦١] ٢٠٥-(١١٦٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2761] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ آخری سات راتوں میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو خواب میں لیلۃ القدر دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمھارا خواب آخری سات راتوں میں ایک دوسرے کے موافق ہو گیا ہے، اب جو اس (لیلۃ القدر) کو تلاش کرنا چاہے وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیان کردہ مکمل الفاظ آگے حدیث: 2764 میں ہیں۔)

[٢٧٦٢] ٢٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2762] عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، فرمایا: ''لیلۃ القدر کو (رمضان کی) آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔''

[٢٧٦٣] ٢٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأٰى رَجُلٌ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا».

[2763] سفیان بن عیینہ نے زہری سے، انھوں نے سالم سے اور انھوں نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے (خواب میں) دیکھا کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارا خواب آخری عشرے کے بارے میں ہے، تم اس (لیلۃ القدر) کو اس (عشرے) کی طاق (راتوں) میں تلاش کرو۔''

[٢٧٦٤] ٢٠٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ: «إِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ أُرُوا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ، وَأُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ».

[2764] یونس نے ابن شہاب سے روایت کی، (کہا:) مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سنا، فرمار ہے تھے: ''تم میں سے کچھ لوگوں کو (خواب میں) دکھایا گیا ہے کہ یہ پہلی سات راتوں میں ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو دکھایا گیا ہے کہ یہ بعد میں آنے والی سات راتوں میں ہے، تو تم اس کو بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں

میں تلاش کرو۔"

[٢٧٦٥] ٢٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي».

[2765] عقبہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا: کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اس، یعنی لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو، اگر تم میں سے کوئی کمزور پڑ جائے یا بے بس ہو جائے تو وہ باقی کی سات راتوں میں (کسی صورت سستی اور کمزوری سے) مغلوب نہ ہو۔"

[٢٧٦٦] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ».

[2766] شعبہ نے جبلہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: "جو اس رات کا متلاشی ہو تو وہ اسے آخری دس راتوں میں تلاش کرے۔"

[٢٧٦٧] ٢١١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ» أَوْ قَالَ: «فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ».

[2767] شیبانی نے جبلہ اور محارب سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لیلۃ القدر کے اوقات آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔" یا فرمایا: "آخری سات راتوں میں (تلاش کرو۔)"

[٢٧٦٨] ٢١٢-(١١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَيْقَظَنِي بَعْضُ أَهْلِي، فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ».

[2768] ہمیں ابوطاہر اور حرملہ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابن وہب نے خبر دی، (کہا:) مجھے یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے (خواب میں) شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے میرے گھر والوں میں سے کسی نے بیدار کر دیا تو وہ مجھے بھلوا دی گئی، تم اسے بعد میں آنے والی (آخری) دس راتوں میں تلاش کرو۔"

وَقَالَ حَرْمَلَةُ: «فَنَسِيتُهَا».

حرملہ نے (''مجھے بھلوادی گئی'' کے بجائے)''میں اسے بھول گیا'' کہا۔

[٢٧٦٩] ٢١٣-(١١٦٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينِ تَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً، وَّيَسْتَقْبِلُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، يَرْجِعُ إِلٰى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ، جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَةَ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبِتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَأُنْسِيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَّقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ».

[2769]ہمیں بکر نے ابن ہاد سے حدیث سنائی، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ ان دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے جو مہینے کے درمیان میں ہوتے ہیں، جب وہ وقت آتا کہ بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں رات کی آمد ہوتی تو اپنے گھر لوٹ جاتے اور وہ شخص بھی لوٹ جاتا جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرتا تھا، پھر آپ ایک مہینے، جس میں آپ نے اعتکاف کیا تھا، اس رات ٹھہرے رہے جس میں آپ (گھر) لوٹ جایا کرتے تھے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اس کا حکم دیا، پھر فرمایا: ''میں ان (درمیانے) دس دنوں کا اعتکاف کرتا تھا، پھر مجھ پر منکشف ہوا کہ میں اس آخری عشرے کا اعتکاف کروں۔ تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے، وہ اپنے اعتکاف کی جگہ ہی میں رات بسر کرے اور بلاشبہ میں نے یہ رات خواب میں دیکھی ہے اس کے بعد وہ مجھے بھلا دی گئی، لہٰذا تم اسے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔''

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مُطِرْنَا لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌّ طِينًا وَّمَاءً.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اکیسویں رات ہم پر بارش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ میں مسجد (کی چھت) ٹپک پڑی، میں نے، جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے، آپ کو دیکھا تو آپ کا چہرۂ مبارک مٹی اور پانی سے بھیگا ہوا تھا۔

[٢٧٧٠] ٢١٤-(...)وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ:

[2770] عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے یزید (بن ہاد)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ، الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ»، وَقَالَ: وَجَبِينُهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَاءً.

سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم سے، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں درمیانے عشرے کا اعتکاف کرتے تھے...... (آگے) اس (سابقہ حدیث) کے مانند حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے (اپنے "اعتکاف کی جگہ میں رات گزارنے" کے بجائے) "اپنے اعتکاف کی جگہ میں ٹکا رہے" کہا اور کہا: آپ کی پیشانی مٹی اور پانی سے بھری ہوئی تھی۔

[٢٧٧١] ٢١٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ: «إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ، أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ» فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ: «وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ، وَأَنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ»، فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ، فَخَرَجَ

[2771] ہم سے عمارہ بن غزیہ انصاری نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے محمد بن ابراہیم سے سنا، وہ ابوسلمہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک ترکی خیمے کے اندر جس کے دروازے پر چٹائی تھی، رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا۔ کہا: تو آپ نے چٹائی کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر خیمے کے ایک کونے میں کیا، پھر اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکال کر لوگوں سے گفتگو فرمائی، لوگ آپ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اس شب (قدر) کو تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میں نے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، پھر میرے پاس (بخاری حدیث: 813 میں ہے: جبریل علیہ السلام کی) آمد ہوئی تو مجھ سے کہا گیا: وہ آخری دس راتوں میں ہے، تو اب تم میں سے جو اعتکاف کرنا چاہے، وہ اعتکاف کرلے۔" لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: "اور مجھے وہ ایک طاق رات دکھائی گئی، اور یہ کہ میں اس (رات) کی صبح مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے اکیسویں رات کی صبح کی، اور آپ نے (اس میں) صبح تک قیام کیا تھا، پھر بارش ہوئی تو مسجد (کی

حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ، وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ.

چھت) ٹپک پڑی، میں نے مٹی اور پانی دیکھا، اس کے بعد جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے کنارے دونوں میں مٹی اور پانی (کے نشانات) موجود تھے اور یہ آخری عشرے میں اکیسویں کی رات تھی۔

[٢٧٧٢] ٢١٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نَسِيتُهَا - أَوْ أُنْسِيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ» قَالَ: فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا، حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، قَالَ: حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

[2772] ہشام نے یحییٰ سے اور انھوں نے ابوسلمہ سے روایت کی، کہا: ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کے بارے میں بات چیت کی، پھر میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ میرے دوست تھے، میں نے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ نخلستان میں نہیں چلیں گے؟ وہ نکلے اور ان (کے کندھوں) پر دھاری دار چادر تھی، میں نے ان سے پوچھا: (کیا) آپ نے رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا، ہم بیسویں (رات) کی صبح کو (اعتکاف سے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور اب میں اسے بھول گیا ہوں۔۔ یا مجھے بھلا دی گئی ہے۔۔ اس لیے تم اس کو آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے دیکھا کہ میں (اس رات) پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تو جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ واپس (اعتکاف میں) چلا جائے۔'' کہا: ہم واپس ہو گئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا، کہا: ایک بدلی آئی، ہم پر بارش ہوئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہ پڑی، وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی، اور نماز کھڑی کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے تھے، کہا: یہاں تک کہ میں نے آپ کی پیشانی پر مٹی کا نشان بھی دیکھا۔

[٢٧٧٣] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ:

[2773] معمر اور اوزاعی دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَفِي حَدِيثِهِمَا: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ، وَعَلَى جَبْهَتِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرُ الطِّينِ.

اسی سند کے ساتھ اس (سابقہ حدیث) کے ہم معنی روایت کی۔ اوران دونوں کی حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نماز سے (فارغ ہوکر) پلٹے تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی اور ناک کے کنارے پر مٹی کا نشان تھا۔

[٢٧٧٤] ٢١٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: اِعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ. يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ تُبَانَ لَهُ، فَلَمَّا انْقَضَيْنَ، أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ، ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَأَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَأُعِيدَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ ﷺ: «يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهَا كَانَتْ أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِهَا، فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ، مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ، فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، اِلْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ» قَالَ: قُلْتُ: يَاأَبَاسَعِيدٍ! إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، قَالَ: أَجَلْ، نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ، قَالَ: قُلْتُ: مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ؟ قَالَ: إِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرِينَ فَالَّتِي تَلِيهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ، وَهِيَ التَّاسِعَةُ، فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَّعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا السَّابِعَةُ، فَإِذَا مَضٰى خَمْسٌ

[2774] محمد بن مثنیٰ اور ابوبکر بن خلاد نے کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں سعید نے ابونضرہ سے اور انھوں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے درمیانے عشرے کا اعتکاف کیا، اس سے پہلے کہ آپ کے سامنے اس کو کھول دیا جائے، آپ لیلۃ القدر کو تلاش کر رہے تھے۔ جب یہ (دس راتیں) ختم ہو گئیں تو آپ نے حکم دیا اور ان خیموں کو اکھاڑ دیا گیا، پھر (وہ رات) آپ پر واضح کر دی گئی کہ وہ آخری عشرے میں ہے۔ اس پر آپ نے (خیمے لگانے کا) حکم دیا تو ان کو دوبارہ لگا دیا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نکل کر لوگوں کے سامنے آئے اور فرمایا: ''اے لوگو! مجھ پر لیلۃ القدر واضح کر دی گئی اور میں تم کو اس کے بارے میں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی (ایک دوسرے پر) اپنے حق کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے، ان کے ساتھ شیطان تھا۔ اس پر وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں (رات) میں تلاش کرو۔'' (ابونضرہ نے) کہا: میں نے کہا: ابوسعید! ہماری نسبت آپ اس گنتی کو زیادہ جانتے ہیں۔ انھوں نے کہا: ہاں، ہم اسے جاننے کے تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ کہا: میں نے پوچھا: نویں، ساتویں اور پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے جواب دیا: جب اکیسویں رات گزرتی ہے تو وہی رات

وَّعِشْرُونَ فَالَّتِي تَلِيهَا الْخَامِسَةُ.

جس کے بعد بائیسویں آتی ہے، وہی نویں ہے اور جب تیئیسویں رات گزرتی ہے تو وہی جس کے بعد (آخر سے گنتے ہوئے ساتویں رات آتی ہے) ساتویں ہے، اس کے بعد جب پچیسویں رات گزرتی ہے، تو وہی جس کے بعد پانچویں رات آتی ہے) پانچویں ہے۔

وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَّكَانَ يَحْتَقَّانِ: يَخْتَصِمَانِ.

ابن خلاد نے ''ایک دوسرے پر حق کا دعویٰ کرتے ہوئے'' کی جگہ ''آپس میں جھگڑا کرتے ہوئے'' کہا۔

[٢٧٧٥] ٢١٨-(١١٦٨) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ. وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَأَرَانِي صَبِيحَتَهَا أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ» قَالَ: فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَانْصَرَفَ وَإِنَّ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ.

[2775] بسر بن سعید نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر مجھے بھلا دی گئی، اس کی صبح میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔'' کہا: تیئیسویں رات ہم پر بارش ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ نے (رخ) پھیرا تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشانات تھے۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ يَّقُولُ: ثَلَاثٍ وَّعِشْرِينَ.

کہا: اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (لیلۃ القدر) تیئیسویں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی لگ جانے کی علامت کی تائید کرتی ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس کی تاریخ کے تعین میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا ہے۔ یہ حدیث آخری سات راتوں والی حدیث سے مطابقت رکھتی ہے۔

[٢٧٧٦] ٢١٩-(١١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

[2776] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔''

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: «الْتَمِسُوا»؛ وَقَالَ وَكِيعٌ: - «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ».

[٢٧٧٧] ٢٢٠-(٧٦٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ، أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي، أَنَّهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ؟ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! قَالَ: بِالْعَلَامَةِ، أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ، لَا شُعَاعَ لَهَا». [راجع: ١٧٨٥]

[2777] سفیان بن عیینہ نے عبدہ اور عاصم بن ابی نجود سے روایت کی، ان دونوں نے حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا: آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو سال بھر (رات کو) قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، انھوں نے چاہا کہ لوگ (کم راتوں کی عبادت پر) قناعت نہ کر لیں ورنہ وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ رمضان ہی میں ہے اور آخری عشرے میں ہے اور یہ بھی کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ پھر انھوں نے استثنا کیے (ان شاء اللہ کہے) بغیر قسم کھا کر کہا: وہ ستائیسویں رات ہی ہے۔ اس پر میں نے کہا: ابومنذر! یہ بات آپ کس بنا پر کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: اس علامت یا نشانی کی بنا پر جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی ہے کہ اس دن سورج نکلتا ہے، اس کی شعائیں (نمایاں) نہیں ہوتیں۔

[٢٧٧٨] ٢٢١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ ابْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُهَا، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقِيَامِهَا، هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

[2778] شعبہ نے کہا: میں نے عبدہ بن ابی لبابہ سے سنا، وہ حضرت زر بن حبیش سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم! میں اس کو جانتا ہوں، شعبہ نے (روایت کے الفاظ بیان کرتے ہوئے) کہا: میرا غالب گمان ہے کہ یہ وہی رات ہے جس (پوری رات) کے قیام کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا (اور) وہ ستائیسویں رات ہے۔"

وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ: هِيَ

اس فقرے میں شعبہ نے شک کیا: "یہ وہی رات ہے

اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِّي عَنْهُ.

جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا'' اور کہا: اس کے بارے میں مجھے میرے ایک ساتھی نے ان (عبدہ) کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

[٢٧٧٩] ٢٢٢-(١١٧٠) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَّزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يَذْكُرُ، حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ، وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ؟».

[2779] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہم نے آپس میں لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کس کو یاد ہے جب چاند طلوع ہوا اور وہ پیالے کے ایک ٹکڑے کے مانند تھا (وہی رات تھی۔)''

ارشاد باری تعالی

وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِي ٱلْمَسَٰجِدِ ۗ

”اور ان سے مباشرت مت کرو، جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف کرنے والے ہو۔“

(البقرة 187:2)

اعتکاف کا معنی ومفہوم اور احکام ومسائل

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہر طرف سے بے تعلق ہوکر مسجد میں گوشہ نشینی ایک قدیم عبادت ہے، اسے عکوف یا اعتکاف کہتے ہیں۔ جب اللہ کا پہلا گھر بنا تو عبادت کے دوسرے طریقوں کے علاوہ یہ اعتکاف کا بھی مرکز تھا۔ اعتکاف، رمضان اور غیر رمضان میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں ضرور اعتکاف کرتے تھے۔ اعتکاف کرنے والا بیسویں روزے کے دن غروب آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہوگا اور رمضان کے آخری دن کے غروب سے اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ اعتکاف کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر وفکر کے لیے تنہائی اختیار کرنا ہے، لہٰذا دورانِ اعتکاف فضول مصروفیتوں، دنیوی کاموں اور لایعنی گفتگو سے احتراز ضروری ہے۔ اعتکاف صرف مسجد ہی میں کیا جا سکتا ہے۔ عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے۔ اس کے لیے اپنے خاوند یا ولی کی اجازت کے ساتھ ساتھ ایسی جامع مسجد ضروری ہے جہاں پردہ، امن وتحفظ اور ضروریات کے لیے آسانی میسر ہو۔ مستحاضہ عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے، البتہ اگر عورت کو دوران اعتکاف ایام شروع ہو جائیں تو وہ اپنا اعتکاف ختم کر دے گی۔ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں، جو شخص بوجوہ روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ بھی اعتکاف کی عبادت سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔ دورانِ اعتکاف انسان کے گھر والوں کو اس سے ملنے اور حال دریافت کرنے کی اجازت ہے۔ کسی ضرورت کے پیش نظر معتکف مسجد سے باہر بھی جاسکتا ہے، مثلاً: قضائے حاجت کے لیے، سحری وافطاری یا ضروری علاج کے لیے بشرطیکہ ان اشیاء کی ترسیل مسجد میں ممکن نہ ہو۔ راستے میں آتے جاتے، چلتے چلتے احباب کی خیر خیریت اور بیمار پرسی بھی کی جاسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء سے اعتکاف ختم ہوجاتا ہے:

- بغیر ضرورت کے مسجد سے نکل جانا۔
- ازدواجی تعلقات قائم کرنا۔
- عورت کے ایام یا نفاس شروع ہو جانا۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

١٤- كِتَابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ) (التحفة ٤١)

باب:1- رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا

[٢٧٨٠] ١-(١١٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ.

[2780] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

[٢٧٨١] ٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ، قَالَ نَافِعٌ: وَّقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مِنَ الْمَسْجِدِ.

[2781] یونس بن یزید نے مجھے خبر دی کہ نافع نے انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ نافع نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے مسجد میں وہ جگہ بھی دکھائی جہاں رسول اللہ ﷺ اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[٢٧٨٢] ٣-(١١٧٢) وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

[2782] عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[٢٧٨٣] ٤-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُمَا - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[2783] ہشام بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

[٢٧٨٤] ٥-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

[2784] زہری نے عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی، پھر آپ کی ازواج مطہرات آپ کے بعد (آخری عشرے میں) اعتکاف کرتی رہیں۔

(المعجم ٢) - (بَابُ مَتَى يَدْخُلُ مَنْ أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي مُعْتَكَفِهِ) (التحفة ٤٢)

باب:2- جو اعتکاف کرنا چاہتا ہو، وہ اپنے حجرے میں کب داخل ہو؟

[٢٧٨٥] ٦-(١١٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ، وَإِنَّهُ أَمَرَ بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ. أَرَادَ الِاعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ، وَأَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

[2785] ابومعاویہ نے ہمیں یحییٰ بن سعید سے خبر دی، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز ادا کرتے پھر اپنے حجرے میں داخل ہوتے۔ آپ نے (ایک مرتبہ) اپنا خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا اور وہ لگا دیا گیا، آپ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا چاہتے تھے (اس لیے خیمے کا انتظام پہلے سے فرما لیا۔) حضرت زینب ؓ نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دیا وہ بھی لگا

بِخِبَائِهِ فَضُرِبَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ، فَإِذَا الْأَخْبِيَةُ، فَقَالَ: «آلْبِرَّ تُرِدْنَ؟» فَأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ، وَتَرَكَ الاِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ.

دیا گیا، پھر دوسری ازواج نے بھی اپنا اپنا خیمہ لگانے کا حکم دیا، وہ بھی لگا دیا گیا (سب نے اعتکاف شروع ہونے سے پہلے خیمے لگوا دیے)، رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھ کر دیکھا تو کئی خیمے نظر آئے، آپ نے فرمایا: ''کیا ان کا ارادہ نیکی کا ہے'' (یا محض باہمی مقابلہ؟ ساتھ ہی) اپنا خیمہ اکھاڑنے کا حکم دیا اور وہ اکھاڑ دیا گیا۔ (اس سال) آپ نے رمضان کا اعتکاف ترک کر دیا اور (اس کے بدلے) شوال کے ابتدائی دس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔

[٢٧٨٦] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

[2786] سفیان بن عیینہ، عمرو بن حارث، سفیان ثوری، اوزاعی اور محمد بن اسحاق سب نے یحییٰ بن سعید سے، انھوں نے عمرہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے ابومعاویہ کی روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ إِسْحٰقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ. أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأَخْبِيَةَ لِلاِعْتِكَافِ.

ابن عیینہ، عمرو بن حارث اور ابن اسحاق کی روایت میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب ؓ کا ذکر ہے کہ انھوں نے اعتکاف کے لیے خیمے لگائے تھے۔

(المعجم ٣) - (بَابُ الاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ) (التحفة ٤٣)

باب:3- رمضان کے آخری دس دنوں میں خوب محنت (سے عبادت) کرنا

[٢٧٨٧] ٧-(١١٧٤) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[2787] مسروق نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی،

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، أَحْيَا اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ، وَجَدَّ، وَشَدَّ الْمِئْزَرَ.

انھوں نے فرمایا: جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا، رسول اللہ ﷺ رات بھر جاگتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے، (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔

[٢٧٨٨] ٨-(١١٧٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ.

[2788] حسن بن عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: میں نے ابراہیم نخعی سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے اسود بن یزید سے سنا، وہ کہہ رہے تھے حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (رمضان کے) آخری دس دن (عبادت) میں اس قدر محنت کرتے جتنی عام دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (اور عام دنوں میں بھی آپ ﷺ بہت زیادہ محنت کرتے تھے۔)

(المعجم ٤) - (بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ) (التحفة ٤٤)

باب: 4- ذوالحجہ کے دس دنوں کے روزے

[٢٧٨٩] ٩-(١١٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَّإِسْحٰقُ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

[2789] ابومعاویہ نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں کبھی روزے کی حالت میں نہیں دیکھا۔

[٢٧٩٠] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ

[2790] سفیان نے اعمش سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں روزے نہیں رکھے۔

الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ .

فائدہ: عشرہ ذوالحجہ کے دسویں روز تو عید کی وجہ سے روزہ رکھا ہی نہیں جا سکتا۔ باقی نو دنوں پر تغلیباً عشرے کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ ان دنوں کے روزوں کے بارے میں روایات میں اختلاف ہے۔ بعض روایات میں اس عشرے کے دوران میں روزے رکھنے اور بعض صحیح روایات میں ان ایام کے دوران میں نیکی کے عمل کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان دنوں کے اعمال دوسرے دنوں سے افضل ہیں۔(صحيح البخاري، العيدين، باب فضل العمل في أيام التشريق، حديث: 969)۔ عشرہ ذوالحجہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ایک سے زیادہ بنیادی عبادات اکٹھی ہو جاتی ہیں، مثلاً: نماز، زکاۃ (اگر مال پر اس زمانے میں سال گزرتا ہو) حج۔ اس اعتبار سے یہ بہت اہم دن ہیں۔ احتمال ہے کہ آپ نے ان دنوں کے روزے اس ڈر سے ترک کر دیے ہوں کہ فرض نہ ہو جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کسی کام کو پسند کرتے تھے لیکن اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ فرض نہ ہو جائے۔(صحيح البخاري، التهجد، باب تحريض النبي على قيام الليل......، حديث: 1128، و صحيح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحٰى......، حديث: 1662) آپ کو بھی اس بات کا علم تھا کہ کون سا عمل فرض ہو سکتا ہے۔(فتح الباري، التهجد، باب تحريض النبي ﷺ على قيام الليل......، حديث: 1128) ایک احتمال یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان ایام کے روزے رکھتے بھی ہوں اور کبھی چھوڑ دیتے ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو روزے کے عالم میں نہ دیکھا ہو اور یہی بات انھوں نے بیان کی۔

حج کی اہمیت، فضیلت، اقسام اور تعارف

حج اسلام کا ایک رکن ہے۔ اس کا آغاز حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے ہاتھوں بیت اللہ کی تعمیر کے فوراً بعد ہو گیا تھا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَالْقَآىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ ﴾ ''اور جب ہم نے ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تم میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھو۔ اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دو، وہ تمھارے پاس ہر دور دراز راستے سے پیدل (چل کر) اور دبلے پتلے اونٹوں پر (سوار ہو کر) آئیں گے۔''[1]

اللہ کی عبادت کا یہ طریق اس وقت سے جاری ہے۔

حج کسی ایک امت کے لیے نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ﴾ ''اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دینِ حنیف اور اس کے مناسک پوری انسانیت کے لیے تھے۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھی اپنے اپنے زمانے میں حج کرتے رہے۔ جاہلی دور میں اس میں بہت سی محرمات اور بدعات کی آمیزش کر دی گئی لیکن کسی نہ کسی شکل میں حج قائم رہا۔ جب 9 ہجری میں آپ ﷺ پر حج فرض ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دین کے باقی امور کی طرح اس کو حقیقی شکل میں قائم فرمایا، اور اس کی تکمیل کے ساتھ ساتھ اس کی تسہیل کا بھی اہتمام فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک اس کے تسلسل میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ نے اپنے آخری رسول ﷺ ہی کے ذریعے سے ساری انسانیت کے لیے دین حنیف کی تکمیل اور ترویج مقدر کی تھی۔

اللہ تعالیٰ کے خاص انتظام سے بیت اللہ اور مکہ کی حرمت قائم و دائم رہی۔ حج کے مہینے أَشْهُرِ حُرُم کے طور پر رائج رہے۔ پورے عرب میں قریش کا احترام موجود رہا۔ جاہلی دور میں مہینوں کی تقدیم و تاخیر کے ذریعے سے جو خرابی ڈالی گئی تھی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت زمانے کی گردش اس طرح مکمل ہوئی کہ وہ اپنی اصل ہیئت پر آ گیا اور اسی پر قائم کر دیا گیا۔[2]

حج اس لحاظ سے اسلام کا عظیم ترین رکن ہے کہ اس میں اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کے مختلف طریقے یکجا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک اللہ کے گھر میں حاضری کے لیے سفر سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں نماز، احرام، طواف، سعی، وقوف، جہد مسلسل، ذکر و استغفار، دعا، شیطان اور اس کی دعوت سے براءت اور قربانی یا روزے گویا فرض عبادت کے بیشتر طریقے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا اجر بھی اسی حساب سے بہت بڑا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ»

---

1 الحج 22:26، 27. 2 صحيح البخاري، بدء الخلق، باب ماجاء في سبع أرضين، حديث: 3197.

''جس نے اللہ کے لیے حج کیا، اس میں نہ کوئی شہوانی حرکت کی، اور نہ کوئی گناہ کیا، وہ اسی طرح پاک صاف ہو کر لوٹے گا جس طرح اس دن (گناہوں سے پاک) تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''[1] اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: «وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ» ''حج مبرور کا صلہ جنت ہی ہے۔''[2] حج کو حج مبرور بنانے کے لیے قرآن کی تعلیمات اس طرح ہیں: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ○ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ○ ذَٰلِكَ ۖ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ○﴾ ''بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے، ایک اللہ کے ہو کر اس کے ساتھ کسی بھی طرح کا شرک نہ کرتے ہوئے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا وہ آسمان سے گرا، پس اس کو اچکتے ہیں اڑنے والے جاندار یا اس کو ہوا کسی دور کے (ارذل ترین) مکان میں لے جاتی ہے۔ یہ (سب کرنا بہت ضروری ہے) اور جو کوئی اللہ کے نام لگی چیزوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔''[3]

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ○﴾ ''حج کے (لیے آنے کے) معلوم مہینے ہیں، پھر جس نے ان میں (اپنے لیے) حج لازم کر لیا تو حج کے دوران میں نہ کوئی شہوانی حرکت کرے، نہ گناہ کا ارتکاب نہ جھگڑا۔ اور تم جو نیک کام کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے، اور زادِ راہ لیا کرو، زادِ راہ میں سے بہترین (جز) تقویٰ ہے۔ اے عقل سلیم رکھنے والو! میرا ہی تقویٰ اختیار کرو۔''[4]

حج کے تین طریقے ہیں:

① حج تمتع کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح ہے: ﴿فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ﴾ ''جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے۔'' (البقرۃ 196:2) اس کی صورت یہ ہے کہ حج کرنے والا حج کے مہینوں میں سفر کرے۔ پہلے صرف عمرے کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ آ کر طواف اور سعی کے بعد بال منڈائے اور احرام کھول دے، پھر حج کے موقع پر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھے۔ اس صورت میں اسے قربانی کرنا ہوگی۔ اگر استطاعت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات بعد میں۔

تمتع رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ طریقۂ حج ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سفرِ حج کے دوران میں ان ساتھیوں کو، جو قربانی کے جانور اپنے ساتھ نہیں لا رہے تھے، تمتع کو منتخب کرنے کا مشورہ دیا بلکہ پہلے حج کے احرام کو تبدیل کر کے عمرے کے احرام کی نیت کرنے کی تلقین فرمائی۔[5] مکہ پہنچ کر آپ ﷺ نے ان سب کو جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے، طواف و سعی کے بعد احرام کھول دینے (عمرے کو حج سے الگ ادا کر لینے) کا حکم دیا۔[6] بعض لوگوں کو یہ بات قبول کرنے میں تردد ہوا تو

---

[1] صحيح البخاري، الحج، باب فضل الحج المبرور، حديث: 1521. [2] صحيح البخاري، العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حديث: 1773. [3] الحج 22:30-32. [4] البقرة 2:197 [5] صحيح البخاري، الحج، باب من ساق البدن معه، حديث: 1691، و صحيح مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام..... حديث: 2922(1211). [6] صحيح مسلم، الحج، باب حجة النبي ﷺ، حديث: 2950(1218).

آپ نے اس کی پھر سے تاکید فرمائی اور اس سلسلے میں باقاعدہ خطبہ بھی ارشاد فرمایا: «فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، فَحِلُّوا»

نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم جانتے ہو میں تم سب سے بڑھ کر اللہ کا تقویٰ رکھنے والا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا ہوں اور نیکی میں تم سب سے بڑھ کر ہوں۔ اگر میرے (ساتھ) قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی تمھاری طرح احرام کھول دیتا۔ اپنے معاملے میں اگر میں پہلے وہی بات دیکھ لیتا جو بعد میں دیکھی ہے تو قربانی کے جانور نہ لاتا، اس لیے تم احرام کھول دو۔''[1]

آپ نے اس کا فائدہ بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا: «فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِّنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ» ''اپنے حج کو اپنے عمرے سے الگ کر دو، اس سے تمھارے حج کی بھی زیادہ تکمیل ہوتی ہے اور تمھارے عمرے کی بھی۔''[2]

(2) حج قران یہ ہے کہ عمرے اور حج کا ایک ساتھ احرام باندھ کر دونوں کو ایک ساتھ ادا کرے، (دونوں کے درمیان احرام نہ کھولے۔) اس کی دوسری صورت یہ بھی ہے کہ عمرے کا احرام باندھا جائے لیکن عمرے کے طواف سے پہلے، اسی احرام سے حج کا ارادہ کر لیا جائے اور دونوں کو ایک ساتھ ادا کیا جائے۔ بسا اوقات ایسا کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے، مثلاً: ایک عورت جس نے تمتع کی صورت میں عمرے کا احرام باندھا لیکن طواف سے پہلے حیض یا نفاس سے دوچار ہو گئی اور وقوف عرفہ سے پہلے اس کا پاک ہونا ممکن نہ ہو تو وہ اپنے احرام کو حج کا احرام بناتے ہوئے حج قران کر لے، حج کے باقی مناسک ادا کرے البتہ طواف اور سعی پاک ہونے کے بعد کرے۔

اسی طرح وہ شخص جس نے تمتع کی نیت سے احرام باندھا لیکن کسی وجہ سے بروقت مکہ میں داخل ہی نہ ہو سکا۔ وہ اسی عمرے کے احرام میں حج کو شامل کر کے اسے قران کی صورت دے دے۔ حج قران میں وہ احرام کی حالت میں آتے وقت یا اگر متاخر ہو تو بعد میں ایک ہی بار طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے۔ وہ یہ بھی کر سکتا ہے، خصوصاً اس وقت جب حج کے فوت ہونے کا خطرہ ہو کہ طوافِ قدوم کی سعی، طوافِ حج (طوافِ افاضہ) کے بعد تک موخر کر دے۔ (اگر پہلے کر چکا ہو تو طواف افاضہ کے ساتھ دوبارہ سعی کرنا لازمی نہیں۔)

(3) حج افراد: حج کا ارادہ کرنے والا صرف حج کا احرام باندھے، مکہ پہنچ کر طواف قدوم کرے، حج کی سعی کرے، احرام ہی میں رہے اور عید کے دن احرام کھول دے۔ حج قران اور حج افراد دونوں میں، قربانی کے سوا باقی تمام مناسک ایک جیسے ہیں۔ قران کرنے والے کے لیے قربانی بہرصورت ضروری ہے جبکہ افراد کرنے والے کے لیے نہیں ہے۔

بعض حضرات نے قربانی کے جانور ساتھ نہ لانے والے کے لیے تمتع کو اور اگر اس نے قران یا افراد کے لیے احرام باندھا ہے تو اسے فسخ کر کے عمرہ کرنے اور اس کے بعد احرام کھولنے کو واجب قرار دیا ہے۔ ان میں بعض محدثین، ابن حزم و دیگر ظاہر یہ اور

---

(1) صحيح مسلم، الحج، باب بيان وجوه الإحرام.....، حديث: 2943 (1216). (2) صحيح مسلم، الحج، باب في المتعة بالحج والعمرة، حديث: 2948 (1217).

شیعہ شامل ہیں۔

جبکہ بعض نے اسے سرے سے مکروہ قرار دیا ہے۔ جمہور صحابہ، ائمۂ اربعہ اور دیگر اہل علم تمتع، قران اور افراد تینوں کے جواز کے قائل ہیں۔ البتہ بنو ہاشم، علمائے اہل مکہ اور علمائے حدیث تمتع کو زیادہ پسندیدہ (مستحب) کہتے ہیں۔[1]

جو شخص قربانی کا جانور (ہدی) ساتھ لے کر آئے اس کے لیے قران افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (ہدی کی وجہ سے) خود حج قران کیا۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے تمتع کا التزام نہیں کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف افراد کا حکم دیا تھا اور بعض لوگوں کے نزدیک انھوں نے تمتع کو ممنوع قرار دیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد کے اس حکم پر عمل کرنے کی بجائے تمتع ہی کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقصود کو واضح کرتے ہوئے فرماتے تھے: «عُمَرُ لَمْ يَقُلِ الَّذِي تَقُولُونَ، إِنَّمَا قَالَ عُمَرُ: إِفْرَادُ الْحَجِّ مِنَ الْعُمْرَةِ، فَإِنَّهَا أَتَمُّ لِلْعُمْرَةِ، أَوْ أَنَّ الْعُمْرَةَ لَاتَتِمُّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ إِلَّا أَنْ يُهْدٰى، وَأَرَادَ أَنْ يُزَارَ الْبَيْتُ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، فَجَعَلْتُمُوهَا أَنْتُمْ حَرَاماً، وَعَاقَبْتُمُ النَّاسَ عَلَيْهَا، وَقَدْ أَحَلَّهَا اللّٰهُ، عَمِلَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ» ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کا وہ مفہوم نہیں جو تم بیان کرتے ہو، انھوں نے تو یہ کہا ہے: عمرے کو حج سے الگ ادا کرنے میں اس کی زیادہ تکمیل ہے، یا ان کی مراد یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہے تو اس کے ساتھ قربانی کرنے میں اس کی زیادہ تکمیل ہے۔ یا پھر ان کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں کے علاوہ بھی بیت اللہ کی زیارت کے لیے لوگ آتے رہیں۔ تم لوگوں نے اسے حرام سمجھ لیا اور تمتع کرنے والوں کی سرزنش شروع کر دی، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے (حج تمتع کو) حلال کیا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ نے اس پر عمل کیا ہے (لوگوں سے اس پر عمل کرایا ہے۔)“[2]

”امام مسلم رحمہ اللہ نے حج پر تقریباً سوا پانچ سو احادیث (تعداد سندوں کے لحاظ سے ہے) جمع کی ہیں۔ بعض احادیث میں وہ متفرد ہیں۔ ان کو خوبصورت ترتیب دے کر انھوں نے حج و عمرہ اور متعلقہ امور میں رسول اللہ ﷺ کے فرامین اور سنن کو بیان کیا ہے۔“

---

1 مجموع فتاوی لابن تیمیة: 26/49-52. 2 مجموع فتاوی لابن تیمیة: 26/50.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١٥- كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے احکام ومسائل

(المعجم ١) - (بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ، وَمَا لَا يُبَاحُ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِ الطِّيبِ عَلَيْهِ) (التحفة ١)

باب: 1- حج یا عمرے کا احرام باندھنے والے کے لیے کیا پہننا جائز ہے اور کیا ممنوع؟ نیز اس کے لیے خوشبو کا استعمال ممنوع ہے

احرام کے لفظی معنی کسی چیز یا عمل کو حرام کر لینے کے ہیں۔ حج اور عمرہ ایسی عبادت ہے جس میں انسان گھر بار، خاندان اور روزمرہ کے معمولات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے تا کہ صرف اور صرف اسی کی عبادت میں مشغول ہو جائے۔ اس کے لیے مقررہ حدود سے ایک ایسی حالت اختیار کر لینا ضروری ہے جس میں زیب و زینت والے اپنے لباس سمیت بہت سے دوسرے جائز امور بھی ترک کر دیے جائیں تا کہ انسان مکمل طور پر اللہ کی طرف یکسو ہو جائے۔ مرد لباس میں دو سادہ چادریں استعمال کرتے ہیں، عورتیں سلا ہوا لیکن سادہ لباس پہنتی ہیں۔ جوتے ایسے ضروری ہیں جن میں ٹخنے ننگے رہیں۔ احرام کے دوران میں مقصود یہ ہوتا ہے کہ پوری توجہ اللہ کی طرف ہو۔ اس لیے یہاں بیوی سے تعلقات، جسمانی زیب و زینت سے بھی غیر متعلق ہونا ضروری ہے۔ ناخن تراشنا، بال کاٹنا اور خوشبو لگانا ایسی سب چیزوں کا مکمل ترک، احرام کا حصہ ہے۔ باہمی اختلاف وجدال، عبادت کی طرف ارتکازِ توجہ کا دشمن ہے، اسے مکمل طور پر چھوڑ نا ضروری ہے۔ وہ امن اور مَأمَن (امن کی جگہ) کے سفر پر روانہ ہے، اس لیے اسے اجازت نہیں کہ وہ شکار کرے یا کسی جاندار کو نقصان پہنچائے۔ حدودِ حرم کے جو آداب ہیں ان سب کی پابندی ہر حالت میں ضروری ہے۔

احرام میں یکسوئی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے احساس سے انسان پر عجز وتذلل کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس میں عبادت اور اللہ سے مانگنے کا مزا دوبالا ہو جاتا ہے۔ احرام اور اس کے متعلقہ مسائل کی تفصیل اگلی احادیث میں آئے گی۔

[٢٧٩١] ١-(١١٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ

[2791] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ احرام باندھنے والا کیسے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ”نہ قمیص

ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ».

پہنو، نہ عمامہ، نہ شلوار، نہ کوٹ (ٹوپی جڑا لبادہ) اور نہ موزے پہنو، سوائے اس کے جسے جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے، اور انھیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔ اور ایسا کپڑا نہ پہنو جسے کچھ بھی زعفران یا ورس (زرد چولہ) لگا ہو۔"

[٢٧٩٢] ٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا ثَوْبًا مَّسَّهُ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ، وَّلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا، حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

[2792] حضرت سالم نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، احرام باندھنے والا کیسا لباس پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "محرم نہ قمیص پہنے، نہ عمامہ، نہ ٹوپی جڑا لبادہ، نہ شلوار، نہ ایسے کپڑے پہنے جسے ورس یا زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے، مگر جسے جوتے نہ ملیں تو (وہ موزے پہن لے اور) انھیں (اوپر سے) اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔"

[٢٧٩٣] ٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَّقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ».

[2793] عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے احرام باندھنے والے کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا، نیز فرمایا: "جو جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انھیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لے۔"

[٢٧٩٤] ٤-(١١٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

[2794] حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے جابر بن زید سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو

عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: «اَلسَّرَاوِيلُ، لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ، وَالْخُفَّانِ، لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ» يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''شلوار اس کے لیے (جائز) ہے جسے تہبند نہ ملے، اور موزے اس کے لیے جسے جوتے میسر نہ ہوں۔'' یعنی احرام باندھنے والے کے لیے۔

[٢٧٩٥] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ.

[2795] شعبہ نے عمرو بن دینار سے یہ روایت اسی سند کے ساتھ بیان کی کہ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا، پھر یہی حدیث سنائی۔

[٢٧٩٦] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ: يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ، غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ.

[2796] ابن عیینہ، ہشیم، سفیان ثوری، ابن جریج اور ایوب (سختیانی) ان تمام نے عمرو بن دینار سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی، ان تمام میں سے اکیلے شعبہ کے علاوہ کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ ﷺ عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

[٢٧٩٧] ٥-(١١٧٩) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ».

[2797] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے، اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔''

[٢٧٩٨] ٦-(١١٨٠) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ - أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ قَالَ: وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ ﷺ، وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ: فَقَالَ: أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، لَهُ غَطِيطٌ - قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: - كَغَطِيطِ الْبَكْرِ. قَالَ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ - أَوْ قَالَ: أَثَرَ الْخَلُوقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ».

[2798] ہمام نے کہا: ہمیں عطاء بن ابی رباح نے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (یعلیٰ بن امیہ تمیمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، (اس وقت) آپ جعرانہ (کے مقام) پر تھے، اس (کے بدن) پر جبّہ تھا، اس پر زعفران ملی خوشبو (لگی ہوئی) تھی ۔۔۔ یا کہا: زردی کا نشان تھا ۔۔۔ اس نے کہا: آپ مجھے میرے عمرے میں کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (اتنے میں) نبی ﷺ پر وحی اترنے لگی تو آپ پر کپڑا تان دیا گیا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ میں نبی ﷺ کو (اس عالم میں) دیکھوں جب آپ پر وحی اتر رہی ہو۔ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (عمر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے: کیا تمھیں پسند ہے کہ جب نبی ﷺ پر وحی اتر رہی ہو تو تم انھیں دیکھو؟ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے کا ایک کنارا اٹھایا، میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کے سانس لینے کی بھاری آواز آرہی تھی ۔۔۔ صفوان نے کہا: میرا گمان ہے انھوں نے کہا: ۔۔۔ جس طرح جوان اونٹ کے سانس کی آواز ہوتی ہے۔ (یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: جب آپ کی یہ کیفیت دور ہوئی (تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمرے کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (پھر اس سے فرمایا:) تم اپنے (کپڑوں) سے زردی (زعفران) کا نشان ۔۔۔ یا فرمایا: خوشبو کا اثر ۔۔۔ دھو ڈالو، اپنا جبہ اتار دو اور عمرے میں وہی کچھ کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔''

[٢٧٩٩] ٧-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ

[2799] عمرو بن دینار نے عطاء سے، انھوں نے صفوان بن یعلیٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ جعرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا، میں (یعلیٰ رضی اللہ عنہ) بھی آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، اس (کے بدن) پر ٹکڑیوں والا (لباس)، یعنی جبہ تھا، وہ زعفران

بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا، وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ؟» قَالَ: أَنْزِعُ عَنِّي هٰذِهِ الثِّيَابَ، وَأَغْسِلُ عَنِّي هٰذَا الْخَلُوقَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ».

ملی خوشبو سے لت پت تھا۔ اس نے کہا: میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے، اور میرے جسم پر یہ لباس ہے اور میں نے خوشبو بھی خوب لگائی ہے۔ (کیا یہ درست ہے؟) نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تم اپنے حج میں کیا کرتے؟'' اس نے میں اپنے یہ کپڑے اتار دیتا اور اپنے آپ سے یہ زعفران ملی خوشبو دھو دیتا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''جو تم اپنے حج میں کرتے، وہی اپنے عمرے میں کرو۔''

[٢٨٠٠] ٨-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَيْتَنِي أَرٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ، مَعَهُ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ مُّتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلٰى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ: تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلٰى، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، يَغِطُّ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟»

[2800] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ صفوان بن یعلی بن امیہ نے انھیں خبر دی کہ یعلی رضی اللہ عنہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے: کاش! میں نبی ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ (ایک مرتبہ) جب نبی ﷺ جعرانہ میں تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی تھے جن میں عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے خوشبو سے لت پت جبہ پہنا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اچھی طرح خوشبو لگا کر جبے میں عمرے کا احرام باندھا ہے؟ نبی ﷺ نے کچھ دیر اس کی طرف دیکھا، پھر سکوت اختیار فرمایا تو (اس اثنا میں) آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے یعلی رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا، ادھر آؤ، یعلی رضی اللہ عنہ آ گئے اور اپنا سر (چادر) میں داخل کر دیا، اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، آپ کچھ دیر بھاری بھاری سانس لیتے رہے پھر آپ سے وہ کیفیت دور ہوگئی تو آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟'' آدمی کو تلاش کر کے حاضر کیا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ خوشبو جو تم نے

فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ، فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ، فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ، فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ».

لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھولو اور یہ جبہ (لباس)، اسے اتار دو، پھر اپنے عمرے میں ویسے ہی کرو جیسے تم اپنے حج میں کرتے ہو۔"

[٢٨٠١] ٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِّحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، وَأَنَا كَمَا تَرَى، فَقَالَ: «انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ».

[2801] قیس، عطاء سے حدیث بیان کرتے ہیں، وہ صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے، وہ اپنے والد (یعلیٰ رضی اللہ عنہ) سے کہ جب نبی اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا، وہ عمرے کا احرام باندھ کر تلبیہ کہہ چکا تھا، اس نے اپنا سر اور اپنی داڑھی کو زرد رنگ سے رنگا ہوا تھا، اور اس (کے جسم) پر جبہ تھا۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور میں اس حالت میں ہوں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "اپنا جبہ اتار دو، اپنے آپ سے زرد رنگ کو دھوڈالو اور جو تم نے اپنے حج میں کرنا تھا وہی اپنے عمرے میں کرو۔"

[٢٨٠٢] ١٠-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ، بِهَا أَثَرٌ مِّنْ خَلُوقٍ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَفْعَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهُ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي أُحِبُّ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَنْ أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي

[2802] رباح بن ابی معروف نے ہم سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عطاء سے سنا، انھوں نے کہا: مجھے صفوان بن یعلیٰ نے اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے خبر دی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا، اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر زعفران ملی خوشبو کے نشانات تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپ پر وحی اترتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے آگے اوٹ کرتے، آپ پر سایہ کرتے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میری خواہش ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہو، میں بھی کپڑے میں آپ ﷺ کے

الثَّوْبِ، فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ، فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ: «انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ، وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ».

ساتھ اپنا سر داخل کروں۔ جب آپ پر وحی نازل ہونے لگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کپڑے سے چھپا دیا، میں آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ کپڑے میں اپنا سر داخل کر دیا اور آپ کو (وحی کے نزول کی حالت میں) دیکھا۔ جب آپ کی وہ کیفیت زائل کر دی گئی تو فرمایا: ''ابھی عمرے کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟'' (اتنے میں) وہ شخص آپ کے پاس آ گیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنا جبہ اتار دو، اپنے جسم سے زعفران ملی خوشبو کا نشان دھو ڈالو اور عمرے میں وہی کرو جو تم نے حج میں کرنا تھا۔''

(المعجم ٢) - (بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ) (التحفة ٢)

باب:2- حج کے میقات

[٢٨٠٣] ١١-(١١٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، قَالَ: «فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَا فَكَذَلِكَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا».

[2803] عمرو بن دینار نے طاوس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جُحفہ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: ''یہ (چاروں میقات) ان جگہوں (پر رہنے والے) اور وہاں نہ رہنے والے، وہاں تک پہنچنے والے ایسے لوگوں کے لیے ہیں جو حج اور عمرے کا ارادہ کریں۔ اور جو ان (مقامات) کے اندر ہو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھ لے، جو اس سے زیادہ حرم کے قریب ہو وہ اسی طرح کرے حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔''

[٢٨٠٤] ١٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ

[2804] وہیب نے کہا: ہمیں عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ،

عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَقَالَ: «هُنَّ لَهُمْ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ».

شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا اور فرمایا: ''یہ (مقامات) وہاں کے باشندوں اور ہر آنے والے ایسے شخص کے لیے (میقات) ہیں جو دوسرے علاقوں سے وہاں پہنچے اور حج وعمرے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور جو کوئی ان (مقامات) سے اندر ہو، وہ اسی جگہ سے (احرام باندھ لے) جہاں سے وہ چلے حتی کہ مکہ والے مکہ ہی سے (احرام باندھیں۔)''

[٢٨٠٥] ١٣-(١١٨٢) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

[2805] نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن المنازل سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔''

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے یہ بات بھی پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہیں۔''

[٢٨٠٦] ١٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ».

[2806] سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اہل مدینہ کا مقامِ تلبیہ (وہ جگہ جہاں سے بآوازِ بلند لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ...... کہنے کا آغاز ہوتا ہے، یعنی میقات مراد ہے) ذوالحلیفہ ہے، اہل شام کا مقامِ تلبیہ مَهْیَعَہ ہے، وہی جُحفہ ہے، اور اہل نجد کا قرن (المنازل۔)''

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ - وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ - قَالَ: «وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: (مجھے بتانے والے) ان لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ــــ میں نے آپ سے خود نہیں سنا ــــ فرمایا: ''اور اہل یمن کا مقامِ تلبیہ یلملم ہے۔''

[٢٨٠٧] ١٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: «أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُّهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

[2807] عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے، شام والوں کو حکم دیا کہ وہ جحفہ سے اور نجد والوں کو حکم دیا کہ وہ قرن (منازل) سے (احرام باندھ کر) تلبیہ کا آغاز کریں۔

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا]: وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے خبر دی گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

[٢٨٠٨] ١٦-(١١٨٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ - ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ -.

[2808] روح بن عبادہ نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے مقام تلبیہ کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو انھوں نے کہا: میں نے سنا، پھر رک گئے اور (کچھ وقفے کے بعد) کہا: ان (جابر رضی اللہ عنہ) کی مراد نبی اکرم ﷺ سے تھی (کہ جابر رضی اللہ عنہ نے ان سے سنا۔)

[٢٨٠٩] ١٧-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ».

[2809] سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرنِ منازل سے احرام باندھیں۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَذُكِرَ لِي - وَلَمْ أَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ».

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے بتایا گیا۔ میں نے خود نہیں سنا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔''

[٢٨١٠] ١٨-(. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ - أَحْسِبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ - فَقَالَ: «مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ. وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ».

[2810] محمد بن بکر سے روایت ہے، کہا: مجھے ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے مقام تلبیہ کے متعلق سوال کیا گیا تھا، (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے سنا — میرا خیال ہے کہ انھوں نے حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی — آپ نے فرمایا: ''مدینہ والوں کا مقام تلبیہ (احرام باندھنے کی جگہ) ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستے (سے آنے والوں کا مقام) جحفہ ہے۔ اہل عراق کا مقام تلبیہ ذات عرق، نجد والوں کا قرن (منازل) اور یمن والوں کا یلملم ہے۔''

(المعجم ٣) - (بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا) (التحفة ٣)

باب:3- تلبیہ، اس کا طریقہ اور وقت

[٢٨١١] ١٩-(١١٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

[2811] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی نے کہا: میں نے مالک کے سامنے (اس حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ ہوا کرتا تھا: «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ''میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ (کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔''

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

اور (نافع نے) کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس (مذکورہ تلبیہ) میں یہ اضافہ فرمایا کرتے تھے: «لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ» میں تیرے سامنے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تیری اطاعت کی

ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ (ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور تمام عمل (تیری ہی رضا کے لیے ہیں۔)

[٢٨١٢] ٢٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ، وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ، إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهَلَّ فَقَالَ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ».

قَالُوا: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: هٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هٰذَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[2812] موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ کے مولیٰ نافع اور حمزہ بن عبداللہ کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری جب آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی کھڑی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے اور کہتے: ''میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تعریفیں اور ساری نعمتیں تیری ہیں اور ساری بادشاہت بھی تیری ہے۔ (کسی بھی چیز میں) تیرا کوئی شریک نہیں۔''

(سالم، نافع اور حمزہ نے) کہا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کا تلبیہ ہے۔

نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان (مذکورہ بالا) کلمات کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرتے: ''میں تیرے سامنے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ تیری اطاعت کی ایک کے بعد دوسری سعادت (حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں) اور ہر قسم کی خیر تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ (ہر دم) تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور تمام عمل (تیری ہی رضا کے لیے ہیں۔)''

[٢٨١٣] (..) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

[2813] عبیداللہ (بن عمر بن حفص العدوی المدنی) نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے سنتے ہی تلبیہ یاد کر لیا، پھر سالم، نافع اور حمزہ کی حدیث کی طرح روایت بیان کی۔

[٢٨١٤] ٢١-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

[2814] ابن شہاب نے کہا: بلاشبہ سالم بن عبداللہ بن عمر نے مجھے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں تلبیہ پکارتے سنا کہ آپ کے بال جڑے (گوند یا خطمی بوٹی وغیرہ کے ذریعے سے باہم چپکے) ہوئے تھے۔آپ کہہ رہے تھے: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ان کلمات پر اضافہ نہیں فرماتے تھے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول ﷺ ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ادا کرتے، پھر جب آپ کی اونٹنی مسجدِ ذوالحلیفہ کے پاس، آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ ان کلمات سے تلبیہ پکارتے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ جیسا تلبیہ پکارتے تھے اور (ساتھ یہ) کہتے: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ» میں بار بار حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں اور تیری طرف سے سعادتوں کا طلب گار ہوں۔ ہر قسم کی بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، ہر دم تجھی سے مانگنے کی رغبت ہے اور ہر عمل تیری ہی رضا کے لیے ہے۔

[٢٨١٥] ٢٢-(١١٨٥) وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[2815] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہا: مشرکین کہا کرتے تھے: ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ کہا: تو رسول اللہ ﷺ فرماتے: "تمھاری بربادی! بس کرو بس کرو (یہیں پر رک جاؤ۔)" مگر وہ آگے کہتے: "مگر ایک ہے شریک جو تمھارا ہے، تم اس کے مالک ہو، وہ مالک نہیں۔" وہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہی

«وَيْلَكُمْ! قَدْ قَدْ» فَيَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ، تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُولُونَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ.

کہتے تھے۔

(المعجم ٤) - (بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ) (التحفة ٤)

باب:4- مدینہ والوں کو مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم

[٢٨١٦] ٢٣-(١١٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا، مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي ذَاالْحُلَيْفَةِ.

[2816] یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی، انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور انھوں نے سالم بن عبداللہ سے روایت کی کہ انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر ﷜) سے سنا، انھوں نے فرمایا: یہ تمھارا چٹیل میدان (بَيْدَاء) وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم رسول اللہ ﷺ کے بارے میں غلط بیانی کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے کسی اور جگہ سے نہیں، مگر مسجد کے قریب (یعنی ذوالحلیفہ) ہی سے احرام باندھا تھا۔

[٢٨١٧] ٢٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ: اَلْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: اَلْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ! مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ، حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ.

[2817] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے سالم سے حدیث بیان کی، کہا: جب ابن عمر ﷜ سے یہ کہا جاتا کہ احرام بیداء سے (باندھا جاتا) ہے تو وہ کہتے: بیداء وہ مقام ہے جس کے حوالے سے تم رسول اللہ ﷺ پر غلط بیانی کرتے ہو، رسول اللہ ﷺ نے کسی اور جگہ سے نہیں، درخت کے پاس ہی سے احرام باندھا تھا، جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو گئی تھی۔

(المعجم ٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْأَفْضَلَ أَنْ يُحْرِمَ حِينَ تَنْبَعِثُ بِهِ رَاحِلَتُهُ مُتَوَجِّهًا إِلٰى مَكَّةَ لَا عَقِبَ الرَّكْعَتَيْنِ) (التحفة ٥)

باب:5- افضل ہے کہ (حج کے لیے جانے والا) احرام اس وقت باندھے جب سواری اسے لے کر کھڑی ہو جائے بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو، نہ کہ دو رکعت ادا کرنے کے فوراً بعد

[٢٨١٨] ٢٥-(١١٨٧) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ؛ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا، لَمْ أَرَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هُنَّ؟ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ! قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ، إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتّٰى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.

[2818] سعید بن ابی سعید مقبری نے عبید بن جریج سے روایت کی کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار (ایسے) کام کرتے دیکھا ہے جو آپ کے کسی اور ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ ابن عمر نے کہا: ابن جریج! وہ کون سے (چار کام) ہیں؟ ابن جریج نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (بیت اللہ کے) دو یمانی رکنوں (کونوں) کے سوا اور کسی رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے، اور میں نے آپ کو دیکھا ہے سبتی (رنگے ہوئے صاف چمڑے کے) جوتے پہنتے ہیں، (نیز) آپ کو دیکھا کہ زرد رنگ سے (کپڑوں کو) رنگتے ہیں اور آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ (ذوالحجہ کی) پہلی کا چاند دیکھتے ہی لبیک پکارنا شروع کر دیتے ہیں، لیکن آپ آٹھویں کا دن آنے تک تلبیہ نہیں پکارتے۔

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ؛ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ؛ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جہاں تک ارکان (بیت اللہ کے کونوں) کی بات ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمنی رکنوں کے سوا (کسی اور رکن کو) ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔ رہے سبتی جوتے تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے دیکھا کہ جن پر بال نہ ہوتے تھے، آپ انھیں پہن کر وضو فرماتے، (لہٰذا) مجھے پسند ہے کہ میں یہی (سبتی جوتے) پہنوں۔ رہا زرد رنگ تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ یہ (رنگ) استعمال کرتے تھے۔ اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ میں بھی اس رنگ کو استعمال کروں اور رہی بات تلبیہ (لبیک پکارنے) کی تو میں نے آپ کو (اس وقت تک) لبیک کہتے نہیں سنا جب تک آپ کی سواری آپ کو لے کر کھڑی نہ ہو جاتی۔

[٢٨١٩] ٢٦-(...) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي

[2819] ابن قسیط نے عبید بن جریج سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بارہ دفعہ حج اور

أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، بَيْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى، إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ، فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ، فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

عمرے کیے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ میں چار چیزیں دیکھی ہیں، اور اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی، مگر (تلبیہ بلند کرنے کے) قصے میں مقبری کی روایت کی مخالفت کی، ان الفاظ کے بغیر روایت بالمعنی کی۔

[٢٨٢٠] ٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

[2820] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب رکاب میں پاؤں رکھ لیتے، اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہو جاتی تو آپ ذوالحلیفہ سے (اس وقت) بلند آواز میں لبیک پکارنا شروع فرماتے۔

[٢٨٢١] ٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً.

[2821] صالح بن کیسان نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ بتایا کرتے تھے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس وقت تلبیہ پکارا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی۔

[٢٨٢٢] ٢٩-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً.

[2822] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ پھر وہ سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ تلبیہ پکارنے لگے۔

(المعجم ٦) - (بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ) (التحفة ٦)

باب:6-ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا

[٢٨٢٣] ٣٠-(١١٨٨) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ ابْنَ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ قَالَ: بَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ، وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا.

[2823] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے (سفر کے) شروع میں ذوالحلیفہ میں رات گزاری اور وہاں کی مسجد میں نماز ادا کی۔

(المعجم ٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ قُبَيْلَ الْإِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهِ بِالْمِسْكِ وَأَنَّهُ لَا بَأْسَ بِبَقَاءِ وَبِيصِهِ وَهُوَ بَرِيقُهُ وَلَمْعَانُهُ) (التحفة ٧)

باب:7-احرام باندھنے سے ذرا پہلے جسم پر خوشبو لگانا اور کستوری استعمال کرنا مستحب ہے اور اس کی چمک، یعنی جگمگاہٹ باقی رہ جانے میں کوئی حرج نہیں

[٢٨٢٤] ٣١-(١١٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2824] عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو میں نے احرام کے لیے اور آپ کے طوافِ بیت اللہ سے پہلے احرام کھولنے کے لیے آپ کو خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٥] ٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2825] افلح بن حمید نے قاسم بن محمد کے واسطے سے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو احرام کے لیے اور طوافِ بیت اللہ سے پہلے جب آپ نے احرام کھولا تو آپ کے احرام کھولنے کے لیے میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٦] ٣٣-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

[2826] ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے آپ کے احرام کے لیے، اور طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے احرام کھولنے کے لیے خوشبو لگاتی تھی۔

[٢٨٢٧] ٣٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

[2827] عبیداللہ بن عمر نے حدیث سنائی، کہا: میں نے قاسم کو حضرت عائشہ ؓ سے روایت کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٨] ٣٥-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ.

[2828] عمر بن عبداللہ بن عروہ نے خبر دی کہ انھوں نے عروہ اور قاسم کو حضرت عائشہ ؓ سے خبر دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو احرام کھولنے اور احرام باندھنے کے لیے ذریرہ (نامی) خوشبو لگائی۔

[٢٨٢٩] ٣٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ.

[2829] سفیان نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان بن عروہ نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت کون سی خوشبو لگائی تھی؟ انھوں نے فرمایا: سب سے اچھی خوشبو۔

[٢٨٣٠] ٣٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

[2830] ہشام سے روایت ہے، انھوں نے عثمان بن عروہ سے روایت کی، کہا: میں نے عروہ کو حضرت عائشہ ؓ

عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، ثُمَّ يُحْرِمُ.

سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے جو سب سے عمدہ خوشبو لگا سکتی تھی لگاتی، پھر آپ احرام باندھتے تھے۔

[٢٨٣١] ٣٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ، بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ.

[2831] ابو الرجال (محمد بن عبدالرحمان بن حارثہ انصاری) نے اپنی والدہ (عمرہ بنت عبدالرحمان بن سعد زرارہ انصاریہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت جب آپ احرام کا ارادہ فرماتے اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے احرام کھولتے وقت جو سب سے عمدہ خوشبو پائی، وہ لگائی۔

[٢٨٣٢] ٣٩-(١١٩٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلَفُ ابْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2832] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں آپ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ احرام باندھ چکے ہیں۔

وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ: وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ: وَذَاكَ طِيبُ إِحْرَامِهِ.

خلف نے ''جبکہ آپ احرام باندھ چکے ہیں'' کے الفاظ نہیں کہے۔ لیکن انھوں نے یہ کہا: وہ آپ کے احرام کی خوشبو تھی (جو آپ نے احرام باندھنے سے پہلے اپنے جسم کو لگوائی تھی۔)

[٢٨٣٣] ٤٠-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

[2833] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے کہ میں (اب بھی) آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ ﷺ بلند آواز سے لبیک پکار رہے ہیں۔

لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُهِلُّ.

[٢٨٣٤] ٤١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يُلَبِّي.

[2834] ابوالضحیٰ نے مسروق سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسے لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، اور آپ تلبیہ پکار رہے ہیں۔

[٢٨٣٥] (...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

[2835] مسلم نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسے لگتا ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں (آگے) وکیع کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٨٣٦] ٤٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2836] حَکَم نے کہا: میں نے ابراہیم کو اسود سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کی سر کے بالوں کو جدا کرنے والی لکیروں (مانگ) میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، جبکہ آپ ﷺ نے احرام باندھا ہوا ہے۔

[٢٨٣٧] ٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2837] مالک بن مغول نے عبدالرحمٰن بن اسود سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کے سر کے بالوں کو جدا کرنے والی لکیروں میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام کی حالت میں ہیں۔

[٢٨٣٨] ٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهُوَ السَّلُولِيُّ:

[2838] ابواسحاق نے (عبدالرحمٰن) بن اسود کو اپنے والد (اسود بن یزید) سے روایت کرتے ہوئے سنا، حضرت

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحٰقَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، ثُمَّ أَرٰى وَبِيصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، بَعْدَ ذٰلِكَ.

عائشہ ﷞ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو (اس وقت) جو بہترین خوشبو آپ کو میسر ہوتی اسے لگاتے اس کے بعد میں (آپ کے احرام باندھنے کے بعد) آپ کے سر اور داڑھی میں (خوشبو کے) تیل کی چمک دیکھتی۔

[٢٨٣٩] ٤٥-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[2839] حسن بن عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں ابراہیم نے اسود سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت عائشہ ﷞ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ میں رسول ﷺ کی مانگ میں کستوری کی چمک دیکھ رہی ہوں، اور آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

[٢٨٤٠] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2840] سفیان نے حسن بن عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٨٤١] ٤٦-(١١٩١) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

[2841] حضرت عائشہ ﷞ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے ایسی خوشبو لگاتی جس میں کستوری ملی ہوتی تھی۔

[٢٨٤٢] ٤٧-(١١٩٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا؟ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ

[2842] ابوعوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: میں نے عبداللہ بن عمر ﷠ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو خوشبو لگاتا ہے، پھر احرام باندھ لیتا ہے، انھوں نے جواب دیا: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں احرام باندھوں (اور) مجھ سے خوشبو چھوٹ رہی ہو، یہ بات مجھے ایسا کرنے سے زیادہ پسند ہے کہ میں

مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، لَأَنْ أُطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، لَأَنْ أُطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

اپنے اوپر تارکول مل لوں۔ پھر میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انھیں بتایا کہ ابن عمر ؓ نے تو کہا ہے: مجھے یہ پسند نہیں کہ میں محرم ہوں اور مجھ (میرے جسم) سے خوشبو پھوٹ رہی ہو، ایسا کرنے سے زیادہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے جسم پر تارکول مل لوں، تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی تھی، پھر آپ نے اپنی تمام بیویوں کے ہاں چکر لگایا، پھر آپ نے احرام کی نیت کر لی (احرام کا آغاز کر لیا، یعنی خوشبو لگانے سے تھوڑی دیر بعد احرام باندھ لیا۔)

[٢٨٤٣] ٤٨-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ثُمَّ يَطُوفُ عَلٰى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا.

[2843] شعبہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کرتے سنا، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی، پھر آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے جاتے، بعد ازیں آپ احرام باندھ لیتے (اور) آپ سے خوشبو پھوٹ رہی ہوتی تھی۔

[٢٨٤٤] ٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ، فَقَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

[2844] سفیان نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ابن عمر ؓ کو کہتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: یہ بات کہ میں تارکول مل لوں، مجھے اس کی نسبت زیادہ پسند ہے کہ میں احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ (محمد نے کہا: میں حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو ان (ابن عمر ؓ) کی بات بتائی۔ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی، پھر آپ اپنی تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے گئے، پھر آپ محرم ہو گئے (احرام کی نیت کر لی۔)

(المعجم ٨) - (بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ، وَمَا أَصْلُهُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا) (التحفة ٨)

باب:8- جس نے حج وعمرے کا الگ الگ یا اکٹھا احرام باندھا ہوا ہو اس کے لیے کسی کھائے جانے والے جانور کا شکار جو خشک زمین پر رہتا ہو یا بنیادی طور پر خشکی سے تعلق رکھتا ہو، حرام ہے

[٢٨٤٥] ٥٠-(١١٩٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ؛ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَّحْشِيًّا، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

قَالَ: فَلَمَّا أَنْ رَّأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِي، قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ، إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ».

[2845] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے آپ کو ایک زیبرا ہدیتاً پیش کیا، آپ ابواء یا ودان مقام پر تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس کر دیا، (انھوں نے) کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے کی کیفیت دیکھی تو فرمایا: ''بلاشبہ ہم نے تمھارا ہدیہ رد نہیں کیا، لیکن ہم حالت احرام میں ہیں (اس لیے اسے نہیں کھا سکتے۔)''

فائدہ: وہ زیبرا انھوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کی نیت ہی سے شکار کیا تھا۔ جب آپ نے قبول نہ کیا تو انھیں بہت مایوسی ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول نہ کرنے کا سبب بتا کر صعب رضی اللہ عنہ کو تسلی دی تاکہ ان کا افسوس دور ہو جائے۔

[٢٨٤٦] ٥١-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَّقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ، وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ.

[2846] لیث بن سعد، معمر اور ابو صالح، ان سب نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، (کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے کہا:) میں نے آپ کو ایک زیبرا ہدیتاً پیش کیا، جس طرح مالک کے الفاظ ہیں۔ اور لیث اور صالح کی روایت میں (یوں) ہے کہ صعب بن جثامہ نے انھیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما کو) خبر دی۔

[٢٨٤٧] ٥٢-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَّحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ.

[2847] سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: میں نے آپ کو زیبرے کا گوشت ہدیتاً پیش کیا۔

[٢٨٤٨] ٥٣-(١١٩٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ، وَّهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: «لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ، لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ».

[2848] اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو ہدیتاً زیبرا پیش کیا، آپ ﷺ احرام میں تھے، سو آپ نے اسے لوٹا دیا اور فرمایا: ''اگر ہم احرام کی حالت میں نہ ہوتے تو ہم اسے تمھاری طرف سے (ضرور) قبول کرتے۔''

[٢٨٤٩] ٥٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

[2849] منصور نے حکم سے، اسی طرح شعبہ نے حکم کے واسطے سے اور واسطے کے بغیر (براہِ راست) بھی حبیب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ.

حکم سے منصور کی روایت کے الفاظ ہیں کہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو زیبرے کی ران ہدیتاً پیش کی۔

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ: عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَّقْطُرُ دَمًا.

حکم سے شعبہ کی روایت کے الفاظ ہیں: زیبرے کا پچھلا دھڑ پیش کیا جس سے خون ٹپک رہا تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ: أُهْدِيَ

اور حبیب سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کو

لِلنَّبِيِّ ﷺ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ.

زیبرے کا (ایک جانب کا) آدھا حصہ ہدیہ کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[٢٨٥٠] ٥٥-(١١٩٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ أَرْقَمَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ: قَالَ: أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِّنْ لَّحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: «إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ، إِنَّا حُرُمٌ».

[2850] طاوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: (ایک بار) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں یاد کراتے ہوئے کہا: آپ نے مجھے اس شکار کے گوشت کے متعلق کس طرح بتایا تھا جو رسول اللہ ﷺ کو احرام کی حالت میں ہدیتاً پیش کیا گیا تھا؟ (طاوس نے) کہا: (زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے) بتایا: آپ ﷺ کو شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا: ''ہم اسے نہیں کھا سکتے (کیونکہ) ہم احرام میں ہیں۔''

[٢٨٥١] ٥٦-(١١٩٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ مَّوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ، فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ، فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي، وَكَانُوا مُحْرِمِينَ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ، فَقَالُوا: وَاللهِ! لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ

[2851] صالح بن کیسان نے کہا: میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو محمد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حتی کہ جب ہم (مدینہ سے تین منزل دور وادی) قاحہ میں تھے تو ہم میں سے بعض احرام کی حالت میں تھے اور کوئی بغیر احرام کے تھا۔ اچانک میری نگاہ اپنے ساتھیوں پر پڑی تو وہ ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے تھے، میں نے دیکھا تو ایک زیبرا تھا، میں نے (فوراً) اپنے گھوڑے پر زین کسی، اپنا نیزہ تھاما اور سوار ہو گیا۔ (جلدی میں) مجھ سے میرا کوڑا گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے، جو احرام باندھے ہوئے تھے، کہا: مجھے کوڑا پکڑا دو، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس (شکار) میں تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ بالآخر میں اترا، اسے پکڑا، پھر سوار ہوا اور زیبرے کو اس کے پیچھے سے جا لیا اور وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا۔ میں نے اسے اپنے نیزے کا نشانہ بنایا، اور اسے گرا لیا۔ پھر میں اسے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔

أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَنَا، فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ: «هُوَ حَلَالٌ، فَكُلُوهُ».

ان میں سے کچھ نے کہا: اسے کھالو اور کچھ نے کہا: اسے مت کھانا، نبی ﷺ (کچھ فاصلے پر) ہم سے آگے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی اور آپ کے پاس پہنچ گیا، (اور اس کے بارے میں پوچھا) آپ نے فرمایا: ''وہ حلال ہے، اسے کھالو۔''

فائدہ: یہ جانور نہ احرام والے ساتھیوں کو پیش کرنے کے لیے شکار کیا گیا تھا جس طرح حضرت صعب رضی اللہ عنہ کا مقصد تھا، نہ ہی ان ساتھیوں نے شکار میں کسی طرح کی کوئی مدد دی تھی۔

[٢٨٥٢] ٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَّهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَّحْشِيًّا، فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُّنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ».

[2852] ابونضر نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے مولیٰ نافع سے، انھوں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ (عمرہ حدیبیہ میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حتی کہ جب وہ مکہ کے راستے کے ایک حصے میں تھے، وہ اپنے چند احرام والے ساتھیوں کی معیت میں پیچھے رہ گئے، وہ خود احرام کے بغیر تھے۔ تو (اچانک) انھوں نے زیبرا دیکھا، وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر سیدھے ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا پکڑانے کو کہا، انھوں نے انکار کر دیا، پھر ان سے اپنا نیزہ مانگا (کہ ان کو ہاتھ میں تھما دیں)، انھوں نے (اس سے بھی) انکار کر دیا۔ انھوں نے خود ہی نیزہ اٹھایا، پھر زیبرے پر حملہ کر کے اسے مار لیا۔ نبی ﷺ کے بعض ساتھیوں نے اس میں سے کھایا اور بعض نے (کھانے سے) انکار کر دیا۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ سے اس (شکار) کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کھانا ہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں کھلایا ہے۔''

[٢٨٥٣] ٥٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ، غَيْرَ أَنَّ فِي

[2853] زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے، انھوں نے ابوقتادہ سے ابونضر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی، البتہ زید بن اسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ

حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهِ شَيْءٌ؟».

باقی ہے؟''

[٢٨٥٤] ٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ، وَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُرَفِّعُ فَرَسِي - أَرْفَعُ فَرَسِي- شَأْوًا وَّأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ، انْتَظِرْهُمْ، فَانْتَظَرَهُمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي اصْطَدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْقَوْمِ: «كُلُوا» وَهُمْ مُّحْرِمُونَ.

[2854] یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا: میرے والد حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے ساتھیوں نے (عمرے) کا احرام باندھا لیکن انھوں نے نہ باندھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ غَیقہ مقام پر دشمن (گھات میں) ہے (مگر) رسول اللہ ﷺ چل پڑے۔ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھا وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہنس رہے تھے۔ اتنے میں میں نے دیکھا تو میری نظر زیبرے پر پڑی، میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے نیزہ مار کر بے حرکت کر دیا، پھر میں نے ان سے مدد چاہی تو انھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت تناول کیا۔ اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہم (آپ سے) کاٹ (کر الگ کر) دیے جائیں گے۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، کبھی میں گھوڑے کو بہت تیز تیز دوڑاتا تو کبھی (آرام سے) چلاتا، آدھی رات کے وقت مجھے بنوغفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا، تم رسول اللہ ﷺ سے کہاں ملے تھے؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو تَعْھِن کے مقام پر چھوڑا ہے، آپ فرما رہے تھے: سُقیا (پہنچو)۔ چنانچہ میں آپ سے جا ملا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے صحابہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں، اور انھیں ڈر ہے کہ انھیں آپ سے کاٹ (کر الگ کر) دیا جائے گا۔ آپ ان کا انتظار فرما لیجیے، تو آپ نے (وہاں) ان کا انتظار فرمایا۔ پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے شکار کیا تھا اور اس کا بچا ہوا کچھ (حصہ) میرے پاس باقی ہے۔ نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا:

"کھالو" جبکہ وہ سب احرام کی حالت میں تھے۔

[٢٨٥٥] ٦٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَاجًّا، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، قَالَ: فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: «خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي» قَالَ: فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ، إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَّحْمِهَا، قَالَ: فَقَالُوا: أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، قَالَ: فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِ الْأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا، فَقُلْنَا: نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا، فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟» قَالَ: قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا».

[2855] عثمان بن عبداللہ بن موہب نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ حج کے لیے نکلے، ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے، کہا: آپ نے اپنے صحابہ میں کچھ لوگوں کو جن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، ہٹا (کر ایک سمت بھیج) دیا، اور فرمایا: "ساحل سمندر لے کے چلو حتی کہ مجھ سے آملو۔" کہا: انھوں نے ساحلِ سمندر کا راستہ اختیار کیا۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف رخ کیا تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے احرام باندھ لیا (بس) انھوں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ اسی اثنا میں جب وہ چل رہے تھے، انھوں نے زیبرے دیکھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ زیبرا کو گرا لیا۔ وہ (لوگ) اترے اور اس کا گوشت تناول کیا۔ کہا: وہ (صحابہ) کہنے لگے: ہم نے (تو شکار کا) گوشت کھالیا، جبکہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔ (راوی نے) کہا: انھوں نے مادہ زیبرے کا بچا ہوا گوشت اٹھا لیا (اور چل پڑے) جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے، کہنے لگے: ہم سب نے احرام باندھ لیا تھا جبکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ ہم نے زیبرے دیکھے، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ زیبرا مار لیا۔ پس ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ بعد میں ہم نے کہا: ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور شکار کا گوشت کھا رہے ہیں! پھر ہم نے اس کا باقی گوشت اٹھایا (اور آگئے)، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کسی نے ابوقتادہ سے (شکار کرنے کو) کہا تھا؟" یا کسی چیز سے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا؟" انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: "اس کا باقی گوشت بھی تم کھالو۔"

[٢٨٥٦] ٦١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ

[2856] شعبہ اور شیبان دونوں نے عثمان بن عبداللہ

الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ شَيْبَانَ، جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

بن موہب سے اسی سند کے ساتھ روایت کی۔

فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا».

شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ان سے کہا تھا کہ وہ اس پر حملہ کریں، یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟''

وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: «أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ؟».

شعبہ کی روایت میں ہے کہ (آپ ﷺ نے) فرمایا: ''کیا تم لوگوں نے اشارہ کیا یا مدد کی یا شکار کرایا؟''

قَالَ شُعْبَةُ: وَلَا أَدْرِي قَالَ: «أَعَنْتُمْ - أَوْ - أَصَدْتُمْ».

شعبہ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے کہا: ''تم لوگوں نے مدد کی'' یا کہا: ''تم لوگوں نے شکار کرایا''

[٢٨٥٧] ٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ، غَيْرِي، قَالَ: فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً، فَقَالَ: «كُلُوهُ» وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

[2857] یحییٰ (بن ابی کثیر) نے خبر دی، کہا: مجھے عبداللہ بن ابی قتادہ نے خبر دی کہ ان کے والد نے، اللہ ان سے راضی ہو، انھیں خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شرکت کی، کہا: میرے علاوہ سب نے عمرے کا (احرام باندھ لیا اور) تلبیہ شروع کر دیا۔ کہا: میں نے ایک زیبرا شکار کیا اور اپنے ساتھیوں کو کھلایا جبکہ وہ سب احرام کی حالت میں تھے، پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور انھیں بتایا کہ ہمارے پاس اس (شکار) کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے۔ آپ نے (ساتھیوں سے) فرمایا: ''اسے کھاؤ'' حالانکہ وہ سب احرام میں تھے۔

[٢٨٥٨] ٦٣-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ،

[2858] ہمیں ابو حازم نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انھوں نے اپنے والد (ابو قتادہ ؓ) سے حدیث سنائی کہ وہ لوگ (مدینہ سے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، وہ احرام میں تھے اور ابو قتادہ ؓ بغیر احرام کے تھے۔ اور (مذکورہ بالا) حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا

وَّسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ، فَقَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ؟» قَالُوا: مَعَنَا رِجْلُهُ، قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَكَلَهَا.

تمھارے پاس اس میں سے کچھ (بچا ہوا) ہے؟'' انھوں نے عرض کی: اس کی ایک ران ہمارے پاس موجود ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ لے لی اور اسے تناول فرمایا۔

[٢٨٥٩] ٦٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحٰقُ عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُّحْرِمِينَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ، قَالَ: «هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِّنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ؟» قَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَكُلُوا».

[2859] عبدالعزیز بن رفیع نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی، کہا: ابوقتادہ ؓ صحابہ کی نفری میں تھے، انھوں نے احرام باندھا ہوا تھا اور وہ خود احرام کے بغیر تھے، اور حدیث بیان کی اور اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی انسان نے اس (شکار) کی طرف اشارہ کیا تھا یا انھیں (ابوقتادہ ؓ کو) کچھ کرنے کو کہا تھا؟'' انھوں نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تو پھر تم اسے کھاؤ۔''

[٢٨٦٠] ٦٥-(١١٩٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ، فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ، وَقَالَ: أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2860] معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم احرام کی حالت میں طلحہ بن عبیداللہ ؓ کے ساتھ تھے۔ ایک (شکار شدہ) پرندہ بطور ہدیہ ان کے لیے لایا گیا۔ طلحہ (اس وقت) سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے (اس کا گوشت) کھایا اور بعض نے احتیاط برتی۔ جب حضرت طلحہ ؓ بیدار ہوئے تو آپ نے ان کی تائید کی جنھوں نے اسے کھایا تھا، اور کہا: ہم نے اسے (شکار کے گوشت کو حالت احرام میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔

فائدہ: مختلف احادیث میں بیان کردہ ساری تفصیلات اکٹھی کی جائیں تو یہ مکمل بات سامنے آتی ہے کہ حضرت صعب ؓ نے شکار پیش کیا تو خود بتایا، یا ان کے پیش کرنے کے انداز سے ظاہر ہوا کہ انھوں نے اس نیت سے شکار کیا تھا کہ اس کا بڑا حصہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کریں گے، اس لیے آپ نے اسے تناول کرنے سے انکار کر دیا جبکہ حضرت ابوقتادہ ؓ کی ایسی کوئی نیت نہ تھی۔ ساتھیوں نے ان کی مدد بھی نہ کی۔ وہ ساتھیوں کو کھلانے کے بعد شک مٹانے کے لیے گوشت اٹھا کر ساتھ لے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھانے والوں کی تائید کی، مزید وضاحت اور اطمینان کے لیے پوچھا کہ کچھ باقی ہے؟ جو باقی پیش کیا گیا تو ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ۔ یہ اشارہ تھا کہ اسے کھانے کے لیے پکا کر تیار کرو۔ پھر ان کے ساتھ خود بھی تناول فرمایا۔

(المعجم ٩) - (بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ) (التحفة ٩)

باب:9-احرام باندھنے والے اور دوسرے لوگوں کے لیے حرم کی حدود سے باہر اور اندر کن جانوروں کا قتل پسندیدہ ہے

[٢٨٦١] ٦٦-(١١٩٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: اَلْحِدَأَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2861] قاسم بن محمد کہتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چار جانور ہیں، سبھی ایذا دینے والے ہیں۔ وہ حدودِ حرم سے باہر اور حرم میں (جہاں پائے جائیں) قتل کر دیے جائیں، چیل، کوا، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

قَالَ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ؟ قَالَ: تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا.

(عبیداللہ بن مقسم نے) کہا: میں نے قاسم سے کہا: آپ کا سانپ کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اسے اس کے چھوٹے پن (گھٹیا رویے) کی بنا پر قتل کیا جائے گا (جو اس میں ہے۔)

[٢٨٦٢] ٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: اَلْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحُدَيَّا».

[2862] سعید بن مسیب نے حضرت عائشہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ موذی (جاندار) ہیں، حل و حرم میں (جہاں بھی مل جائیں) مار دیے جائیں: سانپ، کوا جس کے سر پر سفید نشان ہوتا ہے، چوہا، کٹنا کتا اور چیل۔''

[٢٨٦٣] ٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ

[2863] حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے، انھوں

الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

نے اپنے والد (عروہ) کے واسطے سے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (جاندار) موذی ہیں، حرم میں بھی قتل کر دیے جائیں: بچھو، چوہا، چیل، دھبوں والا کوا اور کاٹنے والا کتا۔'' (چار یا پانچ کہنے کا مقصد تحدید نہیں تھا۔ آگے جتنے نام لیے گئے ان کا بیان تھا۔)

[٢٨٦٤](...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[2864] ابن نمیر نے کہا: ہمیں ہشام نے مذکورہ بالا سند سے بھی حدیث بیان کی۔

[٢٨٦٥] ٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2865] یزید بن زریع نے حدیث بیان کی: (کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (جاندار) موذی ہیں، حرم میں بھی مار ڈالے جائیں: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٦٦] ٧٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

[2866] ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، (کہا:) ہمیں معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے حل وحرم میں پانچ موذی (جانوروں) کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ پھر (عبدالرزاق) نے یزید بن زریع کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٨٦٧] ٧١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ، تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ».

[2867] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، (انھوں نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ہیں، سب کے سب موذی ہیں، انھیں حرم میں بھی مار دیا جائے: کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔''

[٢٨٦٨] ٧٢-(١١٩٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: اَلْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: «فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ». [انظر: ٢٨٧٢]

[2868] زہیر بن حرب اور ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے، انھوں نے زہری سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (موذی جانور) ہیں، جو انھیں حرم میں اور احرام کی حالت میں، مار دے اس پر کوئی گناہ نہیں: چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔''

ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہا: ''حرمت والے مقامات میں اور احرام کی حالت میں۔''

[٢٨٦٩] ٧٣-(١٢٠٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ، لَّا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: اَلْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2869] یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی، کہا: مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جانوروں میں سے پانچ ہیں، جو سب کے سب موذی ہیں، انھیں قتل کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں: بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٧٠] ٧٤-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ تُقْتَلَ الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ.

[2870] ہم سے زہیر نے بیان کیا (کہا:) ہمیں زید بن جبیر نے حدیث سنائی کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: احرام والا کس جانور کو مار سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک اہلیہ نے خبر دی کہ آپ نے حکم دیا، یا آپ کو (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا کہ چوہا، بچھو، چیل، کاٹنے والا کتا اور کوا قتل کر دیے جائیں۔

[٢٨٧١] ٧٥-(...) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ: مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ

[2871] ابوعوانہ نے زید بن جبیر سے حدیث سنائی، کہا: ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ایک آدمی احرام کی حالت میں کون سے جانور کو قتل کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا:

الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: حَدَّثَتْنِي إِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابِ، وَالْحَيَّةِ.

قَالَ: وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا.

مجھے نبی ﷺ کی ایک اہلیہ نے بتایا کہ آپ ﷺ (احرام کی حالت میں) باولے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

(ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: اور نماز میں بھی۔

[٢٨٧٢] ٧٦-(١١٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ، لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[راجع: ٢٨٦٨]

[2872] مالک نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (موذی جانور ایسے) ہیں کہ احرام باندھنے والے پر انھیں قتل کر دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٧٣] ٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ لِي نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ، فِي قَتْلِهِنَّ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

[2873] ابن جریج نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا سنا، وہ احرام والے شخص کے لیے کن جانوروں کو مارنا حلال قرار دیتے تھے؟ نافع نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ''پانچ (موذی) جانور ہیں، انھیں مارنے میں ان کے مارنے والے پر کوئی گناہ نہیں: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔''

[٢٨٧٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَّعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، جَمِيعًا عَنْ نَّافِعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي

[2874] لیث بن سعد اور جریر، یعنی ابن حازم نے نافع سے، اسی طرح عبیداللہ، ایوب اور یحییٰ بن سعید ان تینوں نے بھی نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے، اسی طرح مالک اور ابن جریج کی طرح ہی حدیث بیان کی، ان میں سے کسی ایک نے بھی، نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، کے الفاظ نہیں کہے،

أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحْدَهُ، وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ - عَلٰى ذٰلِكَ - ابْنُ إِسْحٰقَ.

سوائے اکیلے ابن جریج کے، (البتہ) ابن اسحاق نے ان الفاظ میں ابن جریج کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے بھی سنی تھی اور ان کی ہمشیرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی سنائی تھی۔ وہ اکثر اپنی ہمشیرہ کے حوالے سے یہ حدیث سناتے تھے۔ اس طرح ان کی طرف سے علم کے صدقۂ جاریہ کا آغاز ہوتا تھا۔

[٢٨٧٥] ٧٨-(...) وَحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ وَّعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ»، فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[2875] محمد بن اسحاق نے نافع اور عبیداللہ بن عبداللہ سے خبر دی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ (موذی جانور) ہیں، ان میں سے جو بھی حرم میں قتل کر دیا جائے، اس کے قتل پر کوئی گناہ نہیں۔'' پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[٢٨٧٦] ٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ، مَّنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحُدَيَّا» - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيٰى -.

[2876] یحییٰ بن یحییٰ، یحییٰ بن ایوب، قتیبہ اور ابن حجر نے اسماعیل بن جعفر سے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''پانچ (موذی جانور) ہیں، جو انھیں احرام کی حالت میں قتل کر دے، اس پر کوئی گناہ نہیں: بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔'' الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کے ہیں۔

(المعجم ١٠) - (بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى، وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ، وَبَيَانِ قَدْرِهَا) (التحفة ١٠)

باب: 10- اگر بیماری لاحق ہو تو احرام والے کے لیے سر منڈوانا جائز ہے اور سر مونڈنے کے سبب اس پر فدیہ واجب ہے اور فدیے کی مقدار کی وضاحت

[٢٨٧٧] ٨٠-(١٢٠١) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ - قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ: قِدْرٍ لِي، وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: بُرْمَةٍ لِي - وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

[2877] مجھے عبیداللہ بن عمر قواریری اور ابو ربیع نے حدیث بیان کی (دونوں نے کہا:) ہمیں حماد بن زید نے حدیث سنائی، (حماد بن زید نے کہا:) ہمیں ایوب نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے مجاہد سے سنا، وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حدیبیہ کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں — قواریری کے بقول اپنی ہنڈیا کے نیچے اور ابو ربیع کے بقول — اپنی پتھر کی دیگ کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور (میرے سر کی) جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے سر کی مخلوق (جوئیں) تمھارے لیے باعث اذیت ہیں؟'' کہا: میں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اپنا سر منڈوا دو (اور فدیے کے طور پر) تین دن کے روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا (ایک) قربانی دے دو۔''

قَالَ أَيُّوبُ: فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذٰلِكَ بَدَأَ.

ایوب نے کہا: مجھے علم نہیں ان (فدیے کی صورتوں میں) سے آپ ﷺ نے کس چیز کا پہلے ذکر کیا۔

[٢٨٧٨] (...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، بِمِثْلِهِ.

[2878] ابن علیہ نے ایوب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی۔

[٢٨٧٩] ٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[2879] ابن عون نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن

الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة:١٩٦]، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «اُدْنُهْ» فَدَنَوْتُ فَقَالَ: «اُدْنُهْ» فَدَنَوْتُ. فَقَالَ ﷺ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟».

بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: ''پھر اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوا لے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔'' کہا، میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ''ذرا قریب آ ؤ۔'' میں آپ کے (کچھ) قریب ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''اور قریب آ ؤ۔'' تو میں آپ کے اور قریب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تمھاری جوئیں تمھیں ایذا دیتی ہیں؟''

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَظُنُّهُ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، مَّا تَيَسَّرَ.

ابن عون نے کہا: میرا خیال ہے کہ انھوں (کعب رضی اللہ عنہ) نے کہا: جی ہاں، (کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ روزے، صدقے یا قربانی میں سے جو آسان ہو بطور فدیہ دوں۔

[٢٨٨٠] ٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ» قَالَ: فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة:١٩٦] فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ».

[2880] سیف (بن سلیمان) نے کہا: میں نے مجاہد سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حدیث سنائی، کہا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ ان کے اوپر (کی طرف) آ کھڑے ہوئے اور ان کے سر سے جوئیں گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری جوئیں تمھیں اذیت دیتی ہیں؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اپنا سر منڈوا لو۔'' (کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور وہ سر منڈوا لے) تو فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔'' اس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھو یا (کسی بھی جنس کا) ایک فرق (تین صاع) چھ مسکینوں میں صدقہ کر دو یا جو قربانی میسر ہو کر و۔''

[٢٨٨١] ٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[2881] ابن ابی نجیح، ایوب، حمید اور عبدالکریم نے مجاہد

أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَّأَيُّوبَ وَحُمَيْدٍ وَّعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَّهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَّالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ - وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ - أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً».

قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: «أَوِ اذْبَحْ شَاةً».

سے، انھوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے جب حدیبیہ میں تھے، ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ (کعب رضی اللہ عنہ) احرام کی حالت میں تھے اور ایک ہنڈیا کے نیچے آگ جلانے میں لگے ہوئے تھے، جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تمھاری یہ جوئیں تمھیں اذیت دے رہی ہیں؟'' انھوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا لو، اور ایک فرق کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔ یا تین دن کے روزے رکھو یا قربانی کے ایک جانور کی قربانی کر دو۔''

ابن ابی نجیح (کے الفاظ ہیں) ''یا ایک بکری ذبح کر دو۔''

[٢٨٨٢] ٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: «آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «اِحْلِقْ، ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِّنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ».

[2882] ابو قلابہ نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے، انھوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ حدیبیہ کے دنوں میں ان کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: ''تمھارے سر کی جوؤں نے تمھیں اذیت دی ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''سر منڈوا دو، پھر ایک بکری بطور قربانی ذبح کر دو یا تین دن کے روزے رکھو یا کھجوروں کے تین صاع چھ مسکینوں کو کھلا دو۔''

[٢٨٨٣] ٨٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن

[2883] شعبہ نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن معقل سے، انھوں نے کہا: میں کعب (بن عجرہ) رضی اللہ عنہ کے پاس جا بیٹھا، وہ اس وقت (کوفہ کی ایک) مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ ''تو روزوں یا صدقہ یا قربانی سے فدیہ دے۔'' حضرت

صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾؟ فَقَالَ: كَعْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَزَلَتْ فِيَّ، كَانَ بِي أَذًى مِّنْ رَأْسِي، فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرٰى، أَتَجِدُ شَاةً؟» فَقُلْتُ: لَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾، قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِّكُلِّ مِسْكِينٍ، قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً.

کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی مجھے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جایا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر پڑ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا: ''میرا خیال نہیں تھا کہ تمھاری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ کیا تمھارے پاس کوئی بکری ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (نبی ﷺ نے) فرمایا: ''(تمھارے ذمے) تین دنوں کے روزے ہیں یا چھ مسکینوں کا کھانا، ہر مسکین کے لیے آدھا صاع کھانا۔'' (پھر کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: یہ آیت خصوصی طور پر میرے لیے اتری اور عمومی طور پر یہ تمھارے لیے بھی ہے۔

فائدہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا پورا واقعہ سنایا۔ مختلف راویوں نے مختلف انداز میں کچھ تفصیلات بیان کیں، کچھ چھوڑ دیں۔ ساری تفصیلات یکجا کی جائیں تو پورا واقعہ اس طرح سامنے آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کو بڑی ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتے وقت دیکھا تو آپ کو ان کی تکلیف نظر آئی۔ آپ ان کے بارے میں فکر مند ہوئے، پھر آپ نے خود ان کے بارے میں پوچھا یا آپ کو ان کا حال بتایا گیا تو آپ نے انھیں بلا بھیجا۔ اس وقت ان کی حالت اور زیادہ خراب ہو چکی تھی، انھیں چارپائی یا کسی اور چیز پر اٹھا کر لایا گیا۔ آپ نے دیکھ کر ان سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ تمھاری تکلیف اس حد تک پہنچ چکی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے ان سے کہا کہ تمھیں سر کے بال منڈوانے ہوں گے، پھر آپ نے خود حجام بلا کر اپنے سامنے ان کا سر منڈوا دیا (حدیث: 2884) اسی موقع پر آپ ﷺ نے فدیے کے لیے کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان کے پاس کوئی بکری ہے۔ انھوں نے کہا: نہیں، تو قرآن مجید کی ایک آیت اتری جس میں تین متبادل طریقے بتائے گئے ہیں۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بعد میں قربانی کا انتظام ہو گیا اور انھوں نے قربانی کر دی۔

[٢٨٨٤] ٨٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ: حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ

[2884] زکریا بن ابی زائدہ سے روایت ہے، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن معقل نے، انھوں نے کہا: مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ وہ احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ نکلے، ان کے سر اور داڑھی میں (کثرت سے) جوئیں

مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ؟» قَالَ: مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ﴾ [البقرة:١٩٦]، ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً.

پڑ گئیں۔ اس (بات) کی خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے انھیں بلا بھیجا اور حجام کو بلا کر ان کا سر مونڈ وا دیا، پھر ان سے پوچھا: ''کیا تمھارے پاس کوئی قربانی ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: (اے اللہ کے رسول) میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ نے انھیں حکم دیا: تین دن کے روزے رکھ لو، یا چھ مسکینوں کو کھانا مہیا کر دو، ہر دو مسکینوں کے لیے ایک صاع ہو۔ اللہ عزوجل نے خاص ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ''جو شخص تم میں سے مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو۔'' اس کے بعد یہ (اجازت) عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

(المعجم ١١) - (بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ) (التحفة ١١)

باب: 11- جو شخص احرام کی حالت میں ہو، اس کے لیے سینگی (پچھنے) لگوانے کا جواز

[٢٨٨٥] ٨٧-(١٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ وَّعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

[انظر: ٤٠٤١، ٤٠٤٢، ٥٧٤٩]

[2885] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی لگوائی۔

[٢٨٨٦] ٨٨-(١٢٠٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَّسَطَ رَأْسِهِ.

[2886] حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ کے راستے میں، احرام کی حالت میں اپنے سر کے درمیان کے حصے پر سینگی لگوائی۔

(المعجم ١٢) - (بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ) (التحفة ١٢)

[٢٨٨٧] ٨٩-(١٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ، اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَيْنَيْهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ، فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ، فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ: ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ.

[٢٨٨٨] ٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنِي نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ مَعْمَرٍ، رَمِدَتْ عَيْنُهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ، وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ.

(المعجم ١٣) - (بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ) (التحفة ١٣)

باب:12- محرم کے لیے اپنی آنکھوں کے علاج کا جواز

[2887] سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں ایوب بن موسیٰ نے نُبَیہ بن وہب سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم ابان بن عثمان کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، جب ہم مَلَل کے مقام پر پہنچے تو عمر بن عبیداللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی، جب ہم رَوحاء میں تھے تو ان کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے ابان بن عثمان کی طرف قاصد بھیجا، انھوں نے ان کی طرف جواب بھیجا کہ دونوں (آنکھوں) پر ایلوے کا لیپ کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے اس شخص کے متعلق حدیث بیان کی تھی جو احرام کی حالت میں تھا، جب اس کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی تو آپ نے (اس کی آنکھوں پر) ایلوے کا لیپ کرایا تھا۔

[2888] ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی، کہا: مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے ایوب بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے نبیہ بن وہب نے حدیث بیان کی کہ (ایک بار احرام کی حالت میں) عمر بن عبیداللہ بن معمر کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ انھوں نے ان میں سرمہ لگانے کا ارادہ فرمایا تو ابان بن عثمان نے انھیں روکا اور کہا کہ اس پر ایلوے کا لیپ کر لیں۔ اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔

باب: 13- محرم کے لیے اپنا بدن اور سر دھونے کا جواز

[٢٨٨٩] ٩١-(١٢٠٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَّصُبُّ: أُصْبُبْ، فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ - ﷺ - يَفْعَلُ.

[2889] سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے زید بن اسلم سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن حنین) سے، انھوں نے عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ ابواء کے مقام پر ان دونوں کے درمیان اختلاف ہوا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: محرم شخص اپنا سر دھو سکتا ہے۔ اور مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے (عبداللہ بن حنین کو) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ میں ان سے (اس کے بارے میں) مسئلہ پوچھوں (جب میں ان کے پاس پہنچا تو) انھیں ایک کپڑے سے پردہ کر کے کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان (جو کنویں سے فاصلے پر لگائی جاتی تھیں اور ان پر لگی ہوئی چرخی پر سے اونٹ وغیرہ کے ذریعے ڈول کا رسہ کھینچا جاتا تھا) غسل کرتے ہوئے پایا۔ (عبداللہ بن حنین نے) کہا: میں نے انھیں سلام کہا، وہ بولے: یہ کون (آیا) ہے؟ میں نے عرض کی: میں عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں: اللہ کے رسول ﷺ، احرام کی حالت میں، اپنا سر کیسے دھویا کرتے تھے؟ (میری بات سن کر) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھ کر اسے نیچے کیا حتی کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا، پھر اس شخص سے جو آپ پر پانی انڈیل رہا تھا، کہا: پانی ڈالو۔ اس نے آپ کے سر پر پانی انڈیلا، پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو خوب حرکت دی، اپنے دونوں ہاتھوں کو آگے لے آئے اور پیچھے لے گئے، پھر کہا: میں نے آپ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

[٢٨٩٠] ٩٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى

[2890] ہم سے ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے زید بن اسلم نے اسی سند کے ساتھ خبر دی اور کہا کہ

ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا، عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا.

ابوایوب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پورے سر پر پھیرا، انھیں آگے اور پیچھے لے گئے۔ اس کے بعد حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ سے کبھی بحث نہیں کیا کروں گا۔

(المعجم ١٤) - (بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ) (التحفة ١٤)

باب:14- کوئی شخص احرام کی حالت میں فوت ہو جائے، تو کیا کیا جائے؟

[٢٨٩١] ٩٣-(١٢٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ، فَمَاتَ، فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[2891] سفیان بن عیینہ نے عمرو (بن دینار) سے، (انھوں نے) سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے اونٹ سے گر گیا۔ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسی کے دونوں کپڑوں (احرام کی دونوں چادروں) میں اسے کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ تلبیہ پکار رہا ہو گا۔''

[٢٨٩٢] ٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَّأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَّاحِلَتِهِ، قَالَ أَيُّوبُ: فَأَوْقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - وَقَالَ عَمْرٌو: فَوَقَصَتْهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، قَالَ أَيُّوبُ: فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا،

[2892] حماد نے عمرو بن دینار اور ایوب سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: ایک شخص عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف میں تھا کہ اپنی سواری سے گر گیا، ایوب نے کہا: اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ ڈالی ــــ یا کہا: اسے اسی وقت مار ڈالا ــــ اور عمرو نے فَوَقَصَتْهُ کہا (اس کی گردن کا منکا توڑ دیا۔) رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔'' ایوب نے کہا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

وَقَالَ عَمْرٌو : فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي» .

اسے اسی حالت میں تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔" اور عمرو نے کہا: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائے گا، وہ تلبیہ پکار رہا ہوگا۔"

[٢٨٩٣] ٩٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ . فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ .

[2893] اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے سعید بن جبیر سے خبر دی گئی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ساتھ وقوف کر رہا تھا اور احرام کی حالت میں تھا۔ (آگے) ایوب سے حماد کی روایت کے مانند حدیث ذکر کی۔

[٢٨٩٤] ٩٦-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ : أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ ، فَوُقِصَ وَقْصًا ، فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَّأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي» .

[2894] ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، کہا: ابن جریج نے کہا: مجھے عمرو بن دینار نے سعید بن جبیر سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: ایک شخص احرام کی حالت میں نبی ﷺ کے ساتھ آیا، وہ اپنے اونٹ سے گر گیا، (اس سے) اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے اس کے اپنے (احرام کے) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو، بلاشبہ وہ قیامت کے روز آئے گا، تلبیہ پکار رہا ہوگا۔"

[٢٨٩٥] ٩٧-(...) وَحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ؛ قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : «فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا» .

[2895] محمد بن بکر برسانی نے کہا: ہمیں ابن جریج نے عمرو بن دینار سے خبر دی کہ انھیں سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے خبر دی، کہا: ایک شخص احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا۔ (آگے) اسی کے مانند ہے مگر (محمد بن بکر نے) کہا: "بلاشبہ اسے قیامت کے روز تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔"

وَزَادَ : لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ .

اس میں یہ اضافہ کیا کہ سعید بن جبیر نے گرنے کی جگہ کا نام نہیں لیا۔

[٢٨٩٦] ٩٨-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[2896] سفیان ثوری نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کو اس کی سواری نے گرا کر مار دیا، وہ احرام کی حالت میں تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسی کے (احرام کے) دو کپڑوں میں کفنا دو، اس کا سر اور چہرہ نہ ڈھانپو۔ بلاشبہ اسے قیامت کے دن تلبیہ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔''

[٢٨٩٧] ٩٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُحْرِمًا، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَّلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا».

[2897] ہمیں ابو بشر نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص احرام کی حالت میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اسے اس کے دو کپڑوں (احرام کی دو چادروں) میں کفن دو، نہ اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو۔ بلاشبہ یہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے بال چپکے ہوئے ہوں گے۔'' (جس طرح موت کے وقت احرام کی حالت میں تھے۔)

[٢٨٩٨] ١٠٠-(. . .) وَحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَّقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّلَا يُمَسَّ طِيبًا، وَّلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا.

[2898] ابوعوانہ نے ابو بشر سے حدیث سنائی، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے (گرا کر) اس (کی گردن) کا منکا توڑ دیا جبکہ وہ (شخص) احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (سفر حج میں شریک) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے، خوشبو نہ لگائی جائے، نہ ہی اس کا سر ڈھانپا جائے۔ بلاشبہ اسے قیامت کے روز (احرام کی حالت میں) چپکے ہوئے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[٢٨٩٩] ١٠١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ . قَالَ ابْنُ نَافِعٍ : أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُّحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوَقَعَ مِنْ نَّاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُّغْسَلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّأَنْ يُّكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا يُمَسَّ طِيبًا، خَارِجٌ رَّأْسُهُ.

قَالَ شُعْبَةُ : ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ : خَارِجٌ رَّأْسُهُ وَوَجْهُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا .

[2899] شعبہ نے کہا: میں نے ابوبشر سے سنا، وہ سعید بن جبیر سے حدیث بیان کر رہے تھے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھا۔ (اسی دوران میں) وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا تو اس نے اسی وقت اسے مار دیا۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر (کفن سے) باہر نکلا ہوا ہو۔

شعبہ نے کہا: مجھے بعد میں انھوں نے یہی حدیث (اس طرح) بیان کی کہ اس کا سر اور چہرہ باہر ہو۔ بلاشبہ اسے قیامت کے دن (احرام میں) چپکے بالوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[٢٩٠٠] ١٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَّقُولُ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : وَقَصَتْ رَجُلًا رَّاحِلَتُهُ، وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّأَنْ يَّكْشِفُوا وَجْهَهُ- حَسِبْتُهُ قَالَ : - وَرَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ .

[2900] ابوزبیر نے کہا: میں نے سعید بن جبیر کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک شخص کی اس کی سواری نے گرا کر گردن توڑ دی، وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان (صحابہ) کو حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیں، اس کا چہرا — اور میرا خیال ہے، کہا: — اور سر برہنہ رکھیں، بلاشبہ قیامت کے دن اسے اس طرح اٹھایا جائے گا کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکار رہا ہوگا۔

[٢٩٠١] ١٠٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ، فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «اِغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، وَّلَا

[2901] منصور نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: نبی ﷺ کے ساتھ ایک شخص (سفر حج میں شریک) تھا، اسے اس کی اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے غسل دو اور خوشبو اس کے قریب نہ لاؤ، نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ بلاشبہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھایا

تُغَطُّوا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي».

جائے گا کہ وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔"

(المعجم ١٥) - (بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ) (التحفة ١٥)

باب: 15- احرام باندھنے والا احرام کا آغاز کرتے ہوئے بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے احرام کھولنے کی شرط عائد کرسکتا ہے

[٢٩٠٢] ١٠٤-(١٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا: «أَرَدْتِ الْحَجَّ؟» قَالَتْ: وَاللهِ! مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً، فَقَالَ لَهَا: «حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي: اَللّٰهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي» وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ.

[2902] ابو اسامہ نے ہشام سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر ؓ (بن عبدالمطلب) کے ہاں تشریف لے گئے اور دریافت کیا: "تم حج کا ارادہ رکھتی ہو؟" انھوں نے کہا: اللہ کی قسم میں خودکو بیماری کی حالت میں پاتی ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "حج (کی نیت) کرو اور شرط کرلو اور یوں کہو: اَللّٰهُمَّ! مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي "اے اللہ! میں وہاں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔" وہ حضرت مقداد ؓ کی اہلیہ تھیں۔

[٢٩٠٣] ١٠٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، وَأَنَا شَاكِيَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي».

[2903] زہری نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: نبی ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب ؓ کے ہاں تشریف لے گئے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں جبکہ میں بیمار (بھی) ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تم حج کے لیے نکل پڑو اور یہ شرط کرلو کہ (اے اللہ!) میں اسی جگہ احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔"

[٢٩٠٤] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِثْلَهُ.

[2904] معمر نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اسی (گزشتہ حدیث) کے مطابق حدیث روایت کی۔

[٢٩٠٥] ١٠٦-(١٢٠٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَأَبُو عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ، وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «أَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي». قَالَ: فَأَدْرَكَتْ.

[2905] ابو زبیر نے طاوس کو اور ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ کو ابن عباس ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب ﷺ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، اور کہا: میں (بیماری کی وجہ سے) خود کو مشکل سے اٹھا پاتی ہوں اور حج بھی کرنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”حج کا احرام باندھ لو اور شرط لگا لو کہ (اے اللہ!) جہاں تو مجھے روک دے گا، وہی میرے احرام کھول دینے کا مقام ہو گا۔“ (ابن عباس ﷺ نے) کہا: کہ (ضباعہ ﷺ نے) حج کر لیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ ان گھروں میں تشریف لے گئے جہاں ضباعہ ﷺ کا بھی گھر تھا۔ وہ اپنے گھر سے نکل کر ملنے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے پر اپنی حج کی خواہش اور بیماری کے بارے میں بتایا۔

[٢٩٠٦] ١٠٧-(...) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَشْتَرِطَ، فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[2906] عمرو بن ہرم نے سعید بن جبیر اور عکرمہ سے، انھوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی کہ ضباعہ ﷺ نے حج کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ شرط لگا لیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

[٢٩٠٧] ١٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ - قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُو عَامِرٍ، وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو - حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّ

[2907] ہمیں اسحاق بن ابراہیم، ابوایوب غیلانی اور احمد بن خراش نے حدیث بیان کی۔ اسحاق نے کہا: ہم کو خبر دی اور دوسروں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ ابو عامر نے جو عبدالملک بن عمرو ہیں، انھوں نے کہا: ہمیں رباح نے، جو ابن ابی معروف ہیں، عطاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے ضباعہ ﷺ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: «حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي».

سے فرمایا: ''حج (کی نیت) کرو اور (احرام باندھتے ہوئے) شرط کرلو کہ (اے اللہ) تو نے جہاں مجھے روک دیا، وہیں میرا احرام ختم ہو جائے گا۔''

وَفِي رِوَايَةِ إِسْحٰقَ: أَمَرَ ضُبَاعَةَ.

اور اسحاق کی روایت کے الفاظ ہیں: (آپ نے) ضباعہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا۔

(المعجم ١٦) - (بَابُ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ، وَكَذَا الْحَائِضُ) (التحفة ١٦)

باب: 16- نفاس والی عورتیں احرام باندھ سکتی ہیں، احرام کے لیے ان کا غسل کرنا مستحب ہے اور حائضہ کا بھی یہی حکم ہے

[٢٩٠٨] ١٠٩-(١٢٠٩) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، بِالشَّجَرَةِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ، يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[2908] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ (ذوالحلیفہ کے مقام پر واقع) درخت کے قریب، (قیام کے دوران میں) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو محمد بن ابی بکر کی (پیدائش کی) وجہ سے نفاس کا خون آنا شروع ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان (اپنی اہلیہ اسماء رضی اللہ عنہا) سے کہیں کہ وہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

[٢٩٠٩] ١١٠-(١٢١٠) حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ.

[2909] جعفر (صادق) نے اپنے والد محمد (باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم) سے، انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث (کے بارے) میں روایت کی کہ جب انھیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے ان (اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ وہ غسل کر لیں اور احرام باندھ لیں۔

(المعجم ١٧) - (بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ، وَأَنَّهُ يَجُوزُ إِفْرَادُ الْحَجِّ وَالتَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ، وَجَوَازِ إِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ، وَمَتٰى يَحِلُّ الْقَارِنُ مِنْ نُسُكِهِ) (التحفة ١٧)

باب:17-احرام کی مختلف صورتیں، حجِ افراد، تمتع اور قران، نیز عمرے (کے احرام) میں، احرامِ حج کو شامل کر لینے کا جواز، اور (یہ کہ) حجِ قران کرنے والا کب احرام کھولے

[٢٩١٠] ١١١-(١٢١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا» قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ» قَالَتْ فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: «هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ». فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ؛ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. [انظر: ٣٢٢٢]

[2910] مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال (اس کی ادائیگی کے لیے) اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، اور ہم (میں سے کچھ) نے عمرے کے لیے (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قربانی کا جانور جس کے ساتھ ہو، وہ عمرے کے ساتھ ہی حج کا بھی تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں (کے لیے عائد کردہ احرام کی پابندیوں) سے آزاد نہ ہو جائے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا: جب میں مکہ پہنچی تو ایام مخصوصہ میں تھی، میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا مروہ کے درمیان سعی کی، میں نے اس (صورتِ حال) کا شکوہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھولو اور کنگھی کرو، (پھر) حج کا تلبیہ پکارنا شروع کر دو اور عمرے کو چھوڑ دو۔'' انھوں نے کہا: میں نے ایسا ہی کیا، پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کے ساتھ تنعیم بھیجا، میں نے (وہاں سے احرام باندھ کر) عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ (عمرہ) تمھارے (اس رہ جانے والے) عمرے کی جگہ ہے۔'' جن لوگوں نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، انھوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور پھر احرام کھول دیے۔ پھر جب وہ لوگ (حج کے

دوران میں) منیٰ سے لوٹے تو انھوں نے اپنے حج کے لیے دوسری بار طواف کیا، البتہ وہ لوگ جنھوں نے حج اور عمرے کو جمع کیا تھا (حج قران کیا تھا) تو انھوں نے (صفا مروہ کا) ایک ہی طواف کیا۔

[٢٩١١] ١١٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَّلَمْ يُهْدِ، فَلْيَحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدٰى، فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي، وَأَمْتَشِطَ، وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي، بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَّأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا.

[2911] عقیل بن خالد نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر سے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا اور بعض نے (صرف) حج کے لیے، حتی کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا اور وہ قربانی نہیں لایا، وہ احرام کھول دے۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور ساتھ قربانی بھی لایا ہے، وہ جب تک قربانی ذبح نہ کر لے احرام ختم نہ کرے۔ اور جس نے صرف حج کے لیے تلبیہ کہا تھا وہ اپنا حج مکمل کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے (راستے میں) ایام شروع ہو گئے۔ میں عرفہ کے دن تک ایام ہی میں رہی اور میں نے صرف عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سر کے بال کھولوں، کنگھی کروں اور حج کے لیے تلبیہ پکاروں اور عمرے (کے اعمال) چھوڑ دوں، تو میں نے یہی کیا۔ جب میں نے اپنا حج ادا کر لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں اس عمرے کی جگہ عمرہ کر لوں، جسے حج کا دن آ جانے کی بنا پر مکمل کر کے میں اس کا احرام نہ کھول پائی تھی۔

[٢٩١٢] ١١٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[2912] معمر نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے سال ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے سفر

عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». قَالَتْ: فَحِضْتُ، فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي؟ قَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ». قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا.

کے لیے) نکلے۔ میں نے عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، لیکن (اپنے) ساتھ قربانی نہیں لائی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں وہ اپنے عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک ان دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ایام شروع ہو گئے، جب عرفہ کی رات آ گئی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو عمرے کے لیے تلبیہ پکارا تھا، اب میں اپنے حج کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھولو، کنگھی کر لو اور عمرے سے رک جاؤ، حج کے لیے تلبیہ پکارو۔'' انھوں نے کہا: جب میں نے اپنا حج مکمل کر لیا (تو آپ نے میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور مقامِ تنعیم سے اس عمرے کی جگہ جس سے میں رک گئی تھی (دوسرا) عمرہ کروا دیا۔

[٢٩١٣] ١١٤-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ» قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَجٍّ وَّأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَّعَهُ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ، وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ.

[2913] سفیان نے زہری سے، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفرِ حج کے لیے) نکلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو اکٹھے عمرے اور حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے، پکارے، جو (صرف) حج کے لیے تلبیہ پکارنا چاہے، پکارے، اور جو (صرف) عمرے کے لیے پکارنا چاہے وہ ایسا کر لے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کے لیے تلبیہ پکارا اور آپ کے ساتھ کئی لوگوں نے (اکیلے حج کے لیے) تلبیہ کہا، کئی لوگوں نے عمرے اور حج (دونوں) کے لیے تلبیہ کہا اور کئی لوگوں نے صرف عمرے کے لیے کہا اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔

[٢٩١٤] ١١٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[2914] عبدہ بن سلیمان نے ہشام سے، انھوں نے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ» قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ». قَالَتْ: فَفَعَلْتُ: فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، وَقَدْ قَضَى اللهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَضَى اللهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا.

وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ.

اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو صرف عمرے کے لیے تلبیہ کہنا چاہے، کہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں قربانی ساتھ لایا ہوں تو میں بھی عمرے کا تلبیہ کہتا۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: لوگوں میں کچھ ایسے تھے، جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا، اور کچھ ایسے تھے جنھوں نے صرف حج کا تلبیہ کہا اور میں ان لوگوں میں سے تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ کہا۔ ہم نکل پڑے حتی کہ مکہ آ گئے۔ میرے لیے عرفہ کا دن اس طرح آیا کہ میں ایام میں تھی اور میں نے (ابھی) عمرے (کی تکمیل کر کے اس) کا احرام کھولا نہیں تھا۔ میں نے اس (بات) کا شکوہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنے سر کی مینڈھیاں کھول دو، کنگھی کرلو اور حج کا تلبیہ کہنا شروع کر دو۔'' انھوں نے کہا: میں نے یہی کیا۔ جب حَصبہ کی رات آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل فرما دیا تھا تو (آپ نے) میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بھیجا، انھوں نے مجھے ساتھ بٹھایا اور مجھے لے کر تنعیم کی طرف نکل پڑے، وہاں سے میں نے عمرے کا تلبیہ کہا۔ اس طرح اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کرا دیا اور عمرہ بھی۔ (ہشام نے کہا:) اس (الگ عمرے) کے لیے نہ قربانی کا کوئی جانور (ساتھ لایا گیا) تھا نہ صدقہ تھا اور نہ روزہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان میں سے کوئی کام کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔)

[٢٩١٥] ١١٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ

[2915] ابن نمیر نے ہشام سے سابقہ سند کے ساتھ روایت کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب (حج کے لیے)

مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ» وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ.

نکلے، اور ہمارے پیش نظر صرف حج ہی تھا۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو عمرے کا تلبیہ پکارنا چاہے وہ (اکیلے) عمرے کا تلبیہ پکارے۔'' پھر عبدہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[۲۹۱٦] ۱۱۷-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِيهِ: قَالَ عُرْوَةُ فِي ذٰلِكَ: إِنَّهُ قَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ.

[2916] وکیع نے ہشام سے سابقہ سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے مدینہ سے) نکلے، ہم میں سے بعض نے عمرے کا تلبیہ پکارا، بعض نے حج اور عمرے دونوں کا اکٹھا اور بعض نے صرف حج کا۔ اور میں ان لوگوں میں شامل تھی جنھوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پکارا تھا۔ اور (وکیع نے) آگے ان دونوں (عبدہ اور ابن نمیر) کی طرح حدیث بیان کی۔ اور اس میں یہ کہا: عروہ نے اس کے بارے میں کہا: بلاشبہ اللہ نے ان (حضرت عائشہ ؓ) کا حج بھی مکمل کروادیا اور عمرہ بھی۔ ہشام نے کہا: اور (عائشہ ؓ کے) اس طرح عمرہ کرنے میں نہ کوئی قربانی تھی، نہ روزہ اور نہ صدقہ۔

فائدہ: حضرت ہشام ؒ کے مطابق اگر سیدہ عائشہ ؓ حج وعمرہ ساتھ کرنے کی نیت کر کے چلتیں تو ان میں سے کوئی ایک چیز ان پر لازم ہوتی، جو ان کے خیال کے مطابق نہ تھی۔

[۲۹۱۷] ۱۱۸-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ

[2917] محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے کچھ ایسے تھے جنھوں نے (صرف) عمرے کا تلبیہ کہا، بعض نے حج اور عمرے دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔ جس نے عمرے کا تلبیہ کہا تھا وہ تو (عمرے کی تکمیل کے بعد) حلال ہو گیا، اور جنھوں نے صرف حج کا یا حج اور عمرے دونوں کا تلبیہ کہا تھا اور قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے وہ لوگ قربانی کا دن

يَحِلُّوا، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

آنے تک احرام کی پابندیوں سے آزاد نہیں ہوئے۔

[٢٩١٨] ١١٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ، أَوْ قَرِيبٍ مِّنْهَا، حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «أَنَفِسْتِ» - يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ - قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِي» قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

[2918] قاسم نے اپنے والد (محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارے پیش نظر حج کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب ہم مقام سرف یا اس کے قریب پہنچے تو مجھے ایام شروع ہو گئے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے روتا ہوا پایا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے ایام شروع ہو گئے ہیں؟'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ (کر مقدر کر) دی ہے۔ تم (سارے) کام ویسے ہی سرانجام دو جیسے حاجی کرتے ہیں، سوائے یہ کہ جب تک غسل نہ کر لو بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: (اس حج میں) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

فائدہ: اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سب بیویوں کی طرف سے قربانی کی تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بھی قربانی ہو گئی تھی۔

[٢٩١٩] ١٢٠-(...) حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» فَقُلْتُ: وَاللهِ! لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ، قَالَ: «مَا لَكِ؟ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟» قُلْتُ:

[2919] عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (انھوں نے) کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور حج ہی کا ذکر کر رہے تھے۔ جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو میرے ایام شروع ہو گئے، (اس اثنا میں) رسول اللہ ﷺ میرے (حجرے میں) داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھیں کیا رلا رہا ہے؟'' میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! کاش میں اس سال حج کے لیے نہ نکلتی۔ آپ نے پوچھا: ''تمھارے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ کہیں تمھیں ایام تو شروع نہیں ہو گئے؟''

نَعَمْ، قَالَ: «هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي». قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «اجْعَلُوهَا عُمْرَةً» فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، قَالَتْ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهُرْتُ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَضْتُ، قَالَتْ: فَأُتِينَا بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: أَهْدٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ الْبَقَرَ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَتْ: فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي عَلٰى جَمَلِهِ، قَالَتْ: فَإِنِّي لَأَذْكُرُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعُسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ، حَتّٰى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا.

میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''یہ چیز تو اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقدر کر دی ہے۔ تم تمام کام ویسے کرتی جاؤ جیسے (تمام) حاجی کریں، مگر جب تک پاک نہ ہو جاؤ بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔'' انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: جب میں مکہ پہنچی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تم اسے (حج کی نیت کو بدل کر) عمرہ کر لو۔'' جن کے پاس قربانیاں تھیں ان کے علاوہ تمام صحابہ نے (اسی کے مطابق عمرے کا) تلبیہ پکارنا شروع کر دیا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: اور قربانیاں (صرف) رسول اللہ ﷺ، ابوبکر وعمر اور (بعض) اصحاب ثروت رضی اللہ عنہم (ہی) کے پاس تھیں۔ جب وہ چلے تو انھوں نے (حج کا) تلبیہ پکارا۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: جب قربانی کا دن آیا تو میں پاک ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے طواف (افاضہ) کر لیا۔ (انھوں نے) کہا: ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انھوں (لانے والوں) نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی دی ہے۔ جب (مدینہ کے راستے پر منیٰ کے فوراً بعد کی منزل) محصب کی رات آئی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو حج اور عمرہ (دونوں) کر کے لوٹیں اور میں (اکیلا) حج کر کے لوٹوں؟ کہا: آپ ﷺ نے (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے مجھے اپنے اونٹ پر ساتھ بٹھایا۔ (انھوں نے) کہا: مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں (اس وقت) نوعمر لڑکی تھی، (راستے میں) میں اونگھ رہی تھی اور میرا منہ (بار بار) کجاوے کی پچھلی لکڑی سے ٹکراتا تھا، حتی کہ ہم تنعیم پہنچ گئے۔ پھر میں نے وہاں سے، اس عمرے کے بدلے جو لوگوں نے کیا تھا (اور میں اس سے محروم رہ گئی تھی) عمرے کا (احرام باندھ کر)

تلبیہ پکارا۔

[٢٩٢٠] ١٢١-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ، غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا. وَلَا قَوْلُهَا: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ.

[2920] حماد (بن سلمہ) نے عبدالرحمٰن سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم نے حج کا تلبیہ پکارا، جب ہم سرف مقام پر تھے تو میرے ایام شروع ہو گئے، آپ ﷺ (میرے حجرے میں) داخل ہوئے تو میں رو رہی تھی۔ (حماد نے) اس سے آگے ماجشون کی حدیث کی طرح بیان کیا، مگر حماد کی حدیث میں یہ (الفاظ) نہیں: قربانی نبی ﷺ، ابوبکر و عمر اور اصحاب ثروت رضی اللہ عنہم ہی کے پاس تھی۔ پھر جب وہ چلے تو انھوں نے تلبیہ پکارا۔ اور نہ یہ قول (ان کی حدیث میں ہے) کہ میں نوعمر لڑکی تھی، مجھے اونگھ آتی تو میرا سر (بار بار) پالان کی پچھلی لکڑی کو لگتا تھا۔

[٢٩٢١] ١٢٢-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ.

[2921] مالک نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، انھوں نے اپنے والد (قاسم) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے اکیلا حج (افراد) کیا تھا۔

[٢٩٢٢] ١٢٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ، فَخَرَجَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً،

[2922] افلح بن حمید نے قاسم سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے حج کے مہینوں میں، حج کی حرمتوں (پابندیوں) میں اور حج کے ایام میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں روانہ ہوئے، حتی کہ سَرِف کے مقام پر اترے۔ (وہاں پہنچ کر) آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: "تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے، اور وہ اپنے حج کو عمرے میں بدلنا چاہتا ہے تو ایسا کر لے اور جس کے ساتھ

فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَا» فَمِنْهُمُ الْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا، مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، وَمَعَ رِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: «وَمَا لَكِ؟» قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكِ، فَكُونِي فِي حَجِّكِ، فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّرْزُقَكِيهَا، وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ». قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ، ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ لْتَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا» قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ، ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَجِئْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: «هَلْ فَرَغْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

قربانی کے جانور ہیں وہ (ایسا) نہ کرے۔'' ان میں سے کچھ نے جن کے پاس قربانی نہیں تھی اس (عمرے) کو اختیار کر لیا اور کچھ لوگوں نے رہنے دیا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ کے ساتھ بعض صاحب استطاعت صحابہ کے ساتھ قربانیاں تھیں۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''کیوں روتی ہو؟'' میں نے جواب دیا: میں نے آپ کی آپ کے صحابہ ؓ کے ساتھ گفتگو سنی ہے، اور عمرے کے متعلق بھی سن لیا ہے۔ میں عمرے سے روک دی گئی ہوں، آپ نے پوچھا: ''(کیوں) تمھیں کیا ہے؟'' میں نے جواب دیا: میں نماز ادا نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا: ''یہ (ایام عمرے، حج میں) تمھارے لیے نقصان دہ نہیں، تم اپنے حج میں (لگی) رہو، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں یہ (عمرے کا) اجر بھی دے گا۔ تم آدم ؑ کی بیٹیوں میں سے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے بھی وہی کچھ لکھ دیا ہے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔'' کہا: (پھر) میں (احرام ہی کی حالت میں) اپنے حج کے سفر میں نکل حتی کہ ہم منیٰ میں جا اترے اور (تب) میں ایام سے پاک ہو گئی، پھر ہم سب نے بیت اللہ کا طواف (افاضہ) کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے وادی محصب میں پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ (میرے بھائی) کو بلایا، اور (ان سے) فرمایا: ''اپنی بہن کو حرم سے باہر (تنعیم) لے جاؤ تاکہ یہ (احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ کہے اور (عمرے کے لیے) بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر لے۔ میں (تمھاری واپسی تک) تم دونوں کا یہیں انتظار کروں گا۔'' (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: ہم نکل پڑے۔ میں نے (احرام باندھ کر) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ ہم لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت اپنی منزل ہی پر

تھے۔ آپ نے (مجھ سے) پوچھا: ''کیا تم (عمرے سے) فارغ ہوگئی ہو؟'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے اپنے صحابہ ﷺ میں کوچ کے اعلان کا حکم دیا۔ آپ (وہاں سے) نکلے، بیت اللہ کے پاس سے گزرے اور فجر کی نماز سے پہلے اس کا طوافِ (وداع) کیا، پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

[٢٩٢٣] ١٢٤-(...) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ.

[2923] عبیداللہ بن عمر نے قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ ﷞ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: (جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے تھے تو) ہم میں سے بعض نے اکیلے حج (افراد) کا تلبیہ کہا، بعض نے ایک ساتھ دونوں (قران) اور بعض نے حج تمتع کا ارادہ کیا۔

[٢٩٢٤] (...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً.

[2924] قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ﷞ (صرف) حج کے لیے آئی تھیں۔

[٢٩٢٥] ١٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ

[2925] یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷞ سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، ہمارے پیش نظر صرف حج تھا۔ جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: ''جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے، وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر لے تو احرام کھول دے۔'' حضرت عائشہ ﷞ نے کہا: عید کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ بتایا گیا: اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے (یہ گائے) ذبح کی ہے۔

أَزْوَاجِهِ .

قَالَ يَحْيٰى : فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ : أَتَتْكَ، وَاللهِ! بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ .

یحییٰ نے کہا: میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد کے سامنے پیش کی تو (انھوں نے) فرمایا: اللہ کی قسم اس (عمرہ) نے تمھیں یہ حدیث بالکل صحیح صورت میں پہنچائی ہے۔

[٢٩٢٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَّقُولُ : أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ؛ ح : وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ .

[2926] عبدالوہاب اور سفیان بن عیینہ نے یحییٰ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٩٢٧] ١٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ؛ وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَّاحِدٍ؟ قَالَ : «انْتَظِرِي! فَإِذَا طَهَرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي مِنْهُ، ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا - قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ : غَدًا - وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ - نَصَبِكِ أَوْ قَالَ : نَفَقَتِكِ -» .

[2927] ابراہیم نے اسود اور قاسم سے، ان دونوں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ (حج اور عمرہ) دو دو مناسک ادا کر کے (اپنے گھروں کو) لوٹیں گے، اور میں صرف ایک منسک (حج) کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ''تم ذرا انتظار کرو! جب تم پاک ہو جاؤ تو تنعیم (کی طرف) چلی جانا اور وہاں سے (احرام باندھ کر عمرے کا) تلبیہ پکارنا، پھر فلاں فلاں مقام پر ہم سے آملنا۔ (ابراہیم نے) کہا: میرا خیال ہے آپ نے فرمایا تھا: کل ۔ اور (فرمایا:) لیکن وہ (تمھارے عمرے کا اجر) تمھاری مشقت یا فرمایا: خرچ ہی کے مطابق ہوگا۔''

[٢٩٢٨] ١٢٧-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ، أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَارَسُولَ اللهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

[2928] ابن ابی عدی نے ابن عون سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم اور ابراہیم سے روایت کی (ابن عون نے) کہا: میں ان میں سے ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث سے الگ نہیں کر سکتا۔ ام المومنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ دو منسک (حج اور عمرہ) کر کے لوٹیں۔ اور آگے (اسی طرح) حدیث بیان کی۔

[۲۹۲۹] ۱۲۸-(...) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَّحِلَّ، قَالَتْ: فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ، فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ، وَّأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: «أَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا».

[2929] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، اور ہم اس کو حج ہی سمجھتے تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: ”جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے۔“ (حضرت عائشہ ؓ نے) کہا: جتنے لوگ بھی قربانی ساتھ نہیں لائے تھے، انھوں نے احرام ختم کر دیا۔ آپ کی ازواج بھی اپنے ساتھ قربانیاں نہیں لائی تھیں تو وہ بھی احرام سے باہر آ گئیں۔ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: (لیکن) میرے ایام شروع ہو گئے تھے اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی، جب حصبہ کی رات آئی، کہا: تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو حج اور عمرہ کر کے لوٹیں، اور میں صرف حج کر کے لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”جن راتوں (تاریخوں) میں ہم مکہ آئے تھے، کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟“ میں نے کہا، جی نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو پھر اپنے بھائی (عبدالرحمٰن ؓ) کے ساتھ مقام تنعیم تک چلی جاؤ، اور وہاں سے (عمرے کا احرام باندھ کر) عمرے کا تلبیہ پکارو (اور عمرہ کر لو) پھر تم فلاں مقام پر آ ملنا۔“

قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ: «عَقْرٰى حَلْقٰى، أَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: «لَا بَأْسَ، انْفِرِي».

حضرت صفیہ ؓ کہنے لگیں: میں اپنے بارے میں سمجھتی ہوں کہ میں (بھی) آپ کو روکنے والی ہوں گی، آپ نے فرمایا: ”(اپنی قوم کی زبان میں) عقریٰ حلقیٰ (بے اولاد، بے بال، یہود حائضہ عورت کے لیے یہی لفظ بولتے تھے) کیا تم نے عید کے دن طواف نہیں کیا تھا؟“ کہا: کیوں نہیں (کیا تھا!) آپ نے فرمایا: ”(تو پھر) کوئی بات نہیں، اب چل پڑو۔“

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا - أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا -.

حضرت عائشہ ؓ نے کہا: (دوسری صبح) رسول اللہ ﷺ مجھ سے (اس وقت) ملے جب آپ مکہ سے چڑھائی پر آ رہے تھے اور میں مکہ کی سمت اتر رہی تھی۔۔۔ یا میں چڑھائی پر جا رہی

تھی اور آپ اس سے اتر رہے تھے (واپس آ رہے تھے)۔

وَقَالَ إِسْحٰقُ : مُتَهَبِّطَةٌ وَّمُتَهَبِّطٌ .

اور اسحاق نے مُتَهَبِّطَةٌ (اترنے والی) اور مُتَهَبِّطٌ (اترنے والے) کے الفاظ کہے۔ (مفہوم وہی ہے۔)

[٢٩٣٠] ١٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُلَبِّي، لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَنْصُورٍ .

[2930] اعمش نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، ہم حج یا عمرے کا ذکر نہیں کر رہے تھے۔ اور آگے (اعمش نے) منصور کے ہم معنی ہی حدیث بیان کی۔

[٢٩٣١] ١٣٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَارَسُولَ اللهِ! أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ، قَالَ: «أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ - قَالَ الْحَكَمُ: كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ - وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا» .

[2931] محمد بن جعفر (غندر) نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے (زین العابدین) علی بن حسین سے، انھوں نے ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ذوالحجہ کے چار یا پانچ دن گزر چکے تھے کہ آپ میرے پاس (خیمے میں) تشریف لائے، آپ غصے کی حالت میں تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کس نے غصہ دلایا؟ اللہ اسے آگ میں داخل کرے۔ آپ نے جواب دیا: ''کیا تم نہیں جانتیں! میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا (کہ جو قربانی ساتھ نہیں لائے، وہ عمرے کے بعد احرام کھول دیں) مگر وہ اس پر عمل کرنے میں پس وپیش کر رہے ہیں۔ حَکَم نے کہا: میرا خیال ہے (کہ میرے استاد علی بن حسین نے) ''ایسا لگتا ہے وہ پس وپیش کر رہے ہیں'' کہا۔ اگر اپنے اس معاملے میں وہ بات پہلے میرے سامنے آجاتی جو بعد میں آئی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا حتی کہ میں اسے (یہاں آکر) خریدتا، پھر میں ویسے احرام سے باہر آجاتا، جیسے یہ سب (صحابہ رضی اللہ عنہم عمرے کے بعد) باہر آگئے ہیں۔''

[٢٩٣٢] ١٣١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ

[2932] عبیداللہ بن معاذ نے کہا: مجھے میرے والد نے

مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ، وَّلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ: يَتَرَدَّدُونَ.

شعبہ سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی، حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کی چار یا پانچ راتیں گزرنے کے بعد مکہ تشریف لائے، آگے (عبیداللہ بن معاذ نے) غندر کی روایت کے مانند ہی حدیث بیان کی، انھوں نے پس و پیش کرنے کے حوالے سے حَکَم کا شک ذکر نہیں کیا۔

[٢٩٣٣] ١٣٢-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ، فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفْرِ: «يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ» فَأَبَتْ، فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

[2933] طاوس نے سیدہ عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے عمرے کا تلبیہ پکارا تھا، مکہ پہنچیں، ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا کہ ایام شروع ہو گئے، انھوں نے حج کا تلبیہ کہا اور تمام مناسکِ (حج) ادا کیے۔ واپسی کے دن نبی ﷺ نے ان سے (مخاطب ہو کر) فرمایا: ''تمھارا طواف تمھارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے۔ (اب تمھیں مزید عمرے کی ضرورت نہیں۔)'' مگر وہ نہ مانیں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں (ان کے بھائی) عبدالرحمن ؓ کے ساتھ تنعیم بھیجا، اور انھوں نے حج کے بعد (ایک اور) عمرہ ادا کیا۔

[٢٩٣٤] ١٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ، فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ».

[2934] مجاہد نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ انھیں مقام سرف سے ایام شروع ہوئے، پھر وہ عرفہ میں جا کر پاک ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ''تمھاری طرف سے تمھارا صفا مروہ کا طواف تمھارے حج اور عمرے (دونوں) کے لیے کافی ہے۔''

[٢٩٣٥] ١٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

[2935] صفیہ بنت شیبہ نے بیان کیا، کہا: حضرت عائشہ ؓ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگ تو دو (عملوں کا) ثواب لے کر لوٹیں گے اور میں (صرف) ایک

شَيْبَةَ: حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، قَالَتْ: فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ، قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ خِمَارِي أَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِي، فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ، قُلْتُ لَهُ: وَهَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ.

(عمل کا) ثواب لے کر لوٹوں؟ تو (عائشہ ؓ کی بات سن کر) آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو حکم دیا کہ وہ انھیں (حضرت عائشہ ؓ کو) تنعیم تک لے جائے، (حضرت عائشہ نے) کہا: چنانچہ عبدالرحمٰن ؓ نے اپنے اونٹ پر مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، (راستے میں) میں اپنی اوڑھنی کو اپنی گردن سے سرکانے کے لیے (باربار) اسے اوپر اٹھاتی تو (عبدالرحمٰن ؓ) سواری کو مارنے کے بہانے میرے پاؤں پر مارتے (کہ اوڑھنی کیوں اٹھا رہی ہیں؟) میں ان سے کہتی: آپ یہاں کسی (اجنبی) کو دیکھ رہے ہیں؟ (جو مجھے ایسا کرتا ہوا دیکھ لے گا۔) فرماتی ہیں: میں نے (وہاں سے) عمرے کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارا (اور عمرہ کیا) پھر ہم (واپس) آئے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ (اس وقت) مقام حصبہ پر تھے۔

[٢٩٣٦] ١٣٥-(١٢١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ.

[2936] عمرو بن اوس نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ نے انھیں کہا کہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ ؓ کو ساتھ لے لیں اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کروائیں۔

[٢٩٣٧] ١٣٦-(١٢١٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ، وَّأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ، حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ، قَالَ فَقُلْنَا: حِلُّ مَاذَا؟

[2937] قتیبہ نے کہا: ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اکیلے حج (افراد) کا تلبیہ پکارتے ہوئے آئے، اور حضرت عائشہ ؓ صرف عمرے کی نیت سے آئیں، جب ہم مقام سَرِف پہنچے تو حضرت عائشہ ؓ کو ایام شروع ہو گئے حتی کہ جب ہم مکہ آئے تو ہم نے کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کر لیا، پھر آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے جس کسی کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ (احرام چھوڑ کر) حلّت (عدمِ احرام کی

قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ» فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ، ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَوَجَدَهَا تَبْكِي، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكِ؟» قَالَتْ: شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ، وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ، وَلَمْ أَحْلِلْ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ» فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ، حَتّٰى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: «قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ، قَالَ: «فَاذْهَبْ بِهَا يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ! فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ» وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

حالت) اختیار کرلے۔ ہم نے پوچھا: کون سی حلت؟ آپ نے فرمایا: ''مکمل حلت (احرام کی تمام پابندیوں سے آزادی۔)'' تو پھر ہم اپنی عورتوں کے پاس گئے، خوشبو لگائی، اور (معمول کے) کپڑے پہن لیے۔ (اور اس وقت) ہمارے اور عرفہ (کو روانگی) کے درمیان چار راتیں باقی تھیں، پھر ہم نے ترویہ والے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) تلبیہ پکارا۔ آپ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے خیمے میں داخل ہوئے تو انھیں روتا ہوا پایا۔ پوچھا: ''تمھارا کیا معاملہ ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: میرا معاملہ یہ ہے کہ مجھے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ لوگ حلال (احرام سے فارغ) ہو چکے ہیں اور میں ابھی نہیں ہوئی، اور نہ میں نے ابھی بیت اللہ کا طواف کیا ہے، لوگ اب حج کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''(پریشان مت ہو) یہ (حیض) ایسا معاملہ ہے جو اللہ نے آدم ؑ کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے، تم غسل کرلو اور حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارو۔'' انھوں نے ایسا ہی کیا اور وقوف کے ہر مقام پر وقوف کیا (حاضری دی، دعائیں کیں۔) اور جب پاک ہو گئیں تو (عرفہ کے دن) بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے (حضرت عائشہ ؓ سے) فرمایا: ''تم اپنے حج اور عمرے دونوں (مکمل کر کے ان کے احرام کی پابندیوں) سے آزاد ہو چکی ہو۔'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دل میں (ہمیشہ) یہ کھٹکا رہے گا کہ میں حج کرنے تک بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن! انھیں (لے جاؤ اور) تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ۔'' اور یہ (منیٰ سے واپسی پر) حصبہ (میں قیام) والی رات کا واقعہ ہے۔

[٢٩٣٨] (. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا،

[2938] ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی، انھوں نے جابر بن عبداللہ ؓ کو بیان کرتے سنا، کہہ

وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَهِيَ تَبْكِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

رہے تھے: نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمے میں داخل ہوئے تو وہ رو رہی تھیں۔ پھر (آخر تک) لیث کی روایت کردہ حدیث کے مانند روایت بیان کی۔لیکن لیث کی حدیث میں اس سے پہلے کا جو حصہ ہے، وہ بیان نہیں کیا۔

[٢٩٣٩] ١٣٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فِي حَجَّةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ. وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا سَهْلًا، إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ، فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِّنَ التَّنْعِيمِ.

[2939] مطر نے ابو زبیر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارا تھا۔ مطر نے آگے لیث کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی، (البتہ اپنی) حدیث میں یہ اضافہ کیا، کہا: رسول اللہ ﷺ بہت نرم خو تھے۔ وہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) جب بھی کوئی خواہش کرتیں، آپ اس میں ان کی بات مان لیتے، لہٰذا آپ ﷺ نے انھیں عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھیجا اور انھوں نے تنعیم سے عمرے کا تلبیہ پکارا (اور عمرہ ادا کیا۔)

قَالَ مَطَرٌ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ.

مطر رحمہ اللہ نے کہا: ابو زبیر نے بیان کیا: (آپ ﷺ کی وفات کے بعد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بھی حج فرماتیں تو وہی کرتیں جو انھوں نے نبی ﷺ کی معیت میں کیا تھا۔

[٢٩٤٠] ١٣٨-(...) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ

[2940] زہیر اور ابوخیثمہ نے ابو زبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے، ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ جب ہم مکہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: ''جس کے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں ہیں وہ (احرام سے) آزاد ہو جائے۔'' ہم نے دریافت کیا: کون سی آزادی (حلت)؟

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ» قَالَ: قُلْنَا: أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ» قَالَ: فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطِّيبَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ: كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِي بَدَنَةٍ.

آپ نے فرمایا: ''(احرام کی پابندیوں سے) پوری آزادی۔'' (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے اپنی عورتوں سے قربت کی، اپنے (معمول کے) لباس پہنے اور خوشبو (کا بھی) استعمال کیا۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا، ہم نے حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارنا شروع کیا اور ہمیں (حج قران کرنے والوں کو) صفا مروہ کے درمیان پہلا طواف (سعی مراد ہے) ہی کافی ہو گیا، (ہمیں) رسول اللہ ﷺ نے (یہ بھی) حکم دیا کہ گائے اور اونٹ کی قربانی میں، ہم سات سات افراد شریک ہو جائیں۔

[٢٩٤١] ١٣٩-(١٢١٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَحْلَلْنَا، أَنْ نُّحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى، قَالَ: فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ.

[2941] ابن جریج سے روایت ہے (کہا:) مجھے ابو زبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، کہا: جب ہم ''حلت'' کی کیفیت میں آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب منیٰ کا رخ کرنے لگیں تو احرام باندھ لیں۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ہم نے مقام ابطح سے تلبیہ پکارنا شروع کیا۔

[٢٩٤٢] ١٤٠-(١٢١٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ: طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[2942] یحییٰ بن سعید اور عبد بن حمید نے محمد بن بکر کے واسطے سے ابن جریج سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابو زبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) ایک ہی مرتبہ کیا تھا۔ (عبد بن حمید نے) محمد بن بکر کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: (صفا و مروہ کے درمیان) اپنا پہلا طواف (یعنی سعی جو وہ پہلی مرتبہ کر چکے تھے۔)

[٢٩٤٣] ١٤١-(١٢١٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ

[2943] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ میں نے اپنے متعدد رفقاء کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے کہا: ہم، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ، نے (احرام کے

ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فِي نَاسٍ مَّعِي، قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: «حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ». قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، أَمَرَنَا أَنْ نُّفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا، فَنَأْتِي عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ! قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهِ بِيَدِهِ: يُحَرِّكُهَا - قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، فَحِلُّوا» فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهِ، فَقَالَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا» قَالَ: وَأَهْدٰى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا، فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ قَالَ: «لِأَبَدٍ». [انظر: ۲۹٤۹]

وقت) صرف اکیلے حج ہی کا تلبیہ پکارا۔ عطاء نے کہا: حضرت جابر ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ چار ذوالحجہ کی صبح مکہ پہنچے تھے۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال (احرام کی پابندیوں سے فارغ) ہوجائیں۔ عطاء نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”حلال ہوجاؤ اور اپنی عورتوں کے پاس جاؤ۔“ عطاء نے کہا: (عورتوں کی قربت) آپ نے ان پر لازم قرار نہیں دی تھی، بلکہ بیویوں کو ان کے لیے صرف حلال قرار دیا تھا۔ ہم نے کہا: جب ہمارے اور یوم عرفہ کے درمیان محض پانچ دن باقی ہیں، آپ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے تو (یہ ایسا ہی ہے کہ) ہم (اس) عرفہ آئیں گے تو ہمارے اعضائے مخصوصہ سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ عطاء نے کہا: جابر ؓ اپنے ہاتھ سے (ٹپکنے کا) اشارہ کررہے تھے۔ ایسا لگتا ہے میں اب بھی ان کے حرکت کرتے ہاتھ کا اشارہ دیکھ رہا ہوں۔ جابر ؓ نے کہا، نبی ﷺ (خطبہ دینے کے لیے) ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تم (اچھی طرح) جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، تم سب سے زیادہ سچا اور تم سب سے زیادہ پارسا ہوں۔ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی ویسے حلال (احرام سے فارغ) ہوجاتا جیسے تم حلال ہوئے ہو، اگر وہ چیز پہلے میرے سامنے آجاتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا، لہٰذا تم سب حلال (احرام سے فارغ) ہوجاؤ۔“ چنانچہ پھر ہم حلال ہو گئے۔ ہم نے (آپ ﷺ کی بات کو) سنا اور اطاعت کی۔ عطاء نے کہا: حضرت جابر ؓ نے بیان کیا: (اتنے میں) حضرت علی ؓ اپنی ذمہ داری سے (عہدہ برآ ہوکر) پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) پوچھا: ”(علی) تم نے کس (حج) کا تلبیہ پکارا تھا؟“ انھوں نے جواب دیا: جس کا نبی ﷺ

نے پکارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "قربانی کرو اور احرام ہی کی حالت میں رہو۔" (جابر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی اپنے ہمراہ قربانی (کے جانور) لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! یہ (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) صرف ہمارے اسی سال کے لیے (جائز ہوا) ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ نے فرمایا: "ہمیشہ کے لیے۔"

[٢٩٤٤] ١٤٢-(...) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ، أَمْ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! أَحِلُّوا، فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي، فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ» قَالَ: فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ، وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ، حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ، أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

[2944] عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں، اور اسے (حج کی نیت کو) عمرے میں بدل دیں۔ یہ بات ہمیں بہت گراں (بڑی) لگی اور اس سے ہمارے دل بہت تنگ ہوئے، (ہمارے اس قلق کی خبر) نبی ﷺ کو پہنچ گئی۔ معلوم نہیں کہ آپ کو آسمان سے (بذریعہ وحی) اس چیز کی خبر پہنچی یا لوگوں کے ذریعے سے کوئی چیز معلوم ہوئی۔ آپ نے فرمایا: "اے لوگو! حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو)، اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جس طرح تم نے کیا ہے۔" (جابر رضی اللہ عنہ نے) بیان کیا: ہم حلال (احرام سے آزاد) ہو گئے حتی کہ اپنی بیویوں سے قربت بھی کی، اور (وہ سب کچھ) کیا جو حلال (احرام کے بغیر) انسان کرتا ہے۔ حتی کہ ترویہ کا دن (آٹھ ذوالحجہ) آ گیا۔ اور ہم نے مکہ کو پیچھے چھوڑا (خیر باد کہا) اور حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہنے لگے۔

[٢٩٤٥] ١٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ، قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ النَّاسُ: تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً،

[2945] موسیٰ بن نافع نے کہا: میں عمرے کی نیت سے یوم ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) سے چار دن پہلے مکہ پہنچا، لوگوں نے کہا: اب تو تمھارا مکی حج ہوگا۔ (میں ان کی باتیں سن کر) عطاء بن ابی رباح کے ہاں حاضر ہوا، اور ان سے (اس مسئلے

فَدَخَلْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ، وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ، فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً»، قَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ قَالَ: «افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ، لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ» فَفَعَلُوا.

کے بارے میں) فتویٰ پوچھا۔ عطاء نے جواب دیا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ انھوں نے اُس سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی تھی جس سال آپ قربانی کے جانور ساتھ لے گئے تھے۔ اِن لوگوں نے حجِ اِفراد کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اپنے احرام سے فارغ ہو جاؤ۔ بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا طواف (سعی) کرو، اپنے بال چھوٹے کروا لو اور حلال (احرام سے آزاد) ہو جاؤ۔ جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آ جائے تو حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ کہو، اور (حجِ افراد کو) جس کے لیے تم آئے تھے، اسے حج تمتع بنا لو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) ہم اسے کیسے حج تمتع بنا لیں؟ ہم نے تو صرف حج کا نام لے کر تلبیہ کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمھیں جو حکم دیا ہے وہی کرو۔ اگر میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو اسی طرح کرتا جس طرح تمھیں حکم دے رہا ہوں۔ لیکن مجھ پر (احرام کی وجہ سے) حرام کردہ چیزیں اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک کہ قربانی اپنی قربان گاہ میں نہیں پہنچ جاتی۔'' اس پر لوگوں نے ویسا ہی کیا (جس کا آپ نے حکم دیا تھا۔)

[٢٩٤٦] ١٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَنَحِلَّ، قَالَ: وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

[2946] ابوبشر نے عطاء بن ابی رباح سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مکہ) آئے، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس (حج کی نیت اور احرام کو) عمرے میں بدل دیں، اور (عمرے کے بعد) حلال (عمرے سے فارغ) ہو جائیں۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ ﷺ کے ساتھ قربانی تھی، اس لیے آپ اپنے حج کو عمرہ نہیں بنا سکتے تھے۔

(المعجم ١٨) - (بَابٌ: فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ) (التحفة ١٨)

باب:18-حج کے ساتھ (ہی) عمرے کا بھی فائدہ حاصل کرنا (تمتع کرنا)

[٢٩٤٧] ١٤٥-(١٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ، تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ، فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ، كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ، وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَاءِ، فَلَنْ أُوتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلٰى أَجَلٍ، إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ.

[2947] شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے سنا، وہ ابونضرہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما حج تمتع کا حکم دیا کرتے تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ (ابونضرہ نے) کہا: میں نے اس چیز کا ذکر جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے کیا، انھوں نے فرمایا: میرے ہی ذریعے سے (حج کی) یہ حدیث پھیلی ہے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جا کر) حج تمتع کیا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خلیفہ بن کر) کھڑے ہوئے (بحیثیت خلیفہ خطبہ دیا) تو انھوں نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لیے جو چیز جس ذریعے سے چاہتا حلال کر دیتا تھا اور بلاشبہ قرآن نے جہاں جہاں (جس جس معاملے میں) اترنا تھا، اتر چکا، لہٰذا تم اللہ کے لیے حج کو اور عمرے کو مکمل کرو، جس طرح (الگ الگ نام لے کر) اللہ تعالیٰ نے تمھیں حکم دیا ہے۔ اور ان عورتوں سے حتمی طور پر نکاح کیا کرو (جز وقتی نہیں)، اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت سے کسی خاص مدت تک کے لیے نکاح کیا ہوگا تو میں اسے پتھروں سے رجم کروں گا۔

[٢٩٤٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِّنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ.

[2948] ہمیں ہمام نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: ہمیں قتادہ نے اسی (مذکورہ بالا) سند سے حدیث بیان کی، اور (اپنی) حدیث میں کہا: اپنے حج کو اپنے عمرے سے الگ (ادا کیا) کرو۔ بلاشبہ یہ تمھارے حج کو اور تمھارے عمرے کو زیادہ مکمل کرنے والا ہے۔

[٢٩٤٩] ١٤٦-(١٢١٦) وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ

[2949] مجاہد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان

هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً. [راجع: ٢٩٤٣]

کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) آئے اور ہم کہہ رہے تھے: اے اللہ! میں حج کرنے کے لیے حاضر ہوں۔ (ہماری نیت حج کی تھی، راستے میں) آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ بنالیں (اور لَبَّيْكَ عُمْرَةً کہیں۔)

(المعجم ١٩) - (بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ) (التحفة ١٩)

باب:19- حجِ نبوی ﷺ

[٢٩٥٠] ١٤٧-(١٢١٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَأَهْوٰى بِيَدِهِ إِلٰى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلٰى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي! سَلْ عَمَّ شِئْتَ، فَسَأَلْتُهُ، وَهُوَ أَعْمٰى، وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرِدَاؤُهُ عَلٰى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَصَلّٰى بِنَا. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بِيَدِهِ، فَعَقَدَ تِسْعًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ

[2950] ہم سے حاتم بن اسماعیل مدنی نے جعفر (الصادق) بن محمد (الباقر ؒ) سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ہم جابر بن عبداللہ ؓ کے ہاں آئے۔ انھوں نے سب کے متعلق پوچھنا شروع کیا حتی کہ مجھ پر آ کر رک گئے، میں نے بتایا: میں محمد بن علی بن حسین ہوں۔ انھوں نے (ازراہِ شفقت) اپنا ہاتھ بڑھا کر میرے سر پر رکھا، پھر میرا اوپر کا، پھر نیچے کا بٹن کھولا اور (انتہائی شفقت اور محبت سے) اپنی ہتھیلی میرے سینے کے درمیان رکھ دی، ان دنوں میں بالکل نوجوان تھا، فرمانے لگے: میرے بھتیجے تمھیں خوش آمدید! تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو۔ میں نے ان سے سوال کیا، وہ ان دنوں نابینا ہو چکے تھے۔ (اس وقت) نماز کا وقت ہو گیا تھا، اور وہ موٹی بُنائی کا ایک اوڑھنے والا کپڑا لپیٹ کر (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے۔ وہ جب بھی اس (کے ایک پلو) کو (دوسری جانب) کندھے پر ڈالتے تو چھوٹا ہونے کی بنا پر اس کے دونوں پلو واپس آ جاتے جبکہ ان کی (بڑی) چادر ان کے پہلو میں ایک کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔ انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی، (نماز سے فارغ ہو کر) میں نے عرض کی: مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں بتایئے۔ انھوں نے اپنے

رَسُولَ اللهِ ﷺ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: «اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي» فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ، مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَلْبِيَتَهُ. قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة:١٢٥] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ أَبِي يَقُولُ - وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ -: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: ﴿قُلْ هُوَ

ہاتھ سے اشارہ کیا اور نو کی گرہ بنائی، اور کہنے لگے: بلاشبہ نو سال رسول اللہ ﷺ نے توقف فرمایا، حج نہیں کیا، اس کے بعد دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کروایا کہ اللہ کے رسول ﷺ حج کر رہے ہیں۔ (یہ اعلان سنتے ہی) بہت زیادہ لوگ مدینہ میں آ گئے۔ وہ سب اس بات کے خواہشمند تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کریں اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ کریں اسی پر عمل کریں۔ (پس) ہم سب آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچ گئے، (وہاں) حضرت اسماء بنت عمیس ؓ نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا، اور رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھی بھیجا کہ (زچگی کی اس حالت میں اب) میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”غسل کرو، کپڑے کا لنگوٹ کسو، اور حج کا احرام باندھ لو۔“ پھر آپ نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے، جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوئی، میں نے آپ ﷺ کے سامنے، تاحد نگاہ پیادے اور سوار ہی دیکھے، آپ کے دائیں، آپ کے بائیں اور آپ کے پیچھے بھی یہی حال تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (موجود) تھے۔ آپ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ہی اس کی (حقیقی) تفسیر جانتے تھے، جو آپ ﷺ کرتے تھے، ہم بھی اسی پر عمل کرتے تھے۔ پھر آپ نے (اللہ کی) توحید کا تلبیہ پکارا «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ”اور لوگوں نے وہی تلبیہ پکارا جو (بعض الفاظ کے اضافے کے ساتھ) وہ آج پکارتے ہیں۔ آپ نے ان کے تلبیہ میں کسی بات کو مسترد نہیں کیا۔ اور اپنا وہی تلبیہ (جو پکار رہے تھے) پکارتے رہے۔ حضرت جابر ؓ نے کہا: ہماری نیت حج کے علاوہ کوئی (اور) نہ تھی، (حج کے

اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ﴾، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ [البقرة:١٥٨] «أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ» فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ، حَتّٰى رَأَى الْبَيْتَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللهَ، وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ، قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ، حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعٰى، حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى، حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ: «لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً»، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرٰى، وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ» مَرَّتَيْنِ «لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ». وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا، وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي

مہینوں میں) عمرے کو ہم جانتے (تک) نہ تھے۔ حتی کہ جب ہم آپ کے ساتھ مکہ آ گئے تو آپ نے حجر اسود کا استلام (ہاتھ یا ہونٹوں سے چھونا) کیا، پھر (طواف شروع کیا)، تین چکروں میں چھوٹے قدم اٹھاتے، کندھوں کو حرکت دیتے ہوئے، تیز چلے، اور چار چکروں میں (آرام سے) چلے، پھر آپ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَٱتَّخِذُواْ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى﴾ ''اور مقام ابراہیم (جہاں آپ کھڑے ہوئے تھے) کو نماز کی جگہ بناؤ۔'' اور آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔ میرے والد (محمد الباقر رحمہ اللہ) کہا کرتے تھے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی اور (کے حوالے) سے یہ کہا ہو ۔ کہ آپ دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے، اس کا استلام کیا اور باب (صفا) سے صفا (پہاڑی) کی جانب نکلے۔ جب آپ (کوہ) صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ ''صفا اور مروہ اللہ کے شعائر (مقرر کردہ علامتوں) میں سے ہیں۔'' ''میں (بھی سعی کا) وہیں سے آغاز کر رہا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے آغاز فرمایا۔'' اور آپ نے صفا سے (سعی کا) آغاز فرمایا۔ اس پر چڑھے حتی کہ آپ نے بیت اللہ کو دیکھ لیا، پھر آپ قبلہ رخ ہوئے، اللہ کی وحدانیت اور کبریائی بیان فرمائی اور کہا: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اس کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لیے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا (اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست

بِهٰذَا . قَالَ : فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ : فَذَهَبْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ ، لِلَّذِي صَنَعَتْ ، مُسْتَفْتِيًا لِّرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ ، فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : «صَدَقَتْ صَدَقَتْ ، مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ ، قَالَ : «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ» . قَالَ : فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ ، وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً ، قَالَ : فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا ، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلٰى مِنًى ، فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ ، فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ ، فَنَزَلَ بِهَا ، حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ ، فَرُحِلَتْ لَهُ ، فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِي ، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ : «إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا ؛ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ : وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ

دی۔'' ان (کلمات) کے مابین دعا فرمائی۔ آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے تھے۔ پھر مروہ کی طرف اترے۔ حتی کہ جب آپ کے قدم مبارک وادی کی ترائی میں پڑے تو آپ نے سعی فرمائی، (تیز قدم چلے) جب وہ (آپ کے قدم مبارک مروہ کی) چڑھائی چڑھنے لگے تو آپ (پھر معمول کی رفتار سے) چلنے لگے حتی کہ آپ مروہ پر پہنچ گئے۔ آپ نے مروہ پر اسی طرح کیا جس طرح صفا پر کیا تھا۔ جب مروہ پر آخری چکر تھا تو فرمایا: ''اگر پہلے میرے سامنے وہ بات ہوتی جو بعد میں آئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا، اور اس (منسک) کو عمرے میں بدل دیتا، لہٰذا تم میں سے جس کے ہمراہ قربانی نہیں، وہ حلال ہو جائے اور اس (منسک) کو عمرہ قرار دے لے۔'' (اتنے میں) سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ کھڑے ہوئے۔ عرض کی: اے اللہ کے رسول! (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا) ہمارے اسی سال کے لیے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے اپنی (دونوں ہاتھوں کی) انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں، اور فرمایا: ''عمرہ، حج میں داخل ہو گیا'' دو مرتبہ (ایسا کیا اور ساتھ ہی فرمایا:) ''صرف اسی سال کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔'' حضرت علی ؓ یمن سے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی اونٹنیاں لے کر آئے، انھوں نے حضرت فاطمہ ؓ کو دیکھا کہ وہ ان لوگوں میں سے تھیں جو احرام سے فارغ ہو چکے تھے، رنگین کپڑے پہن لیے تھے اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ اسے انھوں (حضرت علی ؓ) نے ان کے لیے نادرست قرار دیا۔ انھوں نے جواب دیا: میرے والد گرامی (محمد ﷺ) نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (جابر ؓ نے) کہا: حضرت علی ؓ عراق میں کہا کرتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس، اس کام کی وجہ سے، جو فاطمہ ؓ نے کیا تھا، آپ ﷺ کو ان کے خلاف

دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ؛ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا، رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ؛ فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ؛ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللهِ؛ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اَللّٰهُمَّ! اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ! اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ، حَتّٰى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى: «أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ» كُلَّمَا أَتٰى حَبْلًا مِّنَ

ابھارنے کے لیے گیا اور رسول اللہ ﷺ سے اس بات کے متعلق پوچھنے کے لیے جوانھوں نے آپ ﷺ کے بارے میں کہی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ بھی) بتایا کہ میں نے ان کے اس کام (احرام کھولنے) پر اعتراض کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہ ؓ نے سچ کہا ہے، اس نے بالکل سچ کہا ہے۔ اور تم نے جب حج کی نیت کی تھی تو کیا کہا تھا؟'' میں نے جواب دیا، میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں بھی اسی (منسک) کے لیے تلبیہ پکارتا ہوں جس کے لیے تیرے نبی ﷺ نے تلبیہ پکارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ قربانی ہے (میں عمرے کے بعد حلال نہیں ہوسکتا اور تمھاری بھی نیت میری نیت جیسی ہے، لہٰذا) تم بھی عمرے سے فارغ ہونے کے بعد احرام مت کھولنا۔ (حضرت جابر ؓ نے) کہا: جانوروں کی مجموعی تعداد جو حضرت علی ؓ یمن سے لائے تھے اور جو نبی ﷺ ساتھ لے کر آئے تھے، ایک سوتھی۔ پھر (عمرے کے بعد) تمام لوگوں نے (جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں) احرام کھول لیا اور بال کتروا لیے مگر نبی ﷺ اور وہ لوگ جن کے ہمراہ قربانیاں تھیں (انھوں نے احرام نہیں کھولا)، جب ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آیا تو لوگ منیٰ کی طرف روانہ ہوئے، حج (کا احرام باندھ کر اس) کا تلبیہ پکارا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوگئے۔ آپ نے وہاں (منیٰ میں) ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ پھر آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ نے حکم دیا کہ بالوں سے بنا ہوا ایک خیمہ آپ کے لیے نمرہ میں لگا دیا جائے، پھر آپ چل پڑے، قریش کو اس بارے میں کوئی شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے پاس جا کر ٹھہر جائیں گے، جیسا کہ قریش جاہلیت میں کیا کرتے تھے۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ (وہاں سے آگے) گزر گئے یہاں

الْجِبَالِ أَرْخٰى لَهَا قَلِيلًا ، حَتّٰى تَصْعَدَ ، حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ ، فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا . ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَصَلَّى الْفَجْرَ ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ ، بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ ، حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى أَسْفَرَ جِدًّا ، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ ، وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا ، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَّجْرِينَ ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ ، حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى ، حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا ، مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّينَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا ، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ ، فَطُبِخَتْ ، فَأَكَلَا مِنْ لَّحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ، ثُمَّ

تک کہ عرفات میں پہنچ گئے، وہاں آپ کو وادیِ نمرہ میں اپنے لیے خیمہ لگا ہوا ملا۔ آپ اس میں فروکش ہو گئے۔ جب سورج ڈھلا تو آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو لانے کا حکم دیا، اس پر آپ کے لیے پالان کس دیا گیا۔ پھر آپ وادیِ (عرفہ) کے درمیان تشریف لے آئے، اور لوگوں کو خطبہ دیا: ”بلاشبہ تمھارے مال اور تمھارے خون (ایک دوسرے کے لیے اسی طرح) حرمت والے ہیں، جس طرح تمھارے اس حرمت والے مہینے میں، تمھارے اس (حرمت والے) شہر میں، تمھارے اس دن کی حرمت ہے۔ خبردار! جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں قدموں کے نیچے (روندی ہوئی) ہے۔ اور (اسی طرح) جاہلیت کے خون بھی (جو ایک دوسرے کے ذمے چلے آ رہے ہیں) معاف ہیں۔ (آج کے بعد ان کا کوئی قصاص ہوگا، نہ دیت۔) ہمارے جو خون بہائے گئے، ان میں سے سب سے پہلا خون جو میں معاف کرتا ہوں، وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا ہے جو بنو سعد قبیلے کے ہاں دودھ پی رہا تھا اور اسے قبیلہ ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ (اسی طرح) جاہلیت کے تمام سود بھی معاف ہیں۔ اور سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں، وہ ہمارے خاندان کا سود ہے۔ (میرے چچا) عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سود۔ وہ پورے کا پورا معاف ہے۔ (لوگو!) عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو، تم نے انھیں اللہ کی دی ہوئی امان کے ساتھ اپنایا ہے۔ اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمے (کی عائد کردہ پابندیوں کے ذریعے) سے (اپنے لیے) حلال کیا ہے۔ اور تمھارا ان پر یہ حق ہے کہ تمھارے بستر پر کسی ایسے شخص (مرد، عورت) کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، اگر وہ ایسا کریں تو انھیں ایسی ضرب لگاؤ جو سخت نہ ہو، اور تم پر، معروف طریقے کے مطابق، ان کے کھانے اور لباس کی ذمہ داری ہے۔ میں تم

رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ، فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ، فَقَالَ: «انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

میں ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، تو اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے، اور وہ ہے اللہ کی کتاب (قرآن مجید۔) تم لوگوں سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا، (بتاؤ) کیا کہو گے؟'' انھوں نے جواب دیا۔ ہم گواہی دیں گے کہ بلاشبہ آپ نے (کما حقہ دین) پہنچا دیا، (اللہ کی طرف سے سونپی گئی) امانت ادا کر دی اور آپ نے امت کی ہر طرح سے خیر خواہی کی۔ اس پر آپ نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا، آپ اسے آسمان کی طرف بلند کرتے تھے اور (پھر) اس کا رخ لوگوں کی طرف کرتے تھے (اور فرماتے تھے): ''اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔'' (آپ نے) تین مرتبہ (ایسا کیا۔) پھر آپ نے اذان کہلوائی، پھر اقامت کہلوائی اور (لوگوں کو) ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہلوائی اور عصر کی نماز پڑھائی، اور ان دونوں نمازوں (ظہر اور عصر) کے درمیان کوئی اور نماز (سنت اور نفل وغیرہ) ادا نہیں کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور (عرفات میں اپنی) جائے وقوف پر تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ بڑے پتھروں کی جانب کیا (بڑی بڑی چٹانوں کے بالکل اوپر اونٹنی کو کھڑا کیا)، اور پیدل چلنے والوں کے راستے کو (جہاں لوگوں کا اجتماع تھا) سامنے رکھا، اور قبلہ کی طرف رخ کیا۔ اور (وہیں) ٹھہرے رہے حتی کہ سورج غروب ہو گیا، اس کی زردی بھی کسی قدر چھٹ گئی اور (سورج کی) ٹکیا بھی غائب ہو گئی۔ پھر آپ نے حضرت اسامہ ﷺ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور (مزدلفہ کی طرف) چل پڑے۔ آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہار تنگ رکھی، حتی کہ اس کا سر پالان کی اگلی لکڑیوں کو چھو رہا تھا، آپ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: ''اے لوگو! سکون! سکون!'' جب آپ ریت کے

ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے کے قریب پہنچتے تو اونٹنی کی مہار کچھ ڈھیلی کر دیتے تاکہ وہ (آسانی سے اس پر) چڑھ سکے، (آپ اسی طرح چلتے رہے) حتی کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں آپ نے ایک اذان اور دو اقامتوں سے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں، اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے۔ پھر آپ محوِ استراحت ہوئے حتی کہ فجر طلوع ہوگئی۔ جب صبح کھلی تو آپ نے اذان اور اقامت سے فجر کی نماز ادا فرمائی، پھر اونٹنی پر سوار ہوئے حتی کہ مشعر الحرام آگئے، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ فرمایا اور اللہ سے دعا کی، اس کی کبریائی بیان کی، بغیر شریک اللہ کے معبود ہونے اور اس کی وحدانیت کا ذکر فرمایا، اور کھڑے رہے حتی کہ اچھی طرح روشنی پھیل گئی۔ پھر آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے (مزدلفہ سے منیٰ کی طرف) روانہ ہوئے۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھا لیا (اور چل پڑے۔) وہ بڑے خوبصورت بالوں والے، سفید، خوبرو آدمی تھے، جب رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے تو آپ کے قریب سے چند شتر سوار عورتیں گزریں۔ فضل رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا، فضل رضی اللہ عنہ نے اپنا چہرہ دوسری جانب گھمایا اور (پھر سے) دیکھنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے (بھی پھر) دوسری جانب سے گھما کر فضل رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھا، انھوں نے پھر چہرہ دوسری جانب گھمایا اور دیکھنے لگے، یہاں تک کہ آپ وادی محسر کی ترائی میں پہنچ گئے۔ (وہاں) آپ نے اپنی سواری کو (ذرا اور) حرکت دی، پھر اس درمیانی راستے پر ہو لیے جو جمرۂ کبریٰ کی طرف نکلتا ہے، حتی کہ اس جمرے کے پاس پہنچ گئے جو درخت کے پاس تھا۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں،

ان میں سے ہر کنکری مارتے ہوئے آپ اللہ اکبر کہتے۔ (یہ) انگلی پر رکھ کر ماری جانے والی کنکری کے برابر تھیں۔ آپ نے (یہ کنکریاں) وادی کے نشیب سے ماریں۔ پھر آپ قربان گاہ کی طرف بڑھے، تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کیے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیے، (اور) جو بچ گئے تھے وہ انھوں نے نحر کر دیے۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی قربانیوں میں شریک فرمایا۔ (ذبح سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ہر قربانی سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا لانے کا حکم دیا۔ انھیں ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ (رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) دونوں نے ان (قربانیوں) کا گوشت کھایا اور شوربا نوش فرمایا۔ پھر آپ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف افاضہ فرمایا (تیزی سے بڑھے۔) ظہر کی نماز مکہ میں جا کر ادا کی۔ اس کے بعد آپ بنوعبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جو زم زم پر حاجیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے عبدالمطلب کی اولاد! خوب پانی نکالو۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ (میری سنت سمجھ کر) پانی پلانے میں تم پر غالب آنے کی کوشش کریں گے تو میں بھی تمھارے ساتھ مل کر پانی نکالتا۔'' انھوں نے پانی کا ایک ڈول رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں دیا تو آپ نے اس سے پانی نوش فرمایا۔

[٢٩٥١] ١٤٨-(...) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَكَانَتِ الْعَرَبُ

[2951] عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا: مجھے میرے والد (حفص بن غیاث) نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جعفر بن محمد نے بیان کیا، (کہا:) مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق سوال کیا، آگے حاتم بن اسماعیل کی طرح حدیث بیان کی، البتہ (اس) حدیث

يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ، فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ، وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ ثَمَّ، فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ، حَتّٰى أَتٰى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ.

میں یہ اضافہ کیا: (اسلام سے قبل) عرب کو ابوسیارہ نامی شخص اپنے بے پالان گدھے پر لے کر چلا کرتا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے (منیٰ سے آتے ہوئے) مزدلفہ میں مشعر حرام کو عبور کیا قریش کو یقین تھا کہ آپ اسی پر رک جائیں گے (مزید آگے نہیں بڑھیں گے) اور آپ کی قیام گاہ یہیں ہوگی، لیکن آپ آگے گزر گئے اور اس کی طرف رخ نہ کیا حتی کہ عرفات تشریف لے آئے اور وہاں پڑاؤ فرمایا۔

(المعجم ٢٠) - (بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ) (التحفة ٢٠)

باب: 20- میدان عرفات میں کہیں بھی وقوف کیا جا سکتا ہے

[٢٩٥٢] ١٤٩-(...) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ ذٰلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «نَحَرْتُ هٰهُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ، وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ».

[2952] حضرت جعفر رحمہ اللہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے میرے والد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ اپنی اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے یہاں قربانی کی ہے (لیکن) پورا منیٰ قربان گاہ ہے، اس لیے تم اپنے اپنے پڑاؤ ہی پر قربانی کرو، میں نے اس جگہ وقوف کیا ہے (لیکن) پورا عرفہ ہی مقام وقوف ہے اور میں نے (مزدلفہ میں) یہاں وقوف کیا ہے (ٹھہرا ہوں۔) اور پورا مزدلفہ موقف ہے (اس میں کہیں بھی پڑاؤ کیا جا سکتا ہے۔)''

[٢٩٥٣] ١٥٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا.

[2953] سفیان (ثوری) نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سابقہ سند کے ساتھ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے، اسے بوسہ دیا، پھر (طواف کے لیے) اپنی دائیں جانب روانہ ہوئے۔ (تین چکروں میں) چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیزی سے اور (باقی) چار میں عام رفتار سے چلے۔

(المعجم ٢١) - (بَابٌ : فِي الْوُقُوفِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩]) (التحفة ٢١)

[٢٩٥٤] ١٥١-(١٢١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩].

[٢٩٥٥] ١٥٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ، وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ، كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا، فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ، وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ. قَالَ هِشَامٌ: فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: الْحُمْسُ، هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ: ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا۟ مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ ٱلنَّاسُ﴾ [البقرة: ١٩٩] قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ

باب: 21-وقوفِ (عرفہ) اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''پھر تم وہاں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں''

[2954] ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: قریش اور ان کے دین (طریقۂ زندگی) پر چلنے والے لوگ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جاتے تھے اور انھیں حمس کا نام دیا جاتا تھا، باقی تمام عرب عرفہ جا کر ٹھہرتے (وقوف کرتے) تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات تک آئیں، وہاں وقوف فرمائیں، اور پھر وہاں سے (مزدلفہ اور اس سے آگے) چلیں اس کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ''پھر وہاں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں۔''

[2955] ابو اسامہ نے کہا، ہمیں ہشام نے اپنے والد سے بیان کیا، کہا: حمس (کہلانے والے قبائل) کے علاوہ عرب (کے تمام قبائل) عریاں ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ حمس (سے مراد) قریش اور ان (کی باہر بیاہی ہوئی خواتین) کے ہاں جنم لینے والے ہیں۔ عام لوگ برہنہ ہی طواف کرتے تھے، سوائے ان کے جنھیں اہل حمس کپڑے دے دیتے۔ (دستور یہ تھا کہ) مرد مردوں کو (طواف کے لیے) لباس دیتے اور عورتیں عورتوں کو۔ (اسی طرح) حمس (دوران حج) مزدلفہ سے آگے نہیں بڑھتے تھے اور باقی سب لوگ عرفات تک پہنچتے تھے۔

ہشام نے کہا: مجھے میرے والد (عروہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث بیان کی، انھوں نے فرمایا: یہ حمس ہی

يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَكَانَتِ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، يَقُولُونَ: لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ.

تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''پھر تم وہیں سے (طواف کے لیے) چلو جہاں سے (دوسرے) لوگ چلیں۔'' انھوں نے فرمایا: لوگ (حج میں) عرفات سے لوٹتے تھے اور اہل حمس مزدلفہ سے چلتے تھے۔ اور کہتے تھے: ہم حرم کے سوا کہیں اور سے نہیں چلیں گے۔ جب آیت: ''پھر تم وہیں سے چلو جہاں سے دوسرے لوگ چلیں'' نازل ہوئی تو یہ عرفات کی طرف لوٹ آئے۔

[٢٩٥٦] ١٥٣-(١٢٢٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِّي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا مَّعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: وَاللهِ! إِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا؟ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ.

[2956] محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنا ایک اونٹ کھو دیا، میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے کے لیے نکلا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے ساتھ عرفات میں کھڑے دیکھا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ (محمد رسول اللہ ﷺ) تو اہل حمس میں سے ہیں، آپ کا یہاں (عرفات میں) کیا کام؟ (کیونکہ) قریش حمس میں شمار ہوتے تھے (اور آپ قریشی ہی تھے۔)

(المعجم ٢٢) - (بَابُ جَوَازِ تَعْلِيقِ الْإِحْرَامِ وَهُوَ أَنْ يُّحْرِمَ بِإِحْرَامٍ كَإِحْرَامِ فُلَانٍ فَيَصِيرَ مُحْرِمًا بِإِحْرَامٍ مِّثْلِ إِحْرَامِ فُلَانٍ) (التحفة ٢٢)

باب: 22- اپنے احرام کو (کسی اور کے احرام کے ساتھ) معلق کرنے کا جواز، یعنی کوئی شخص اس طرح احرام باندھے جس طرح کسی اور (فلاں) کا احرام ہے، اور اسی (منسک کے) احرام میں ہو جائے جس طرح (کے منسک) کا احرام فلاں کا ہے

[٢٩٥٧] ١٥٤-(١٢٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ

[2957] محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے قیس بن مسلم سے خبر دی، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں رسول

مُسْلِم، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ لِي: «أَحَجَجْتَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فَقَدْ أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَحِلَّ» قَالَ: طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي قَيْسٍ، فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ. قَالَ: فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَاأَبَا مُوسٰى! أَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ! رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ، فَقَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فَبِهِ فَائْتَمُّوا. قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نے (اس وقت اپنی) سواریاں بطحاء میں بٹھائی ہوئی تھیں (پڑاؤ کیا ہوا تھا)، آپ نے مجھ سے پوچھا: ’’کیا تم نے حج کا احرام باندھا ہے؟‘‘ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ’’کس طرح (کے حج کا) تلبیہ پکارا ہے؟‘‘ میں نے جواب دیا: میں نے کہا: اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں اسی تلبیے کے ساتھ جس طرح کا تلبیہ تیرے نبی ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ’’تم نے اچھا کیا۔ (اب) بیت اللہ کا طواف کرو، صفا مروہ کی سعی کرو اور احرام کھول دو۔‘‘ کہا: میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا (اور احرام کھول دیا)، پھر (اپنے والد) قیس بن سلیم کی اولاد میں سے ایک خاتون (بہن، بھتیجی، بھانجی) کے پاس آیا، اس نے جوئیں وغیرہ نکال کر میرا سر ستھرا کیا، پھر (ترویہ کے دن) میں نے حج کا تلبیہ پکارا۔ (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں لوگوں کو (حج تمتع یا حج کے مہینے میں الگ الگ عمرہ اور حج کرنے کا) فتویٰ دیا کرتا تھا، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آ گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابوموسیٰ! (یا کہا:) اے عبداللہ بن قیس! اپنے کچھ فتووں کو ذرا روکو، تمھیں معلوم نہیں کہ تمھارے (فتووں کے بعد) امیر المومنین نے حج کے متعلق کیا نئی بات کہی ہے؟ حضرت (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگو! ہم نے جسے کوئی فتویٰ دیا ہو وہ کچھ توقف کرے، امیر المومنین (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) تشریف لا رہے ہیں، انھی کی اقتدا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ میں نے انھیں یہ بات بتا دی، انھوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سے لیں تو بلاشبہ اللہ کی کتاب (حج اور عمرے کو) مکمل کرنے کا حکم دیتی ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ ’’اور تم اللہ کے لیے حج وعمرہ پورا کرو۔‘‘) اور اگر رسول اللہ ﷺ کی سنت کو لیں تو

بلاشبہ آپ نے (احرام باندھنے کے بعد) احرام نہ کھولا یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام پر پہنچ گئی۔ (آپ عمرہ اور حج کے درمیان حلال نہیں ہوئے۔)

[٢٩٥٨] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ.

[2958] معاذ بن معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٩٥٩] ١٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ» فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي، فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّإِمَارَةِ عُمَرَ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ، فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ، فَهٰذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فَبِهِ فَائْتَمُّوا، فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ؟ قَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة:١٩٦] وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

[2959] سفیان ثوری نے قیس (بن مسلم) سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حضرت ابو موسیٰ ؓ سے روایت کی، کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ (مکہ سے باہر وادی) بطحاء میں سواریاں بٹھائے ہوئے (پڑاؤ ڈالے ہوئے) تھے، آپ نے پوچھا: ''تم نے کون سا تلبیہ پکارا (حج کا، عمرے کا یا دونوں کا؟)'' میں نے عرض کی: میں نے نبی ﷺ والا تلبیہ پکارا۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی قربانی (بھی ساتھ) لائے ہو؟'' میں نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرو اور احرام کھول دو۔'' (حکم پا کر) میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا (اور احرام کھول دیا) پھر میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس آیا، اس نے کنگھی کر کے (جوئیں صاف کیں اور) میرا سر دھو دیا۔ میں حضرت ابوبکر و عمر ؓ کے دورِ خلافت میں اسی (حج تمتع یا حج کے مہینے میں حج سے پہلے مستقل عمرے) کا فتویٰ دیا کرتا تھا۔ (اسی طرح ایک مرتبہ) میں (خلافتِ عمر کے دوران میں) حج کے دنوں میں کھڑا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، اور کہا: آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین نے مناسک (حج) کے بارے میں کیا نیا فرمان جاری کیا ہے؟ میں نے کہا: لوگو! جسے ہم نے (حج کے بارے میں) کوئی فتویٰ دیا ہو وہ (اس پر عمل کرنے میں)

وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

توقف کرے۔ ابھی امیر المومنین تمھارے پاس آیا ہی چاہتے ہیں، انھی کی پیروی کرنا۔ جب وہ پہنچے، میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! یہ آپ نے حج کے متعلق کیا نیا فرمان جاری کر دیا ہے (کہ کوئی حج تمتع ادا نہ کرے؟) انھوں نے فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو ماخذ بنائیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ ''اور تم اللہ کے لیے حج وعمرہ پورا کرو۔'' اور اگر ہم اپنے نبی ﷺ کی سنت سے لیں تو بلاشک نبی ﷺ نے احرام نہ کھولا یہاں تک کہ لائے گئے قربانی کے جانور قربان کر دیے۔

[٢٩٦٠] ١٥٦-(...) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا مُوسٰى! كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ؟» قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «هَلْ سُقْتَ هَدْيًا؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ»، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ.

[2960] ابو عمیس نے ہمیں قیس بن مسلم سے خبر دی، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تھا، پھر میری آپ سے اس سال ملاقات ہوئی جس میں رسول اللہ ﷺ نے حج ادا فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: ''ابوموسیٰ! جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا (تلبیہ) کہا تھا؟'' کہا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں وہی تلبیہ کرتے ہوئے حاضر ہوں جو تلبیہ نبی ﷺ نے پکارا۔ آپ نے پوچھا: ''کیا قربانی ساتھ لائے ہو؟'' میں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر جاؤ، بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرو، پھر احرام کھول دو۔'' آگے (ابوعمیس نے) شعبہ اور سفیان ہی کی طرح حدیث بیان کی۔

[٢٩٦١] ١٥٧-(١٢٢٢) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا

[2961] ابراہیم بن ابی موسیٰ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ حج تمتع (کرنے) کا فتویٰ دیا کرتے تھے، ایک شخص نے ان سے کہا: اپنے بعض فتووں میں ذرا رک جاؤ، تم نہیں جانتے کہ اب امیر المومنین نے مناسک (حج) کے متعلق کیا نیا فرمان جاری کیا ہے۔ بعد میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ، حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ، وَلٰكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ، ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُؤُوسُهُمْ.

نے ان سے دریافت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ (حکم صادر) کیا، اور آپ کے صحابہ نے (اس پر عمل) کیا، لیکن مجھے یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ لوگ عرفات کے پاس وادیِ عرفہ کے قریب اراک مقام میں (یا پیلو کے درختوں کی اوٹ میں) اپنی عورتوں کے ساتھ لطف اندوز ہوتے رہیں۔ پھر جب وہ (آٹھ ذوالحجہ یوم الترویہ کی) صبح حج کے لیے چلیں تو (غسل جنابت کریں اور) ان کے سروں سے پانی ٹپک رہا ہو۔

(المعجم٢٣) - (بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ) (التحفة٢٣)

باب:23- حج تمتع کرنا جائز ہے

[٢٩٦٢] ١٥٨-(١٢٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ: كَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلٰكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

[2962] محمد بن جعفر نے کہا: ہمیں شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن شقیق نے بیان کیا: عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع فرمایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے تھے۔ (ایک مرتبہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں کوئی بات کہی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے) کہا: جی بالکل (کیا تھا) لیکن اس وقت ہم خوفزدہ تھے۔

فائدہ: تمتع سے خوفزدہ تھے، رسول اللہ ﷺ اسے بھی رائج کرنا چاہتے تھے، اس لیے اس کا حکم دیا تھا۔ اب وہی رائج ہے، افراد پر عمل ختم ہو رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی چاہتے تھے کہ افراد ختم نہ ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ توازن قائم رکھنے کے لیے تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔

[٢٩٦٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ.

[2963] خالد، یعنی ابن حارث نے ہمیں حدیث بیان کی: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ اسی (مذکورہ بالا حدیث) کے مانند حدیث بیان کی۔

[٢٩٦٤] ١٥٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[2964] عمرو بن مرہ نے سعید بن مسیب سے روایت

الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ، فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَّا تُرِيدُ إِلٰى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، تَنْهٰى عَنْهُ!؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ، فَلَمَّا أَنْ رَّأٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ، أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا.

کی، کہا: (ایک مرتبہ) مقام عسفان پر حضرت علی اور عثمان ﷠ اکٹھے ہوئے۔ حضرت عثمان ﷛ حج تمتع سے یا (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے سے منع فرماتے تھے۔ حضرت علی ﷛ نے ان سے پوچھا: آپ اس معاملے میں کیا کرنا چاہتے ہیں جس کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور آپ اس سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان ﷛ نے جواب دیا: آپ اپنی رائے کی بجائے ہمیں ہماری رائے پر چھوڑ دیں۔ حضرت علی ﷛ نے کہا: (آپ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے خلاف حکم دے رہے ہیں) میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی ﷛ نے یہ (اصرار) دیکھا تو حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پکارنا شروع کر دیا (تاکہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق تمتع بھی رائج رہے۔)

[٢٩٦٥] ١٦٠-(١٢٢٤) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً.

[2965] اعمش نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے، انھوں نے حضرت ابوذر ﷛ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: حج میں تمتع (حج کا احرام باندھنا پھر عمرہ کر کے احرام کھول دینا) صرف محمد ﷺ کے ساتھیوں کے لیے خاص تھا۔

[٢٩٦٦] ١٦١-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَّعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

[2966] عیاش عامری نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے، انھوں نے ابوذر ﷛ سے روایت کی، انھوں نے کہا: یہ رخصت صرف ہمارے ہی لیے تھی، یعنی حج میں تمتع کی۔

[٢٩٦٧] ١٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً، يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ.

[2967] زبید نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہا: ابوذر ﷛ نے فرمایا: دو متعے خاص ہمارے علاوہ کسی کے لیے صحیح نہیں (ہوئے)، یعنی عورتوں سے (نکاح) متعہ کرنا اور حج میں تمتع (حج کا احرام باندھ کر آنا، پھر اس سے عمرہ کر کے حج سے پہلے احرام کھول دینا،

درمیان کے دنوں میں بیویوں اور خوشبو وغیرہ سے متمتع ہونا اور آخر میں روانگی کے وقت حج کا احرام باندھنا۔)

[٢٩٦٨] ١٦٣-(...) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ، الْعَامَ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: لٰكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ.

[2068] ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جریر نے بیان سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی شعثاء سے روایت کی، کہا: میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اس سال حج اور عمرے دونوں کو اکٹھا ادا کروں۔ ابراہیم نخعی نے (میری بات سن کر) کہا: تمھارے والد (ابوشعثاء) تو کبھی ایسا ارادہ بھی نہ کرتے۔

قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي ذَرٍّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ، فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ.

قتیبہ نے کہا: ہمیں جریر نے بیان سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد (یزید بن شریک) سے روایت کی کہ ایک مرتبہ ان کا گزر ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، انھوں نے ان سے اس (حج میں تمتع) کا ذکر کیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ تم لوگوں کو چھوڑ کر خاص ہمارے لیے تھا۔

[٢٩٦٩] ١٦٤-(١٢٢٥) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ؟ فَقَالَ: فَعَلْنَاهَا، وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ، يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ.

[2969] مروان بن معاویہ نے کہا: ہمیں سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں استفسار کیا۔ انھوں نے کہا: ہم نے حج تمتع کیا تھا۔ اور یہ (معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ) ان دنوں سائبانوں (والے گھروں) میں خود کو ڈھانپے ہوئے (مقیم) تھے، یعنی مکہ کے گھروں میں۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح حج افراد پر اصرار کرتے تھے۔)

[٢٩٧٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: يَعْنِي مُعَاوِيَةَ.

[2970] یحییٰ بن سعید نے سلیمان تیمی سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور اپنی روایت میں کہا: ان کی مراد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے تھی۔

[٢٩٧١] (...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ:

[2971] سفیان اور شعبہ دونوں نے سلیمان تیمی سے اسی

حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا، وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: اَلْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ.

سند کے ساتھ ان دونوں (مروان اور یحییٰ) کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔ (البتہ) سفیان کی حدیث میں ہے: حج میں تمتع (کے بارے میں دریافت کیا۔)

[٢٩٧٢] ١٦٥-(١٢٢٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ، الْيَوْمَ، يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ، وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِّنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ، فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ، ارْتَأٰى كُلُّ امْرِئٍ، بَعْدُ، مَا شَاءَ أَنْ يَّرْتَئِيَ.

[2972] ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں جُریری نے حدیث سنائی، انھوں نے ابو العلاء سے، انھوں نے مطرف سے روایت کی، (مطرف نے) کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں تمھیں آج ایک ایسی حدیث بیان کرنے لگا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ آج کے بعد تمھیں نفع دے گا۔ جان لو! اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے گھر والوں میں سے کچھ کو ذوالحجہ میں عمرہ کروایا، پھر نہ تو کوئی ایسی آیت نازل ہوئی جس نے اسے (حج کے مہینوں میں عمرے کو) منسوخ قرار دیا ہو، اور نہ آپ نے اس سے روکا، حتی کہ آپ اپنی منزل کی طرف تشریف لے گئے۔ بعد میں ہر شخص نے جو رائے قائم کرنا چاہی کر لی۔

فائدہ: آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے متعدد نے ایک سفر کے دوران ذوالحجہ میں حج سے پہلے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے فوراً بعد عمرہ کیا۔ حج وعمرہ الگ الگ آ کر کرنے پر اصرار محض اپنی رائے سے ہے۔

[٢٩٧٣] ١٦٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ: ارْتَأٰى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ، يَعْنِي عُمَرَ.

[2973] اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن حاتم دونوں نے وکیع سے یہ حدیث بیان کی (کہا:) ہمیں سفیان نے جریری سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، (البتہ) ابن حاتم نے اپنی روایت میں کہا: بعد میں ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا نظریہ بنا لیا، ان کی مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تھی۔

[٢٩٧٤] ١٦٧-(...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ

[2974] ہمیں معاذ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حمید بن ہلال سے، انھوں نے مطرف سے روایت کی، انھوں نے کہا: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں

ابْنُ حُصَيْنٍ: أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ. وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتّٰى اكْتَوَيْتُ، فَتُرِكْتُ، ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ.

تمھیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ تمھیں اس سے فائدہ دے گا۔ بلاشبہ! اللہ کے رسول ﷺ نے حج اور عمرے کو (حج کے مہینوں میں) اکٹھا کیا، پھر آپ نے وفات تک اس سے منع نہیں فرمایا، اور نہ اس کے بارے میں قرآن ہی میں کچھ نازل ہوا جو اسے حرام قرار دے۔ اور یہ بھی (بتایا) کہ مجھے (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ (بواسیر کی بنا پر) میں نے اپنے آپ کو دغوایا تو مجھے (سلام کہنا) چھوڑ دیا گیا، پھر میں نے دغوانا چھوڑ دیا تو (فرشتوں کا سلام) دوبارہ شروع ہو گیا۔

[٢٩٧٥] (...) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ.

[2975] محمد بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حدیث سنائی، انھوں نے حمید بن ہلال سے روایت کی، کہا: میں نے مطرف سے سنا، انھوں نے کہا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا۔ آگے معاذ کی حدیث کے مانند ہے۔

[٢٩٧٦] ١٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِأَحَادِيثَ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي، فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي، وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ: إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ؛ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللهِ ﷺ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ فِيهَا مَا شَاءَ.

[2976] قتادہ نے مطرف سے روایت کی، کہا: جس مرض میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، اس کے دوران میں انھوں نے مجھے بلا بھیجا اور کہا: میں تمھیں چند احادیث بیان کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بعد تمھیں ان سے فائدہ پہنچائے گا، اگر میں (شفایاب ہو کر) زندہ رہا تو ان باتوں کو میری طرف سے پوشیدہ رکھنا، اگر فوت ہو گیا تو چاہو تو بیان کر دینا۔ مجھ پر (فرشتوں کی جانب سے) سلام کہا جاتا تھا (تفصیل سابقہ حدیث میں ہے) اور یاد رکھو! اللہ کے نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کر دیا، اس کے بعد نہ تو اس بارے میں اللہ کی کتاب نازل ہوئی اور نہ (آخر تک) اللہ کے نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا، ایک شخص نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[٢٩٧٧] ١٦٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

[2977] ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے حدیث

إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللهِ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

بیان کی، انھوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے، انھوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: جان لو! اللہ کے رسول ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کیا تھا، اس کے بعد نہ تو اس معاملے میں اللہ کی کتاب (میں کوئی بات) نازل ہوئی، اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان دونوں سے منع فرمایا، پھر ایک شخص نے اس کے بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[٢٩٧٨] ١٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

[2978] ہمام نے کہا: ہمیں قتادہ نے مطرف کے واسطے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان فرمائی، کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج میں) تمتع کیا تھا اور اس کے بعد اس کے متعلق قرآن نازل نہ ہوا، (کہ یہ درست نہیں ہے، اس کے متعلق) ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا، کہہ دیا۔

[٢٩٧٩] ١٧١-(...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

[2979] محمد بن واسع نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی، (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ نے (حج میں) تمتع (حج وعمرے کو ایک ساتھ ادا) کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ (حج میں) تمتع کیا تھا۔ (رسول اللہ ﷺ نے قران کی صورت میں حج وعمرہ اکٹھا ادا کیا، جو قربانیاں ساتھ نہ لائے تھے، انھوں نے انھی دنوں میں، الگ الگ احرام باندھ کر دونوں کو ادا کیا۔)

[٢٩٨٠] ١٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ، يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ، وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ لَمْ

[2980] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عمران بن مسلم نے ابو رجاء سے روایت کی کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا: متعہ، یعنی حج میں تمتع کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی، اور اللہ کے رسول ﷺ نے بھی ہمیں اس کا حکم دیا، بعد ازیں نہ تو کوئی آیت نازل ہوئی جس نے حج میں تمتع کی آیت کو منسوخ کیا ہو، اور نہ رسول اللہ ﷺ

تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى مَاتَ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ، بَعْدُ، مَا شَاءَ.

نے اس سے منع فرمایا، حتی کہ آپ فوت ہو گئے، بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا، کہا۔

[٢٩٨١] ١٧٣-(...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ: حَدَّثَنَا أَبُورَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَقُلْ: وَأَمَرَنَا بِهَا.

[2981] یحییٰ بن سعید نے ہمیں عمران قصیر سے حدیث سنائی (انھوں نے کہا:) ہمیں ابورجاء نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسی (مذکورہ بالا روایت) کے مانند حدیث بیان کی۔ البتہ اس میں یہ کہا کہ ہم نے یہ (حج میں تمتع) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، (یحییٰ بن سعید نے) یہ نہیں کہا: آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا۔

(المعجم ٢٤) - (بَابُ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ، وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ) (التحفة ٢٤)

باب:24-حج میں تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی نہ کر سکے تو اس پر تین روزے حج کے ایام میں اور سات روزے گھر لوٹنے کے بعد رکھنے فرض ہیں

[٢٩٨٢] ١٧٤-(١٢٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ

[2982] سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حج تک عمرے سے تمتع فرمایا اور ہدیۂ قربانی کا اہتمام کیا، آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کے جانور اپنے ساتھ چلا کر لائے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آغاز فرمایا تو (پہلے) عمرے کا تلبیہ پکارا، پھر حج کا تلبیہ پکارا، اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج تک عمرے سے تمتع کیا۔ لوگوں میں کچھ ایسے تھے انھوں نے ہدیۂ قربانی کا اہتمام کیا اور قربانی کے جانور چلا کر ساتھ لائے تھے اور کچھ ایسے تھے جو قربانیاں لے کر نہیں چلے تھے۔ جب آپ مکہ تشریف لے آئے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: ”تم میں سے جو قربانی لے کر چلا وہ ان چیزوں سے جنھیں اس نے (احرام باندھ کر) حرام کیا، اس وقت تک حلال نہیں ہوگا

لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ أَهْدٰى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ» وَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ، وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ، حِينَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ، رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

جب تک کہ حج پورا نہ کرے۔ اور جو شخص قربانی نہیں لایا وہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرے اور بال کتروا کر حلال ہو جائے (اور آٹھ ذوالحجہ کو) پھر حج کا (احرام باندھ کر) تلبیہ پکارے (اور رمی کے بعد) قربانی کرے۔ اور جسے قربانی میسر نہ ہو وہ تین دن حج کے دوران میں اور سات دن گھر لوٹ کر روزے رکھے۔"

جب آپ ﷺ مکہ پہنچے تھے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا، سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا، پھر تین چکروں میں تیز چلے اور چار چکر معمول کی رفتار سے چل کر لگائے، جب آپ نے بیت اللہ کا طواف مکمل کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر سلام پھیرا اور رخ بدل لیا۔ صفا پر تشریف لائے اور صفا مروہ کے (درمیان) سات چکر لگائے، پھر جب تک آپ نے اپنا حج مکمل نہ کیا آپ نے ایسی کسی چیز کو (اپنے لیے) حلال نہ کیا جسے آپ نے حرام کیا تھا۔ قربانی کے دن آپ نے اپنے قربانی کے اونٹ نحر کیے اور (طواف) افاضہ فرمایا، پھر آپ نے ہر وہ چیز (اپنے لیے) حلال کر لی جو (احرام کی وجہ سے) حرام ٹھہرائی تھی۔ اور لوگوں میں سے جنھوں نے ہدیۂ قربانی کا اہتمام کیا تھا اور لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور ہانک کر لے آئے تھے، انھوں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

[٢٩٨٣] ١٧٥-(١٢٢٨) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ، وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ، بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ

[2983] ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے انھیں (عروہ کو) رسول اللہ ﷺ کے بارے میں آپ کے حج کے ساتھ عمرے کے تمتع کے متعلق اور جو آپ کے ساتھ تھے، ان کے تمتع کے متعلق اسی طرح خبر دی جس طرح سالم بن عبداللہ نے مجھے عبداللہ (بن عمر ؓ) کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے خبر دی تھی۔

رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

(المعجم ٢٥) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ) (التحفة ٢٥)

باب:25-حج قران کرنے والا بھی اسی وقت احرام کھولے ہوگا جب حج افراد کرنے والا کھولے گا

[٢٩٨٤] ١٧٦-(١٢٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا، وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ».

[2984] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے پڑھا، انھوں نے نافع سے روایت کی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! لوگوں کا معاملہ کیا ہے؟ انھوں نے (عمرے کے بعد) احرام کھول دیا ہے، اور آپ نے اپنے عمرے (آتے ہی طواف وسعی جو عمرے کے منسک کے برابر ہے) کے بعد احرام نہیں کھولا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر (کے بالوں) کو (گوند یا خطمی بوٹی سے) چپکا لیا اور اپنی قربانیوں کو ہار ڈال دیے، اس لیے میں جب تک قربانی نہ کرلوں، احرام نہیں کھول سکتا۔''

[٢٩٨٥] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ؟ بِنَحْوِهِ.

[2985] خالد بن مخلد نے مالک سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ نے احرام نہیں کھولا؟ (آگے) مذکورہ بالا حدیث کے مانند ہے۔

[٢٩٨٦] ١٧٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي، وَلَبَّدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَحِلُّ

[2986] عبیداللہ نے کہا: مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے عرض کی: لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے احرام کھول دیا ہے۔ اور آپ نے (مناسک ادا ہو جانے کے باوجود) ابھی تک عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنی قربانی کے اونٹوں کو ہار پہنائے، اور

حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ».

اپنے سر (کے بالوں) کو گوند (جیلی) سے چپکایا، میں جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں، احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا۔"

[٢٩٨٧] ١٧٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ «فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ».

[2987] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے (اللہ کے رسول ﷺ) سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! (آگے) مالک کی حدیث کے مانند ہے (البتہ الفاظ یوں ہیں): "میں جب تک قربانی نہ کرلوں، احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا۔"

[٢٩٨٨] ١٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْدُ الْمَجِيدِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ هَدْيِي».

[2988] ابن جریج نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان فرمائی کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو حجۃ الوداع کے سال حکم دیا تھا کہ وہ (عمرہ کرنے کے بعد) احرام کھول دیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کی: آپ کو احرام کھولنے سے کیا چیز مانع ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے سر (کے بالوں کو) چپکا چکا ہوں اور اپنی قربانی کو ہار بھی پہنا چکا ہوں، لہٰذا میں جب تک اپنی قربانی کے اونٹ نحر نہ کر لوں، احرام نہیں کھول سکتا۔"

(المعجم ٢٦) - (بَابُ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰى طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْيٍ وَّاحِدٍ) (التحفة ٢٦)

باب: 26- کسی رکاوٹ کے باعث (راستے میں) احرام کھول دینے، نیز حج قران اور اس میں ایک طواف اور ایک سعی پر اکتفا کرنے کا جواز

[٢٩٨٩] ١٨٠-(١٢٣٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا، وَقَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ فَأَهَلَّ

[2989] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنے کے ایام میں عمرے کے لیے نکلے اور کہا: اگر مجھے بیت اللہ جانے سے روک دیا گیا تو ہم ویسے ہی کریں گے جیسے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا

بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتّٰى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا، وَّبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَّمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأٰى أَنَّهُ مُجْزِيءٌ عَنْهُ، وَأَهْدٰى.

تھا۔ وہ (مدینہ سے) نکلے اور (میقات سے) عمرے کا تلبیہ پکارا، اور چل پڑے، جب مقام بیداء (کی بلندی) پر نمودار ہوئے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: دونوں (حج وعمرہ) کا معاملہ ایک ہی جیسا ہے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی ہے۔ پھر آپ نکل پڑے حتی کہ بیت اللہ پہنچے تو اس کے (گرد) سات چکر لگائے، اور صفا مروہ کے مابین بھی سات چکر پورے کیے، ان پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔ ان کی رائے تھی کہ یہی (ایک طواف اور ایک سعی) ان کی طرف سے کافی ہے، اور (بعد ازاں) انھوں نے (حج قران ہونے کی بنا پر) قربانی کی۔

[٢٩٩٠] ١٨١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ، فَإِنَّا نَخْشٰى أَنْ يَّكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ وَّيُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، قَالَ: إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَانْطَلَقَ حَتّٰى أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَلَا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١] ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ

[2990] عبیداللہ سے روایت ہے، کہا: مجھے نافع نے حدیث بیان کی کہ جس سال حجاج بن یوسف نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے لیے مکہ میں پڑاؤ کیا تو عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ فرمائیں تو کوئی حرج نہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ لوگوں (حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی فوجوں) کے درمیان جنگ ہوگی اور آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ حائل ہو جائے گی (آپ بیت اللہ تک پہنچ نہیں پائیں گے۔) انھوں نے فرمایا: اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ آ گئی تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (اس موقع پر) میں بھی آپ کے ساتھ (شریک سفر) تھا جب قریش مکہ آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کی نیت کر لی ہے، (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ) نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو عمرے کا تلبیہ پکارا، پھر فرمایا: اگر میرا راستہ خالی رہا تو میں اپنا عمرہ مکمل کروں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ پیدا ہوگئی

الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَةٍ، فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ، يَوْمَ النَّحْرِ.

تو میں وہی کروں گا، جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، جب میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ پھر (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ "یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (کے عمل) میں بہترین نمونہ ہے۔" پھر (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، جب مقام بیداء کی بلندی پر پہنچے تو فرمایا: ان دونوں (حج وعمرہ) کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر میرے اور عمرے کے درمیان کوئی رکاوٹ حائل ہو گئی تو (وہی رکاوٹ) میرے اور میرے حج کے درمیان حائل ہو گی۔ میں تمھیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی لازم ٹھہرالیا ہے۔ آپ چلتے رہے حتی کہ مقام قدید پر آپ نے قربانی کے اونٹ خریدے، پھر آپ نے ان دونوں (حج اور عمرے) کے لیے بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک (ہی) طواف کیا، اور ان دونوں کے لیے جو احرام باندھا تھا اسے نہ کھولا یہاں تک کہ قربانی کے دن حج (مکمل) کر کے، دونوں کے احرام سے فارغ ہوئے۔

[٢٩٩١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ، وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ، وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

[2991] ابن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں میرے والد (عبداللہ) نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے روایت کی، کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے اس موقع پر جب حجاج بن یوسف، ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں اترا، حج کا ارادہ کیا۔ (ابن نمیر نے پوری) حدیث (یحییٰ قطان کے) اس قصے کی طرح بیان کی۔ البتہ حدیث کے آخر میں کہا کہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) یہ کہا کرتے تھے: جو شخص حج وعمرہ اکٹھا (حج قران کی صورت میں) ادا کرے تو اسے ایک ہی طواف کافی ہے۔ اور وہ اس وقت تک احرام سے فارغ نہیں ہو گا جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔

[٢٩٩٢] ١٨٢-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ-

[2992] محمد بن رمح اور قتیبہ نے لیث سے، انھوں نے نے نافع سے روایت کی کہ جس سال حجاج بن یوسف، ابن

وَاللَّفْظُ لَهُ-: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَّإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَّصُدُّوكَ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، اِشْهَدُوا - قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أُشْهِدُكُمْ - أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِي، وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يَنْحَرْ، وَلَمْ يَحْلِقْ، وَلَمْ يُقَصِّرْ، وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ.

سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا قصد فرمایا، ان سے کہا گیا: لوگوں کے مابین تو لڑائی ہونے والی ہے، ہمیں خدشہ ہے کہ وہ آپ کو (بیت اللہ سے پہلے ہی) روک دیں گے۔ انھوں نے فرمایا: بلاشبہ تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمھیں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے (خود پر) عمرہ واجب کرلیا ہے۔ پھر آپ روانہ ہوئے، جب مقام بیداء کی بلندی پر پہنچے تو فرمایا: (کسی رکاوٹ کے باعث بیت اللہ تک نہ پہنچ سکنے کے لحاظ سے) حج و عمرے کا معاملہ یکساں ہی ہے۔ (لوگو!) تم گواہ رہو—ابن رمح کی روایت ہے: میں تمھیں گواہ بناتا ہوں— میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی خود پر واجب کرلیا ہے۔ اور وہ قربانی جو مقام قُدید سے خریدی تھی اسے ساتھ لیا، اور حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے آگے بڑھے، حتی کہ مکہ آپہنچے، وہاں آپ نے بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ اس سے زیادہ (کوئی اور طواف) نہیں کیا، نہ قربانی کی نہ بال منڈوائے، نہ کتروائے اور نہ کسی ایسی چیز ہی کو اپنے لیے حلال قرار دیا جو (احرام کی وجہ سے آپ پر) حرام تھی۔ یہاں تک کہ جب نحر کا دن (دس ذوالحجہ) آیا تو آپ نے قربانی کی اور سر منڈوایا۔ ان (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی رائے یہی تھی کہ انھوں نے پہلے طواف کے ذریعے سے حج و عمرے (دونوں) کا طواف مکمل کرلیا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا (ایک طواف کے ساتھ سعی کی۔)

[٢٩٩٣] ١٨٣-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ،

[2993] ایوب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی قصہ روایت کیا ہے، البتہ انھوں نے نبی ﷺ کا ذکر صرف حدیث کی ابتدا میں کیا کہ جب ان سے کہا گیا کہ وہ

كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ، حِينَ قِيلَ لَهُ: يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذًا أَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ.

آپ کو بیت اللہ (تک پہنچنے) سے روک دیں گے، انھوں نے کہا: میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ اور حدیث کے آخر میں یہ نہیں کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ لیث نے کہا ہے۔

(المعجم ٢٧) - (بَابٌ: فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ) (التحفة ٢٧)

باب:27-حج اِفراد اور حج قران

[٢٩٩٤] ١٨٤-(١٢٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ - فِي رِوَايَةِ يَحْيٰى - قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا.

[2994] یحییٰ بن ایوب اور عبداللہ بن عون ہلالی نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عباد بن عباد مہلبی نے حدیث بیان کی، (کہا:) عبیداللہ بن عمر نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ یحییٰ کی روایت میں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف حج کا تلبیہ پکارا۔ اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پکارا۔

فائدہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے وہی تلبیہ سنا اور بیان کیا جس میں آپ ﷺ نے حج کا نام لیا۔ بعد میں جب آپ نے حج اور عمرہ دونوں کا نام لیا تو انس رضی اللہ عنہ نے وہ سنا اور بیان کیا۔

[٢٩٩٥] ١٨٥-(١٢٣٢) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا.

[2995] حمید نے بکر سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو حج وعمرے کا اکٹھا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا۔

قَالَ بَكْرٌ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ، فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ: مَّا تَعُدُّونَا إِلَّا صِبْيَانًا! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً

بکر نے کہا: میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی) یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اکیلے حج ہی کا تلبیہ پکارا تھا۔ (بکر نے کہا:) پھر میری ملاقات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انھیں

وَّحَجًّا».

ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول سنایا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس وقت کے لحاظ سے) تم ہمیں بچے ہی سمجھتے ہو؟ (حالانکہ ایسا نہ تھا) میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا ''اے اللہ میں حج اور عمرے کے لیے حاضر ہوں۔''

[٢٩٩٦] ١٨٦-(...) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا، بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا!.

[2996] حبیب بن شہید نے بکر بن عبداللہ سے روایت کی، (کہا:) ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ان دونوں کو ملایا تھا، حج اور عمرے کو۔ (بکر نے) کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم نے (صرف) حج کا تلبیہ کہا تھا۔ (بکر نے کہا:) پھر میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا اور انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بات بتائی۔ انھوں نے جواب دیا: جیسے ہم تو اس وقت بچے تھے؟

(المعجم ٢٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُومِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهُ) (التحفة ٢٨)

باب:28- حاجی کے لیے طوافِ قدوم اور اس کے بعد سعی کرنا مستحب ہے

[٢٩٩٧] ١٨٧-(١٢٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ، فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ، أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟.

[2997] اسماعیل بن ابی خالد نے وبرہ سے روایت کی، کہا: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا، اس نے پوچھا: کیا عرفات پہنچنے سے پہلے میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں (کر سکتے ہو۔) اس نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو کہا ہے کہ عرفہ پہنچنے سے قبل بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے جواب دیا: (سنو!) اللہ کے رسول ﷺ نے جب حج فرمایا تو آپ نے میدان عرفات پہنچنے سے قبل بیت اللہ کا طواف کیا تھا۔ (اب سوچو) کہ تم اللہ کے رسول ﷺ کا قول اپناؤ، یہ زیادہ حق ہے؟ یا یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول؟ اگر تم (ان کے بارے میں) سچ کہہ رہے ہو۔

[٢٩٩٨] ١٨٨-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ، رَأَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ: وَأَيُّنَا - أَوْ أَيُّكُمْ - لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا؟ ثُمَّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ، مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟.

[2998] بیان نے وبرہ سے روایت کی، کہا: ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں نے حج کا احرام باندھا ہے، تو کیا میں بیت اللہ کا طواف کرلوں؟ انھوں نے فرمایا: (ہاں) تمھیں کیا مانع ہے؟ اس نے کہا: میں نے ابن فلاں (ابن عباس رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہے کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ اور آپ ہمیں ان سے زیادہ محبوب ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ دنیا نے انھیں فتنے میں ڈال دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم میں سے کون۔۔۔ یا تم میں سے کون ہے۔۔۔ جسے دنیا نے فتنے میں نہیں ڈالا؟ (تم ان پر دنیا داری کا اعتراض نہ کرو۔) پھر فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے حج کا احرام باندھا، بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی فرمائی، (اب سوچو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے طریقے کی پیروی کا زیادہ حق ہے یا فلاں کے راستے کا کہ اس کی اتباع کی جائے؟ اگر تم سچ کہہ رہے ہو۔

[٢٩٩٩] ١٨٩-(١٢٣٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَّجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

[2999] سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، کہا: ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرے کی غرض سے آیا، اس نے بیت اللہ کا طواف کرلیا (لیکن ابھی) صفا مروہ کی سعی نہیں کی، کیا وہ اپنی بیوی سے صحبت کرسکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: (جب) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے تو آپ نے بیت اللہ کا سات بار طواف کیا، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں، اور (پھر) صفا مروہ کے درمیان سات بار چکر لگائے۔ اور (یاد رکھو) تمھارے لیے اللہ کے رسول ﷺ (کے طریقے) میں بہترین نمونہ ہے۔

[٣٠٠٠] (...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ:

[3000] حماد بن زید اور ابن جریج دونوں نے عمرو بن دینار کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ابن عیینہ کی (گزشتہ) حدیث کے مانند روایت

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

بیان کی۔

(المعجم ٢٩) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمِ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ) (التحفة ٢٩)

باب: 29- عمرے کا احرام باندھنے والے کا احرام، صفا مروہ کی سعی سے پہلے صرف طواف کرنے سے ختم نہیں ہوتا، حج کا احرام باندھنے والا (صرف) طوافِ قدوم سے حلّت میں نہیں آتا، اسی طرح حج قران کرنے والے کا حکم ہے (طواف سے اس کا احرام ختم نہیں ہوگا)

[٣٠٠١] ١٩٠-(١٢٣٥) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ: سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَّجُلٍ يُّهِلُّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا؟ فَإِنْ قَالَ لَكَ: لَا يَحِلُّ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَّقُولُ ذٰلِكَ، قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ، قُلْتُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَاكَ، قَالَ: بِئْسَ مَا قَالَ، فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ، فَقُلْ لَهُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذٰلِكَ. قَالَ: فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي؟ أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا، قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ

[3001] محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عراقی شخص نے ان سے کہا: میری طرف سے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیجیے جو حج کا تلبیہ پکارتا ہے، جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے تو کیا احرام سے آزاد ہو جائے گا یا نہیں؟ اگر وہ تمھیں جواب دیں کہ وہ آزاد نہیں ہوگا تو ان سے کہنا کہ ایک شخص ہے جو یہ کہتا ہے۔ (محمد بن عبدالرحمٰن نے) کہا: میں نے عروہ سے اس کی بابت سوال کیا تو انھوں نے کہا: جو شخص حج کا احرام باندھے، وہ حج کیے بغیر احرام سے فارغ نہیں ہوگا۔ میں (محمد بن عبدالرحمٰن) نے عرض کی کہ ایک شخص ہے جو یہی بات کہتا ہے، انھوں نے فرمایا: کتنی بری بات ہے جو اس نے کہی ہے۔ پھر میرا ٹکراؤ (اس عراقی) شخص سے ہوا تو اس نے مجھ سے (اپنے سوال کے متعلق) پوچھا۔ میں نے اسے بتا دیا۔ اس (عراقی) نے کہا: ان (عروہ) سے کہو، بلاشبہ ایک شخص خبر دے رہا تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کیا تھا (حکم دیا تھا۔) حضرت اسماء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ تھا؟ انھوں نے (بھی

كَذَبَ، قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ، وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ؟ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى، مَا كَانُوا يَبْدَأُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا، وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

تو) ایسا کیا تھا۔ (محمد بن عبدالرحمٰن نے) کہا: میں ان (عروہ) کے پاس آیا اور ان کو یہ بات سنائی۔ انھوں نے پوچھا: یہ (سائل) کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: اسے کیا ہے؟ وہ خود میرے پاس آکر مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتا؟ میرا خیال ہے، وہ کوئی عراقی ہوگا۔

میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ (عروہ نے) کہا: بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج کیا، مکہ آکر آپ نے جو کام سب سے پہلے کیا، یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی حج کیا، انھوں نے بھی سب سے پہلے جو کیا، یہی تھا کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور اس کے سوا کوئی کام نہ کیا (نہ بال کٹوائے نہ احرام کھولا)، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ میں نے انھیں دیکھا، انھوں نے بھی سب سے پہلا کام جس سے آغاز کیا، بیت اللہ کا طواف تھا، پھر اس کے علاوہ کوئی کام نہ ہوا۔ پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم (نے بھی ایسا ہی کیا)، پھر میں نے اپنے والد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انھوں نے بھی سب سے پہلے جس سے آغاز کیا بیت اللہ کا طواف تھا اور اس کے علاوہ کوئی نہ تھا، پھر میں نے مہاجرین وانصار (کی جماعت) کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا۔ اس کے بعد (بال کٹوانا احرام کھولنا) کوئی کام نہ ہوا۔

پھر سب سے آخر میں جسے میں نے یہ کرتے دیکھا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں، انھوں نے بھی عمرے کے ذریعے سے اپنے حج کو فسخ نہیں کیا، اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ یہ انھی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟ اور نہ گزرے ہوئے لوگوں (صحابہ) میں سے کسی نے (یہ کام) کیا۔ وہ (صحابہ) جب بھی بیت اللہ میں قدم رکھتے تو طواف سے پہلے

اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتے تھے (طواف کرنے کے بعد) احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو بھی دیکھا، وہ جب بھی مکہ آتیں طواف سے پہلے کسی اور کام سے آغاز نہ کرتیں، اس کا طواف کرتیں، پھر احرام نہ کھولتیں (حتی کہ حج پورا کر لیتیں۔) میری والدہ نے مجھے بتایا کہ وہ، ان کی ہمشیرہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں لوگ کسی وقت عمرہ کے لیے آئے تھے، جب انھوں نے حجر اسود کا استلام کر لیا (اور عمرہ مکمل ہو گیا) تو (اس کے بعد) انھوں نے احرام کھولا۔ اس شخص نے اس کے بارے میں جس بات کا ذکر کیا ہے، اس میں جھوٹ بولا ہے۔

فائدہ: جن کا احرام حج کے لیے تھا، انھوں نے طواف کے بعد احرام نہیں کھولا اور جن کا احرام عمرے تک کے لیے تھا، انھوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف کے بعد احرام کھول دیا۔

[٣٠٠٢] ١٩١-(١٢٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ» فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ: وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ.

[3002] ابن جریج نے کہا: مجھے منصور بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) احرام باندھے ہوئے روانہ ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی ہے وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے (وہ عمرے کے بعد) احرام کھول دے۔'' میرے ساتھ قربانی نہیں تھی، میں نے احرام کھول دیا اور (میرے شوہر) زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی تھی، انھوں نے نہیں کھولا۔

قَالَتْ: فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: قُومِي عَنِّي، فَقُلْتُ: أَتَخْشٰى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ!.

(حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے) کہا: (عمرے کے بعد) میں نے (دوسرے) کپڑے پہن لیے اور زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آ بیٹھی، وہ کہنے لگے: میرے پاس سے اٹھ جاؤ، میں نے کہا: آپ کو خدشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی۔

[٣٠٠٣] ١٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ ابْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ، فَقَالَ: اسْتَرْخِي عَنِّي، اسْتَرْخِي عَنِّي، فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ!.

[3003] وہیب نے کہا: ہمیں منصور بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ (صفیہ بنت شیبہ) سے، انھوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: ہم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ پہنچے، پھر آگے ابن جریج کی طرح ہی حدیث بیان کی، البتہ (اپنی حدیث میں یہ اضافہ) ذکر کیا: (زبیر رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھ سے دور رہو، مجھ سے دور رہو، میں نے کہا: آپ کو خدشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی۔

[٣٠٠٤] ١٩٣-(١٢٣٧) وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ، كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ: صَلَّى اللهُ عَلٰى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ! لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا، ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

[3004] ہمیں ہارون بن سعید ایلی اور احمد بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن وہب نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عمرو نے ابوالاسود سے خبر دی کہ اسماء رضی اللہ عنہا کے مولیٰ عبداللہ (بن کیسان) نے انھیں حدیث بیان کی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جب بھی مقام حجون سے گزرتیں تو وہ انھیں یہ کہتے ہوئے سنتے: "اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر رحمتیں فرمائے!" ہم نے آپ کے ساتھ اس مقام پر پڑاؤ کیا تھا، ان دنوں ہمارے سفر کے تھیلے ہلکے، سواریاں کم اور زادراہ بھی تھوڑا ہوتا تھا۔ میں، میری بہن عائشہ، زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا تھا، پھر جب ہم (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا باقی سب) نے بیت اللہ (اور صفا مروہ) کا طواف کر لیا تو ہم (میں سے جنھوں نے عمرہ کرنا تھا انھوں نے) احرام کھول دیے، پھر (ترویہ کے دن) زوال کے بعد ہم نے (احرام باندھ کر) حج کا تلبیہ پکارا۔

قَالَ هٰرُونُ فِي رِوَايَتِهِ: أَنَّ مَوْلٰى أَسْمَاءَ، وَلَمْ يُسَمِّ: عَبْدَ اللهِ.

ہارون نے اپنی روایت میں کہا: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام نے (کہا)، انھوں نے ان کا نام، عبداللہ نہیں لیا۔

(المعجم ٣٠) - (بَابٌ: فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ) (التحفة ٣٠)

باب:30- حج تمتع کرنا درست ہے

[٣٠٠٥] ١٩٤-(١٢٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ؟ فَرَخَّصَ فِيهَا، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، فَقَالَ: هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِيهَا، فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا.

[3005] شعبہ نے مسلم قُرّی سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حج تمتع کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے اس کی اجازت دی، جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔ انھوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: یہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ ہیں وہ حدیث بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس کی اجازت دی، ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ (قُرّی نے) کہا: ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ (اس وقت) بھاری جسم کی نابینا خاتون تھیں، (ہمارے استفسار کے جواب میں) انھوں نے فرمایا: یقیناً اللہ کے رسول ﷺ نے اس (حج تمتع) کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

[٣٠٠٦] ١٩٥-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ، وَلَمْ يَقُلْ: مُتْعَةُ الْحَجِّ، وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ.

[3006] عبدالرحمٰن اور محمد بن جعفر دونوں نے اسی سند کے ساتھ شعبہ سے روایت کی، ان میں سے عبدالرحمٰن کی حدیث میں صرف لفظِ تمتع ہے، انھوں نے حج تمتع کے الفاظ روایت نہیں کیے۔ جبکہ ابن جعفر نے کہا: شعبہ کا قول ہے کہ مسلم (قُرّی) نے کہا: میں نہیں جانتا کہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے حج تمتع کا ذکر کیا یا کہ عورتوں سے (نکاح) متعہ کی بات کی۔

[٣٠٠٧] ١٩٦-(١٢٣٩) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ، فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا مَنْ سَاقَ مَعَهُ

[3007] معاذ (بن معاذ) نے ہمیں شعبہ سے حدیث سنائی، (کہا:) مسلم قُرّی رحمہ اللہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: (حجۃ الوداع کے موقع پر اولاً) رسول اللہ ﷺ نے (حج کے ساتھ ملا کر) عمرہ کرنے کا تلبیہ پکارا تھا، اور آپ کے (بعض)

الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ، فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمْ يَحِلَّ.

صحابہ نے حج کا تلبیہ پکارا تھا، پھر نبی ﷺ اور آپ کے وہ صحابہ جو قربانیاں ساتھ لائے تھے، انھوں نے (جب تک حج مکمل نہ کر لیا) احرام نہ کھولا، باقی صحابہ نے (جن کے ہمراہ قربانیاں نہ تھیں) احرام کھول دیا۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی انھی لوگوں میں سے تھے جو قربانیاں ساتھ لائے تھے، لہٰذا انھوں نے احرام نہ کھولا۔

[٣٠٠٨] ١٩٧-(...) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَرَجُلٌ آخَرُ، فَأَحَلَّا.

[3008] محمد، یعنی ابن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث سنائی، البتہ انھوں نے کہا: جن کے پاس قربانیاں نہ تھیں ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے صاحب تھے، لہٰذا ان دونوں نے (عمرے کے بعد) احرام کھول دیا۔

فائدہ: شعبہ سے معاذ بن معاذ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک طرح سے روایت بیان کی ہے جبکہ دوسرے شاگرد، محمد بن جعفر نے ان کے برعکس بیان کیا ہے۔ دونوں ثقہ ہیں لیکن معاذ ضبطِ حدیث میں حجاز و کوفہ کے مضبوط ترین راوی تھے جبکہ محمد بن جعفر ثقاہت کے باوجود غفلت کا شکار ہو جاتے تھے، اس لیے معاذ ہی کی روایت راجح ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اسی طرف توجہ دلانے کے لیے محمد بن جعفر کی روایت بیان کی۔

(المعجم ٣١) - (بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ) (التحفة ٣١)

باب: 31- حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز

[٣٠٠٩] ١٩٨-(١٢٤٠) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ

[3009] عبداللہ بن طاوس نے اپنے والد طاوس بن کیسان سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: (جاہلیت میں) لوگوں کا خیال تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا، زمین میں سب سے برا کام ہے۔ اور وہ لوگ محرم کے مہینے کو صفر بنا لیا کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے: جب (اونٹوں کا) پیٹھ کا زخم مندمل ہو جائے، (مسافروں کا) نشانِ (قدم) مٹ جائے اور صفر (اصل میں محرم) گزر جائے تو عمرہ والے کے لیے عمرہ کرنا جائز ہے۔ (حالانکہ)

صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ، مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «الْحِلُّ كُلُّهُ».

نبی ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ پہنچے، اوران (صحابہ) کو حکم دیا کہ اپنے حج (کی نیت) کو عمرے میں بدل دیں، یہ بات ان (صحابہ) پر بڑی گراں تھی، سب نے بیک زبان کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسی حلت (احرام کا خاتمہ) ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''مکمل حِلّت۔''

[٣٠١٠] ١٩٩-(...) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَقَالَ، لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً».

[3010] نصر بن علی جہضمی نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) شعبہ نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے ابوعالیہ براء سے روایت کی، انھوں نے ابن عباس ﷠ سے سنا، وہ فرمارہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا اور چار ذوالحجہ کو تشریف لائے اور فجر کی نماز ادا کی، جب نمازِ فجر ادا کر چکے تو فرمایا: ''جو (اپنے حج کو) عمرہ بنانا چاہے، وہ اسے عمرہ بنا لے۔''

[٣٠١١] ٢٠٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا رَوْحٌ وَّيَحْيَى ابْنُ كَثِيرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ. وَأَمَّا أَبُوشِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ، خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ.

[3011] یہی حدیث روح، ابوشہاب اور یحییٰ بن کثیر، ان تمام نے شعبہ سے اسی سند سے روایت کی، روح اور یحییٰ بن کثیر دونوں نے ویسے ہی کہا جیسا کہ نصر (بن علی جہضمی) نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا، البتہ ابوشہاب کی روایت میں ہے: ہم تمام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے۔ (آگے) ان سب کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے بطحاء میں فجر کی نماز ادا کی، سوائے جہضمی کے کہ انھوں نے یہ بات نہیں کہی۔

[٣٠١٢] ٢٠١-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

[3012] ہمیں وہیب نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ایوب نے حدیث سنائی، انھوں نے ابوعالیہ براء سے، انھوں نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ

الْبَرَّاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ، وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً.

اپنے صحابہ سمیت، عشرہ ذوالحجہ کی چار راتیں گزارنے کے بعد (مکہ) تشریف لائے۔ وہ (صحابہ) حج کا تلبیہ پکار رہے تھے، (وہاں پہنچ کر) آپ نے انھیں حکم دیا کہ اس (نُسک، جس کے لیے وہ تلبیہ پکار رہے تھے) کو عمرے میں بدل دیں۔

[٣٠١٣] ٢٠٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِي طُوًى، وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ.

[3013] معمر نے ہمیں خبر دی، انھوں نے ایوب سے، انھوں نے ابوعالیہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز ذی طویٰ میں ادا فرمائی، اور ذوالحجہ کی چار راتیں گزری تھیں کہ تشریف لائے، اور اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی ہے ان کے علاوہ باقی سب لوگ اپنے (حج کے) احرام کو عمرے میں بدل دیں۔

[٣٠١٤] ٢٠٣-(١٢٤١) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[3014] محمد بن جعفر نے اور عبیداللہ بن معاذ نے اپنے والد کے واسطے سے حدیث بیان کی ۔ لفظ عبیداللہ کے ہیں۔ کہا: شعبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے حکم سے، انھوں نے مجاہد سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "یہ عمرہ (ادا ہوا) ہے، جس سے ہم نے فائدہ اٹھا لیا ہے۔ (اب) جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے (احرام کھول دے) یقیناً (اب) قیامت کے دن تک کے لیے عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ (دونوں ایک ساتھ ادا کیے جا سکتے ہیں۔)

[٣٠١٥] ٢٠٤-(١٢٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَمَرَنِي بِهَا. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ، فَأَتَانِي

[3015] ابو جمرہ ضُبَعی نے کہا: میں نے حج تمتع (کا ارادہ) کیا تو (متعدد) لوگوں نے مجھے اس سے روکا، میں (اسی شش و پنج میں) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس معاملے میں استفسار کیا تو انھوں نے مجھے اس (حج تمتع) کا حکم دیا۔ کہا: پھر میں اپنے گھر لوٹا اور آ کر سو گیا، نیند میں دوران خواب میرے پاس ایک شخص آیا، اور کہا: (تمھارا) عمرہ قبول اور

آتٍ فِي مَنَامِي فَقَالَ: عُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَّبْرُورٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ! اللهُ أَكْبَرُ! سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

(تمھارا) حج مبرور (ہر عیب سے پاک) ہے۔ انھوں نے کہا: میں (دوبارہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو دیکھا تھا، کہہ سنایا۔ وہ (خوشی سے) کہہ اٹھے: اللّٰہ أکبر! اللّٰہ أکبر! یہ ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے (تمھارا خواب اسی کی بشارت ہے۔)

(المعجم ٣٢) - (بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيدِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ) (التحفة ٣٢)

باب:32- احرام کے وقت قربانی کے اونٹوں کا اِشعار (کوہان پر چیر لگانا) اور انھیں ہار پہنانا

[٣٠١٦] ٢٠٥-(١٢٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَتَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، أَهَلَّ بِالْحَجِّ.

[3016] شعبہ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوحسان سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، فرمایا: آپ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا فرمائی، پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کی دائیں جانب (ہلکے سے) زخم کا نشان لگایا اور خون پونچھ دیا، اور دو جوتے اس کے گلے میں لٹکائے، پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے (اور چل دیے) جب وہ آپ کو لے کر بیداء کے اوپر پہنچی تو آپ نے حج کا تلبیہ پکارا۔

[٣٠١٧] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ لَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَمْ يَقُلْ: صَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ.

[3017] معاذ بن ہشام نے کہا: مجھے میرے والد (ہشام بن ابی عبداللہ صاحب الدستوائی) نے قتادہ سے، اسی سند کے ساتھ، شعبہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث روایت کی، البتہ انھوں نے یہ الفاظ کہے: "اللہ کے نبی ﷺ جب ذوالحلیفہ آئے" یہ نہیں کہا: "انھوں نے وہاں (ذوالحلیفہ میں) ظہر کی نماز ادا فرمائی۔"

[٣٠١٨] ٢٠٦-(١٢٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[3018] شعبہ نے قتادہ سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوحسان اعرج سے سنا، انھوں نے کہا: بنو ہُجَیم کے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، یہ کیا فتویٰ ہے

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ، أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ؟ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ، وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

جس نے لوگوں کو الجھا رکھا ہے یا پریشان کر رکھا ہے؟ کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے (عمرہ کر لے) وہ احرام سے باہر آ جاتا ہے۔ انھوں نے فرمایا: یہی تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے، چاہے تمھاری مرضی نہ ہو۔

[٣٠١٩] ٢٠٧-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ، مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ، الطَّوَافُ عُمْرَةٌ، فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ، وَإِنْ رَغِمْتُمْ.

[3019] ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے، انھوں نے ابوحسان سے حدیث بیان کی، کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ اس معاملے (فتوے) نے لوگوں کو تفرقے میں ڈال دیا ہے کہ جو بیت اللہ کا طواف (عمرہ) کرے، وہ احرام سے باہر آ جاتا ہے اور یہ کہ طواف مستقل عمرہ ہے، فرمایا: (ہاں) یہی تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ چاہے تمھیں نہ چاہتے ہوئے قبول کرنی پڑے۔

[٣٠٢٠] ٢٠٨-(١٢٤٥) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَّلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَآ إِلَى ٱلْبَيْتِ ٱلْعَتِيقِ﴾ [الحج: ٣٣] قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ. فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ، وَكَانَ يَأْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3020] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: (احرام کی حالت میں) جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حاجی ہو یا غیر حاجی، (صرف عمرہ کرنے والا) وہ طواف کے بعد احرام سے آزاد ہو جائے گا۔ ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء سے دریافت کیا، ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات کہاں سے لیتے ہیں؟ (ان کے پاس کیا دلیل ہے؟) فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے (دلیل لیتے ہوئے): ''پھر ان کے حلال (ذبح) ہونے کی جگہ ''البیت العتیق'' (بیت اللہ) کے پاس ہے۔'' ابن جریج نے کہا: میں نے (عطاء سے) کہا، اس آیت کا تعلق تو وقوف عرفات کے بعد سے ہے، انھوں نے جواب دیا: (مگر) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے: اس آیت کا تعلق وقوف عرفات سے قبل اور بعد دونوں سے ہے۔ اور انھوں نے یہ بات نبی ﷺ کے اس حکم سے اخذ کی جو آپ ﷺ نے لوگوں کو حجۃ الوداع کے موقع پر (طواف وسعی کے بعد) احرام کھول

دینے کے بارے میں دیا تھا۔

(المعجم ٣٣) - (بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ، وَأَنَّهُ يُسْتَحَبُّ كَوْنُ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ)

(التحفة ٣٣)

باب:33- عمرہ کرنے والا (احرام کھولتے وقت) اپنے بال کٹوا سکتا ہے، اس کے لیے سر منڈوانا واجب نہیں، اور مستحب یہ ہے کہ منڈوانا یا کٹوانا مروہ کے پاس ہو

[٣٠٢١] ٢٠٩-(١٢٤٦) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ: أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَعْلَمُ هٰذِهِ إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ.

[3021] ہشام بن حجیر نے طاوس سے روایت کی، کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے مروہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے کاٹے تھے؟ میں نے کہا: میں یہ تو نہیں جانتا، مگر (یہ جانتا ہوں کہ) آپ کی یہ بات آپ ہی کے خلاف دلیل ہے۔

[٣٠٢٢] ٢١٠-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.

[3022] حسن بن مسلم نے طاوس سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے انھیں خبر دی، کہا: میں نے قینچی سے آپ ﷺ کے بال تراشے، جبکہ آپ مروہ پر (سعی سے فارغ ہوئے) تھے۔ یا کہا: میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے بال قینچی سے تراشے جا رہے تھے، اور آپ مروہ پر تھے۔

[٣٠٢٣] ٢١١-(١٢٤٧) حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً، إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَرُحْنَا إِلَى مِنًى، أَهْلَلْنَا

[3023] عبدالاعلی بن عبدالاعلی نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں داود نے ابونضرہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انتہائی بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے نکلے، جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ جن کے پاس قربانی ہے ان کے علاوہ ہم تمام اسے (حج کو) عمرے میں بدل دیں۔ جب (ترویہ) آٹھ ذوالحجہ کا دن آیا تو ہم نے احرام باندھا، منیٰ کی

بِالْحَجِّ .

طرف روانہ ہوئے اور حج کا تلبیہ پکارا۔

[٣٠٢٤] ٢١٢-(١٢٤٨) وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا .

[3024] وہیب بن خالد نے داود سے، انھوں نے ابونضرہ سے، انھوں نے جابر اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ پہنچے اور ہم بہت بلند آواز سے حج کا تلبیہ پکار رہے تھے۔

[٣٠٢٥] (١٢٤٩) حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ، فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا .

[3025] ابونضرہ سے روایت ہے، کہا: میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا، اور کہا: ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے دونوں متعوں (حج تمتع اور عورتوں سے متعہ) کے بارے میں ایک دوسرے سے اختلاف کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ دونوں متعے کیے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا، تو دوبارہ ہم نے وہ دونوں نہیں کیے۔

(المعجم ٣٤) - (بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ) (التحفة ٣٤)

باب: 34- نبی ﷺ کا احرام اور قربانی

[٣٠٢٦] ٢١٣-(١٢٥٠) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَّرْوَانَ الْأَصْغَرِ، عَنْ أَنَسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَ أَهْلَلْتَ؟» فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، لَأَحْلَلْتُ» .

[3026] (عبدالرحمن) بن مہدی نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) مجھے سلیم بن حیان نے مروان اصغر سے حدیث سنائی، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یمن سے مکہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ''تم نے کیا تلبیہ پکارا؟'' انھوں نے جواب دیا: میں نے نبی ﷺ کے تلبیے کے مطابق تلبیہ پکارا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں ضرور احلال (احرام سے فراغت) اختیار کر لیتا۔''

[٣٠٢٧] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ

[3027] عبدالصمد اور بہز دونوں نے کہا: ہمیں سلیم بن

الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ «لَحَلَلْتُ».

حیان نے اسی سند کے ساتھ اسی کی طرح حدیث بیان کی، البتہ بہز کی روایت میں ''حلال ہو جاتا'' (احرام کھول دیتا) کے الفاظ ہیں۔

[٣٠٢٨] ٢١٤-(١٢٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا».

[3028] ہشیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق، عبدالعزیز بن صہیب اور حمید سے خبر دی کہ ان سب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو (حج و عمرہ) دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے سنا: یہ کہتے ہوئے «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا» ''اے اللہ! میں حج و عمرہ کے لیے حاضر ہوں، میں حج وعمرہ کے لیے حاضر ہوں۔''

[٣٠٢٩] ٢١٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي إِسْحٰقَ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ. قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا». وَقَالَ حُمَيْدٌ: قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجٍّ».

[3029] اسماعیل بن ابراہیم نے یحییٰ بن ابی اسحاق اور حمید طویل سے خبر دی، یحییٰ نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا ''اے اللہ! میں حج وعمرہ کی نیت سے تیرے در پر حاضر ہوں۔'' حمید نے کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجٍّ ''اے اللہ! میں حج و عمرہ (کی نیت) کے ساتھ حاضر ہوں۔''

[٣٠٣٠] ٢١٦-(١٢٥٢) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا».

[3030] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے زہری نے حنظلہ اسلمی کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے (کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: ''اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم علیہ السلام (زمین پر دوبارہ آنے کے بعد) فج روحاء (کے مقام) سے حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا نام لیتے ہوئے تلبیہ پکاریں گے۔''

[٣٠٣١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ:

[3031] لیث نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ!».

اسی کے مانند روایت بیان کی، (اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں محمد ﷺ کی جان ہے!''

[٣٠٣٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ!» بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا.

[3032] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے حنظلہ بن علی اسلمی سے روایت کی کہ انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!'' (آگے سفیان اور لیث بن سعد) دونوں کی حدیث کے مانند ہے۔

(المعجم ٣٥) - (بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ وَزَمَانِهِنَّ) (التحفة ٣٥)

باب: 35- نبی ﷺ نے جو عمرے کیے، ان کی تعداد اور ان کا زمانہ

[٣٠٣٣] ٢١٧-(١٢٥٣) وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ، أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنْ جِعْرَانَةَ، حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ.

[3033] ہداب بن خالد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، (انھوں نے کہا:) ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا: اللہ کے رسول ﷺ نے (کل) چار عمرے کیے، اور اپنے حج والے عمرے کے سوا تمام عمرے ذوالقعدہ ہی میں کیے۔ ایک عمرہ حدیبیہ سے یا حدیبیہ کے زمانے کا ذوالقعدہ میں (جو عملاً نہ ہو سکا لیکن حکماً ہو گیا۔) اور دوسرا عمرہ (اس کی ادائیگی کے لیے) اگلے سال ذوالقعدہ میں ادا فرمایا، (تیسرا) عمرہ جعرانہ مقام سے (آ کر) کیا، جہاں آپ ﷺ نے حنین کے اموالِ غنیمت تقسیم فرمائے۔ (یہ بھی) ذوالقعدہ میں کیا۔ اور (چوتھا) عمرہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ (ذوالحجہ میں) ادا کیا۔

[٣٠٣٤] (...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟

[3034] محمد بن مثنیٰ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبدالصمد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ہمام نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی، کہا:

قَالَ: حَجَّةً وَّاحِدَةً، وَّاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ.

میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ کے رسول ﷺ نے کتنے حج کیے؟ انھوں نے کہا: حج ایک ہی کیا، (البتہ) عمرے چار کیے، پھر آگے ہداب کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٣٠٣٥] ٢١٨-(١٢٥٤) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ: كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

[3035] ابو اسحاق سے روایت ہے، کہا: میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کتنی جنگیں لڑیں؟ کہا: سترہ۔ (ابو اسحاق نے) کہا: مجھے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے (کل) انیس غزوے کیے۔ اور آپ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج، حجۃ الوداع ادا کیا۔

قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى. [انظر: ٤٦٩٢]

ابو اسحاق نے کہا: آپ نے مکہ میں (رہتے ہوئے) اور حج (بھی) کیے۔

[٣٠٣٦] ٢١٩-(١٢٥٥) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيْ أُمَّتَاهُ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَعَمْرِي! مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ، وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ.

[3036] عطاء نے خبر دی، کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی، کہا: میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اور ان کی (دانتوں پر) مسواک رگڑنے کی آواز سن رہے تھے۔ عروہ نے کہا: میں نے پوچھا: ابوعبدالرحمن (ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت!) کیا نبی ﷺ نے رجب میں بھی عمرہ کیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے (وہیں بیٹھے بیٹھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پکارا۔ میری ماں! کیا آپ ابوعبدالرحمن کی بات نہیں سن رہیں، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: (بتاؤ) وہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی: وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رجب میں (بھی) عمرہ کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کو معاف فرمائے، مجھے اپنی زندگی کی قسم! آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔ اور آپ ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا مگر یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ (عروہ نے) کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو) سن رہے تھے، انھوں نے ہاں

قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ، فَمَا قَالَ: لَا، وَلَا

نَعَمْ، سَكَتَ.

یا ناں کچھ نہیں کہا، خاموش رہے۔

[٣٠٣٧] ٢٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَرْبَعَ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ، وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

[3037] مجاہد سے روایت ہے، کہا: میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے، دیکھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے (کی دیوار) سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھنے میں مصروف تھے۔ ہم نے ان سے لوگوں کی (اس) نماز کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! رسول اللہ ﷺ نے (کل) کتنے عمرے کیے؟ انھوں نے جواب دیا: چار عمرے، اوران میں سے ایک رجب کے مہینے میں کیا۔ (ان کی یہ بات سن کر) ہم نے انھیں جھٹلانا اور ان کا رد کرنا مناسب نہ سمجھا، (اسی دوران میں) ہم نے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی۔ عروہ نے کہا: ام المومنین! ابوعبدالرحمٰن جو کہہ رہے ہیں، آپ نہیں سن رہیں؟ انھوں نے کہا: وہ کیا کہتے ہیں؟ (عروہ نے) کہا: وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اوران میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا ہے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے! رسول اللہ ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے، یہ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) ان کے ساتھ تھے۔ (یہ بھول گئے ہیں۔) آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔

(المعجم ٣٦) - (بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ) (التحفة ٣٦)

باب: 36- رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت

[٣٠٣٨] ٢٢١-(١٢٥٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ

[3038] ابن جریج نے کہا: مجھے عطاء نے خبر دی، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے ایک انصاریہ عورت سے فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا نام بتایا تھا لیکن میں بھول

ﷺ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا - : «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا؟» قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَّنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ، وَّتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَّنْضِحُ عَلَيْهِ، قَالَ: «فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً».

گیا ہوں ۔ ''تمھیں ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس بات نے روک دیا؟'' اس نے جواب دیا: ہمارے پاس پانی ڈھونے والے دو ہی اونٹ تھے، ایک پر اس کے بیٹے کا والد (شوہر) اور بیٹا حج پر چلے گئے ہیں اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گئے، ہم اس پر پانی ڈھوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب رمضان آئے تو تم عمرہ کر لینا، کیونکہ اس (رمضان) میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

[٣٠٣٩] ٢٢٢-(...) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ: «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا؟» قَالَتْ: نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ - زَوْجِهَا - حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا، قَالَ: «فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً، أَوْ حَجَّةً مَّعِي».

[3039] حبیب معلم نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک انصاری عورت سے جسے ام سنان کہا جاتا تھا، کہا: ''تمھیں کس بات نے روکا کہ تم ہمارے ساتھ حج کرتیں؟'' اس نے کہا: ابوفلاں ۔ اس کے خاوند ۔ کے پاس پانی ڈھونے والے دو اونٹ تھے، ایک پر اس نے اور اس کے بیٹے نے حج کیا، اور دوسرے پر ہمارا غلام پانی ڈھوتا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''رمضان المبارک میں عمرہ، حج یا میرے ساتھ حج (کی کمی) کو پورا کر دیتا ہے۔''

(المعجم ٣٧) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى، وَدُخُولِ بَلْدَةٍ مِّنْ طَرِيقٍ غَيْرِ الَّتِي خَرَجَ مِنْهَا) (التحفة ٣٧)

باب: 37- مکہ میں ثنیۂ علیا (بالائی گھاٹی) سے داخل ہونا اور ثنیۂ سفلیٰ (زیریں گھاٹی) سے باہر نکلنا اور شہر میں ایک راستے سے داخل ہونا اور دوسرے سے نکلنا مستحب ہے

[٣٠٤٠] ٢٢٣-(١٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ

[3040] محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں میرے والد نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ (مدینہ سے) شجرہ کے راستے سے نکلتے اور مُعَرَّس کے راستے سے داخل ہوتے تھے۔ اور جب مکہ میں

الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. [انظر: ٣٢٨٢]

داخل ہوتے تو ثنیہ علیا سے داخل ہوتے اور ثنیہ سفلیٰ سے باہر نکلتے تھے۔

[٣٠٤١] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ.

[3041] زہیر بن حرب اور محمد بن مثنیٰ نے کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے عبیداللہ سے اسی مذکورہ بالا سند سے روایت کی، اور زہیر کی روایت میں ہے، کہا: وہ بالائی (گھاٹی) جو بطحاء کے قریب ہے۔

[٣٠٤٢] ٢٢٤-(١٢٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ، دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

[3042] سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے،) انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ اللہ کے نبی ﷺ جب مکہ آئے تو اس کی بالائی جانب سے اس میں داخل ہوئے اور زیریں جانب سے آپ (مکہ سے) باہر نکلے۔

[٣٠٤٣] ٢٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِّنْ أَعْلَى مَكَّةَ.

[3043] ابواسامہ نے ہشام سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ فتح مکہ والے سال کداء سے، مکہ کی بالائی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے تھے۔

قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ.

ہشام نے کہا: میرے والد ان دونوں (بالائی اور زیریں) جانبوں سے مکہ میں داخل ہوتے تھے، لیکن اکثر اوقات وہ کداء ہی سے داخل ہوتے۔

(المعجم ٣٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ، وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا، وَدُخُولِهَا نَهَارًا) (التحفة ٣٨)

باب: 38- مکہ میں داخل ہونے کے لیے پہلے ذی طویٰ میں رات گزارنا، داخل ہونے کے لیے غسل کرنا اور دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے

[٣٠٤٤] ٢٢٦-(١٢٥٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ

[3044] زہیر بن حرب اور عبیداللہ بن سعید نے مجھے حدیث سنائی، دونوں نے کہا: ہمیں یحییٰ القطان نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبیداللہ سے روایت کی، (کہا:) مجھے نافع

ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ.

نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ذی طویٰ مقام پر رات گزاری حتی کہ صبح کر لی، پھر مکہ میں داخل ہوئے۔

قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ: حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ، قَالَ يَحْيٰى: أَوْ قَالَ: حَتَّى أَصْبَحَ.

(نافع نے) کہا: حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما بھی) ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابن سعید کی روایت میں ہے: حتی کہ آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کر لی۔ یحییٰ نے کہا: یا (عبیداللہ نے) کہا تھا: حتی کہ صبح کر لی۔

[٣٠٤٥] ٢٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى، حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا، وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ.

[3045] حماد نے ایوب سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی مکہ آتے تو ذی طویٰ (کے مقام) ہی میں رات گزارتے حتی کہ صبح ہو جاتی، غسل فرماتے، پھر دن کے وقت مکہ میں داخل ہوتے، وہ اللہ کے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

[٣٠٤٦] ٢٢٨-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ.

[3046] انس، یعنی ابن عیاض نے موسیٰ بن عقبہ سے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ جب مکہ تشریف لاتے تو پہلے ذی طویٰ میں پڑاؤ فرماتے، وہاں رات بسر کرتے یہاں تک کہ صبح کی نماز ادا کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے)، اور اللہ کے رسول ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ چھوٹے مضبوط ٹیلے پر تھی، اس مسجد میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے، بلکہ اس سے نیچے مضبوط ٹیلے پر۔

[٣٠٤٧] ٢٢٩-(١٢٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ الْكَعْبَةِ، يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ، الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي

[3047] موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے انھیں بتایا: رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے رخ پر اس پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کو سامنے رکھا جو آپ کے اور لمبے پہاڑ کے درمیان تھا۔ آپ اس مسجد کو جو وہاں بنا دی گئی ہے، ٹیلے کے کنارے والی مسجد کے بائیں ہاتھ رکھتے، رسول اللہ ﷺ کی نماز

بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ، يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

پڑھنے کی جگہ اس مسجد سے نیچے کالے ٹیلے پر تھی۔ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ (جگہ) چھوڑتے، پھر آپ لمبے پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے، وہ پہاڑ جو تمھارے اور کعبہ کے درمیان پڑتا ہے۔

فائدہ: دونوں روایتیں ایک ہی سند سے ہیں۔ پہلی میں ذی طویٰ میں پڑاؤ کرنے کا ذکر ہے۔ دوسری میں آپ کے قیام کرنے کی جگہ کا زیادہ وضاحت سے تعین کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے غالباً کسی سوال کے جواب میں زیادہ تفصیل بیان کی جو الگ سے لکھ لی گئی۔

(المعجم ٣٩) – (بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ فِي الْعُمْرَةِ، وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ) (التحفة ٣٩)

باب: 39- عمرے کے طواف میں اور حج کے پہلے طواف میں رمل (چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے، کندھے ہلا ہلا کر تیز چلنا) مستحب ہے

[٣٠٤٨] ٢٣٠-(١٢٦١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

[3048] عبید اللہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تو تین چکر چھوٹے چھوٹے قدموں سے کندھے ہلا ہلا کر تیز چلتے ہوئے لگاتے، اور چار چکر چل کر لگاتے اور جب صفا مروہ کے چکر لگاتے تو وادی کی ترائی میں دوڑتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

[٣٠٤٩] ٢٣١-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ، فَإِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ

[3049] موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ آنے (قدوم) کے بعد سب سے پہلے حج وعمرے کا جو طواف کرتے، اس میں آپ بیت اللہ کے تین چکروں میں تیز رفتاری سے چلتے پھر (باقی) چار میں (عام رفتار سے) چلتے۔ پھر اس کے بعد دو

أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

رکعتیں ادا کرتے اور اس کے بعد صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے۔

[٣٠٥٠] ٢٣٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى. قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ، يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ.

[3050] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ جب مکہ آتے تو حجر اسود والے کونے کا استلام کرتے اور آتے ہی جو پہلا طواف فرماتے اس کے سات چکروں میں سے پہلے تین میں چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے تیز چلتے۔

[٣٠٥١] ٢٣٣-(١٢٦٢) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَّمَشٰى أَرْبَعًا.

[3051] ہمیں ابن مبارک نے حدیث بیان کی، ہمیں عبیداللہ نے نافع سے خبر دی (کہا:) انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رَمَل کیا، اور (باقی) چار میں چلے۔

[٣٠٥٢] ٢٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ.

[3052] سُلیم بن اخضر نے عبیداللہ بن عمر سے مذکورہ بالا سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حجر اسود سے حجر اسود تک رَمل کیا، اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

[٣٠٥٣] ٢٣٥-(١٢٦٣) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِ، ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

[3053] عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی جبکہ یحییٰ نے کہا اور الفاظ انھی کے ہیں: میں نے مالک کے سامنے قراءت کی (کہ) جعفر بن محمد نے اپنے والد سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے حجر اسود سے دوبارہ وہاں پہنچنے تک، تین چکروں میں رمل کیا۔

[٣٠٥٤]٢٣٦-(...)وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَّابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ، مِّنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

[3054] عبداللہ بن وہب نے کہا: مجھے مالک اور ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اپنے والد (محمد باقر) سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا۔

[٣٠٥٥] ٢٣٧-(١٢٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَّمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقُوا، وَكَذَبُوا. قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَّأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَّطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزْلِ، وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّرْمُلُوا ثَلَاثًا، وَّيَمْشُوا أَرْبَعًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ: قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ، هٰذَا مُحَمَّدٌ، حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ، وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ.

[3055] عبدالواحد بن زیاد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں جریری نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کی: آپ کی کیا رائے ہے، بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین چکروں میں رمل اور چار چکروں میں چلنا، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم یہ سمجھتی ہے کہ یہ سنت ہے۔ کہا: (انھوں نے) فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی۔ میں نے کہا: آپ کے اس جملے کا کہ انھوں نے درست بھی کہا اور غلط بھی، کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ مکہ تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا: محمد اور ان کے ساتھی (مدینے کی ناموافق آب و ہوا، بخار اور) کمزوری کے باعث بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتے۔ کفار آپ سے حسد کرتے تھے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) کہا: (ان کی بات سن کر) آپ نے انھیں (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کرو اور چار چکروں میں (عام رفتار سے) چلو۔ (ابوطفیل رضی اللہ عنہ نے) کہا: میں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے عرض کی: مجھے سوار ہو کر صفا مروہ کی سعی کرنے کے متعلق بھی بتایئے، کیا وہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ سنت ہے۔ انھوں نے فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی، میں نے کہا: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی؟ انھوں نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ پر لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا، وہ سب (آپ کو دیکھنے کے خواہش مند تھے اور ایک دوسرے سے) کہہ

رہے تھے۔ یہ ہیں محمد ﷺ۔ یہ ہیں محمد ﷺ، حتی کہ نوجوان عورتیں بھی اپنے گھروں سے نکلی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے سے (ہٹانے کے لیے) لوگوں کو مارا نہیں جاتا تھا، جب آپ (کے راستے) پر لوگوں کا ٹھٹھ لگ گیا تو آپ سوار ہو گئے۔ (کچھ حصے میں) چلنا اور (کچھ میں) سعی کرنا (تیز چلنا ہی) افضل ہے۔ (کیونکہ رسول اللہ ﷺ اصل میں یہی کرنا چاہتے تھے۔)

[٣٠٥٦](. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمًا حُسَّدًا، وَلَمْ يَقُلْ: يَحْسُدُونَهُ.

[3056] یزید (بن زریع تیمی) نے حدیث بیان کی، (کہا) ہمیں جریری نے اسی سند سے خبر دی، البتہ اس نے یہ کہا کہ اہل مکہ حاسد لوگ تھے، یہ نہیں کہا کہ وہ آپ سے حسد کرتے تھے۔

[٣٠٥٧]٢٣٨-(. . .)وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَهِيَ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا.

[3057] ابن ابی حسین نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیت اللہ (کے طواف میں) اور صفا مروہ کے درمیان رمل کیا تھا، اور یہ سنت ہے۔ انھوں نے فرمایا: انھوں نے صحیح بھی کہا اور غلط بھی۔

[٣٠٥٨] ٢٣٩-(١٢٦٥) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبْجَرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أُرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَصِفْهُ لِي، قَالَ: قُلْتُ: رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ، وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُونَ.

[3058] عبدالملک بن سعید بن ابجر نے ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ (انھوں نے) کہا: ان کی صفت (تمھیں کس طرح نظر آئی) بیان کرو۔ میں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کو مروہ کے پاس اونٹنی پر (سوار) دیکھا تھا، اور آپ (کو دیکھنے کے لیے) لوگوں کا بہت ہجوم تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (ہاں) وہی اللہ کے رسول ﷺ تھے۔ لوگوں کو آپ سے (دور ہٹانے کے لیے) دھکے دیے جاتے تھے نہ انھیں ڈانٹا جاتا تھا۔

[۳۰۵۹] ۲٤۰-(۱۲٦٦) وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ، وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى، وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً، فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، لِيَرَى الْمُشْرِكِينَ جَلَدَهُمْ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ، هٰؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا، إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ.

[3059] سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ (عمرۂ قضا کے لیے) مکہ آئے تو انھیں یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا تھا۔ مشرکین نے کہا: کل تمھارے ہاں ایسے لوگ آ رہے ہیں جنھیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، اور انھیں اس سے بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ اور وہ لوگ حطیم کے ساتھ (لگ کر) بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نے ان (اپنے صحابہ) کو حکم دیا کہ بیت اللہ کے تین چکروں میں چھوٹے قدموں کی تیز، مضبوط چال چلیں، اور دونوں (یمانی) کونوں کے درمیان عام چال چلیں تاکہ مشرکوں کو ان کی مضبوطی نظر آ جائے۔ (مسلمانوں کی مضبوط چال دیکھ کر) مشرکوں نے کہا: یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تمھارا خیال تھا کہ بخار نے انھیں کمزور کر دیا ہے۔ یہ تو فلاں فلاں سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: انھیں پورے چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہ دینے سے، آپ کو محض اس شفقت نے روکا جو آپ ان پر فرماتے تھے۔

[۳۰٦۰] ۲٤۱-(...) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

[3060] عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے صفا مروہ کی سعی اور بیت اللہ کے طواف میں رمل صرف مشرکین کو اپنی (قوم کی) طاقت اور قوت دکھانے کے لیے کیا تھا۔

(المعجم ٤٠) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ فِي الطَّوَافِ، دُونَ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ) (التحفة ٤٠)

باب: 40- طواف میں (بیت اللہ کے) دوسرے دو کونوں کو چھوڑ کر صرف یمن کی سمت والے دونوں رکنوں کو چھونا مستحب ہے

[۳۰٦۱] ۲٤۲-(۱۲٦۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3061] لیث نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم بن

يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ، إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

عبیداللہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو یمانی کونوں کے علاوہ بیت اللہ (کے کسی حصے) کو چھوتے نہیں دیکھا۔

[٣٠٦٢] ٢٤٣-(...) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ. قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ، مِنْ نَّحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ.

[3062] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، فرمایا: رسول اللہ ﷺ رکن اسود (حجر اسود والے کونے) اور اس کے ساتھ والے کونے کے علاوہ، جو کہ بنوجمح کے گھروں کی جانب ہے، بیت اللہ کے کسی اور کونے کو نہیں چھوتے تھے۔

[٣٠٦٣] ٢٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ذَكَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

[3063] خالد بن حارث نے عبیداللہ سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور کونے کا استلام نہیں کرتے تھے۔

[٣٠٦٤] ٢٤٥-(١٢٦٨) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَّحْيَى الْقَطَّانِ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ؛ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ، مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ.

[3064] ہمیں یحییٰ نے عبیداللہ سے روایت بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی، فرمایا: میں نے مشکل ہو یا آسانی، اس وقت سے ان دونوں رکنوں، رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام نہیں چھوڑا، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں کا استلام کرتے (ہاتھ یا ہونٹوں سے چھوتے) ہوئے دیکھا۔

[٣٠٦٥] ٢٤٦-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ

[3065] عبیداللہ نے نافع سے روایت کی، کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوتے پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیتے۔ انھوں نے کہا: میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا، اس وقت سے اسے ترک نہیں کیا۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

[٣٠٦٦]٢٤٧-(١٢٦٩) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ.

[3066] ابوطفیل بکری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ دو یمانی کناروں (رکن یمانی اور حجر اسود) کے علاوہ کسی اور کنارے کو چھوتے ہوں۔

(المعجم ٤١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ) (التحفة ٤١)

باب: 41- دورانِ طواف حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

[٣٠٦٧] ٢٤٨-(١٢٧٠) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرٌو؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَ وَاللهِ! لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

[3067] مجھے حرملہ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں ابن وہب نے خبر دی، (کہا:) مجھے یونس اور عمرو نے خبر دی، اسی طرح مجھے ہارون بن سعید ایلی نے حدیث بیان کی، کہا: ابن وہب نے عمرو سے خبر دی، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سالم سے روایت کی کہ ان کے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) نے انھیں حدیث بیان کی، کہا: (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تمھیں بوسہ دیتے تھے تو میں تمھیں (کبھی) بوسہ نہ دیتا۔

زَادَ هٰرُونُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

ہارون نے اپنی روایت میں (کچھ) اضافہ کیا، عمرو نے کہا: مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد اسلم سے اسی کے مانند روایت کی تھی۔

[٣٠٦٨] ٢٤٩-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ، وَقَالَ: إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ

[3068] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اور کہا: میں تجھے بوسہ دیتا ہوں، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا وہ تجھے بوسہ دیتے تھے۔

حَجَرٌ، وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ.

(اس لیے میں بھی بوسہ دیتا ہوں۔)

[٣٠٦٩] ٢٥٠-(...) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَالْمُقَدَّمِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: وَاللهِ! إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

[3069] ہمیں خلف بن ہشام، مقدمی، ابوکامل اور قتیبہ بن سعید سب نے حماد سے حدیث بیان کی، خلف نے کہا: ہمیں حماد بن زید نے عاصم احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی، کہا: میں نے سر کے اگلے حصے سے اڑے ہوئے بالوں والے، یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے: اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں، اور بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اگر ایسا نہ ہوتا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے دیکھا تھا، تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ: رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ.

مقدمی اور ابوکامل کی روایت میں (اڑے ہوئے بالوں والے کی بجائے) ''آگے سے چھوٹی سی گنج والے'' کو دیکھا کے الفاظ ہیں۔

[٣٠٧٠] ٢٥١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ، وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ.

[3070] عابس بن ربیعہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا، وہ فرما رہے تھے، بلاشبہ میں نے تجھے بوسہ دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی ہے۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو تمھیں کبھی بوسہ نہ دیتا۔

[٣٠٧١] ٢٥٢-(١٢٧١) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ، وَقَالَ:

[3071] سوید بن غفلہ سے روایت ہے، کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا .

[٣٠٧٢] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالَ : وَلٰكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا . وَلَمْ يَقُلْ : وَالْتَزَمَهُ .

[3072] عبدالرحمٰن نے سفیان سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: لیکن میں نے ابوالقاسم ﷺ کو دیکھا وہ تم سے بہت قریب ہوتے تھے۔ انھوں نے "وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس سے چمٹ گئے" کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٤٢) – (بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰى بَعِيرٍ وَّغَيْرِهِ، وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَّنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ) (التحفة ٤٢)

باب: 42- اونٹ یا کسی اور سواری پر طواف کرنا اور سوار شخص کے لیے مڑے ہوئے سرے والی چھڑی وغیرہ (کسی بھی پاک چیز) سے حجر اسود کا استلام کرنا جائز ہے

[٣٠٧٣] ٢٥٣-(١٢٧٢) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيرٍ ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ .

[3073] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف فرمایا، اور آپ اپنی ایک سرے سے مڑی ہوئی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔

[٣٠٧٤] ٢٥٤-(١٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، عَلٰى رَاحِلَتِهِ ، يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ ، لِأَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ ، وَلِيُشْرِفَ ، وَلِيَسْأَلُوهُ ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ .

[3074] علی بن مسہر نے ہمیں حدیث سنائی، انھوں نے ابن جریج سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف فرمایا، آپ اپنی چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔ (سواری پر طواف اس لیے کیا) تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں، اور آپ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں، لوگ آپ سے سوال کر لیں کیونکہ لوگوں نے آپ کے اردگرد ہجوم کر لیا تھا۔

[٣٠٧٥] ٢٥٥-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي

[3075] علی بن خشرم نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے خبر دی، نیز ہمیں عبد بن حمید نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں محمد، یعنی ابن بکر

ابْنَ بَكْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ.

وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَلِيَسْأَلُوهُ، فَقَطْ.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابن جریج نے ابوزبیر سے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف اپنی سواری پر کیا، تا کہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ اوپر سے لوگوں کو دیکھ سکیں اور لوگ آپ سے سوال کر سکیں کیونکہ لوگوں نے (ہر طرف سے ازدحام کر کے) آپ کو چھپا لیا تھا۔

ابن خشرم نے ''تا کہ وہ آپ سے سوالات پوچھ سکیں'' (کے الفاظ) روایت نہیں کیے۔

[٣٠٧٦] ٢٥٦-(١٢٧٤) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ، عَلٰى بَعِيرِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ.

[3076] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر کعبہ کے اردگرد طواف فرمایا، آپ (اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے) حجر اسود کا استلام فرماتے تھے، اس لیے کہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ آپ سے لوگوں کو مار کر ہٹایا جائے۔

[٣٠٧٧] ٢٥٧-(١٢٧٥) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ، وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ.

[3077] ابوطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے، آپ اپنی مڑے ہوئے سرے والی چھڑی سے حجر اسود کا استلام کرتے تھے، اور اس چھڑی کو بوسہ دیتے تھے۔

[٣٠٧٨] ٢٥٨-(١٢٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ» قَالَتْ: فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي

[3078] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ''سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لو۔'' انھوں نے کہا: جب میں نے طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب نماز ادا فرما رہے تھے، اور (نماز میں) ﴿وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾.

(المعجم ٤٣) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ) (التحفة ٤٣)

باب:43-صفا مروہ کے مابین سعی حج کا رکن ہے،اس کے بغیر حج صحیح نہیں

[٣٠٧٩] ٢٥٩-(١٢٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا، لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، مَا ضَرَّهُ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ﴾ [البقرة: ١٥٨] إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَتْ: مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِىءٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ؟ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلٰى شَطِّ الْبَحْرِ، يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ، ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحْلِقُونَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا، لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللَّهِ﴾، إِلٰى آخِرِهَا، قَالَتْ: فَطَافُوا.

[3079] ہمیں ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، (عروہ نے) کہا: میں نے حضرت عائشہ ؓ سے عرض کی: میرا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص صفا مروہ کے مابین سعی نہ کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں (اس کا حج وعمرہ درست ہوگا۔) انھوں نے پوچھا: وہ کیوں؟ میں نے عرض کی: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' آخر تک۔''(پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ تو اس کو گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے شوق سے کوئی نیکی کی تو اللہ قدر دان ہے سب جانتا ہے۔)'' انھوں نے جواب دیا: جو شخص صفا مروہ کے مابین سعی نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کا حج اور عمرہ مکمل نہیں فرماتا۔ اگر بات اسی طرح ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہوتو (اللہ کا فرمان) یوں ہوتا: ''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔''

کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں (نازل ہوئی) تھی؟ بلاشبہ جاہلیت میں انصاران دو بتوں کے لیے احرام باندھتے تھے جو سمندر کے کنارے پر تھے، جنھیں اِساف اور نائلہ کہا جاتا تھا، پھر وہ آتے اور صفا مروہ کی سعی کرتے، پھر سر منڈوا کر (احرام کھول دیتے)، جب اسلام آیا تو لوگوں

نے جاہلیت میں جو کچھ کرتے تھے، اس کی وجہ سے ان دونوں (صفا مروہ) کا طواف کرنا برا جانا، کیونکہ وہ جاہلیت میں ان کا طواف کیا کرتے تھے۔ (حضرت عائشہ ﷝ نے) فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ''بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' آخر آیت تک۔ فرمایا: تو لوگوں نے (پھر سے ان کا) طواف شروع کر دیا۔

[٣٠٨٠] ٢٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَّا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَتْ: لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَ هٰذَا فِي أُنَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا، أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَّطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ، فَلَعَمْرِي مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

[3080] ابو اسامہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی کہ مجھے میرے والد (عروہ بن زبیر ﷜ نے) خبر دی، کہا: میں نے حضرت عائشہ ﷝ سے عرض کی، میں اس بات میں اپنے اوپر کوئی گناہ نہیں سمجھتا کہ میں (حج وعمرہ کے دوران میں) صفا مروہ کے درمیان سعی نہ کروں۔ انھوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے عرض کی: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ (پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔)'' انھوں نے فرمایا: اگر (قرآن کی آیت کا) وہ مفہوم ہوتا جو تم کہتے ہو، تو یہ حصہ اس طرح ہوتا: ''اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔'' اصل میں یہ آیت انصار کے بعض لوگوں کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ جاہلیت میں جب تلبیہ پکارتے تو مناۃ (بت) کا تلبیہ پکارتے تھے۔ اور (اس وقت کے عقیدے کے مطابق) ان کے لیے صفا مروہ کا طواف حلال نہ تھا۔ جب وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حج پر آئے تو آپ سے اپنے اسی پرانے عمل کا ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مجھے اپنی زندگی (دینے والے) کی قسم! اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج پورا نہیں فرماتا جو صفا مروہ کا طواف نہیں کرتا۔

[٣٠٨١] ٢٦١-(...) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ

[3081] سفیان نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے

وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: مَا أَرٰى عَلٰى أَحَدٍ، لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، شَيْئًا، وَّمَا أُبَالِي أَنْ لَّا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، يَا ابْنَ أُخْتِي! طَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، فَكَانَتْ سُنَّةً، وَّإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ، الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ، لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا.

زہری سے سنا، وہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کر رہے تھے، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جس نے (حج وعمرہ میں) صفا مروہ کا طواف نہیں کیا اس پر کوئی گناہ ہوگا۔ اور مجھے بھی کوئی پروا نہیں کہ میں صفا مروہ کا طواف (کروں یا) نہ کروں۔ انھوں نے جواب دیا: بھانجے تم نے جو کہا، وہ کتنا غلط ہے! رسول اللہ ﷺ نے یہ طواف کیا اور تمام مسلمانوں نے بھی کیا۔ یہی (حج وعمرے کا) طریقہ قرار پایا۔ اصل میں جو لوگ مناۃ طاغیہ (بت) کے لیے جو کہ مشلل میں تھا، احرام باندھتے تھے، وہ صفا مروہ کے مابین طواف نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔“ اگر وہ بات ہوتی جس طرح تم کہہ رہے ہو تو (آیت کے الفاظ) اس طرح ہوتے: ”تو اس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے۔“

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَعْجَبَهُ ذٰلِكَ، وَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ، يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَالَ الْآخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾.

زہری نے کہا: میں نے اس بات کا ذکر (جو عروہ سے سنی تھی) ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے کیا، انھیں یہ بات بہت اچھی لگی، انھوں نے فرمایا: بلاشبہ یہی تو علم ہے۔ میں نے بھی کئی اہل علم سے سنا، وہ کہتے تھے: عربوں میں سے جو لوگ صفا مروہ کے مابین طواف نہ کرتے تھے وہ کہتے تھے: ان دو پتھروں کے درمیان طواف کرنا تو جاہلیت کے معاملات میں سے تھا۔ اور انصار میں سے کچھ اور لوگوں نے کہا: ہمیں تو صرف بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے۔ صفا مروہ کے مابین (طواف) کا تو حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ”بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی

نشانیوں میں سے ہیں۔"

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ.

ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے لگتا ہے یہ آیت ان دونوں طرح کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

[٣٠٨٢] ٢٦٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾.

[3082] عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ اور (آگے) اسی (سفیان کی ابن شہاب سے) روایت کے مانند حدیث بیان کی، اور (اپنی) حدیث میں کہا: جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اس عمل کے متعلق سوال کیا تو کہا: اے اللہ کے رسول! ہم تو صفا مروہ کا طواف کرنے میں حرج محسوس کیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔"

قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دونوں کے مابین طواف کا طریقہ تو اللہ کے رسول ﷺ نے مقرر فرمایا، کسی کو اس بات کا حق نہیں کہ ان دونوں کے درمیان طواف کو ترک کر دے۔

[٣٠٨٣] ٢٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا، هُمْ وَغَسَّانُ، يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ، مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذٰلِكَ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ

[3083] یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ انصار اور بنو غسان اسلام لانے سے قبل مناۃ کا تلبیہ پکارا کرتے تھے، اور اس بات میں سخت حرج محسوس کرتے تھے کہ وہ صفا مروہ کے مابین طواف کریں۔ (درحقیقت) یہ طریقہ ان کے آباء واجداد میں رائج تھا کہ جو بھی مناۃ کے لیے احرام باندھے وہ صفا مروہ کا طواف نہیں کرے گا۔ ان لوگوں نے جب یہ اسلام لائے تو اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے استفسار کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: "بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے

ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾.

ہیں۔ تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اللہ قدر دان ہے، سب جاننے والا ہے۔"

[٣٠٨٤] ٢٦٤-(١٢٧٨) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِۖ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ﴾.

[3084] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: انصار صفا مروہ کے درمیان طواف کرنا ناپسند کرتے تھے، یہاں تک کہ (یہ آیت) نازل ہوئی: "بلاشبہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔"

(المعجم ٤٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ) (التحفة ٤٤)

باب: 44- سعی دوبارہ نہ کی جائے

[٣٠٨٥] ٢٦٥-(١٢٧٩) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ، بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا.

[3085] ہمیں یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرما رہے تھے: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا مروہ کے ایک (بار کے) طواف (سعی) کے سوا کوئی اور طواف نہیں کیا۔

[٣٠٨٦] (...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: إِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا، طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

[3086] ہمیں محمد بن بکر نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اس کے مانند حدیث بیان کی، اور کہا: سوائے ایک (بار کے) طواف، (یعنی) پہلے طواف کے۔

(المعجم ٤٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ) (التحفة ٤٥)

باب: 45- قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے (کے وقت) تک حاجی کے لیے مسلسل تلبیہ پکارنا مستحب ہے

[٣٠٨٧] ٢٦٦-(١٢٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[3087] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب نے

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ، أَنَاخَ فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلَاةَ، يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ. [انظر: ٣٠٩٩]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: عرفات سے (واپسی کے وقت) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (اونٹنی پر) سوار ہوا، جب رسول اللہ ﷺ دائیں طرف والی اس گھاٹی پر پہنچے جو مزدلفہ سے ذرا پہلے ہے، آپ نے اپنا اونٹ بٹھایا، پیشاب سے فارغ ہوئے، پھر (واپس) تشریف لائے تو میں نے آپ (کے ہاتھوں) پر وضو کا پانی ڈالا۔ آپ نے ہلکا وضو کیا، پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز؟ آپ نے فرمایا: "نماز آگے (مزدلفہ میں) ہے۔" اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لائے اور نماز ادا کی، پھر (اگلے دن) مزدلفہ کی صبح، حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹنی پر سوار ہوئے۔

(١٢٨١) قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

کریب نے کہا: مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جمرہ (عقبہ) پہنچنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[٣٠٨٨] ٢٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ. قَالَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3088] عطاء نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ سے فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے (ساتھ اونٹنی پر) پیچھے سوار کیا۔ (پھر) کہا: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی، فضل رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[٣٠٨٩] ٢٦٨-(١٢٨٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ،

[3089] ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ابومعبد نے (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (ساتھ

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ، لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا: «عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ» وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ، حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا - وَهُوَ مِنْ مِّنًى - قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ».

وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

اونٹنی پر) پیچھے سوار تھے کہ آپ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کے چلنے کے وقت انھیں تلقین کی: ''سکون سے (چلو۔)'' اور آپ اپنی اونٹنی کو (تیز چلنے سے) روکے ہوئے تھے حتی کہ آپ وادی مُحسّر میں داخل ہوئے۔ وہ منیٰ ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم (دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر) ماری جانے والی کنکریاں ضرور لے لو، جن سے جمرۂ عقبہ کو رمی کی جائے گی۔''

(فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: رسول اللہ ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔

[٣٠٩٠] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ، وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ: وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

[3090] ابن جریج سے روایت ہے، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، انھوں نے (اپنی) حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے، البتہ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا: اور نبی ﷺ اپنے ہاتھ سے (اس طرح) اشارہ کر رہے تھے جیسے انسان (اپنی دو انگلیوں سے) کنکر پھینکتا ہے۔

[٣٠٩١] ٢٦٩-(١٢٨٣) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ، وَنَحْنُ بِجَمْعٍ: سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ».

[3091] ابو احوص نے حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کثیر بن مدرک سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے، جب ہم مزدلفہ میں تھے، کہا: میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی، وہ اس مقام پر لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔

[٣٠٩٢] ٢٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيرِ ابْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَبّٰى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ، فَقِيلَ: أَعْرَابِيٌّ هٰذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَسِيَ

[3092] ہشیم نے کہا: ہمیں حصین نے کثیر بن مدرک اشجعی سے خبر دی، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے مزدلفہ سے لوٹتے وقت تلبیہ کہا، تو کہا گیا: کیا یہ اعرابی (بدو) ہیں؟ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہو گئے

النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا؟ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ».

ہیں؟ میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی، وہ اس جگہ پر لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔

[٣٠٩٣](...) وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3093] سفیان نے ہمیں حصین سے، اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٠٩٤] ٢٧١-(...) وَحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ. قَالَا: سَمِعْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ: سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، هٰهُنَا يَقُولُ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ» ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ.

[3094] زیاد بکّائی نے حصین سے حدیث بیان کی، انھوں نے کثیر بن مدرک اشجعی سے، انھوں نے عبدالرحمن بن یزید اور اسود بن یزید سے روایت کی، دونوں نے کہا: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے: میں نے اس ہستی سے سنا جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی، آپ اسی جگہ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ! لَبَّيْكَ کہہ رہے تھے۔ (یہ کہہ کر) انھوں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تلبیہ پکارا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پکارا۔

(المعجم ٤٦) - (بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ٤٦)

باب:46-عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیرات کہنا

[٣٠٩٥] ٢٧٢-(١٢٨٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَاتٍ، مِنَّا الْمُلَبِّي، وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

[3095] ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ سے عرفات گئے، تو ہم میں سے کوئی تلبیہ پکارنے والا تھا اور کوئی تکبیر کہنے والا۔

[٣٠٩٦] ٢٧٣-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ، قَالَ قُلْتُ: وَاللهِ! لَعَجَبًا مِّنْكُمْ، كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ؟.

[3096] عمر بن حسین نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر ؓ سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: عرفہ کی صبح ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے کوئی تکبیریں کہنے والا تھا اور کوئی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہنے والا تھا، البتہ ہم تکبیریں کہہ رہے تھے۔

(عبداللہ بن ابی سلمہ نے) کہا: میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم پر تعجب ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کرتے ہوئے دیکھا تھا؟

[٣٠٩٧] ٢٧٤-(١٢٨٥) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلٰى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

[3097] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے، جب وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفہ جا رہے تھے، دریافت کیا: آپ اس (عرفہ کے) دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیسے (ذکر وعبادت) کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم میں سے تہلیل کہنے والا لا الہ الا اللہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا تھا، اور تکبیریں کہنے والا تکبیریں کہتا تو اس پر بھی کوئی نکیر نہ کی جاتی تھی۔

[٣٠٩٨] ٢٧٥-(. . .) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، غَدَاةَ عَرَفَةَ: مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهِ.

[3098] موسیٰ بن عقبہ نے کہا: مجھے محمد بن ابی بکر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے عرفہ کی صبح حضرت انس بن مالک ؓ سے عرض کی: آپ اس دن میں تلبیہ پکارنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ سفر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی معیت میں کیا، تو ہم میں سے کچھ تکبیریں کہنے والے تھے اور کچھ لا الہ الا اللہ کہنے والے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی (کے عمل) پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

(المعجم ٤٧) - (بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ) (التحفة ٤٧)

باب: 47- عرفات سے مزدلفہ آنا اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی دونوں نمازیں اکٹھی ادا کرنا مستحب ہے

[٣٠٩٩] ٢٧٦-(١٢٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ، قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. [راجع: ٣٠٨٧]

[3099] یحییٰ بن یحییٰ نے ہمیں حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب سے اور انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں (کریب) نے ان (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما) سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ عرفہ سے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس پہنچے، تو (سواری سے) نیچے اترے، پیشاب سے فارغ ہوئے، پھر وضو کیا اور زیادہ تکمیل کے ساتھ وضو نہیں کیا۔ میں نے آپ سے عرض کی: نماز؟ فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' اس کے بعد آپ (پھر) سوار ہوگئے، جب مزدلفہ آئے تو آپ (سواری سے) نیچے اترے، وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی، آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے پڑاؤ کی جگہ میں بٹھایا، پھر عشاء کی اقامت کہی گئی تو آپ نے وہ پڑھی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔

[٣١٠٠] ٢٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلٰى

[3100] یحییٰ بن سعید نے زبیر کے مولیٰ موسیٰ بن عقبہ، سے اسی سند سے روایت کی کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا: عرفہ سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی کی طرف چلے گئے، (پھر) اس کے بعد میں نے (وضو کے لیے) آپ (کے

بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ، لِحَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، فَقُلْتُ: أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «الْمُصَلَّى أَمَامَكَ».

ہاتھوں) پر پانی ڈالا اور عرض کی، آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔''

[٣١٠١] ٢٧٨-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ: أَرَاقَ الْمَاءَ - قَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! الصَّلَاةَ، قَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

[3101] عبداللہ بن مبارک نے ابراہیم بن عقبہ سے، انھوں نے کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ عرفات سے لوٹے، جب گھاٹی کے پاس پہنچے تو اترے اور پیشاب کیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے (کنایتاً) یہ نہیں کہا کہ آپ نے پانی بہایا۔ کہا: آپ نے پانی منگوایا اور وضو کیا جو کہ ہلکا سا وضو تھا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز؟ فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' کہا: پھر آپ چلے حتی کہ مزدلفہ پہنچ گئے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی) ادا کیں۔

[٣١٠٢] ٢٧٩-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ: كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ، فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ وَبَالَ - وَمَا قَالَ: أَهْرَاقَ الْمَاءَ - ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! الصَّلَاةَ، فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ، وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ حَلُّوا، قُلْتُ:

[3102] ابوخیثمہ زہیر نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابراہیم بن عقبہ نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے کریب نے خبر دی کہ انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: عرفہ کی شام جب تم رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار ہوئے تو تم نے کیا کیا؟ کہا: ہم اس گھاٹی کے پاس آئے جہاں لوگ مغرب (کی نماز) کے لیے (اپنی سواریاں) بٹھاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور پیشاب سے فارغ ہوئے۔ اور انھوں نے (کنایہ کرتے ہوئے یوں) نہیں کہا کہ آپ نے پانی بہایا۔ پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا جو کہ ہلکا سا تھا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول: نماز؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔'' اس کے بعد آپ سوار ہوئے حتی کہ ہم مزدلفہ آئے تو آپ

فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰى رِجْلَيَّ.

نے مغرب کی اقامت کہلوائی۔ پھر سب لوگوں نے (اپنی سواریاں) اپنے پڑاؤ کی جگہوں میں بٹھا دیں اور انھوں نے ابھی (پالان) نہیں کھولے تھے کہ آپ نے عشاء کی اقامت کہلوا دی، پھر انھوں نے (پالان) کھولے۔ میں نے کہا: جب تم نے صبح کی تو تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے سوار ہو گئے اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں کے ساتھ پیدل گیا۔

[٣١٠٣] ٢٨٠-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: أَهْرَاقَ - ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! الصَّلَاةَ، فَقَالَ: «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ».

[3103] محمد بن عقبہ نے کریب سے اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب رسول اللہ ﷺ اس درے پر تشریف لائے جہاں امراء (حکمران) اترتے ہیں۔ آپ (سواری سے) اترے اور پیشاب سے فارغ ہوئے ۔ اور انھوں نے پانی بہایا کا لفظ نہیں کہا (بلکہ یوں کہا:)۔ پھر آپ نے وضو کا پانی منگوایا اور ہلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز (پڑھنے کا مقام) تمھارے آگے (مزدلفہ میں) ہے۔"

[٣١٠٤] ٢٨١-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى سِبَاعٍ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ، فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

[3104] عطاء مولیٰ بنی سباع نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے لوٹے تو وہ آپ کے (ساتھ اونٹنی پر) پیچھے سوار تھے، جب آپ گھاٹی پر پہنچے، آپ نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا، پھر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے، جب لوٹے تو میں نے ایک برتن سے آپ (کے ہاتھوں) پر پانی ڈالا، آپ نے وضو کیا، پھر آپ مزدلفہ آئے تو وہاں مغرب اور عشاء اکٹھی ادا کیں۔

[٣١٠٥] ٢٨٢-(١٢٨٦) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ

[3105] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے لوٹے اور اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ (اونٹنی پر) سوار تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اسی حالت

رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأُسَامَةُ رِدْفُهُ، قَالَ أُسَامَةُ: فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا.

میں مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔

[٣١٠٦] ٢٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ، وَأَنَا شَاهِدٌ- أَوْ قَالَ: سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ - وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

[3106] ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اور میں موجود تھا۔ یا کہا: میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے (واپسی پر) انھیں اپنے ساتھ پیچھے سوار کیا تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب عرفہ سے لوٹے تو آپ کیسے چل رہے تھے؟ کہا: آپ ﷺ درمیانے درجے کی تیز رفتاری سے چلتے تھے، جب کشادہ جگہ پاتے تو (سواری کو) تیز دوڑاتے۔

[٣١٠٧] ٢٨٤-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ: قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ.

[3107] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی (کہا:) ہمیں عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن نمیر اور حمید بن عبدالرحمان نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور حمید کی حدیث میں یہ اضافہ کیا: ''ہشام نے کہا: نَصّ (تیز رفتاری میں) عَنَق سے اوپر کا درجہ ہے۔

[٣١٠٨] ٢٨٥-(١٢٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

[3108] سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، (کہا:) مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہ عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے انھیں حدیث بیان کی، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ادا کیں۔

[٣١٠٩] (...) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى

[3109] قتیبہ اور ابن رمح نے لیث بن سعد سے اور انھوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، ابن رمح نے اپنی روایت میں کہا: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور

عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

حکومت میں کوفہ کے گورنر تھے۔

[٣١١٠] ٢٨٦-(٧٠٣) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، جَمِيعًا. [راجع: ١٦٢١]

[3110] سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کیں۔

[٣١١١] ٢٨٧-(١٢٨٨) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ، وَّصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَّصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ.

[3111] عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ ان کے والد نے کہا: رسول ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں، ان دونوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہ تھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعتیں ادا کیں اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ، حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ تَعَالٰى.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی مزدلفہ میں اسی طرح نماز پڑھتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

[٣١١٢] ٢٨٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ، وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذٰلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

[3112] عبدالرحمان بن مہدی نے کہا: ہمیں شعبہ نے حکم اور سلمہ بن کہیل سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ انھوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت سے ادا کیں، پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے اسی طرح نماز ادا کی تھی، اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

[٣١١٣] ٢٨٩-(...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

[3113] وکیع نے کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی اور کہا: آپ نے وہ دونوں نمازیں ایک ہی اقامت سے ادا کی تھیں۔

[٣١١٤] ٢٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ

[3114] (سفیان) ثوری نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

کی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں، آپ نے ایک ہی اقامت سے مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔

[٣١١٥] ٢٩١-(...) وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعًا، فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي هٰذَا الْمَكَانِ.

[3115] ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سعید بن جبیر نے کہا: ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (عرفہ سے) روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے تو انھوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت سے پڑھائی، پھر (پیچھے کی طرف) رخ موڑا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس مقام پر اسی طرح (جمع وقصر پر عمل کرتے ہوئے) نماز پڑھائی تھی۔

فائدہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث (3099) میں اذان کا ذکر نہیں، دو الگ الگ اقامتوں کی صراحت ہے۔ صحیح بخاری میں خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دو الگ الگ اقامتوں کی صراحت مروی ہے۔ (صحیح البخاري، حدیث: 1673) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کیں اور دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہلوائی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما الگ الگ اقامت کو واجب خیال نہ کرتے تھے۔ اس لیے انھوں نے ہمیشہ دونوں نمازیں جمع کیں لیکن کبھی ایک ہی اقامت پر اکتفا کیا اور مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھنے کے حوالے سے یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں نمازوں کے لیے اذان کا صراحت سے ذکر کیا ہے۔ اور یہی بات زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ٤٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَالْمُبَالَغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَقُّقِ طُلُوعِ الْفَجْرِ) (التحفة ٤٨)

باب: 48- قربانی کے دن مزدلفہ میں صبح کی نماز خوب اندھیرے میں پڑھنا اور طلوع فجر کا یقین ہو جانے کے بعد اس (کی جلدی) میں مبالغہ کرنا مستحب ہے

[٣١١٦] ٢٩٢-(١٢٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا

[3116] ابو معاویہ نے اعمش سے خبر دی، انھوں نے عمارہ سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، کہا: میں نے

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

رسول اللہ ﷺ کو کوئی نماز اس کے وقت کے بغیر ادا کرتے نہیں دیکھا، سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں (جمع کیں) اور اسی دن آپ نے فجر کی نماز اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی۔

[٣١١٧] (...) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ.

[3117] جریر نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی، اور کہا: (فجر کی نماز) اس کے (معمول کے) وقت سے پہلے اندھیرے میں (ادا کی۔)

(المعجم ٤٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلٰى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ، وَاسْتِحْبَابِ الْمُكْثِ لِغَيْرِهِمْ حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةَ) (التحفة ٤٩)

باب: 49- کمزور عورتوں اور ان جیسے دیگر لوگوں کو بھیڑ ہونے سے پہلے رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے منیٰ روانہ کرنا مستحب ہے، اور باقی لوگوں کے لیے وہیں ٹھہرنا مستحب ہے تاکہ وہ مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کر لیں

[٣١١٨] ٢٩٣-(١٢٩٠) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ، تَدْفَعُ قَبْلَهُ، وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً، - يَقُولُ الْقَاسِمُ: وَالثَّبِطَةُ: الثَّقِيلَةُ - قَالَ: فَأَذِنَ لَهَا، فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ، وَحَبَسَنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ.

وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

[3118] افلح، یعنی ابن حمید نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: مزدلفہ کی رات حضرت سودہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ آپ ﷺ سے، اور لوگوں کا ازدحام ہونے سے پہلے پہلے (منیٰ) چلی جائیں۔ اور وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکنے والی خاتون تھیں __ قاسم نے کہا: ثبطہ بھاری جسم والی عورت کو کہتے ہیں __ کہا، (حضرت عائشہ ؓ نے کہا:) آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ وہ آپ کی روانگی سے پہلے ہی نکل پڑیں اور ہمیں آپ نے روکے رکھا یہاں تک کہ ہم نے (وہیں) صبح کی، اور آپ کی روانگی کے ساتھ ہی ہم روانہ ہوئیں۔ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی،

جیسے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی اور یہ کہ (ہمیشہ) آپ کی اجازت سے (جلد) روانہ ہوتی تو یہ میرے لیے ہر خوش کرنے والی چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

[٣١١٩] ٢٩٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، فَأَذِنَ لَهَا.

[3119] ایوب نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بڑی (اور) بھاری جسم والی خاتون تھیں، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں، تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کاش! جیسے سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی۔ (رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (صبح کو باقی لوگوں کی طرح) امیر (حج) کے ساتھ ہی واپس لوٹا کرتی تھیں۔

[٣١٢٠] ٢٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى، فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ.

[3120] عبیداللہ بن عمر نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے قاسم سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میری آرزو تھی کہ جیسے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لی تھی، میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی، میں بھی صبح کی نماز منیٰ میں ادا کیا کرتی اور لوگوں کے منیٰ آنے سے پہلے جمرۂ (عقبہ) کو کنکریاں مار لیتی۔

فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: (کیا) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لے لی تھی؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ وہ بھاری، کم حرکت کر سکنے والی خاتون تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

[٣١٢١] ٢٩٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3121] سفیان (ثوری) نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی۔

[٣١٢٢] ٢٩٧-(١٢٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ، وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا. فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: اِرْحَلْ بِي، فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ هَنْتَاهْ! لَقَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: كَلَّا، أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

[3122] یحییٰ قطان نے ہمیں ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) اسماء ؓ کے آزاد کردہ غلام عبداللہ نے مجھ سے حدیث بیان کی، کہا: حضرت اسماء ؓ نے، جب وہ مزدلفہ کے (اندر بنے ہوئے مشہور) گھر کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں، مجھ سے پوچھا: کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ انھوں نے گھڑی بھر نماز پڑھی، پھر کہا: بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ انھوں نے کہا: مجھے لے چلو۔ تو ہم روانہ ہوئے حتی کہ انھوں نے جمرہ (عقبہ) کو کنکریاں ماریں، پھر (فجر کی) نماز اپنی منزل میں ادا کی۔ تو میں نے ان سے عرض کی: محترمہ! ہم رات کے آخری پہر میں (ہی) روانہ ہو گئے۔ انھوں نے کہا: بالکل نہیں، میرے بیٹے! نبی ﷺ نے عورتوں کو (پہلے روانہ ہونے کی) اجازت دی تھی۔

[٣١٢٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَتِهِ: قَالَتْ: لَا، أَيْ بُنَيَّ! إِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِظُعُنِهِ.

[3123] عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت بیان کی اور ان کی روایت میں ہے، انھوں (اسماء ؓ) نے کہا: نہیں، میرے بیٹے! نبی ﷺ نے اپنی عورتوں (اور بچوں) کو اجازت دی تھی۔

[٣١٢٤] ٢٩٨-(١٢٩٢) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[3124] ابن جریج سے روایت ہے، (کہا:) مجھے عطاء نے خبر دی کہ انھیں ابن شوال نے خبر دی کہ وہ حضرت ام حبیبہ ؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے ان کو بتایا کہ نبی ﷺ نے انھیں مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا تھا۔

[٣١٢٥] ٢٩٩-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو ابْنُ دِينَارٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى.

وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ: نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ.

[3125] ابوبکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم بن شوال سے اور انھوں نے حضرت ام حبیبہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم (خواتین) رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہی کرتی تھیں (کہ) ہم رات کے آخری پہر میں جمع (مزدلفہ) سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتی تھیں۔

اور (عمرو) الناقد کی روایت میں ہے: ہم رات کے آخری پہر میں مزدلفہ سے روانہ ہو جاتی تھیں۔

[٣١٢٦] ٣٠٠-(١٢٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ - أَوْ قَالَ: فِي الضَّعَفَةِ - مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[3126] حماد بن زید نے ہمیں عبیداللہ بن ابی یزید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے (اونٹوں پر لدے) بوجھ ــــ یا کہا: کمزور افراد ــــ کے ساتھ رات ہی روانہ کر دیا تھا۔

[٣١٢٧] ٣٠١-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[3127] ہم سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں ان لوگوں میں سے تھا جنھیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد میں (شامل کرتے ہوئے) پہلے روانہ کر دیا تھا۔

[٣١٢٨] ٣٠٢-(. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[3128] عطاء نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنھیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور افراد میں (شامل کر کے) پہلے روانہ کر دیا۔

[٣١٢٩] ٣٠٣-(١٢٩٤) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي

[3129] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، کہا: مجھے عطاء نے بتایا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے سحر کے وقت، مزدلفہ سے اونٹوں پر لدے بوجھ کے ساتھ

رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِّنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذٰلِكَ، بِسَحَرٍ، قُلْتُ لَهُ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذٰلِكَ.

(جس میں کمزور افراد بھی شامل ہوتے ہیں) روانہ کر دیا۔ (ابن جریج نے کہا:) میں نے (عطاء سے) کہا: کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ نے مجھے لمبی رات (کے وقت) روانہ کر دیا تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، صرف یہی (کہا:) کہ سحر کے وقت روانہ کیا۔ میں نے ان سے کہا: (کیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ بھی) کہا: ہم نے فجر سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں؟ اور انھوں نے فجر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انھوں نے کہا: نہیں (مجھ سے) صرف یہی (الفاظ کہے۔)

[٣١٣٠]٣٠٤-(١٢٩٥)وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ، فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ، وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِّصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3130] سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزور افراد کو پہلے روانہ کر دیتے تھے۔ وہ لوگ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس ہی وقوف کرتے، اور جتنا میسر ہوتا اللہ کا ذکر کرتے، اس کے بعد وہ امام کے مشعر حرام کے سامنے وقوف اور اس کی روانگی سے پہلے ہی روانہ ہو جاتے۔ ان میں سے کچھ فجر کی نماز (ادا کرنے) کے لیے منیٰ آ جاتے اور کچھ اس کے بعد آتے۔ پھر جب وہ (سب لوگ منیٰ) آ جاتے تو جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ان (کمزور لوگوں) کو رخصت دی ہے۔

(المعجم ٥٠) - (بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ، وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ) (التحفة ٥٠)

باب: 50- جمرۂ عقبہ کو وادی کے اندر سے (اس طرح) کنکریاں مارنا کہ مکہ اس کے بائیں طرف ہو اور وہ ہر کنکری (مارنے) کے ساتھ تکبیر کہے

[٣١٣١] ٣٠٥-(١٢٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

[3131] ہمیں ابو معاویہ نے اعمش سے حدیث بیان

أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَمٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

کی، انھوں نے ابراہیم سے، اور انھوں نے عبدالرحمان بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرۂ عقبہ کو وادی کے اندر سے سات کنکریوں کے ساتھ رمی کی، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔

قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هٰذَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

(عبدالرحمان نے) کہا: ان سے کہا گیا: کچھ لوگ اسے (جمرہ کو) اس کی بالائی طرف سے کنکریاں مارتے ہیں، تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

[٣١٣٢] ٣٠٦-(...) وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ، وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ: السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ.

[3132] ابن مسہر نے مجھے اعمش سے خبر دی، (انھوں نے) کہا: میں نے حجاج بن یوسف سے سنا، وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا: قرآن کی وہی ترتیب رکھو جو جبریل علیہ السلام نے رکھی (نیز سورۂ بقرہ کہنے کے بجائے کہو) وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر کیا گیا ہے، وہ سورت جس میں نساء کا تذکرہ ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا تذکرہ ہے۔

قَالَ: فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ، فَسَبَّهُ وَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَأَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، فَاسْتَعْرَضَهَا، فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ النَّاسَ يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: هٰذَا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

(اعمش نے) کہا: اس کے بعد میں ابراہیم سے ملا، میں نے انھیں اس کی بات سنائی تو انھوں نے اس پر سب وشتم کیا اور کہا: مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ جمرۂ عقبہ کے پاس آئے، وادی کے اندر کھڑے ہوئے، اس (جمرہ) کو چوڑائی کے رخ اپنے سامنے رکھا، اس کے بعد وادی کے اندر سے اس کو سات کنکریاں ماریں، وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ کہا: میں نے عرض کی: ابوعبدالرحمٰن، کچھ لوگ اس کے اوپر (کی طرف) سے اسے کنکریاں مارتے ہیں۔ انھوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر

سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

[٣١٣٣] وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ. قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا: سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

[3133] ابن ابی زائدہ اور سفیان دونوں نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حجاج سے سنا، کہہ رہا تھا: ''سورۂ بقرہ'' نہ کہو......اور ان دونوں نے ابن مسہر کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

[٣١٣٤] ٣٠٧-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ، وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3134] ہمیں محمد بن جعفر غندر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے حکم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابراہیم سے اور انھوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ ؓ (بن مسعود) کی معیت میں حج کیا، کہا: انھوں نے جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں اور بیت اللہ کو اپنی بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا اور کہا: یہی ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

[٣١٣٥] ٣٠٨-(...) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3135] ہمیں معاذ عنبری نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں شعبہ نے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، البتہ انھوں نے کہا: جب وہ جمرۂ عقبہ کے پاس آئے۔

[٣١٣٦] ٣٠٩-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ -: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ: مِنْ هٰهُنَا، وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

[3136] سلمہ بن کہیل نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ ؓ سے کہا گیا: کچھ لوگ جمرۂ عقبہ کو گھاٹی کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں۔ کہا: تو حضرت عبداللہ ؓ نے وادی کے اندر سے اسے کنکریاں ماریں، پھر کہا: یہیں سے، اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں! اس ہستی نے کنکریاں ماریں جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی۔

(المعجم ٥١) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا، وَبَيَانِ قَوْلِهِ ﷺ: «لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ») (التحفة ٥١)

[٣١٣٧] ٣١٠-(١٢٩٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى ابْنِ يُونُسَ. قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: «لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ».

[٣١٣٨] ٣١١-(١٢٩٨) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ، أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلٰى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ - حَسِبْتُهَا قَالَتْ - أَسْوَدُ، يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا».

باب: 51- قربانی کے دن سوار ہو کر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا مستحب ہے، نیز آپ ﷺ کے اس فرمان کی وضاحت کہ ''مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو''

[3137] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ قربانی کے دن اپنی سواری پر (سوار ہو کر) کنکریاں مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''تمھیں چاہیے کہ تم اپنے حج کے طریقے سیکھ لو، میں نہیں جانتا شاید اس حج کے بعد میں (دوبارہ) حج نہ کر سکوں۔''

[3138] معقل نے زید بن ابی انیسہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت کی، (یحییٰ بن حصین نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہی تھیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا، میں نے آپ ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور واپس پلٹے، آپ اپنی سواری پر تھے اور بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، ان میں سے ایک آگے سے (مہار پکڑ کر) آپ کی سواری کو ہانک رہا تھا اور دوسرا دھوپ سے (بچاؤ کے لیے) اپنا کپڑا رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک پر تانے ہوئے تھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے (اس موقع پر) بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اگر کوئی کٹے ہوئے اعضاء والا۔۔۔ میرا خیال ہے انھوں (ام حصین رضی اللہ عنہا) نے کہا:۔۔۔ کالا غلام بھی تمھارا امیر بنا دیا جائے، جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمھاری

قیادت کرے تو تم اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔"

[٣١٣٩] ٣١٢-(...) وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ جَدَّتِهِ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[3139] ابوعبدالرحیم نے زید بن ابی انیسہ سے، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی ام حصین ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے ساتھ الوداعی حج کیا تو میں نے اسامہ اور بلال ؓ کو دیکھا، ان میں سے ایک نبی ﷺ کی اونٹنی کی نکیل تھامے ہوئے تھا اور دوسرا اپنے کپڑے کو اٹھائے گرمی سے اوٹ کر رہا تھا، یہاں تک کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ، وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَالْحَجَّاجُ الْأَعْوَرُ.

امام مسلم نے کہا: ابوعبدالرحیم کا نام خالد بن ابی یزید ہے اور وہ محمد بن سلمہ کے ماموں ہیں، ان سے وکیع اور حجاج اعور نے (حدیث) روایت کی۔

(المعجم ٥٢) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ) (التحفة ٥٢)

باب: 52- مستحب ہے کہ جمرات (کو ماری جانے) والی کنکریاں اس قدر بڑی ہوں جس قدر دو انگلیوں سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں

[٣١٤٠] ٣١٣-(١٢٩٩) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

[3140] ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے جمرۂ عقبہ کو اتنی بڑی کنکریاں ماریں جتنی چٹکی (دو انگلیوں) سے ماری جانے والی کنکریاں ہوتی ہیں۔

(المعجم ٥٣) - (بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ) (التحفة ٥٣)

باب: 53- رمی کس وقت مستحب ہے؟

[٣١٤١] ٣١٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

[3141] ابو خالد احمر اور ابن ادریس نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو زبیر سے اور انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن چاشت کے وقت جمرہ (عقبہ) کو کنکریاں ماریں اور اس کے بعد (کے دنوں میں تمام جمروں کو) اس وقت جب سورج ڈھل گیا۔

[٣١٤٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3142] ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ...... آگے اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ٥٤) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ سَبْعٌ) (التحفة ٥٤)

باب: 54-جمرات کی کنکریاں سات سات ہیں

[٣١٤٣] ٣١٥-(١٣٠٠) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْإِسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ».

[3143] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استنجا طاق ڈھیلوں سے ہوتا ہے، جمرات کی رمی طاق ہوتی ہے، صفا مروہ کے درمیان سعی طاق ہوتی ہے، بیت اللہ کا طواف طاق ہوتا ہے۔ اور تم میں سے جب کوئی استنجا کرے تو طاق ڈھیلوں سے کرے۔

(المعجم ٥٥) - (بَابُ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ) (التحفة ٥٥)

باب: 55-سر مونڈنا بال کاٹنے سے افضل ہے، البتہ کاٹنا جائز ہے

[٣١٤٤] ٣١٦-(١٣٠١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ

[3144] لیث نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے سر منڈایا اور آپ کے صحابہ کی ایک جماعت نے بھی سر منڈایا، اوران

قَالَ: حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

میں سے کچھ نے بال کٹوائے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' ایک یا دو مرتبہ (دعا کی) پھر فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی'' (ان کے لیے صرف ایک بار دعا کی۔)

[٣١٤٥] ٣١٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ! ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اللَّهُمَّ! ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3145] یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ نافع سے روایت ہے، اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' لوگوں (صحابہ) نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔'' صحابہ نے پھر عرض کی: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر (بھی رحم فرما۔)''

[٣١٤٦] ٣١٨-(...) أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحٰقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَارَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[3146] ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ بن عمر نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' لوگوں نے کہا: اور بال کٹوانے والوں پر اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں پر۔ فرمایا: ''اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کی: اور بال کٹوانے والوں پر، اے اللہ کے رسول! فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔''

[٣١٤٧] ٣١٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا كَانَتِ

[3147] ہمیں عبدالوہاب نے حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ یہی حدیث بیان کی اور انھوں نے (اپنی) حدیث میں کہا: جب چوتھی باری آئی تو

الرَّابِعَةُ، قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

[٣١٤٨] ٣٢٠-(١٣٠٢) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «اللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: «وَلِلْمُقَصِّرِينَ».

[٣١٤٩] (. . .) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

[٣١٥٠] ٣٢١-(١٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَّأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَّلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً، وَّلَمْ يَقُلْ وَكِيعٌ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[٣١٥١] ٣٢٢-(١٣٠٤) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

آپ نے فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں پر بھی۔''

[3148] ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے۔'' صحابہ نے پھر عرض کی: اے اللہ کے رسول! اور بال کٹوانے والوں کو؟ فرمایا: ''اور بال کٹوانے والوں کو بھی۔''

[3149] علاء نے اپنے والد (عبدالرحمن بن یعقوب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... آگے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوزرعہ کی (روایت کردہ) حدیث کے ہم معنی ہے۔

[3150] وکیع اور ابوداود طیالسی نے ہمیں شعبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن حصین سے اور انھوں نے اپنی دادی (ام حصین رضی اللہ عنہا) سے روایت کی کہ انھوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ سے سنا، آپ نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک بار دعا کی۔ اور وکیع نے ''حجۃ الوداع کے موقع پر'' کا جملہ نہیں کہا۔

[3151] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے سر مبارک کے بال منڈائے۔

حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(المعجم ٥٦) - (بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَالِابْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ) (التحفة ٥٦)

باب: 56- قربانی کے دن سنت یہ ہے کہ (حج کرنے والا پہلے) رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر سر منڈائے، اور مونڈنے کی ابتدا سر کی دائیں طرف سے کی جائے

[٣١٥٢] ٣٢٣-(١٣٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: «خُذْ» وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ.

[3152] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں حفص بن غیاث نے ہشام سے خبر دی، انھوں نے محمد بن سیرین سے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ تشریف لائے، پھر جمرۂ عقبہ کے پاس آئے اور اسے کنکریاں ماریں، پھر منیٰ میں اپنے پڑاؤ پر آئے اور قربانی کی، پھر بال مونڈنے والے سے فرمایا: ''پکڑو'' اور آپ نے اپنے (سر کی) دائیں طرف اشارہ کیا، پھر بائیں طرف، پھر آپ (اپنے موئے مبارک) لوگوں کو دینے لگے۔

[٣١٥٣] ٣٢٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: لِلْحَلَّاقِ «هَا» وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هٰكَذَا، فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ. قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ.

[3153] ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر اور ابوکریب سب نے کہا: ہمیں حفص بن غیاث نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، لیکن ابوبکر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ کہے: آپ نے حجام سے کہا: ''یہ لو'' اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اپنی دائیں جانب اشارہ کیا (کہ پہلے دائیں طرف سے شروع کرو) اور اپنے بال مبارک اپنے قریب کھڑے ہوئے لوگوں میں تقسیم فرما دیے۔ پھر حجام کو اپنی بائیں جانب کی طرف اشارہ کیا (کہ اب بائیں جانب سے حجامت بناؤ) حجام نے آپ کا سر مونڈ دیا تو آپ نے (اپنے وہ موئے مبارک) ام سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دیے۔

وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ، فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ،

اور ابوکریب کی روایت میں ہے، کہا: (حجام نے) دائیں جانب سے شروع کیا تو آپ نے ایک ایک، دو دو بال کر کے

ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «هٰهُنَا أَبُو طَلْحَةَ؟» فَدَفَعَهُ إِلٰى أَبِي طَلْحَةَ.

لوگوں میں تقسیم فرما دیے، پھر آپ نے اپنی بائیں جانب (حجامت بنانے کا) اشارہ فرمایا۔ حجام نے اس طرف بھی وہی کیا (بال مونڈ دیے)، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا یہاں ابوطلحہ ہیں؟'' پھر آپ نے اپنے موئے مبارک ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے فرما دیے۔

[٣١٥٤] ٣٢٥-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا، وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ، وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِحْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ» فَقَالَ: «أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[3154] ہمیں عبدالاعلیٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام (بن حسان) نے محمد (بن سیرین) سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں، پھر قربانی کے اونٹوں کی طرف تشریف لے گئے اور انھیں نحر کیا، اور حجام (آپ کے لیے) بیٹھا ہوا تھا، آپ نے (اسے) اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر سے (بال اتارنے کا) اشارہ کیا تو اس نے آپ (کے سر) کی دائیں طرف کے بال اتار دیے۔ آپ نے وہ بال ان لوگوں میں بانٹ دیے جو آپ کے قریب موجود تھے۔ پھر فرمایا: ''دوسری طرف کے بال (بھی) اتار دو۔'' اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''ابوطلحہ کہاں ہیں؟'' اور آپ نے وہ (موئے مبارک) انھیں دے دیے۔

[٣١٥٥] ٣٢٦-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ، نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ: «اِحْلِقْ» فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: «اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ».

[3155] ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، (کہا:) میں نے ہشام بن حسان سے سنا، وہ ابن سیرین سے خبر دے رہے تھے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں، اپنی قربانی (کے اونٹوں) کو نحر کیا اور پھر سر منڈوانے لگے تو آپ نے اپنے سر کی دائیں جانب مونڈنے والے کی طرف کی تو اس نے اس طرف کے بال اتار دیے، آپ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور وہ (بال) ان کے حوالے کر دیے۔ پھر آپ نے (سر کی) بائیں جانب اس کی طرف کی، اور فرمایا: ''(اس کے) بال اتار دو۔'' اس نے وہ بال اتار دیے تو

آپ نے وہ بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے، اور فرمایا: ''ان (بائیں طرف والے بالوں) کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے پہلے دائیں طرف کے بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے، پھر بائیں طرف والے بال ان کو دیے۔ اب وہ دونوں ہاتھوں میں موئے مبارک لیے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا، تقسیم ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے دائیں ہاتھ ہی سے ہوئی تھی۔ (دیکھیے: حدیث: 3154,3153) چونکہ تقسیم کا حکم آپ ﷺ نے دیا تھا اس لیے وہ آپ ہی کی تقسیم تھی۔

(المعجم ٥٧) - (بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ، وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ، وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا) (التحفة ٥٧)

باب: 57- قربانی کو رمی سے، اور بال منڈوانے کو قربانی اور رمی (دونوں) سے مقدم کرنا اور ان سب سے پہلے طواف افاضہ کرنا جائز ہے

[٣١٥٦] ٣٢٧-(١٣٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِمِنًى، لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَقَالَ: «اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ».

قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ، إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

[3156] امام مالک نے ابن شہاب سے، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کے لیے ٹھہرے رہے، وہ آپ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھ نہ سکا (کہ پہلے کیا ہے) اور میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی؟ آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' رسول اللہ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق جس میں تقدیم یا تاخیر کی گئی نہیں پوچھا گیا مگر آپ نے (یہی) فرمایا: ''(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٥٧] ٣٢٨-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ:

[3157] یونس نے ابن شہاب سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ خبر دی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ (منیٰ میں) اپنی سواری پر ٹھہر گئے اور لوگوں نے آپ سے سوالات شروع کر دیے، ان میں سے

وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَطَفِقَ نَاسٌ يَّسْأَلُونَهُ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ، فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَارْمِ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَيَقُولُ: «انْحَرْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ، مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ، مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ، وَأَشْبَاهِهَا، إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «افْعَلُوا ذٰلِكَ وَلَا حَرَجَ».

ایک کہنے والا کہہ رہا تھا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ رمی (کا عمل) قربانی سے پہلے ہے، میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو (اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' کوئی اور شخص کہتا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ قربانی سر منڈوانے سے پہلے ہے، میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے؟ تو آپ فرماتے: ''(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے) کہا: میں نے آپ سے نہیں سنا کہ اس دن آپ سے ان اعمال کے بارے میں، جن میں آدمی بھول سکتا ہے یا لاعلم رہ سکتا ہے، ان میں سے بعض امور کی تقدیم (وتاخیر) یا ان سے ملتی جلتی باتوں کے بارے میں نہیں پوچھا گیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے (یہی) فرمایا: ''(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٥٨] (...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلٰى آخِرِهِ.

[3158] صالح نے ابن شہاب سے روایت کی...... (اس کے بعد) حدیث کے آخر تک زہری سے یونس کی روایت کردہ حدیث کے مانند ہے۔

[٣١٥٩] ٣٢٩-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَّقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ، يَارَسُولَ اللهِ! أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا. لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ. قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ».

[3159] عیسیٰ نے ہمیں ابن جریج سے خبر دی، کہا: میں نے ابن شہاب سے سنا، کہہ رہے تھے: عیسیٰ بن طلحہ نے مجھے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ اس دوران میں جب آپ ﷺ قربانی کے دن خطبہ دے رہے تھے، کوئی آدمی آپ کی طرف (رخ کر کے) کھڑا ہوا، اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں سمجھتا تھا کہ فلاں کام فلاں سے پہلے ہے، پھر کوئی اور آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ فلاں کام فلاں فلاں سے پہلے ہوگا۔ (انھوں نے) ان تین کاموں (سر منڈوانے، رمی اور قربانی کے بارے میں پوچھا تو) آپ نے یہی فرمایا: ''(اب) کر لو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٦٠] ٣٣٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسٰى، إِلَّا قَوْلَهُ: لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ، وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ.

[3160] محمد بن بکر اور سعید بن یحییٰ اموی نے اپنے والد (یحییٰ اموی) کے واسطے سے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی، ابن بکر کی روایت عیسیٰ کی گزشتہ روایت کی طرح ہے، سوائے ان کے اس قول کے ''ان تین چیزوں کے بارے میں'' اور رہے یحییٰ اموی تو ان کی روایت میں ہے: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا، میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی اور اسی سے ملتی جلتی باتیں۔

[٣١٦١] ٣٣١-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ» قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

[3161] ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: کوئی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(اب) قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں۔'' (کسی اور نے) کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کر لو کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٦٢] ٣٣٢-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

[3162] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ (یہی) روایت کی، (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، (آپ) منیٰ میں اونٹنی پر (سوار) تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا...... آگے ابن عیینہ کی حدیث کے ہم معنی حدیث ہے۔

[٣١٦٣] ٣٣٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ، وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ

[3163] محمد بن ابی حفصہ نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جب آپ کے پاس قربانی کے دن ایک آدمی آیا، آپ جمرۂ عقبہ کے پاس رکے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے

الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ» وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ».

سر منڈوالیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کرلو کوئی حرج نہیں۔'' ایک اور آدمی آیا۔ وہ کہنے لگا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(اب) رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا، اور کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف افاضہ کرلیا ہے؟ فرمایا: ''(اب) رمی کرلو کوئی حرج نہیں۔''

قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ: «افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ».

کہا: میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ اس دن آپ سے کسی بھی چیز (کی تقدیم وتاخیر) کے بارے میں سوال کیا گیا ہو مگر آپ نے یہی فرمایا: ''کرلو، کوئی حرج نہیں۔''

[٣١٦٤] ٣٣٤-(١٣٠٧) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ، وَالْحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ: «لَا حَرَجَ».

[3164] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے قربانی کرنے، سر منڈوانے، رمی کرنے اور (کاموں کی) تقدیم وتاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔''

(المعجم ٥٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ) (التحفة ٥٨)

باب:58- قربانی کے دن طوافِ افاضہ کرنا مستحب ہے

[٣١٦٥] ٣٣٥-(١٣٠٨) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى.

[3165] نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف افاضہ کیا، پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ.

نافع نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قربانی کے دن طوافِ افاضہ کرتے، پھر واپس آتے، ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرتے اور بیان کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

(المعجم ٥٩) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ، وَصَلَاةِ الظُّهْرِ وَمَا بَعْدَهَا بِهِ) (التحفة ٥٩)

باب:59- روانگی کے دن مُحَصَّب (اَبْطَح) میں ٹھہرنا، ظہر اور اس کے بعد کی نمازیں وہاں ادا کرنا مستحب ہے

[٣١٦٦] ٣٣٦-(١٣٠٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ مَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

[3166] عبدالعزیز بن رُفَیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا: مجھے ایسی چیز بتایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی ہو (اور یاد رکھی ہو)، آپ نے ترویہ کے دن (آٹھ ذوالحجہ کو) ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انھوں نے بتایا: منیٰ میں۔ میں نے پوچھا: آپ نے (منیٰ سے) واپسی کے دن عصر کی نماز کہاں ادا کی؟ انھوں نے کہا: ابطح میں۔ پھر کہا: (لیکن تم) اسی طرح کرو جیسے تمھارے امراء کرتے ہیں۔

فائدہ: مطلب یہ کہ اگر تمھارا قافلہ اپنے امیر کی سرکردگی میں کسی اور راستے سے واپس جا رہا ہے تو ابطح، یعنی محصب میں آ کر ٹھہرنا ضروری نہیں۔

[٣١٦٧] ٣٣٧-(١٣١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

[3167] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ابطح میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔ (واپسی کے وقت مدینہ کے راستے میں منیٰ کے باہر وہیں پڑاؤ کیا جا سکتا تھا۔)

[٣١٦٨] ٣٣٨-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيبَ سُنَّةً، وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ.

[3168] صخر بن جویریہ نے نافع سے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محصب میں پڑاؤ کرنے کو سنت سمجھتے تھے، اور وہ روانگی کے دن ظہر کی نماز حَصْبَہ (محصب) میں ادا کرتے تھے۔

قَالَ نَافِعٌ: قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

نافع نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد خلفاء نے وادیِ محصب میں قیام کیا۔

[٣١٦٩] ٣٣٩-(١٣١١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نُزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

[3169] عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ہشام نے اپنے والد (عروہ) سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابطح میں ٹھہرنا (اعمالِ حج کی سنتوں میں سے کوئی) سنت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے کیونکہ (مکہ سے) روانہ ہوتے وقت وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

[٣١٧٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَّعْنِي ابْنَ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3170] حفص بن غیاث، حماد بن زید اور حبیب المعلم سب نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٧١] ٣٤٠-(...) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ.

[3171] زہری نے سالم سے روایت کی کہ ابوبکر، عمر اور ابن عمر ؓ ابطح میں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَقَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ.

زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے خبر دی کہ وہ ایسا نہیں کرتی تھیں۔ اور (عائشہ ؓ نے) کہا: رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تھے کیونکہ پڑاؤ کی وہ جگہ آپ کے (مکہ سے) نکلنے کے لیے زیادہ آسان تھی۔

[٣١٧٢] ٣٤١-(١٣١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ -: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَّزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3172] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تَحْصِیب (محصب میں ٹھہرنا) کوئی چیز نہیں، وہ تو پڑاؤ کی ایک جگہ ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا تھا۔

[٣١٧٣] ٣٤٢-(١٣١٣) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِّنًى، وَلٰكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ: قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ؛ وَّفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: عَنْ أَبِي رَافِعٍ: وَّكَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3173] قتیبہ بن سعید، ابوبکر بن ابی شیبہ اور زہیر بن حرب، ان سب نے ابن عیینہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے صالح بن کیسان سے اور انھوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی، انھوں نے کہا: ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب آپ منیٰ سے نکلے، مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں ابطح میں قیام کروں، لیکن میں (خود) وہاں آیا اور آپ کا خیمہ لگایا، اس کے بعد آپ تشریف لائے اور قیام کیا۔

ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے صالح سے (بیان کردہ) روایت میں کہا: انھوں (صالح) نے کہا: میں نے سلیمان بن یسار سے سنا، اور قتیبہ کی روایت میں ہے: (سلیمان نے) کہا: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی ﷺ کے سامان (کی حفاظت اور نقل وحمل) پر مامور تھے۔

[٣١٧٤] ٣٤٣-(١٣١٤) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نَنْزِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ، غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[3174] یونس نے ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کل ہم ان شاء اللہ خیف بنی کنانہ (وادیِ محصب) میں قیام کریں گے، جہاں انھوں (قریش) نے باہم کفر پر (قائم رہنے کی) قسم کھائی تھی۔''

[٣١٧٥] ٣٤٤-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ بِمِنًى: «نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

وَذٰلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا وَّبَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ، أَنْ لَّا يُنَاكِحُوهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، حَتّٰى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللهِ

[3175] اوزاعی نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے زہری نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھ سے ابوسلمہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم منیٰ میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ''کل ہم خیف بنوکنانہ میں قیام کریں گے، جہاں انھوں (قریش) نے آپس میں مل کر کفر پر (ڈٹے رہنے کی) قسم کھائی تھی۔''

واقعہ یہ تھا کہ قریش اور بنوکنانہ نے بنوہاشم اور بنومطلب کے خلاف ایک دوسرے کے ساتھ معاہدہ کیا تھا کہ وہ نہ ان سے شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے لین دین کریں گے،

ﷺ. يَعْنِي بِذٰلِكَ، الْمُحَصَّبَ.

یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔ اس (خیف بنی کنانہ) سے آپ کی مراد وادیٔ محصب تھی۔

[٣١٧٦] ٣٤٥-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْزِلُنَا، إِنْ شَاءَ اللهُ، إِذَا فَتَحَ اللهُ، الْخَيْفُ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ».

[3176] اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان شاء اللہ جب اللہ نے فتح دی تو ہمارا قیام خیف (مُحصّب) میں ہو گا۔ جہاں انھوں (قریش) نے باہم مل کر کفر پر (قائم رہنے کی) قسم کھائی تھی۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی سے اللہ نے اس بات کی خبر دے دی تھی۔ اگرچہ آپ ﷺ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم نہیں دیا لیکن انھوں نے وہیں خیمہ لگایا جو مکہ سے باہر مدینہ کی طرف سفر کے لیے مناسب ترین پڑاؤ تھا اور جہاں اللہ نے مقدر فرمایا تھا۔ ان احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہاں خیمہ لگانا حج کے اعمال کی تکمیل کے لیے نہ تھا۔ وہ تو منیٰ کے قیام کے ساتھ ہی مکمل ہو چکے تھے۔ یہاں قیام کے حوالے سے جس بات کو ذہن میں تازہ کرنا مقصود تھا وہ یہی تھی کہ جس جگہ کو ظلم وعدوان کے معاہدے کے لیے استعمال کیا گیا تھا، وہاں اب اللہ کی اطاعت کرنے اور اس کی رحمتیں سمیٹنے والے آ کر قیام کیا کریں گے جن کی زندگی کے شب و روز دین کی سربلندی اور ظلم وعدوان کو مٹانے کے لیے وقف تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ نے یہی ارشاد فرمایا۔

(المعجم ٦٠) - (بَابُ وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ) (التحفة ٦٠)

باب: 60- ایام تشریق کے دوران میں راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، جبکہ اہل سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے والوں) کو رخصت حاصل ہے

[٣١٧٧] ٣٤٦-(١٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَّاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى، مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ.

[3177] (محمد بن عبداللہ) بن نمیر اور ابو اسامہ دونوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی اور ابن نمیر نے۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ اپنے والد کے واسطے سے بھی عبیداللہ سے روایت کی، کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ (زمزم پر حاجیوں کو) پانی پلانے کے لیے منیٰ کی راتیں مکہ میں گزار لیں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

[٣١٧٨](. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ بَكْرٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3178] عیسیٰ بن یونس اور ابن جریج دونوں نے عبیداللہ بن عمر (بن حفص) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٧٩] ٣٤٧-(١٣١٦) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ؟ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِّنْ بُخْلٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا بُخْلٍ، قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ، فَاسْتَسْقٰى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِّنْ نَّبِيذٍ فَشَرِبَ، وَسَقٰى فَضْلَهُ أُسَامَةَ، وَقَالَ: «أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ، كَذَا فَاصْنَعُوا» فَلَا نُرِيدُ نُغَيِّرُ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3179] بکر بن عبداللہ مزنی نے کہا: میں کعبہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: کیا وجہ ہے میں دیکھتا ہوں کہ تمھارے چچا زاد (حاجیوں کو) دودھ اور شہد پلاتے ہیں اور تم نبیذ پلاتے ہو؟ یہ تمھیں لاحق حاجت مندی کی وجہ سے ہے یا بخیلی کی وجہ سے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: الحمدللہ، نہ ہمیں حاجت مندی لاحق ہے اور نہ بخیلی، (اصل بات یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر (سوار ہو کر) تشریف لائے اور آپ کے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ آپ نے پانی طلب فرمایا تو ہم نے آپ کو نبیذ کا ایک برتن پیش کیا، آپ نے خود پیا اور باقی ماندہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو پلایا اور فرمایا: ''تم لوگوں نے اچھا کیا اور بہت خوب کیا، اسی طرح کرتے رہنا۔'' لہٰذا ہم نہیں چاہتے کہ جس کام کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، ہم اسے بدل دیں۔

(المعجم ٦١) - (بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدَايَا وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا، وَأَنْ لَّا يُعْطِيَ الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا، وَجَوَازِ الِاسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا) (التحفة ٦١)

باب: 61- قربانی کے لیے لائے گئے جانوروں کا گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں (اوپر ڈالے گئے کپڑے) وغیرہ صدقہ کرنے چاہییں، ان میں سے کچھ بھی قصاب کو (بطور اجرت) نہیں دیا جا سکتا، اور ان کی نگرانی کے لیے کسی کو نائب بنانا جائز ہے

[٣١٨٠] ٣٤٨-(١٣١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا، قَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا».

[3180] ابوخیثمہ نے ہمیں عبدالکریم سے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے اور انھوں نے حضرت علی ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور یہ کہ ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں صدقہ کروں، نیز ان میں سے قصاب کو (بطور اجرت کچھ بھی) نہ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم اس کو اپنے پاس سے (اجرت) دیں گے۔''

[٣١٨١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3181] ابن عیینہ نے عبدالکریم جزری سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٨٢] (...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ. وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ.

[3182] سفیان اور ہشام دونوں نے ابن ابی نجیح سے، انھوں نے مجاہد سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ نبی ﷺ سے روایت کی، ان دونوں کی حدیث میں قصاب کی اجرت کا ذکر نہیں۔

[٣١٨٣] ٣٤٩-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا: لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، فِي الْمَسَاكِينِ،

[3183] حسن بن مسلم نے خبر دی کہ انھیں مجاہد نے خبر دی، انھیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی، انھیں علی بن ابی طالب ؓ نے خبر دی کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ آپ کی قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کریں، اور انھیں حکم دیا کہ آپ کی پوری قربانیوں کو، (یعنی) ان کے گوشت، کھالوں اور (ان کی پشت پر ڈالی ہوئی) جھولوں کو مسکینوں میں تقسیم کر دیں اور ان میں سے کچھ بھی ذبح کی اجرت کے طور پر نہ دیں۔

وَلَا يُعْطِي فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا.

[٣١٨٤] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ، بِمِثْلِهِ.

[3184] عبدالکریم بن مالک جزری نے مجاہد سے (باقی ماندہ) اسی سابقہ سند کے ساتھ خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ٦٢) - (بَابُ جَوَازِ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ، وَإِجْزَاءِ الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ كُلٌّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَنْ سَبْعَةٍ) (التحفة ٦٢)

باب: 62- قربانی میں شراکت جائز ہے، اونٹ اور گائے میں سے ہر ایک سات افراد کی طرف سے کافی ہے

[٣١٨٥] ٣٥٠-(١٣١٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

[3185] امام مالک نے ابوزبیر سے اور انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حدیبیہ کے سال، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں، ہم نے سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ، سات کی طرف سے ایک گائے کی قربانیاں دیں۔

[٣١٨٦] ٣٥١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِي بَدَنَةٍ.

[3186] ہمیں زہیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اونٹ اور گائے میں شریک ہو جائیں، ہم میں سے سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوں۔

[٣١٨٧] ٣٥٢-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

[3187] ہمیں عزرہ بن ثابت نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی،

أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

انھوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا، ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے (ذبح کی۔)

[٣١٨٨] ٣٥٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ: أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ؟ قَالَ: مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ.

[3188] یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وعمرے میں سات آدمی ایک قربانی میں شریک ہوئے، تو ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا احرام کے وقت سے ساتھ لائے گئے قربانی کے جانوروں میں بھی اس طرح شراکت کی جا سکتی ہے، جیسے بعد میں خریدے گئے جانوروں میں شراکت ہوسکتی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ بھی ساتھ لائے گئے قربانی کے جانوروں ہی کی طرح ہیں۔

وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ. قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً، اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے، انھوں نے کہا: ہم نے اس دن ستر اونٹ نحر کیے، ہم سات سات آدمی (قربانی کے ایک) اونٹ میں شریک ہوئے تھے۔

[٣١٨٩] ٣٥٤-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُّهْدِيَ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ، وَذٰلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَّحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ، فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

[3189] ہمیں محمد بن بکر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) ہمیں ابوزبیر نے بتایا کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ نبی ﷺ کے حج کا حال سنا رہے تھے، انھوں نے اس حدیث میں کہا: (آپ ﷺ نے) ہمیں حکم دیا کہ جب ہم احرام کھولیں تو قربانی کریں، اور ہم میں سے چند (سات) آدمی ایک قربانی میں شریک ہو جائیں۔ اور یہ (حکم اس وقت دیا) جب آپ نے ہمیں اپنے حج کے احرام کھولنے کا حکم دیا۔ یہ بات بھی اس حدیث میں ہے۔

[٣١٩٠] ٣٥٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، نَشْتَرِكُ فِيهَا.

[3190] عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے کا فائدہ اٹھاتے (حج تمتع کرتے) تو ہم (یوم النحر اور بقیہ ایام تشریق میں) سات افراد کی طرف سے ایک گائے ذبح کرتے، اس (ایک) میں شریک ہوجاتے۔

[٣١٩١] ٣٥٦-(١٣١٩) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ.

[3191] ہمیں یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے ابن جریج سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اور دیگر امہات المومنین) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

[٣١٩٢] ٣٥٧-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهِ، وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ: عَنْ عَائِشَةَ، بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ.

[3192] محمد بن بکر اور یحییٰ بن سعید نے کہا: ہمیں ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوزبیر نے خبر دی کہ انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے، اور ابن بکر کی حدیث میں ہے: اپنے حج میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے، ایک گائے ذبح کی۔

(المعجم ٦٣) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْإِبِلِ قِيَامًا مَعْقُولَةً) (التحفة ٦٣)

باب: 63-اونٹ کو کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر نحر کرنا مستحب ہے

[٣١٩٣] ٣٥٨-(١٣٢٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

[3193] زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ اپنی قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر (نحر کرو، یہی) تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

(المعجم ٦٤) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَّا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ، وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ، وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا، وَّلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِسَبَبِ ذٰلِكَ) (التحفة ٦٤)

باب: 64- جو شخص خود نہ جانا چاہتا ہو اس کے لیے حرم میں قربانی کا جانور بھیجنا مستحب ہے، اسے ہار پہنانا اور اس (بھیجی جانے والی قربانی) کے لیے ہار بٹنا مستحب ہے اور اسے بھیجنے والا محرم (حالت احرام میں) نہیں ہو جاتا، اور نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی چیز حرام ہوتی ہے

[٣١٩٤] ٣٥٩-(١٣٢١) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3194] ہمیں لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ مدینہ سے قربانی کے جانوروں کا ہدیہ بھیجا کرتے تھے، اور میں آپ کے ہدیے (کے جانوروں) کے لیے ہار بٹتی تھی، پھر آپ کسی بھی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے جس سے ایک احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[٣١٩٥] (...) وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3195] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣١٩٦] ٣٦٠-(...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَّخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَّقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ، أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِنَحْوِهِ.

[3196] ہمیں سفیان نے زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، نیز ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں خود کو دیکھتی رہی ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار بٹ رہی ہوں...... (آگے) اسی کی طرح ہے۔

[٣١٩٧] ٣٦١-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

[3197] عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے روایت

مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ.

کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ فرما رہی تھیں: میں اپنے ان دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھیجے جانے والے جانوروں کے ہار بٹتی تھی، پھر آپ نہ (ایسی) کسی چیز سے الگ ہوتے اور نہ (ایسی کوئی چیز) ترک کرتے تھے (جو احرام کے بغیر آپ کیا کرتے تھے۔)

[٣١٩٨] ٣٦٢-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا.

[3198] افلح نے ہمیں قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے، پھر آپ نے ان کا اِشعار کیا (کوہان پر چیر لگائے) اور ہار پہنائے، پھر انھیں بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور (خود) مدینہ میں مقیم رہے اور آپ پر (ان کی وجہ سے) کوئی چیز جو (پہلے) آپ کے لیے حلال تھی حرام نہ ہوئی۔

[٣١٩٩] ٣٦٣-(...) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ. قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ وَأَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ، أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ، ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ، لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ.

[3199] ایوب نے قاسم اور ابوقلابہ سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ (بیت اللہ کی طرف) ہدی بھیجتے تھے، میں اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے ہار بٹتی تھی، پھر آپ کسی بھی ایسی چیز سے اجتناب نہ کرتے تھے جس سے کوئی بھی غیر مُحرم (بغیر احرام والا شخص) اجتناب نہیں کرتا۔

[٣٢٠٠] ٣٦٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالًا، يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ، أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ.

[3200] ہمیں ابن عون نے قاسم سے حدیث بیان کی، انھوں نے ام المومنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے یہ ہار اس اون سے بٹے جو ہمارے پاس تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہم میں غیر مُحرِم ہی رہے۔ آپ (اپنی ازواج کے پاس) آتے، جیسے غیر مُحرِم اپنی بیوی کے پاس آتا ہے یا آپ آتے جیسے ایک (عام) آدمی اپنی بیوی کے پاس آتا ہے۔

[٣٢٠١] ٣٦٥-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ

[3201] منصور نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ، فَيَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا.

اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی) کے لیے بکریوں کے ہار بٹ رہی ہوں، اس کے بعد آپ انھیں (مکہ) بھیجتے، پھر ہمارے درمیان احرام کے بغیر ہی رہتے۔

[٣٢٠٢] ٣٦٦-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيمُ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

[3202] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب میں سے یحییٰ نے کہا: ابومعاویہ نے ہمیں خبر دی اور دوسرے دونوں نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے اعمش سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایسا ہوا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی کے لیے بیت اللہ بھیجے جانے والے جانور) کے لیے ہار تیار کرتی، آپ وہ (ہار) ان جانوروں کو ڈالتے، پھر انھیں (مکہ) بھیجتے، پھر آپ (مدینہ ہی میں) ٹھہرتے، آپ ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام باندھنے والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[٣٢٠٣] ٣٦٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ. قَالَ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَهْدٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا، فَقَلَّدَهَا.

[3203] یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک بار بیت اللہ کی طرف ہدی (قربانی) کی بکریاں بھیجیں تو آپ نے انھیں ہار ڈالے۔

[٣٢٠٤] ٣٦٨-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حَلَالٌ، لَمْ يَحْرُمْ مِنْهُ شَيْءٌ.

[3204] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم بکریوں کو ہار پہناتے، پھر انھیں (بیت اللہ کی طرف) بھیجتے اور رسول اللہ ﷺ غیر محرم رہتے، اس سے کوئی چیز (جو پہلے آپ پر حلال تھی) حرام نہ ہوتی تھی۔

[٣٢٠٥] ٣٦٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ، حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْيُ، وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ، قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ، حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ.

[3205] عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے: جس نے ہدی (بیت اللہ کے لیے قربانی) بھیجی، اس پر وہ سب کچھ حرام ہو جائے گا جو حج کرنے والے کے لیے حرام ہوتا ہے، یہاں تک کہ ہدی کو ذبح کر دیا جائے۔ اور میں نے بھی اپنی ہدی بھیجی ہے تو مجھے (اس بارے میں) اپنا حکم لکھ بھیجیے۔ عمرہ نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: (بات) اس طرح نہیں جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ (ہار) انھیں پہنائے، پھر انھیں میرے والد کے ساتھ (مکہ) بھیجا۔ اس کے بعد ہدی نحر (قربان) ہونے تک، رسول اللہ ﷺ پر (ایسی) کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کی تھی۔

[٣٢٠٦] ٣٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا، وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ، حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ.

[3206] اسماعیل بن ابی خالد نے ہمیں خبر دی، انھوں نے شعبی سے اور انھوں نے مسروق سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، وہ پردے کی اوٹ سے ہاتھ پر ہاتھ مار رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: میں اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی، پھر آپ انھیں (مکہ) بھیجتے اور ہدی کو ذبح کرنے (کے وقت) تک آپ ان میں سے کسی چیز سے بھی اجتناب نہ فرماتے جن سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

[٣٢٠٧] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[3207] داود اور زکریا دونوں نے شعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے مسروق سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے اسی (حدیث) کے مطابق نبی ﷺ سے روایت بیان کی۔

(المعجم ٦٥) - (بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا) (التحفة ٦٥)

باب:65- ضرورت مند کے لیے قربانی کے طور پر بھیجے گئے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

[٣٢٠٨] ٣٧١-(١٣٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ!» فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ.

[3208] امام مالک نے ابوزناد سے، انھوں نے اعرج سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ'' دوسری یا تیسری مرتبہ (یہ الفاظ کہے۔)

[٣٢٠٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً.

[3209] مغیرہ بن عبدالرحمٰن حزامی نے ابوزناد سے اور انھوں نے اعرج سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور کہا: اس اثنا میں کہ ایک آدمی ہار ڈالے گئے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔

[٣٢١٠] ٣٧٢-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا: وَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا» فَقَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ! ارْكَبْهَا».

[3210] ہمام بن منبہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یہ احادیث ہیں جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں، پھر انھوں نے چند احادیث ذکر کیں ان میں سے ایک یہ ہے، اور کہا: اس اثنا میں کہ ایک شخص ہار والے قربانی کے ایک اونٹ کو ہانک رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ، تمھاری ہلاکت! اس پر سوار ہو جاؤ۔''

[٣٢١١] ٣٧٣-(١٣٢٣) وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

[3211] ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو قربانی کا اونٹ ہانک کر لے جا رہا تھا، تو آپ

وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے جواب دیا: یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' دو یا تین مرتبہ (فرمایا۔)

[٣٢١٢] ٣٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا» قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: «وَإِنْ».

[3212] ہمیں وکیع نے مسعر سے حدیث بیان کی، انھوں نے بکیر بن اخنس سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) سے سنا، کہہ رہے تھے: نبی ﷺ کے پاس سے قربانی کے ایک اونٹ یا (حرم کے لیے) ہدیہ کیے جانے والے ایک جانور کا گزر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے کہا: یہ قربانی کا اونٹ یا ہدی کا جانور ہے، آپ نے فرمایا: ''چاہے (ایسا ہی ہے۔)''

[٣٢١٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِّسْعَرٍ: حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

[3213] ہمیں ابن بشر نے مسعر سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے بکیر بن اخنس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: نبی ﷺ کے پاس سے قربانی کا ایک اونٹ گزارا گیا، آگے اسی کے مانند بیان کیا۔

[٣٢١٤] ٣٧٥-(١٣٢٤) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

[3214] ابن جریج سے روایت ہے، (انھوں نے کہا:) مجھے ابوزبیر نے خبر دی، کہا: میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، ان سے ہدی پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا فرما رہے تھے: ''جب اس (پر سوار ہونے) کی ضرورت ہو تو اور سواری ملنے تک معروف (قابل قبول) طریقے سے اس پر سواری کرو۔''

[٣٢١٥] ٣٧٦-(...) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ

[3215] ہمیں معقل نے ابوزبیر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہدی (بیت اللہ کی طرف

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

بھیجے گئے ہدیہ(قربانی) پرسواری کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''دوسری سواری ملنے تک اس پر معروف طریقے سے سوار ہو جاؤ۔''

(المعجم ٦٦) - (بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ) (التحفة ٦٦)

باب:66- جب ہدی کے جانور راستے میں تھک جائیں تو ان کے ساتھ کیا کیا جائے؟

[٣٢١٦] ٣٧٧-(١٣٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ. قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ، قَالَ: وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَّعَهُ بِبَدَنَةٍ يَّسُوقُهَا، فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ، فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا، إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا، فَقَالَ: لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَأَضْحَيْتُ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَّتَحَدَّثْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ، فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ، بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ وَّأَمَّرَهُ فِيهَا، قَالَ: مَضٰى ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا؟ قَالَ: «انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ».

[3216] ہمیں عبدالوارث بن سعید نے ابو تیاح ضبعی سے خبر دی، (کہا:) مجھ سے موسیٰ بن سلمہ ہذلی نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: میں اور سنان بن سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے، اور سنان اپنے ساتھ قربانی کا اونٹ لے کر چلے، وہ اسے ہانک رہے تھے، تو راستے ہی میں وہ تھک کر رک گیا، وہ اس کی حالت کے سبب سے (یہ سمجھنے سے) عاجز آ گئے کہ اگر وہ بالکل ہی رہ گیا تو اسے (مکہ) کیسے لائیں۔ انھوں نے کہا: اگر میں بلد (امین مکہ) پہنچ گیا تو میں ہر صورت اس کے بارے میں اچھی طرح پوچھوں گا۔ (موسیٰ نے) کہا: تو مجھے دن چڑھ گیا، جب ہم نے بطحاء میں قیام کیا تو انھوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلیں تا کہ ہم ان سے بات کریں۔ کہا: انھوں نے ان کو اپنی قربانی کے جانور کا حال بتایا تو انھوں نے کہا: تم جاننے والے کے پاس آ پہنچے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ بیت اللہ کے پاس قربانی کے لیے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اسے ان کا نگران بنایا۔ کہا: وہ (تھوڑی دور) گیا پھر واپس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے، اس کے ساتھ میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''اسے نحر کر دینا، پھر اس کے (گلے میں ڈالے گئے) دونوں جوتے اس کے خون سے رنگ دینا، پھر انھیں (بطور نشانی) اس کے پہلو پر رکھ دینا

اور (احرام کی حالت میں) تم اور تمھارے ساتھ جانے والوں میں سے کوئی اس (کے گوشت میں) سے کچھ نہ کھائے۔"

[٣٢١٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى ابْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

[3217] اسماعیل بن علیہ نے ابوتیاح سے حدیث بیان کی، انھوں نے موسیٰ بن سلمہ سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے اٹھارہ اونٹ ایک آدمی کے ساتھ روانہ کیے...... پھر عبدالوارث کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔ اور انھوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان نہیں کیا۔

[٣٢١٨] ٣٧٨-(١٣٢٦) حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ: «إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا، فَانْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ».

[3218] ابوقبیصہ ذؤیب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھیجتے، پھر فرماتے: "اگر ان میں سے کوئی تھک کر رک جائے اور تمھیں اس کے مرجانے کا خدشہ ہو تو اسے نحر کر دینا، پھر اس کے (گلے میں لٹکائے گئے) جوتے کو اس کے خون میں ڈبونا، پھر اسے اس کے پہلو پر ڈال دینا، پھر نہ تم اس میں سے (کچھ) کھانا نہ تمھارے ساتھیوں میں سے کوئی (اس میں سے کھائے۔)"

(المعجم ٦٧) - (بَابُ وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ) (التحفة ٦٧)

باب: 67- طوافِ وداع کی فرضیت اور حیض والی عورت سے (اگر وہ طوافِ افاضہ کر چکی ہے) اس (فرض) کا ساقط ہو جانا

[٣٢١٩] ٣٧٩-(١٣٢٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ

[3219] سعید بن منصور اور زہیر بن حرب نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں سفیان نے سلیمان احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے طاوس سے اور انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ (حج کے بعد) ہر سمت میں نکل (کر چلے) جاتے تھے،

حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی شخص ہرگز روانہ نہ ہو یہاں تک کہ اس کی آخری حاضری (بطور طواف) بیت اللہ کی ہو۔''

قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي.

زہیر نے کہا: ''ہرسمت'' اور'' (ہرسمت) میں'' نہیں کہا۔

[٣٢٢٠] ٣٨٠-(١٣٢٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ.

[3220] طاوس کے بیٹے (عبداللہ) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کی آخری حاضری بیت اللہ کی ہو، مگر اس میں حائضہ عورت کے لیے تخفیف کی گئی ہے۔ (وہ آخری طواف سے مستثنیٰ ہے۔)

[٣٢٢١] ٣٨١-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِمَّا لَا! فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ؟ هَلْ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ، وَهُوَ يَقُولُ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

[3221] حسن بن مسلم نے طاوس سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت آخری وقت میں بیت اللہ کی حاضری (طواف) سے پہلے (اس کے بغیر) لوٹ سکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اگر (آپ کو یقین) نہیں تو فلاں انصاریہ سے پوچھ لیں، کیا رسول اللہ ﷺ نے انھیں اس بات کا حکم دیا تھا؟ کہا: اس کے بعد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ واپس آئے، وہ ہنس رہے تھے اور کہہ رہے تھے: میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے سچ ہی کہا ہے۔

[٣٢٢٢] ٣٨٢-(١٢١١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ

[3222] ہمیں لیث نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوسلمہ اور عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوگئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کے حیض کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ ہمیں (واپسی سے) روکنے والی ہیں؟'' (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ (طوافِ افاضہ کے لیے) گئی تھیں اور بیت اللہ کا

حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلْتَنْفِرْ». [راجع: ٢٩١٠]

طواف کیا تھا، پھر (طواف) افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو (پھر ہمارے ساتھ ہی) کوچ کریں۔"

[٣٢٢٣] ٣٨٣-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بَعْدَمَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

[3223] یونس نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ خبر دی، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: نبی ﷺ کی زوجہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حجۃ الوداع کے موقع پر طہارت کی حالت میں طواف افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہوگئیں...... آگے لیث کی حدیث کے مانند ہے۔

[٣٢٢٤] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ، بِمَعْنٰى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

[3224] عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئی ہیں۔ آگے زہری کی حدیث کے ہم معنی (الفاظ ہیں۔)

[٣٢٢٥] ٣٨٤-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ، قَالَتْ: فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ؟» قُلْنَا: قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: «فَلَا، إِذَنْ».

[3225] افلح نے ہمیں قاسم بن محمد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم ڈر رہی تھیں کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کرنے سے پہلے حائضہ نہ ہو جائیں۔ کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: "کیا صفیہ ہمیں روکنے والی ہیں؟" ہم نے عرض کی: وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، آپ نے فرمایا: "تو پھر نہیں (روکیں گی۔)"

[٣٢٢٦] ٣٨٥-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

[3226] عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئی ہیں۔ تو رسول

عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ؟» قَالُوا: بَلَى. قَالَ: «فَاخْرُجْنَ».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید وہ ہمیں (واپسی سے) روک لیں گی، کیا انھوں نے تمھارے ساتھ بیت اللہ کا طواف (طوافِ افاضہ) نہیں کیا؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''تو پھر کوچ کرو۔''

[٣٢٢٧] ٣٨٦-(...) حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ - لَعَلَّهُ قَالَ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالُوا: إِنَّهَا حَائِضٌ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ».

[3227] ابوسلمہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ ؓ سے ایسا کوئی کام چاہا جو ایک آدمی اپنی بیوی سے چاہتا ہے تو سب (ازواج) نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ حائضہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (کیا) یہ ہمیں (کوچ کرنے سے) روکنے والی ہیں؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! انھوں نے قربانی کے دن طواف زیارت (طوافِ افاضہ) کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''تو وہ بھی تمھارے ساتھ کوچ کریں۔''

[٣٢٢٨] ٣٨٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، فَقَالَ: «عَقْرَى حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا» ثُمَّ قَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي».

[3228] حکم نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب روانگی کا ارادہ کیا تو اچانک (دیکھا کہ) حضرت صفیہ ؓ اپنے خیمے کے دروازے پر دل گیر اور پریشان کھڑی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''تمھارا نہ کوئی بال نہ بچے! (پھر بھی) تم ہمیں (یہیں) روکنے والی ہو۔'' پھر آپ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے قربانی کے دن طوافِ افاضہ کیا تھا؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو (پھر) چلو۔'' (یعنی ان کے پاس جا کر ان سے بھی پوچھا اور تصدیق کی۔)

[٣٢٢٩] (...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ:

[3229] اعمش اور منصور دونوں نے ابراہیم سے، انھوں نے اسود سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی...... (آگے) حکم کی حدیث کے

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ، غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ: كَئِيبَةً حَزِينَةً.

ہم معنی روایت ہے، البتہ وہ دونوں (ان کے) غمزدہ اور پریشان ہونے کا ذکر نہیں کرتے۔

(المعجم ٦٨) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِهِ، وَالصَّلَاةِ فِيهَا، وَالدُّعَاءِ فِي نَوَاحِيهَا كُلِّهَا) (التحفة ٦٨)

باب: 68- حاجی اور دوسرے لوگوں کے لیے کعبہ میں داخل ہونا، نیز اس میں نماز ادا کرنا اور اس کی تمام اطراف میں دعا کرنا مستحب ہے

[٣٢٣٠] ٣٨٨-(١٣٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى.

[3230] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم۔ انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے (آپ کے لیے) اس کا دروازہ بند کر دیا، پھر آپ ﷺ اس کے اندر ٹھہرے رہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب آپ ﷺ نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے (اندر) کیا کیا؟ انھوں نے کہا: آپ نے دو ستون اپنی بائیں طرف، ایک ستون دائیں طرف، اور تین ستون اپنے پیچھے کی طرف رکھے۔ ان دنوں بیت اللہ (کی عمارت) چھ ستونوں پر (قائم) تھی، پھر آپ نے نماز پڑھی۔

[٣٢٣١] ٣٨٩-(...) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ، فَفَتَحَ الْبَابَ. قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ، فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ

[3231] ہمیں حماد نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ایوب نے نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ بیت اللہ کے صحن میں اترے اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ چابی لے کر حاضر ہوئے اور دروازہ کھولا، کہا: پھر نبی ﷺ، بلال، اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہوئے، آپ نے دروازے کے بارے میں حکم دیا تو اسے بند کر دیا گیا۔ وہ سب خاصی دیر وہاں ٹھہرے، پھر انھوں (عثمان رضی اللہ عنہ) نے

الْبَابَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَبَادَرْتُ النَّاسَ، فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَارِجًا، وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى.

دروازہ کھولا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سب لوگوں سے سبقت کی اور باہر نکلتے وقت رسول اللہ ﷺ سے ملا۔ بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کہاں؟ انھوں نے کہا: دو ستونوں کے درمیان جو آپ کے سامنے تھے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) کہا: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[٣٢٣٢] ٣٩٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتَّى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَقَالَ: «ائْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ» فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ: وَاللهِ! لَتُعْطِيِنِيهِ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، قَالَ: فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

[3232] سفیان نے ہمیں ایوب سختیانی سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر (سوار ہو کر) تشریف لائے یہاں تک کہ آپ نے اسے کعبہ کے صحن میں لا بٹھایا، پھر عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور کہا: "مجھے (بیت اللہ کی) چابی دو۔" وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو اس نے انھیں چابی دینے سے انکار کر دیا، انھوں نے کہا: یا تو تم یہ چابی مجھے دو گی یا پھر یہ تلوار میری پیٹھ سے پار نکل جائے گی، کہا: تو اس نے وہ چابی انھیں دے دی۔ وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے وہ چابی انھی کو دے دی تو انھوں (ہی) نے دروازہ کھولا۔ پھر حماد بن زید کی حدیث کے مانند بیان کیا۔

[٣٢٣٣] ٣٩١-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ، وَمَعَهُ أُسَامَةُ

[3233] عبیداللہ نے نافع سے اور انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ کے ساتھ اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، انھوں نے اپنے پیچھے خاصی دیر دروازہ بند کیے رکھا، پھر (دروازہ) کھولا گیا تو میں پہلا شخص تھا جو (دروازے سے) داخل ہوا، میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے

وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ فُتِحَ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ، فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ؟.

کہاں نماز ادا کی؟ انھوں نے کہا: آگے کے دوستونوں کے درمیان۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا:) میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ ﷺ نے کتنی رکعتیں ادا کیں۔

[٣٢٣٤] ٣٩٢-(...) وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ، وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ، وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ، قَالَ: فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ، فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالُوا: هٰهُنَا، قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ: كَمْ صَلَّى؟.

[3234] عبداللہ بن عون نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ کعبہ کے پاس پہنچے جبکہ نبی ﷺ، بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما اس میں داخل ہو چکے تھے، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے دروازہ بند کیا۔ کہا: وہ اس میں کافی دیر ٹھہرے، پھر دروازہ کھولا گیا تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے، میں سیڑھی چڑھا اور بیت اللہ میں داخل ہوا، میں نے پوچھا: نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا: اس جگہ۔ کہا: میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

[٣٢٣٥] ٣٩٣-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

[3235] لیث نے ہمیں ابن شہاب سے خبر دی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم۔ انھوں نے اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا، جب انھوں نے دروازہ کھولا تو میں سب سے پہلا شخص تھا جو (کعبہ میں) داخل ہوا۔ میں بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس میں نماز ادا کی؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں، آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

[٣٢٣٦] ٣٩٤-(...) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ

[3236] یونس نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی، (کہا:) مجھے سالم بن عبداللہ نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے

ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ، اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم۔ ان کے ساتھ اور کوئی داخل نہیں ہوا، پھر ان کے پیچھے دروازہ بند کر دیا گیا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے بلال یا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اندر دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔

[٣٢٣٧] ٣٩٥-(١٣٣٠) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ. أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُولُ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُولِهِ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ، حَتّٰى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ: «هٰذِهِ الْقِبْلَةُ»، قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيهَا؟ أَفِي زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ.

[3237] ابن جریج نے ہمیں خبر دی، کہا: میں نے عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تمھیں طواف کا حکم دیا گیا ہے اس (بیت اللہ) میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔ انھوں نے جواب دیا: وہ اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے، لیکن میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے اس کے تمام اطراف میں دعا کی اور اس میں نماز ادا نہیں کی، یہاں تک کہ باہر آ گئے، جب آپ باہر تشریف لائے تو قبلہ کے سامنے کی طرف دو رکعتیں ادا کیں، اور فرمایا: ''یہ قبلہ ہے۔'' میں نے ان سے پوچھا: اس کے اطراف سے کیا مراد ہے؟ کیا اس کے کونوں میں؟ انھوں نے کہا: بلکہ بیت اللہ کی ہر جہت میں۔

[٣٢٣٨] ٣٩٦-(١٣٣١) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ سَوَارٍ، فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ.

[3238] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے، آپ نے ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی اور (وہاں) نماز ادا نہیں کی۔

[٣٢٣٩] ٣٩٧-(١٣٣٢) وَحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى،

[3239] ہمیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا نبی ﷺ اپنے عمرے کے دوران میں بیت اللہ میں

صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ؟ قَالَ: لَا.

داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: نہیں۔

فائدہ: ہر صحابی نے اپنی اپنی معلومات کے مطابق جواب دیا۔ دروازہ بند ہونے کے بعد جب اندر اندھیرا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کی نماز کا پتہ بھی ہر ایک کو نہیں چل سکا۔ آپ نے ہر طرف جا کر دعا کی، اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چل گیا، لیکن نماز کا پتہ صرف بلال رضی اللہ عنہ کو چلا کیونکہ وہ بالکل قریب ہوتے تھے۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے جس عمرے کا ذکر کیا ہے وہ عمرۃ القضا ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل نہیں ہوئے۔ (صحيح البخاري، حديث:1791)

(المعجم ٦٩) - (بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا) (التحفة ٦٩)

باب:69- کعبہ (کی عمارت) کو گرا کر (نئی) تعمیر کرنا

[٣٢٤٠] ٣٩٨-(١٣٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ، لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ، وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّ قُرَيْشًا، حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ، اسْتَقْصَرَتْ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا».

[3240] ابو معاویہ نے ہمیں ہشام بن عروہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم کا زمانۂ کفر قریب کا نہ ہوتا تو میں ضرور کعبہ کو گراتا اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اساس پر استوار کرتا، قریش نے جب بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا تھا۔ میں (اصل تعمیر کے مطابق) اس کا پچھلا دروازہ بھی بناتا۔''

[٣٢٤١] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3241] ابن نمیر نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٢٤٢] ٣٩٩-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟» قَالَتْ: فَقُلْتُ:

[3242] سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے نہیں دیکھا، تمھاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔'' کہا: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر

يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ».

نہیں لوٹائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم کا زمانۂ کفر قریب کا نہ ہوتا تو میں (ضرور ایسا) کرتا۔''

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، مَا أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تو میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ ﷺ نے حطیم کے قریبی دونوں ارکان کا استلام اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے ترک کیا (ہو، اصل وجہ یہ تھی) کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا (تعمیر) نہیں کیا گیا تھا۔

[٣٢٤٣] ٤٠٠-(...) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَّخْرَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا مَّوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ -أَوْ قَالَ: بِكُفْرٍ- لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ، وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ».

[3243] ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم سے سنا، وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنا رہے تھے، انھوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم جاہلیت ___ یا فرمایا: زمانۂ کفر ___ سے ابھی ابھی نہ نکلی ہوتی تو میں ضرور کعبہ کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا اور حجر (حطیم) کو کعبہ میں شامل کر دیتا۔

[٣٢٤٤] ٤٠١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدٍ يَّعْنِي ابْنَ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي يَعْنِي عَائِشَةَ؛ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَّبَابًا غَرْبِيًّا، وَّزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِّنَ

[3244] سعید، یعنی ابن میناء سے روایت ہے، کہا: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہہ رہے تھے: مجھ سے میری خالہ، یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! اگر تمھاری قوم کا شرک کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا تو میں ضرور کعبہ کو گراتا، اس (کے دروازے) کو زمین کے ساتھ لگا دیتا اور میں اس کے دو دروازے شرقی دروازہ اور دوسرا غربی دروازہ بناتا اور حجر (حطیم) سے چھ ہاتھ (کا حصہ) اس میں شامل کر دیتا،

الْحِجْرِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ».

[٣٢٤٥] ٤٠٢-(...) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حِينَ غَزَاهُ أَهْلُ الشَّامِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ، يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ - أَوْ يُحَرِّبَهُمْ - عَلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ، أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا، أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا، أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا، وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا، وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ، مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ، فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ؟ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي، فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا، فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ، بِأَوَّلِ النَّاسِ - يَصْعَدُ فِيهِ - أَمْرٌ مِّنَ السَّمَاءِ، حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً، فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا، فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ، فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً، فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ، حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ.

بلاشبہ قریش نے جب کعبہ تعمیر کیا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا۔

[3245] عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا: یزید بن معاویہ کے دور میں جب اہل شام نے (مکہ پر) حملہ کیا اور کعبہ جل گیا تو اس کی جو حالت تھی سو تھی، ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے (اسی حالت پر) رہنے دیا حتیٰ کہ حج کے موسم میں لوگ (مکہ) آنے لگے، وہ چاہتے تھے کہ انھیں ہمت دلائیں۔ یا اہل شام کے خلاف جنگ پر ابھاریں۔ جب لوگ آئے تو انھوں نے کہا: اے لوگو! مجھے کعبہ کے بارے میں مشورہ دو، میں اسے گرا کر (از سر نو) اس کی عمارت بنادوں یا اس کا جو حصہ بوسیدہ ہو چکا ہے صرف اس کی مرمت کرا دوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میرے سامنے ایک رائے واضح ہوئی ہے، میری رائے یہ ہے کہ اس کا جو حصہ کمزور ہو گیا ہے آپ اس کی مرمت کرا دیں اور بیت اللہ کو (اسی طرح باقی) رہنے دیں، جس پر لوگ اسلام لائے اور ان پتھروں کو (باقی چھوڑ دیں) جن پر لوگ اسلام لائے اور جن پر نبی ﷺ کی بعثت ہوئی۔ اس پر ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر تم میں سے کسی کا اپنا گھر جل جائے تو وہ اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک کہ اسے نیا (نہ) بنا لے تو تمھارے رب کے گھر کا کیا ہو؟ میں تین دن اپنے رب سے استخارہ کروں گا، پھر اپنے کام کا پختہ عزم کروں گا۔

جب تین دن گزر گئے تو انھوں نے اپنی رائے پختہ کر لی کہ اسے گرا دیں تو لوگ (اس ڈر سے) اس سے بچنے لگے کہ جو شخص اس (عمارت) پر سب سے پہلے چڑھے گا اس پر آسمان سے کوئی آفت نازل ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی اس پر چڑھا اور اس سے ایک پتھر گرا دیا، جب لوگوں نے دیکھا کہ اسے کچھ نہیں ہوا، تو لوگ ایک دوسرے کے پیچھے (گرانے لگے) حتی کہ اسے زمین تک پہنچا دیا،

ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے چند (عارضی) ستون بنائے اور پردے ان پر لٹکا دیے یہاں تک کہ اس کی عمارت بلند ہوگئی۔

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي عَلَى بِنَائِهِ، لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ، وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ».

ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا: بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کے کفر کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا، اور میرے پاس اتنا مال بھی نہیں جو اس کی تعمیر (مکمل کرنے) میں میرا معاون ہو، تو میں حطیم سے پانچ ہاتھ (زمین) اس میں ضرور شامل کرتا اور اس کا ایک (ایسا) دروازہ بناتا جس سے لوگ اندر داخل ہوتے اور ایک دروازہ (ایسا بناتا) جس سے باہر نکلتے۔''

قَالَ: فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ، وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ، قَالَ: فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ، حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ، وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ، فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ، وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ: أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ، وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ. فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ، وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ، وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ، وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ، فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ.

(ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے) کہا: آج میرے پاس اتنا مال ہے جو میں خرچ کر سکتا ہوں اور مجھے لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ (عطاء نے) کہا: تو انھوں نے حطیم سے پانچ ہاتھ اس میں شامل کیے (کھدائی کی) حتی کہ انھوں نے (ابراہیمی) بنیاد کو ظاہر کر دیا، لوگوں نے بھی اسے دیکھا، اس کے بعد انھوں نے اس پر عمارت بنائی، کعبہ کا طول (اونچائی) اٹھارہ ہاتھ تھی (یہ اس طرح ہوئی کہ) جب انھوں نے (حطیم کی طرف سے) اس میں اضافہ کر دیا تو (پھر) انھیں (پہلی اونچائی) کم محسوس ہوئی، چنانچہ انھوں نے اس کی اونچائی میں دس ہاتھ کا اضافہ کر دیا اور اس کے دو دروازے بنائے، ایک میں سے اندر داخلہ ہوتا تھا اور دوسرے سے باہر نکلا جاتا تھا۔ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہما قتل کر دیے گئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو اطلاع دیتے ہوئے خط لکھا اور اسے خبر دی کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی تعمیر اس (ابراہیمی) بنیادوں پر استوار کی جسے اہل مکہ کے معتبر (عدول) لوگوں نے (خود) دیکھا۔ عبدالملک نے اسے لکھا: ہمارا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ردو بدل سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انھوں نے اس کی اونچائی میں جو اضافہ کیا ہے اسے برقرار رہنے دو اور جو انھوں نے حطیم کی طرف سے اس

میں اضافہ کیا ہے، اسے (ختم کر کے) اس کی سابقہ بنیاد پر لوٹا دو، اور اس دروازے کو بند کر دو جو انھوں نے کھولا ہے، چنانچہ اس نے اسے گرا دیا اور اس کی (پچھلی) بنیاد پر لوٹا دیا۔

[٣٢٤٦] ٤٠٣-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّالْوَلِيدَ ابْنَ عَطَاءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَفَدَ الْحَارِثُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، قَالَ الْحَارِثُ: بَلَى! أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا، قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ، مِنْ بَعْدِي، أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ». فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِّنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ، هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُبَيْدٍ؛ وَّزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَّغَرْبِيًّا، وَّهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟» قَالَتْ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: «تَعَزُّزًا أَنْ لَّا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي، حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ».

[3246] محمد بن بکر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر اور ولید بن عطاء سے سنا، وہ دونوں حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے حدیث بیان کر رہے تھے، عبداللہ بن عبید نے کہا: حارث بن عبداللہ، عبدالملک بن مروان کی خلافت کے دوران میں اس کے پاس آئے، عبدالملک نے کہا: میرا خیال نہیں کہ ابو خبیب، یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، جو سننے کا دعویٰ کرتے تھے، وہ ان سے سنا ہو۔ حارث نے کہا: کیوں نہیں! میں نے خود ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے سنا ہے۔ اس نے کہا: تم نے ان سے سنا، وہ کیا کہتی تھیں؟ کہا: انھوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھاری قوم نے (اللہ کے) گھر کی عمارت میں کمی کر دی اور اگر ان کا زمانۂ شرک قریب کا نہ ہوتا تو جو انھوں نے چھوڑا تھا، میں اسے دوبارہ بناتا اور تمھاری قوم کا اگر میرے بعد، اسے دوبارہ بنانے کا خیال ہو تو آؤ میں تمھیں دکھاؤں، انھوں نے اس میں سے کیا چھوڑا تھا۔'' پھر آپ نے انھیں سات ہاتھ کے قریب جگہ دکھائی۔ یہ عبداللہ بن عبید کی حدیث ہے۔ ولید بن عطاء نے اس میں یہ اضافہ کیا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''اور میں زمین سے لگے ہوئے، اس کے مشرقی اور مغربی، دو دروازے بناتا۔ اور کیا تم جانتی ہو تمھاری قوم نے اس کے دروازے کو اونچا کیوں کیا؟'' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) کہا: میں نے عرض کی: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''خود کو اونچا دکھانے کے لیے تا کہ اس (گھر) میں صرف وہی داخل ہو جسے وہ چاہیں۔

جب کوئی آدمی خود اس میں داخل ہونا چاہتا تو وہ اسے (سیڑھیاں) چڑھنے دیتے حتی کہ جب وہ داخل ہونے لگتا تو وہ اسے دھکا دے دیتے اور وہ گر جاتا۔''

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ.

عبدالملک نے حارث سے کہا: تم نے خود انھیں یہ کہتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں! کہا: تو اس نے گھڑی بھر اپنی چھڑی سے زمین کو کریدا، پھر کہا: کاش! میں انھیں (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو) اور جس کام کی ذمہ داری انھوں نے اٹھائی، اسے چھوڑ دیتا۔

[٣٢٤٧] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ.

[3247] ابو عاصم اور عبدالرزاق دونوں نے ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ (محمد) بن بکر کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٢٤٨] ٤٠٤-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مَرْوَانَ، بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ: قَاتَلَ اللهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ! حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، يَقُولُ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ، حَتّٰى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ، فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ» فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ: لَا تَقُلْ هٰذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هٰذَا.

[3248] ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان جب بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا تو اس نے کہا: اللہ ابن زبیر کو ہلاک کرے کہ وہ ام المومنین پر جھوٹ بولتا ہے، وہ کہتا ہے: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اگر تمھاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب کا نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو گرا تا حتی کہ اس میں حطیم میں سے (کچھ حصہ) بڑھا دیتا، بلاشبہ تمھاری قوم نے اس کی عمارت کو کم کر دیا ہے۔'' اس پر حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے کہا: امیر المومنین ایسا نہ کہیے۔ میں نے خود ام المومنین سے سنا ہے، وہ یہ حدیث بیان کر رہی تھیں۔

قَالَ: لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ، لَتَرَكْتُهُ عَلٰى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(عبدالملک نے) کہا: اگر میں نے یہ بات اسے گرانے سے پہلے سن لی ہوتی تو میں اسے اسی طرح چھوڑ دیتا جس طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنایا تھا۔

(المعجم٧٠) - (بَابُ جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا) (التحفة٧٠)

باب:70 - کعبہ کی دیواریں اور اس کا دروازہ

[٣٢٤٩] ٤٠٥-(...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، عَنِ الْجَدْرِ؟ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعٌ؟ قَالَ: «فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

[3249] ابو احوص نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں اشعث بن ابوشعثاء نے اسود بن یزید سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے (حطیم کی) دیوار کے بارے میں دریافت کیا، کیا وہ بیت اللہ میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کی: تو انھوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تمھاری قوم کے پاس خرچ کم پڑ گیا تھا۔'' میں نے عرض کی: اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کام تمھاری قوم نے کیا تاکہ جسے چاہیں اندر داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں منع کر دیں، اگر تمھاری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب کا نہ ہوتا، اس وجہ سے میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے، تو میں اس پر غور کرتا کہ (حطیم کی) دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دوں اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دوں۔''

[٣٢٥٠] ٤٠٦-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ فِيهِ: فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ؟ وَقَالَ: «مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ».

[3250] شیبان نے ہمیں اشعث بن ابوشعثاء سے حدیث بیان کی، انھوں نے اسود بن یزید سے اور انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حطیم کے بارے میں سوال کیا۔ آگے ابواحوص کی حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی اور اس میں کہا: میں نے عرض کی: اس کا دروازہ کس وجہ سے اونچا ہے، اس پر سیڑھی کے بغیر چڑھا نہیں جا سکتا۔ اور (شیبان نے یہ بھی) کہا: ''اس ڈر سے کہ ان کے دل اسے ناپسند کریں گے۔''

(المعجم ٧١) - (بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا، أَوْ لِلْمَوْتِ) (التحفة ٧١)

باب:71- دائمی معذور اور بوڑھے وغیرہ کی طرف سے اور میت کی طرف سے حج کرنا

[٣٢٥١] ٤٠٧-(١٣٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[3251] امام مالک رحمہ اللہ نے ابن شہاب سے، انھوں نے سلیمان بن یسار سے اور انھوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی سواری پر پیچھے سوار تھے، تو آپ ﷺ کے پاس قبیلہ خثعم کی ایک خاتون آئی وہ آپ سے فتویٰ پوچھنے لگی، فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف اور وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج میرے کمزور اور بوڑھے والد پر بھی آ گیا ہے، وہ سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اور یہ حجۃ الوداع میں ہوا۔

[٣٢٥٢] ٤٠٨-(١٣٣٥) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللهِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَحُجِّي عَنْهُ».

[3252] ابن جریج نے سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے فضل رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد عمر رسیدہ ہیں اور اللہ کا فریضہ حج ان کے ذمے ہے، اور وہ اونٹ کی پشت پر ٹھیک طرح بیٹھ نہیں سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم ان کی طرف سے حج کر لو۔''

(المعجم ٧٢) - (بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ، وَأَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهِ) (التحفة ٧٢)

باب:72- بچے کا حج کرنا صحیح ہے، جس نے اسے حج کروایا، اس کا اجر

[٣٢٥٣] ٤٠٩-(١٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُولُ اللهِ» فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ».

[3253] ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا: سفیان بن عیینہ نے ہمیں ابراہیم بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ کریب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ روحاء کے مقام پر آپ ﷺ کی ملاقات ایک قافلے سے ہوئی، آپ نے پوچھا: ''کون لوگ ہیں؟'' انھوں نے کہا: مسلمان ہیں، پھر انھوں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں'' اسی دوران میں ایک عورت نے آپ کے سامنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: کیا اس کا حج ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اور تمھارے لیے اجر ہوگا۔''

[٣٢٥٤] ٤١٠-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُّحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَّهَا، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ».

[3254] ابواسامہ نے سفیان سے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: ایک عورت نے اپنے ایک بچے کو بلند کیا اور کہا: اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور تمھارے لیے اجر ہے۔''

[٣٢٥٥] ٤١١-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً رَّفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ».

[3255] عبدالرحمٰن نے سفیان سے، انھوں نے ابراہیم بن عقبہ سے اور انھوں نے کریب سے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچے کو اونچا کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اور تمھارے لیے اجر ہے۔''

[٣٢٥٦] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِهِ.

[3256] ہم سے محمد بن مثنیٰ نے روایت کی، کہا: ہمیں عبدالرحمٰن نے باقی ماندہ سابقہ سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے مانند روایت بیان کی۔

(المعجم ٧٣) - (بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ) (التحفة ٧٣)

باب:73- زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہے

[٣٢٥٧] ٤١٢-(١٣٣٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا» فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! فَسَكَتَ، حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ». [انظر: ٦١١٣]

[3257] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے کہا: کیا ہر سال؟ اے اللہ کے رسول! آپ خاموش رہے، حتی کہ اس نے یہ کلمہ تین بار دہرایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کہہ دیتا: ہاں، تو واجب ہو جاتا، اور تم (اس کی) استطاعت نہ رکھتے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''تم مجھے اسی (بات) پر رہنے دیا کرو جس پر میں تمھیں چھوڑ دوں، تم سے پہلے لوگ کثرتِ سوال اور اپنے انبیاء سے زیادہ اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے۔ جب میں تمھیں کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے کرو۔ اور جب کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔''

(المعجم ٧٤) - (بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلٰى حَجٍّ وَّغَيْرِهِ) (التحفة ٧٤)

باب:74- عورت کا حج اور دوسرے مقاصد کے لیے محرم کے ساتھ سفر کرنا

[٣٢٥٨] ٤١٣-(١٣٣٨) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

[3258] یحییٰ قطان نے ہمیں عبید اللہ سے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین (دن رات) کا سفر نہ کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

[٣٢٥٩] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ

[3259] ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہم سے عبداللہ بن نمیر اور ابو اسامہ نے حدیث بیان کی، نیز ابن نمیر نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے والد

عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

نے حدیث بیان کی، ان سب نے عبیداللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ: «ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

ابوبکر کی روایت میں ہے کہ تین دن سے زیادہ، اور ابن نمیر نے اپنے والد سے بیان کردہ روایت میں کہا: ''تین دن مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

[٣٢٦٠] ٤١٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ، تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

[3260] ضحاک نے ہمیں نافع سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، حلال نہیں کہ وہ تین راتوں کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔''

[٣٢٦١] ٤١٥-(٨٢٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى»، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا، أَوْ زَوْجُهَا».

[راجع: ١٩٢٣]

[3261] جریر نے ہمیں عبدالملک سے جو عمیر کے بیٹے ہیں حدیث بیان کی، انھوں نے قزعہ سے اور انھوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (قزعہ نے) کہا: میں نے ان (ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت اچھی لگی۔ تو میں نے ان سے کہا: آپ نے یہ حدیث خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: کیا میں رسول اللہ ﷺ پر وہ بات کہہ سکتا ہوں جو میں نے آپ سے نہیں سنی! (قزعہ نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(عبادت کی غرض سے) تین مسجدوں کے سوا کسی طرف رخت سفر نہ باندھو: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔'' اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''کوئی عورت کسی بھی وقت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ محرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔''

[٣٢٦٢] ٤١٦-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ

[3262] شعبہ نے ہمیں عبدالملک بن عمیر سے حدیث بیان کی، کہا: میں نے قزعہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے رسول

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

اللہ ﷺ سے چار باتیں سنیں جو مجھے بہت اچھی لگیں اور بہت پسند آئیں۔ آپ نے منع فرمایا کہ کوئی عورت دو دن کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی محرم ہو۔ اور آگے باقی حدیث بیان کی۔

[٣٢٦٣] ٤١٧-(...) وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[3263] سہم بن منجاب نے قزعہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٤] ٤١٨-(...) وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ. قَالَ أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[3264] معاذ عنبری نے قتادہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے قزعہ سے اور انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین راتوں سے زیادہ کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٥] (...) وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: «أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

[3265] سعید نے قتادہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، اور کہا: ''تین (دن) سے زیادہ کا سفر مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٦] ٤١٩-(١٣٣٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ، إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِّنْهَا».

[3266] لیث نے ہمیں سعید بن ابی سعید سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ ایسا آدمی ہو جو اس کا محرم ہو۔''

[٣٢٦٧] ٤٢٠-(...) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[3267] ابن ابی ذئب سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ».

سعید بن ابی سعید نے اپنے والد سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ وہ ایک دن کی مسافت طے کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔''

فائدہ: صحابہ سے مختلف لوگوں نے مختلف مدت کا نام لے کر مسائل دریافت کیے، کسی نے پوچھا: عورت تین دن سے زائد کا سفر اکیلے کر سکتی ہے؟ کسی نے پوچھا: تین دن کا کر سکتی ہے؟ انھوں نے ان کے سوال کے مطابق جواب دیا۔ کم از کم مدت ایک دن کی ہے۔ ایک کی مسافت وہی ہے جس میں دن کے بعد رات کا پڑاؤ شامل ہوتا ہے۔ یہ ممنوعہ سفر کی کم از کم مدت ہے۔

[٣٢٦٨] ٤٢١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا».

[3268] امام مالک نے سعید بن ابی سعید مقبری سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور رات کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔''

[٣٢٦٩] ٤٢٢-(...) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا».

[3269] ابو صالح نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ تین دن کا سفر کرے مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔''

[٣٢٧٠] ٤٢٣-(١٣٤٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ

[3270] ابو معاویہ نے ہمیں اعمش سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو صالح سے، انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا: رسول ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد کا سفر کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ اس کا والد یا اس کا بیٹا یا اس کا خاوند یا اس کا بھائی یا اس کا کوئی محرم ہو۔''

أَخُوهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِّنْهَا».

[٣٢٧١] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3271] وکیع نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٢٧٢] ٤٢٤-(١٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: «انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ».

[3272] سفیان بن عیینہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عمرو بن دینار نے ابومعبد سے حدیث بیان کی، (کہا:) میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے: ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہا نہ ہو مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم کے ساتھ ہو۔'' ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے، اور میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا جا چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ، اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

[٣٢٧٣] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3273] حماد نے ہمیں عمرو (بن دینار) سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٢٧٤] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ».

[3274] ابن جریج نے (عمرو بن دینار سے) اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی روایت بیان کی، اور یہ (جملہ) ذکر نہیں کیا: ''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہا نہ ہو مگر یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔''

(المعجم ٧٥) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا لِّسَفَرِ حَجٍّ أَوْ غَيْرِهِ، وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ الذِّكْرِ) (التحفة ٧٥)

باب: 75- حج یا دوسرے سفر پر نکلتے ہوئے سوار ہو کر ذکر کرنا مستحب ہے اور اس میں سے افضل ذکر کی وضاحت

[٣٢٧٥] ٤٢٥-(١٣٤٢) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلٰى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ، وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ! هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ»، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: «آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ».

[3275] علی ازدی نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں سکھایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر پر نکلتے ہوئے جب اپنے اونٹ پر ٹھیک طرح سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ ، وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ''پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے، حالانکہ ہم اسے قابو نہ رکھ سکتے تھے، بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور ہمارے لیے اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں ہمارے پیچھے بھی تو معاملات چلانے والا ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکان، منظر کی غمگینی اور اہل وعیال میں بری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' اور جب آپ واپس آتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ اضافہ فرماتے: اٰيِبُوْنَ ، تَآئِبُوْنَ ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ''ہم لوٹ کر آنے والے، (اللہ کی طرف) توجہ کرنے والے، بندگی کرنے والے (اور) اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

[٣٢٧٦] ٤٢٦-(١٣٤٣) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: كَانَ

[3276] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں عاصم احول سے حدیث بیان کی، انھوں نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو سفر کی مشقت،

رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ، يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

واپسی میں اکتاہٹ، اکٹھا ہونے کے بعد بکھر جانے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل ومال میں کسی برے منظر سے پناہ مانگتے۔

[٣٢٧٧] ٤٢٧-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ: «فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ»، وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ: يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ، وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ».

[3277] ابومعاویہ (محمد بن خازم) اور عبدالواحد دونوں نے عاصم سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت بیان کی، مگر عبدالواحد کی حدیث میں "مال اور اہل میں" کے الفاظ ہیں اور محمد بن خازم کی روایت میں ہے، کہا: "جب آپ واپس آتے تو اہل (کی سلامتی کی دعا) سے ابتدا کرتے" اور (یہ) دونوں کی روایت میں ہے: "اے اللہ! میں سفر کی تکان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(المعجم ٧٦) - (بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ) (التحفة ٧٦)

باب:76- جب کوئی آدمی حج یا دوسرے سفر سے لوٹے تو کیا کہے

[٣٢٧٨] ٤٢٨-(١٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا، أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،

[3278] عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بڑے لشکروں یا چھوٹے دستوں (کی مہموں) سے یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو جب آپ کسی گھاٹی یا اونچی جگہ پر چڑھتے، تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر فرماتے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ».

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سارا اختیار اسی کا ہے۔ حمد اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے تمام جماعتوں کو شکست دی۔''

[٣٢٧٩] (...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، إِلَّا حَدِيثَ أَيُّوبَ، فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ.

[3279] ایوب، مالک اور ضحاک سب نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند حدیث بیان کی، سوائے ایوب کی حدیث کے، اس میں تکبیر دو مرتبہ ہے۔

[٣٢٨٠] ٤٢٩-(١٣٤٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ، وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ: «آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ» فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

[3280] اسماعیل بن علیہ نے ہمیں یحییٰ بن ابی اسحاق سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اور ابوطلحہ نبی ﷺ کی معیت میں (سفر سے) واپس آئے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے (سوار) تھیں۔ جب ہم مدینہ کے بالائی حصے میں تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔'' آپ مسلسل یہی کلمات کہتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ آگئے۔

[٣٢٨١] (...) وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3281] بشر بن مفضل نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن ابی اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

(المعجم ۷۷) - (بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهَا) (التحفة ۷۷)

باب:77-حج وعمرہ سے لوٹنے والے کے لیے ذوالحلیفہ کی وادی سے گزرتے ہوئے وہاں قیام کرنا اور نماز پڑھنا مستحب ہے

[۳۲۸۲] ۴۳۰-(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلَّى بِهَا. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ۳۰۴۰]

[3282] امام مالک نے نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر ﷠ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے بارانی پانی کی سنگریزوں اور ریت والی گزرگاہ (بطحاء) میں جو ذوالحلیفہ میں ہے، اونٹنی کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔ (نافع نے) کہا: عبداللہ بن عمر ﷠ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[۳۲۸۳] ۴۳۱-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

[3283] لیث نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: حضرت ابن عمر ﷠ اس ریتلی پتھریلی وادی میں اونٹ کو بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اونٹنی کو بٹھاتے تھے اور نماز ادا کرتے۔

[۳۲۸۴] ۴۳۲-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَّعْنِي أَبَاضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[3284] انس (بن عیاض)، یعنی ابوضمرہ نے موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے روایت کی کہ ابن عمر ﷠ جب حج یا عمرے سے لوٹتے تو اس پتھریلی ریتلی وادی میں اونٹ کو بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے تھے۔

[۳۲۸۵] ۴۳۳-(۱۳۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَّعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

[3285] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے ہمیں موسیٰ بن عقبہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے سالم سے، انھوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر ﷠) سے روایت کی کہ ذوالحلیفہ میں رسول اللہ ﷺ کی رات کی استراحت کی جگہ پر (ایک آنے والے کو) بھیجا گیا، اور آپ سے کہا گیا کہ آپ ایک مبارک وادی میں ہیں۔

[٣٢٨٦] ٤٣٤-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ - وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ، وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

[3286] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ نبی ﷺ کے پاس، جب آپ ذوالحلیفہ میں اپنی آرام گاہ میں جو وادی کے درمیان تھی، (کسی آنے والے کو) بھیجا گیا، اور آپ سے کہا گیا: آپ مبارک وادی میں ہیں۔

قَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ.

موسیٰ (بن عقبہ) نے کہا: سالم نے ہمارے ساتھ مسجد کے قریب اسی جگہ اونٹ بٹھائے جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بٹھایا کرتے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ کی رات کے پچھلے پہر کی استراحت کی جگہ تلاش کرتے تھے، اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچے تھی جو وادی کے درمیان میں تھی، اس (مسجد) کے اور قبلے کے درمیان، اس کے وسط میں۔

(المعجم ٧٨) - (بَابٌ: لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ) (التحفة ٧٨)

باب:78- کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرے نہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے، اور حج اکبر کے دن کی وضاحت

[٣٢٨٧] ٤٣٥-(١٣٤٧) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ، يُؤَذِّنُونَ فِي

[3287] عمرو (بن حارث) نے ابن شہاب سے، انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن (بن عوف) سے خبر دی، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نیز یونس (بن یزید ایلی) نے ابن شہاب سے اسی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اس حج میں جس میں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے انھیں امیر بنایا تھا، ایک چھوٹی جماعت کے ساتھ روانہ کیا کہ وہ لوگ قربانی کے دن لوگوں میں (یہ) اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ کوئی

النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کرے گا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ابن شہاب نے کہا: حمید بن عبدالرحمٰن (بن عوف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر کہا کرتے تھے: قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔

(المعجم ٧٩) - (بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ) (التحفة ٧٩)

باب:79- عرفہ کے دن کی فضیلت

[٣٢٨٨] ٤٣٦-(١٣٤٨) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يَقُولُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُّعْتِقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ، مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟».

[3288] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے بڑھ کر بندوں کو آگ سے آزاد فرماتا ہو، وہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان لوگوں کی بنا پر فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟"

(المعجم . . .) - (بَابٌ: فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ) (التحفة . . . .)

باب: حج اور عمرے کی فضیلت

[٣٢٨٩] ٤٣٧-(١٣٤٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلٰى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ، لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

[3289] امام مالک نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے آزاد کردہ غلام سُمَی سے، انھوں نے ابوصالح سمان سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عمرہ دوسرے عمرے تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور حج مبرور، اس کا بدلہ جنت کے سوا اور کوئی نہیں۔"

[٣٢٩٠] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ

[3290] سفیان بن عیینہ، سہیل، عبیداللہ، وکیع اور سفیان

وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

(ثوری) سب نے سمی سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[۳۲۹۱] ٤٣٨-(۱۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ».

[3291] جریر نے منصور سے، انھوں نے ابوحازم سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص (اللہ کے) اس گھر میں آیا، نہ اس نے فحش گوئی کی اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ (گناہوں سے پاک ہوکر) اس طرح لوٹے گا جس طرح اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔''

[۳۲۹۲] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ وَأَبِي الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: «مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ».

[3292] ابوعوانہ، ابواحوص، مسعر، سفیان اور شعبہ سب نے منصور سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی اور ان سب کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''جس نے حج کیا، پھر اس نے نہ فحش گوئی کی اور نہ کوئی گناہ کیا۔''

[۳۲۹۳] (...) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[3293] سیار نے ابوحازم سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، اسی کے مانند۔

(المعجم ٨٠) - (بَابُ نُزُولِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا) (التحفة ٨٠)

باب: 80- حج کرنے والے کا مکہ میں قیام کرنا اور اس (مکہ) کے گھروں کا وارثت میں منتقل ہونا

[٣٢٩٤] ٤٣٩-(١٣٥١) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ أَوْ دُورٍ».

وَكَانَ عَقِيلٌ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

[3294] یونس بن یزید نے مجھے ابن شہاب سے خبر دی کہ علی بن حسین نے انھیں خبر دی کہ عمرو بن عثمان بن عفان نے انھیں اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے (آبائی) گھر میں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے احاطوں یا گھروں میں سے کوئی چیز چھوڑی ہے!''

عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بنے تھے، اور جعفر اور علی رضی اللہ عنہما نے ان سے کوئی چیز وراثت میں حاصل نہ کی، کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے، جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

[٣٢٩٥] ٤٤٠-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ. قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذٰلِكَ فِي حَجَّتِهِ، حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ، فَقَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَّنْزِلًا؟».

[3295] معمر نے زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے عمرو بن عثمان سے اور انھوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، (انھوں نے کہا:) میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کل کہاں قیام کریں گے؟ یہ بات آپ کے حج کے دوران میں ہوئی جب ہم مکہ کے قریب پہنچ چکے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے!''

[٣٢٩٦] (...) وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا

[3296] محمد بن ابی حفصہ اور زمعہ بن صالح دونوں نے کہا: ابن شہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے عمرو بن عثمان سے اور انھوں نے

ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى؟ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ، قَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ؟».

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کل ان شاء اللہ آپ کہاں ٹھہریں گے؟ یہ فتح مکہ کا زمانہ تھا، آپ نے فرمایا: ''کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے!''

فائدہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دونوں دفعہ مکہ داخل ہوتے وقت رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا، یہ سوال فطری تھا۔ آپ نے دونوں بار یہ جواب دیا کہ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر وغیرہ چھوڑا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ اگر آبائی گھر ہوتا تو اس میں قیام کرتے۔ اب جہاں اللہ کا حکم ہوگا، وہیں قیام کریں گے۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کا جھنڈا حجون میں گاڑا گیا اور حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ سے واپس آتے ہوئے خیف بنی کنانہ میں جسے محصب بھی کہا جاتا تھا، آپ نے قیام فرمایا۔

(المعجم ٨١) – (بَابُ جَوَازِ الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ لِلْمُهَاجِرِ مِنْهَا، بَعْدَ فَرَاغِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِلَا زِيَادَةٍ) (التحفة ٨١)

باب: 81- مکہ سے ہجرت کر جانے والوں کے لیے حج وعمرہ سے فارغ ہونے کے بعد وہاں تین دن ٹھہرنا جائز ہے، زیادہ نہیں

[٣٢٩٧] ٤٤١-(١٣٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ، بَعْدَ الصَّدَرِ، بِمَكَّةَ» كَأَنَّهُ يَقُولُ: لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا.

[3297] سلیمان بن بلال نے ہمیں عبدالرحمن بن حمید (بن عبدالرحمن بن عوف) سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہوئے سنا، کہہ رہے تھے: کیا آپ نے مکہ میں قیام کرنے کے بارے میں (رسول اللہ ﷺ کا) کوئی فرمان سنا ہے؟ سائب نے جواب دیا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا: کہہ رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''(مکہ سے) ہجرت کر جانے والے کے لیے (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کرنا جائز ہے۔'' گویا آپ یہ فرما رہے تھے کہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرے۔

[٣٢٩٨] ٤٤٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

[3198] سفیان بن عیینہ نے ہمیں عبدالرحمن بن حمید سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا،

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ: مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ - أَوْ قَالَ: الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ - قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا».

وہ اپنے ہم نشینوں سے کہہ رہے تھے: تم نے (حج کے بعد) مکہ میں ٹھہرنے کے بارے میں کیا سنا؟ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے علاء۔۔۔ یا کہا: علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ۔۔۔ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہجرت کر جانے والا اپنی عبادت (حج یا عمرہ) مکمل کرنے کے بعد مکہ میں تین دن ٹھہر سکتا ہے۔''

[٣٢٩٩] ٤٤٣-(...) وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ، بَعْدَ الصَّدَرِ».

[3299] صالح نے عبدالرحمٰن بن حمید سے روایت کی کہ انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے سنا، وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے سوال کر رہے تھے تو سائب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''مہاجر (منیٰ سے) لوٹنے کے بعد تین راتیں مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔''

[٣٣٠٠] ٤٤٤-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ، بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا».

[3300] اسماعیل بن محمد بن سعد نے مجھے خبر دی کہ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے انھیں بتایا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے انھیں رسول اللہ سے خبر دی: آپ ﷺ نے فرمایا: ''مہاجر کا اپنی عبادت مکمل کرنے کے بعد مکہ میں قیام تین دن تک کا ہے۔''

[٣٣٠١](...) وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3301] ضحاک بن مخلد نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں ابن جریج نے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند خبر دی۔

(المعجم ٨٢) - (بَابُ تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَخَلَاهَا وَشَجَرِهَا وَلُقَطَتِهَا، إِلَّا لِمُنْشِدٍ، عَلَى الدَّوَامِ) (التحفة ٨٢)

[٣٣٠٢] ٤٤٥-(١٣٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا»، وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَتْحِ مَكَّةَ: «إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [انظر: ٤٨٢٩]

[٣٣٠٣] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ:

باب:82- مکہ حرم ہے،اس میں شکار کرنا،اس کی گھاس اور درخت کاٹنا اور اعلان کرنے والے کے سوا (کسی کا) یہاں سے کوئی پڑی ہوئی چیز اٹھانا ہمیشہ کے لیے حرام ہے

[3302] جریر نے ہمیں منصور سے خبر دی، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے طاوس سے، انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''اب ہجرت نہیں ہے، البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تمھیں نفیر عام (جہاد میں حاضری) کے لیے کہا جائے تو نکل پڑو۔'' اور آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''بلاشبہ یہ شہر (ایسا) ہے جسے اللہ نے (اس وقت سے) حرمت عطا کی ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت (کی وجہ) سے قیامت تک کے لیے محترم ہے اور مجھ سے پہلے کسی ایک کے لیے اس میں لڑائی کو حلال قرار نہیں دیا گیا اور میرے لیے بھی دن میں سے ایک گھڑی کے لیے ہی اسے حلال کیا گیا ہے، (اب) یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے، اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں، اس کے شکار کو ڈرا کر نہ بھگایا جائے، کوئی شخص اس میں گری ہوئی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اس کا اعلان کرے، نیز اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔'' اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! سوائے اِذخر (خوشبودار گھاس) کے، وہ ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے (ضروری) ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''سوائے اذخر کے۔''

[3303] مفضل نے ہمیں منصور سے اسی سند کے ساتھ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ» وَقَالَ: بَدَلَ الْقِتَالِ «الْقَتْلَ» وَقَالَ: «لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا».

اسی کے مانند حدیث بیان کی، اور انھوں نے ''جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے، اور ''قِتال'' (لڑائی) کے بجائے ''قتل'' کا لفظ کہا، اور کہا: ''یہاں کی گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اس کا اعلان کرے، کوئی نہ اٹھائے۔''

[٣٣٠٤] ٤٤٦-(١٣٥٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي، أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَّلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ، يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

[3304] ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عمرو بن سعید سے، جب وہ (ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا، کہا: اے امیر! مجھے اجازت دیں، میں آپ کو ایک ایسا فرمان بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمایا تھا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد رکھا اور جب آپ نے اس کے الفاظ بولے تو میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بلاشبہ مکہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے، لوگوں نے نہیں۔ کسی آدمی کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، حلال نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے اور نہ (یہ حلال ہے کہ) کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص اس میں رسول اللہ ﷺ کی لڑائی کی بنا پر رخصت نکالے تو اسے کہہ دینا: بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی تمھیں اس کی اجازت نہیں دی۔ اور اس نے مجھے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی اور آج ہی اس کی حرمت اسی طرح واپس آ گئی ہے جیسے کل اس کی حرمت موجود تھی، اور جو حاضر ہے (یہ بات) اس تک پہنچا دے جو حاضر نہیں۔'' اس پر ابوشریح رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: (جواب میں) عمرو نے تم سے کیا کہا؟ (کہا:) اس نے جواب دیا: اے ابوشریح! میں یہ بات تم سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان (باغی) کو، خون کر کے بھاگ آنے والے کو اور چوری کر کے فرار ہونے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

فائدہ: نافرمان کی بات من گھڑت تھی۔ ہاں جس پر حد عائد ہوتی ہو یا قصاص، اسے پناہ حاصل نہیں ہوتی۔

[٣٣٠٥] ٤٤٧-(١٣٥٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَّإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُّفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُّقْتَلَ» فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ»، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ، رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اُكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ».

[3305] ولید بن مسلم نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں اوزاعی نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث سنائی، (کہا:) مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اور (انھوں نے کہا:) مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: جب اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو مکہ پر فتح عطا کی تو آپ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: "بلاشبہ اللہ نے ہاتھی کو مکہ سے روک دیا۔ اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا، مجھ سے پہلے یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ تھا، میرے لیے دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال کیا گیا، اور میرے بعد یہ ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ اس لیے نہ اس کے شکار کو ڈرا کر بھگایا جائے اور نہ اس کے کانٹے (دار درخت) کاٹے جائیں، اور اس میں گری پڑی کوئی چیز اٹھانا اعلان کرنے والے کے سوا کسی کے لیے حلال نہیں۔ اور جس کا کوئی قریبی (عزیز) قتل کر دیا جائے اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اس کی دیت دی جائے یا (قاتل) قتل کیا جائے۔" اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اذخر کے سوا، ہم اسے اپنی قبروں (کی سلوں کی درزوں) اور گھروں (کی چھتوں) میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اذخر کے سوا۔" اس پر اہل یمن میں سے ایک آدمی، ابوشاہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! (یہ سب) میرے لیے لکھوا دیجیے" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔"

قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اُكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ!؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ.

ولید نے کہا: میں نے اوزاعی سے پوچھا: اس (یمنی) کا یہ کہنا "اے اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں" (اس سے مراد) کیا تھا؟ انھوں نے کہا: یہ خطبہ (مراد تھا) جو اس نے رسول

اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

[٣٣٠٦] ٤٤٨-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيٰى: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِّنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ، بِقَتِيلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا! وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا! وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ، أَلَا! وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ، حَرَامٌ، لَّا يُخْبَطُ شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَّمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يُّعْطٰى - يَعْنِي الدِّيَةَ - وَإِمَّا أَنْ يُّقَادَ - أَهْلُ الْقَتِيلِ -» قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: أُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «أُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ»، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

[3306] شیبان نے یحییٰ سے روایت کی، (کہا:) مجھے ابوسلمہ نے خبر دی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: فتح مکہ کے سال خزاعہ نے بنولیث کا ایک آدمی اپنے ایک مقتول کے بدلے میں، جسے انھوں (بنولیث) نے قتل کیا تھا، قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ اپنی سواری پر بیٹھے اور خطبہ ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہاتھی کو مکہ (پر حملے) سے روک دیا جبکہ اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو اس پر تسلط عطا کیا۔ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی ہرگز کسی کے لیے حلال نہ ہوگا۔ سن لو! یہ میرے لیے دن کی ایک گھڑی بھر حلال کیا گیا تھا اور (اب) یہ میری اس موجودہ گھڑی میں بھی حرمت والا ہے۔ نہ ڈنڈے کے ذریعے سے اس کے کانٹے جھاڑے جائیں، نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ ہی اعلان کرنے والے کے سوا کوئی اس میں گری ہوئی چیز اٹھائے۔ اور جس کا کوئی قریبی قتل کر دیا گیا اس کے لیے دو صورتوں میں سے وہ ہے جو (اس کی نظر میں) بہتر ہو: یا اسے عطا کر دیا جائے __ یعنی خون بہا __ یا مقتول کے گھر والوں کو اس سے بدلہ لینے دیا جائے۔'' کہا: تو اہل یمن میں سے ایک آدمی آیا جسے ابوشاہ کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں، آپ نے فرمایا: ''ابوشاہ کو لکھ دو۔'' قریش کے ایک آدمی نے عرض کی: اذخر کے سوا، (کیونکہ) ہم اسے اپنے گھروں اور اپنی قبروں میں استعمال کرتے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اذخر کے سوا۔''

(المعجم ٨٣) - (بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ) (التحفة ٨٣)

باب:83- بلاضرورت مکہ میں اسلحہ اٹھانے کی ممانعت

[٣٣٠٧] ٤٤٩-(١٣٥٦) وَحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ».

[3307] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''تم میں سے کسی کے لیے مکہ میں اسلحہ اٹھانا حلال نہیں۔''

(المعجم ٨٤) - (بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ) (التحفة ٨٤)

باب: 84- بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے

[٣٣٠٨] ٤٥٠-(١٣٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ؛ وَأَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَقَالَ يَحْيَى: - وَاللَّفْظُ لَهُ - قُلْتُ لِمَالِكٍ: أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»؟ فَقَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ.

[3308] عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، یحییٰ بن یحییٰ اور قتیبہ بن سعید نے ہمیں حدیث بیان کی، قعنبی نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی، قتیبہ نے کہا: ہم سے امام مالک نے حدیث بیان کی اور یحییٰ نے کہا۔ الفاظ انھی کے ہیں۔ میں نے امام مالک سے پوچھا: کیا ابن شہاب نے آپ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو''؟ تو امام مالک نے جواب دیا: ہاں۔

[٣٣٠٩] ٤٥١-(١٣٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا - مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

[3309] یحییٰ بن یحییٰ تمیمی اور قتیبہ بن سعید ثقفی نے ہمیں حدیث بیان کی۔ یحییٰ نے کہا: ہمیں معاویہ بن عمار دُہنی نے ابو زبیر سے خبر دی اور قتیبہ نے کہا: ہمیں حدیث بیان کی۔ انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے۔ قتیبہ نے کہا: فتح مکہ کے دن۔ بغیر احرام کے داخل ہوئے اور آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ تھا۔

وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

قتیبہ کی روایت میں ہے (معاویہ بن عمار نے) کہا: ہمیں ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی۔

[٣٣١٠] (...) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[3310] شریک نے ہمیں عمار دہنی سے خبر دی، انھوں نے ابوزبیر سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

[٣٣١١] ٤٥٢-(١٣٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

[3311] وکیع نے ہمیں مُساور وراق سے خبر دی، انھوں نے جعفر بن عمرو بن حریث سے، انھوں نے اپنے والد (عمرو بن حریث بن عمرو مخزومی رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا جبکہ آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ تھا۔

[٣٣١٢] ٤٥٣-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنِي - وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ. وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى الْمِنْبَرِ.

[3312] ابوبکر بن ابی شیبہ اور حسن حلوانی نے ہمیں حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں ابواسامہ نے مساور وراق سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے حدیث بیان کی (جعفر بن عمرو نے) — اور حلوانی کی روایت میں ہے، کہا: میں نے جعفر بن عمرو بن حریث سے سنا — انھوں نے اپنے والد (عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: جیسے میں (اب بھی) رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھ رہا ہوں، آپ (کے سر مبارک) پر سیاہ عمامہ ہے، آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔ ابوبکر (بن ابی شیبہ) نے ''منبر پر'' کے الفاظ نہیں کہے۔

(المعجم ٨٥) - (بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا) (التحفة ٨٥)

باب: 85- مدینہ کی فضیلت، اس میں برکت کے لیے نبی ﷺ کی دعا، مدینہ کی حرمت، اس کے شکار اور اس کے درختوں کی حرمت اور اس کے حرم کی حدود کا بیان

[٣٣١٣] ٤٥٤-(١٣٦٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ».

[3313] عبدالعزیز، یعنی محمد دراوردی کے بیٹے نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے حدیث بیان کی، انھوں نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے رہنے والوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں نے اس کے صاع اور مد میں اس سے دگنی (برکت) کی دعا کی جتنی ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔''

[٣٣١٤] ٤٥٥-(...) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ؛ ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - [هُوَ الْمَازِنِيُّ] - بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ: «بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ»؛ وَأَمَّا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، فَفِي رِوَايَتِهِمَا: «مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ».

[3314] عبدالعزیز، یعنی ابن مختار، سلیمان بن بلال اور وہیب (بن خالد باہلی) سب نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے اسی سند کے ساتھ حدیث بیان کی، وہیب کی حدیث دراوردی کی حدیث کی طرح ہے: ''اس سے دگنی (برکت) کی جتنی برکت کی ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی'' جبکہ سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن مختار دونوں کی روایت میں ہے: ''جتنی (برکت کی) ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔''

[٣٣١٥] ٤٥٦-(١٣٦١) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا» - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ -.

[3315] عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا، اور میں اس (شہر) کی دونوں سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان میں واقع حصے کو حرم قرار دیتا ہوں'' - آپ ﷺ کی مراد مدینہ تھا۔

[٣٣١٦] ٤٥٧-(...) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

[3316] نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ مروان بن حکم

مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ النَّاسَ، فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا. فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ: مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ، قَالَ: فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ.

نے لوگوں کو خطاب کیا، اس نے مکہ،اس کے باشندوں اوراس کی حرمت کا تذکرہ کیا اور مدینہ،اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ نہ کیا تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے اس کو مخاطب کیا اور کہا: کیا ہوا ہے؟ میں سن رہا ہوں کہ تم نے مکہ،اس کے باشندوں اور اس کی حرمت کا تذکرہ کیا،لیکن مدینہ،اس کے باشندوں اوراس کی حرمت کا تذکرہ نہیں کیا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دونوں سیاہ پتھروں والی زمینوں کے درمیان میں واقع علاقے کو حرم قرار دیا ہے اور (آپ ﷺ کا) وہ فرمان خولانی چمڑے میں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اگر تم چاہو تو اسے میں تمہیں پڑھا دوں۔ اس پر مروان خاموش ہوا، پھر کہنے لگا: اس کا کچھ حصہ میں نے بھی سنا ہے۔

[٣٣١٧] ٤٥٨-(١٣٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا».

[3317] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو جوان دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان ہے حرم قرار دیتا ہوں، نہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں اور نہ اس کے شکار کے جانوروں کا شکار کیا جائے۔''

[٣٣١٨] ٤٥٩-(١٣٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» وَقَالَ: «اَلْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللهُ فِيهَا مَنْ هُوَ

[3318] عبداللہ بن نمیر نے کہا: ہمیں عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھ سے عامر بن سعد نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں مدینہ کی دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیانی حصے کو حرام ٹھہراتا ہوں کہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں یا اس میں شکار کو مارا جائے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اگر یہ لوگ جان لیں تو مدینہ ان کے لیے سب سے بہتر جگہ ہے۔ کوئی بھی آدمی اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے

خَيْرٌ مِّنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

چھوڑ کر نہیں جاتا مگر اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایسا شخص اس میں لے آتا ہے جو اس (جانے والے) سے بہتر ہوتا ہے اور کوئی شخص اس کی تنگدستی اور مشقت پر ثابت قدم نہیں رہتا مگر میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی یا گواہ ہوں گا۔"

[٣٣١٩] ٤٦٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ».

[3319] مروان بن معاویہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عثمان بن حکیم انصاری نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح بیان کیا اور حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا: "اور کوئی شخص نہیں جو اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے آگ میں سیسے کے پگھلنے یا پانی میں نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلا دے گا۔"

[٣٣٢٠] ٤٦١-(١٣٦٤) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ. قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ؛ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلٰى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ، جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ - أَوْ عَلَيْهِمْ - مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ! أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ.

[3320] اسماعیل بن محمد نے عامر بن سعد سے روایت کی کہ حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) (مدینہ کے قریب) عقیق میں اپنے محل کی طرف روانہ ہوئے، انھوں نے ایک غلام کو دیکھا، وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے جھاڑ رہا تھا، انھوں نے اس سے (اس کا لباس اور ساز و سامان) سلب کر لیا، جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ (مدینہ) لوٹے تو غلام کے مالک ان کے پاس حاضر ہوئے، اور ان سے گفتگو کی کہ انھوں نے جو ان کے غلام سے سلب کیا ہے وہ غلام کو ــ یا انھیں ــ واپس کر دیں۔ انھوں نے کہا: اللہ کی پناہ کہ میں کوئی ایسی چیز واپس کروں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بطور غنیمت دی ہے اور انھوں نے وہ (سامان) انھیں واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو آدمی کسی شخص کو مدینہ میں شکار کرتے ہوئے پکڑ لے، وہ اس کے کپڑے ضبط کر لے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو اس کو پکڑ لے تو اس کا اسباب اسی (پکڑنے والے) کا ہے۔ (سنن أبي داود، حديث: 2038،2037)

[٣٣٢١] ٤٦٢-(١٣٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ

[3321] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے مولیٰ عمرو بن

إِسْمَاعِيلَ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ: «اِلْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي»، فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ». [انظر: ٣٤٩٧، ٣٥٠٠، ٤٦٦٥]

ابی عمرو نے خبر دی کہ انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''میرے لیے اپنے (انصار کے) لڑکوں میں سے ایک لڑکا ڈھونڈو جو میری خدمت کیا کرے۔'' ابوطلحہ مجھے سواری پر پیچھے بٹھائے ہوئے لے کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی قیام فرماتے، میں آپ کی خدمت کرتا...... اور (اس) حدیث میں کہا: پھر آپ (لوٹ کر) آئے حتی کہ جب کوہ اُحد آپ کے سامنے نمایاں ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''یہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' پھر جب بلندی سے مدینہ پر نگاہ ڈالی تو فرمایا: ''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کے علاقے کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے اللہ! ان (اہل مدینہ) کے لیے ان کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔''

[٣٣٢٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا».

[3322] یعقوب بن عبدالرحمٰن القاری نے ہمیں عمرو بن ابی عمرو سے حدیث بیان کی، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی..... مگر انھوں نے کہا: ''میں اس کی دونوں کالے سنگریزوں والی زمینوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں۔''

[٣٣٢٣] ٤٦٣-(١٣٦٦) وَحَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا. فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: هٰذِهِ شَدِيدَةٌ: «مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا» قَالَ: فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ:

[3323] عاصم نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں، فلاں مقام سے فلاں مقام تک (کا علاقہ)، جس نے اس میں کوئی بدعت نکالی، پھر انھوں نے مجھ سے کہا، یہ سخت وعید ہے: ''جس نے اس میں بدعت کا ارتکاب کیا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے نہ کوئی عذر وحیلہ قبول فرمائے گا نہ کوئی بدلہ۔'' کہا:

أَوْ آوَى مُحْدِثًا .

ابن انس نے کہا: یا (جس نے) کسی بدعت کا ارتکاب کرنے والے کو پناہ دی۔

[٣٣٢٤] ٤٦٤-(١٣٦٧) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا، أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ .

[3324] ہمیں عاصم احول نے خبر دی، کہا: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، یہ حرم ہے، اس کی گھاس نہ کاٹی جائے جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔"

[٣٣٢٥] ٤٦٥-(١٣٦٨) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ» .

[3325] اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ان (اہل مدینہ) کے لیے ان کے ناپنے کے پیمانے میں برکت عطا فرما، ان کے صاع میں برکت عطا فرما اور ان کے مُد میں برکت فرما۔"

[٣٣٢٦] ٤٦٦-(١٣٦٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ» .

[3326] زہری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! مدینہ میں اس سے دگنی برکت رکھ جتنی مکہ میں ہے۔"

[٣٣٢٧] ٤٦٧-(١٣٧٠) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ . قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ - قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ

[3327] ہمیں ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب اور ابوکریب سب نے ابو معاویہ سے حدیث بیان کی، ابوکریب نے کہا: ہم سے ابومعاویہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں اعمش نے ابراہیم تیمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہمیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: جس نے یہ گمان کیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے __ (راوی نے) کہا: اور وہ صحیفہ ان کی تلوار کے تھیلے کے

سَيْفِهِ - فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا».

ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ کے علاوہ کچھ ہے جسے ہم پڑھتے ہیں تو اس نے جھوٹ بولا، اس میں (دیت کے) اونٹوں کے دانتوں (عمروں) اور زخموں (کی دیت) کے کچھ احکام ہیں۔ اور اس میں یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عَیر سے ثور تک کے درمیان (سارا) مدینہ حرم ہے، جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا بدعت کے کسی مرتکب کو پناہ دی تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عذر قبول کرے گا نہ کوئی بدلہ، اور سب مسلمانوں کی ذمہ داری (امان) ایک (جیسی) ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی ایسا کر سکتا ہے (امان دے سکتا ہے۔) جس شخص نے اپنے والد کے سوا کسی اور کا (بیٹا) ہونے کا دعویٰ کیا یا جس (غلام) نے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار کی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی عذر قبول فرمائے گا نہ بدلہ۔''

وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: «يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ» وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ. [انظر: ٣٧٩٤]

ابوبکر اور زہیر کی حدیث آپ ﷺ کے فرمان ''ان کا ادنیٰ شخص بھی ایسا کر سکتا ہے'' پر ختم ہوگئی اور ان دونوں نے وہ حصہ ذکر نہیں کیا جو اس کے بعد ہے اور نہ ان کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ان کی تلوار کے تھیلے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔''

[٣٣٢٨] ٤٦٨-(...) وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: «فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ» وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا:

[3328] علی بن مسہر اور وکیع دونوں نے اعمش سے، اسی سند کے ساتھ، اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح آخر تک ابومعاویہ سے ابوکریب کی روایت کردہ حدیث ہے، اور (اس میں) یہ اضافہ کیا: ''لہٰذا جس نے کسی مسلمان کی امان توڑی اس پر اللہ تعالیٰ کی، (تمام) فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ بدلہ۔'' ان دونوں کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جس نے اپنے والد کے سوا کسی اور کی طرف نسبت اختیار

«مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ» وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

کی" اور نہ وکیع کی روایت میں قیامت کے دن کا تذکرہ ہے۔

[٣٣٢٩] (...) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّوَكِيعٍ، إِلَّا قَوْلَهُ: «مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ» وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهُ.

[3329] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی، مگر اس میں: "جس نے اپنے موالی (آزاد کرنے والوں) کے علاوہ کسی کی طرف نسبت اختیار کی" اور اس پر لعنت کا ذکر نہیں ہے۔

[٣٣٣٠] ٤٦٩-(١٣٧١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ».

[3330] زائدہ نے سلیمان سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ حرم ہے۔ جس نے اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا یا کسی بدعت کے مرتکب کو پناہ دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس سے کوئی عذر قبول کیا جائے گا نہ کوئی بدلہ۔"

[٣٣٣١] ٤٧٠-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» وَزَادَ: «وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ».

[3331] سفیان نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مانند روایت کی، اور انھوں نے "قیامت کے دن" کے الفاظ نہیں کہے اور یہ اضافہ کیا: "اور تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک (جیسا) ہے، ان کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ کی پیش کش کر سکتا ہے۔ جس نے کسی مسلمان کی امان توڑی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، قیامت کے دن اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا نہ کوئی عذر۔"

[٣٣٣٢] ٤٧١-(١٣٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا

[3332] ہمیں یحییٰ بن یحییٰ نے حدیث سنائی، کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ ابن شہاب سے روایت ہے، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ کہا کرتے تھے: اگر میں مدینہ

ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ».

میں ہرنیاں چرتی ہوئی دیکھوں، تو میں انھیں ہراساں نہیں کروں گا (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کے دو سیاہ پتھریلے میدانوں کے درمیان کا علاقہ حرم ہے۔"

[٣٣٣٣] ٤٧٢-(...) وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ إِسْحٰقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا، وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ، حِمًى.

[3333] معمر نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دو سیاہ پتھروں والے میدانوں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان دو سیاہ پتھریلے میدانوں کے درمیان ہرنیوں کو پاؤں تو میں انھیں ہراساں نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد بارہ میل کا علاقہ محفوظ چراگاہ قرار دیا ہے۔

[٣٣٣٤] ٤٧٣-(١٣٧٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِيءَ عَلَيْهِ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ». قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَّهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ.

[3334] امام مالک بن انس کے سامنے جن احادیث کی قراءت کی گئی ان میں سے سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: لوگ جب (کسی موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تو اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آتے، رسول اللہ ﷺ جب اسے پکڑتے تو فرماتے: "اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما، ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے، میں تیرا بندہ اور نبی ہوں، انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی، میں تجھ سے مدینہ کے لیے اتنی (برکت) کی دعا کرتا ہوں جو انھوں نے مکہ کے لیے کی اور اس کے ساتھ اتنی ہی مزید برکت کی بھی۔" (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر آپ اپنے بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل اسے دے دیتے۔

[٣٣٣٥] ٤٧٤-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثِمَارِنَا، وَفِي مُدِّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ». ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَّحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.

[3335] عبدالعزیز بن محمد مدنی نے ہمیں سہیل بن ابی صالح سے خبر دی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جب (کسی موسم کا) پہلا پھل پیش کیا جاتا، تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں، ہمارے پھلوں میں، ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت فرما'' پھر آپ وہ پھل اپنے پاس موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔

(المعجم ٨٦) - (بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ، وَالصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا) (التحفة ٨٦)

باب: 86- مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی تنگ دستی اور سختیوں پر صبر کرنا

[٣٣٣٦] ٤٧٥-(١٣٧٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُّهَيْبٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَّوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَّشِدَّةٌ، وَّأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلٰى بَعْضِ الرِّيفِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلْ، اَلْزَمِ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ - أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ: - حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: وَاللهِ! مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ، وَّإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَّا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ؟» - مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ - : وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ، أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ، أَوْ إِنْ شِئْتُمْ - لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ - :

[3336] حماد بن اسماعیل بن علیہ نے ہمیں حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں میرے والد نے وہیب سے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی اسحاق سے روایت کی کہ انھوں نے مہری کے مولیٰ ابوسعید سے حدیث بیان کی کہ انھیں مدینہ میں بدحالی اور سختی نے آلیا، وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: میں کثیر العیال ہوں اور ہمیں تنگدستی نے آلیا ہے، میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے افراد خانہ کو کسی سرسبز وشاداب علاقے کی طرف منتقل کر دوں۔ تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا مت کرنا، مدینہ ہی میں ٹھہرے رہو، کیونکہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ (سفر پر) نکلے ــ میرا خیال ہے انھوں نے کہا ــ حتی کہ ہم عسفان پہنچے۔ آپ نے وہاں چند راتیں قیام فرمایا، تو لوگوں نے کہا: ہم یہاں کسی خاص مقصد کے تحت نہیں ٹھہرے ہوئے، اور ہمارے افراد خانہ پیچھے (اکیلے) ہیں ہم انھیں محفوظ نہیں سمجھتے، ان کی یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے جو تمھاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟'' ــ میں نہیں جانتا آپ

لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ ، ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ» ، وَقَالَ : «اَللّٰهُمَّ! إِنَّ إِبْرَاهِيمَ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا ، أَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيهَا دَمٌ ، وَّلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ ، وَّلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا ، اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا ، اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا» . – ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : –«اِرْتَحِلُوا» فَارْتَحَلْنَا ، فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهٖ أَوْ يُحْلَفُ بِهٖ – اَلشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ – مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتّٰى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ ، وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

نے کس طرح فرمایا۔۔ ''اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتا ہوں۔'' یا (فرمایا) ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے ارادہ کیا ہے یا (فرمایا) اگر تم چاہو ۔۔میں نہیں جانتا کہ آپ نے ان دونوں میں سے کون سا جملہ ارشاد فرمایا۔۔ میں اپنی اونٹنی پر پالان رکھنے کا حکم دوں، پھر اس کی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں۔'' اور آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کی حرمت کا اعلان کیا، اور اسے حرم بنایا، اور میں نے مدینہ کو اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حرمت والا قرار دیا کہ اس میں خون نہ بہایا جائے، اس میں لڑائی کے لیے اسلحہ نہ اٹھایا جائے اور اس میں چارے کے سوا (کسی اور غرض سے) اس کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے جائیں۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اس برکت کے ساتھ دو برکتیں (مزید عطا) کر دے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مدینہ کی کوئی گھاٹی اور درہ نہیں مگر اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ تم اس میں واپس آ جاؤ۔'' پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: ''کوچ کرو۔'' تو ہم نے کوچ کیا اور مدینہ آ گئے۔ اس ذات کی قسم جس کی ہم قسم کھاتے ہیں! یا جس کی قسم کھائی جاتی ہے! ۔۔ یہ شک حماد کی طرف سے ہے ۔۔ مدینہ میں داخل ہو کر ہم نے اپنی سواریوں کے پالان بھی نہیں اتارے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا اور اس سے پہلے کوئی چیز انھیں مشتعل نہیں کر رہی تھی۔

[٣٣٣٧] ٤٧٦-(...) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ».

[3337] علی بن مبارک سے روایت ہے، (کہا:) ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں مہری کے مولیٰ ابوسعید نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما اور ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں (مزید) عطا فرما۔''

[٣٣٣٨](...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[3338] شیبان اور حرب، یعنی ابن شداد دونوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی سند کے ساتھ، اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[٣٣٣٩] ٤٧٧-(...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ؛ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَّا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ! لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِذَا كَانَ مُسْلِمًا».

[3339] سعید بن ابوسعید نے مہری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت کی وہ (واقعۂ) حرہ کی راتوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، مدینہ سے نقل مکانی کے متعلق ان سے مشورہ چاہا، اور ان سے وہاں کی مہنگائی اور اپنے کثیر العیال ہونے کے بارے میں شکوہ کیا، اور انھیں بتایا کہ وہ مدینہ کی مشقتوں اور فاقوں پر مزید صبر نہیں کر سکتے۔ انھوں نے اس سے کہا: تم پر افسوس! میں تمھیں اس (مدینہ سے نکلنے) کا کبھی مشورہ نہیں دوں گا، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''کوئی شخص نہیں جو اس کی تنگ دستی پر صبر کرتے ہوئے فوت ہو جائے مگر میں قیامت کے دن اس کے حق میں سفارشی یا گواہ بنوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔''

[٣٣٤٠] ٤٧٨-(...) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ

[3340] سعید بن عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن نے انھیں اپنے والد ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ

وَّابْنِ نُمَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ، كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ» - قَالَ -: ثُمَّ كَانَ أَبُوسَعِيدٍ يَأْخُذُ - وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَجِدُ - أَحَدَنَا، فِي يَدِهِ الطَّيْرُ، فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ، ثُمَّ يُرْسِلُهُ.

فرما رہے تھے: ''میں مدینہ کی دو سیاہ پتھروں والی زمین کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔'' کہا: پھر ابوسعید رضی اللہ عنہ ہم میں سے کسی کو پکڑ لیتے، اور ابوبکر نے کہا: ہم میں سے کسی کو دیکھتے کہ اس کے ہاتھ میں پرندہ ہے۔ تو اسے اس کے ہاتھ سے چھڑاتے، پھر اسے آزاد کر دیتے۔

[٣٣٤١] ٤٧٩-(١٣٧٥) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: أَهْوٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ».

[3341] سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''بلاشبہ یہ حرم ہے، امن والا ہے۔''

[٣٣٤٢] ٤٨٠-(١٣٧٦) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ، فَاشْتَكٰى أَبُو بَكْرٍ وَّاشْتَكٰى بِلَالٌ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ شَكْوٰى أَصْحَابِهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ! حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ».

[3342] عبدہ نے ہمیں ہشام سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: ہم مدینہ آئے جبکہ وہ وبا کا شکار تھا، ابوبکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ بھی بیمار ہوئے، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کی بیماری کو دیکھا تو فرمایا: ''اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو محبوب بنا دے جیسے تو نے مکہ کو محبوب بنایا یا اس سے بھی زیادہ۔ اور اس کو صحت والا بنا دے، اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما، اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف منتقل کر دے۔''

[٣٣٤٣] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

[3343] ابواسامہ اور ابن نمیر دونوں نے ہشام بن عروہ سے اسی سند کے ساتھ اسی کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

[٣٣٤٤] ٤٨١-(١٣٧٧) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

[3344] نافع نے ہمیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث

حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى ابْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

بیان کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جس نے اس (مدینہ) کی تنگ دستی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کے لیے سفارشی ہوں گا یا گواہ۔''

[٣٣٤٥] ٤٨٢-(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ؛ فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: اُقْعُدِي، لَكَاعِ! فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[3345] امام مالک نے قطن بن وہب بن عویمر بن اجدع سے روایت کی، انھوں نے حضرت زبیر کے آزاد کردہ غلام یُحَنّس سے روایت کی، انھوں نے انھیں (قطن کو) خبر دی کہ وہ فتنہ (واقعۂ حرہ) کے دوران میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی سلام کرنے حاضر ہوئی اور عرض کی: ابوعبدالرحمٰن! ہمارے لیے گزر اوقات مشکل ہو گئی ہے، لہٰذا میں مدینہ سے نقل مکانی کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: (یہیں مدینہ میں) بیٹھی رہو، نادان عورت! بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بھی اس کی تنگدستی اور سختی پر صبر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہ ہوں گا یا سفارشی۔''

[٣٣٤٦] ٤٨٣-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا، أَوْ شَفِيعًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ» يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

[3346] ضحاک نے ہمیں قطن خزاعی سے خبر دی، انھوں نے مصعب کے مولیٰ یُحَنّس سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اس (شہر) کی تنگدستی اور سختی پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا یا سفارشی۔'' ان کی مراد مدینہ سے تھی۔

[٣٣٤٧] ٤٨٤-(١٣٧٨) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ

[3347] علاء بن عبدالرحمٰن (بن یعقوب) نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے کوئی

أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا».

شخص مدینہ کی تنگدستی اور مشقت پر صبر نہیں کرتا مگر قیامت کے دن، میں اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا۔"

[٣٣٤٨] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هُرُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3348] ابوعبداللہ قراظ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[٣٣٤٩] (. . .) وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ» بِمِثْلِهِ.

[3349] صالح بن ابوصالح نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی مدینہ کی مشقتوں پر صبر نہیں کرتا"...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

(المعجم ٨٧) - (بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا) (التحفة ٨٧)

باب: 87- مدینہ منورہ طاعون اور دجال کے داخلے سے محفوظ ہے

[٣٣٥٠] ٤٨٥-(١٣٧٩) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ».

[3350] نُعیم بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ میں داخل ہونے کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔"

[٣٣٥١] ٤٨٦-(١٣٨٠) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ

[3351] اسماعیل بن جعفر سے روایت ہے، (کہا:) علاء نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مشرق کی جانب سے مسیح دجال آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ (میں داخلے کا) ہو گا یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہیں وہ ہلاک ہو جائے گا۔"

وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ».

(المعجم ٨٨) - (بَابٌ: اَلْمَدِينَةُ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُسَمَّى طَابَةٌ وَّطَيْبَةٌ) (التحفة ٨٨)

باب: 88-مدینہ اپنے میل کچیل (شریر لوگوں) کو نکال دیتا ہے اور اس کا نام طابہ (پاک کرنے والا) اور طیبہ (پاکیزہ) ہے

[٣٣٥٢] ٤٨٧-(١٣٨١) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ! وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِّنْهُ، أَلَا! إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[3352] ہمیں عبدالعزیز، یعنی دراوردی نے حدیث بیان کی، انھوں نے علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے چچازاد اور قریبی کو دعوت دے گا: خوشحالی کی طرف آؤ، خوشحالی کی طرف آؤ! حالانکہ اگر وہ جان لیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی ایک شخص بھی اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے نہیں نکلے گا مگر اللہ تعالیٰ وہاں، اس کی جگہ لینے والا اس سے بہتر شخص لے آئے گا۔ سنو! مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے، ہر گندی چیز کو نکال باہر کرتا ہے، اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے اندر سے اسی طرح شریر لوگوں کو نکال نہیں دے گا جس طرح بھٹی لوہے کی گندگی (میل، زنگ) کو نکال دیتی ہے۔''

[٣٣٥٣] ٤٨٨-(١٣٨٢) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبَ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[3353] امام مالک بن انس نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی، انھوں نے کہا، میں نے ابوحباب سعید بن یسار سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، میں نے ابوہریرہ ؓ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک بستی (کی طرف ہجرت کر جانے) کا حکم دیا گیا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آجائے گی۔) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، وہ مدینہ ہے، وہ (شریر) لوگوں کو نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔''

[٣٣٥٤] (...) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا: «كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ» لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيدَ.

[3354] سفیان اور عبدالوہاب دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ روایت کی اور دونوں نے کہا: ''جیسے بھٹی میل کو نکال دیتی ہے۔'' ان دونوں نے لوہے کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٣٥٥] ٤٨٩-(١٣٨٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ! أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبٰى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا».

[3355] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدو نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ اس کے بعد اس بدو کو مدینہ میں بخار نے آلیا، وہ نبی ﷺ کے پاس آیا، اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار فرما دیا۔ وہ پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ آپ نے دوبارہ انکار کر دیا، پھر وہ (تیسری بار) آیا، اور کہا: اے محمد! مجھے میری بیعت واپس کر دیں۔ آپ نے (پھر) انکار فرمایا۔ اس کے بعد اعرابی نکل گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ بھٹی کی طرح ہے، وہ اپنے میل (برے لوگوں) کو باہر نکال دیتا ہے اور یہاں کا پاکیزہ (خالص ایمان والا) نکھر جاتا ہے۔''

[٣٣٥٦] ٤٩٠-(١٣٨٤) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ - وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ - سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا طَيْبَةُ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ».

[3356] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ طیبہ (پاک) ہے، ۔۔ آپ کی مراد مدینہ سے تھی ۔۔ یہ میل کچیل کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔''

[٣٣٥٧] ٤٩١-(١٣٨٥) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى سَمّٰى الْمَدِينَةَ طَابَةَ».

[3357] حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ''طابہ'' رکھا ہے۔''

(المعجم ٨٩) - (بَابُ تَحْرِيمِ إِرَادَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَأَنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللهُ)

(التحفة ٨٩)

باب: 89- اہل مدینہ سے برائی کرنے کا ارادہ بھی حرام ہے اور جس نے ان کے بارے میں ایسا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے پگھلا دے گا

[٣٣٥٨] ٤٩٢-(١٣٨٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3358] عبداللہ بن عبدالرحمن بن یُحنّس نے مجھے ابوعبداللہ قراظ سے خبر دی، انھوں نے کہا: میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے کہا: ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس شہر مدینہ کے رہنے والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔''

[٣٣٥٩] ٤٩٣-(...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3359] محمد بن حاتم اور ابراہیم بن دینار نے مجھے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہم سے حجاج نے حدیث بیان کی، نیز محمد بن رافع نے مجھے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبدالرزاق نے حدیث سنائی، انھوں (حجاج اور عبدالرزاق) نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے خبر دی کہ انھوں نے (ابوعبداللہ) قراظ سے سنا اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں (شاگردوں) میں سے تھے، وہ یقین سے کہتے تھے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس کے باشندوں کے ساتھ __ آپ کی مراد مدینہ سے تھی __ برائی کا ارادہ کیا، اللہ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔''

قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ، فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ، بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ: شَرًّا.

ابن حاتم نے ابن یُحنّس کی حدیث میں سوء (برائی) کی جگہ شر (نقصان) کا لفظ بیان کیا۔

[٣٣٦٠] (...) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هٰرُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسٰى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3360] ابوہارون موسیٰ بن ابی عیسیٰ اور محمد بن عمرو دونوں نے ابوعبداللہ قراظ سے سنا، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کرتے ہوئے سنا۔

[٣٣٦١] ٤٩٤-(١٣٨٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ: أَخْبَرَنِي دِينَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3361] حاتم، یعنی ابن اسماعیل نے ہمیں عمر بن نبیہ سے حدیث بیان کی، کہا: مجھے دینار قراظ نے خبر دی، انھوں نے کہا: میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے، رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔''

[٣٣٦٢] (...) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ».

[3362] اسماعیل بن جعفر نے ہمیں عمر بن نبیہ کعبی سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابوعبداللہ قراظ سے روایت کی کہ انھوں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (آگے) اسی کے مانند ہے، البتہ انھوں نے کہا: ''بڑی مصیبت یا برائی (میں مبتلا کرنے) کا ارادہ کیا۔''

[٣٣٦٣] ٤٩٥-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ وَسَعْدًا يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ»، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: «مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[3363] اسامہ بن زید نے ہمیں ابوعبداللہ قراظ سے حدیث بیان کی، (اسامہ نے) کہا: میں نے ان سے سنا، کہہ رہے تھے: میں نے حضرت ابوہریرہ اور سعد رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ دونوں کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے لیے ان کے مُد میں برکت عطا فرما۔'' آگے (اسی طرح) حدیث بیان کی اور اس میں ہے: ''جس نے اس کے باشندوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔''

(المعجم ٩٠) - (بَابُ تَرْغِيبِ النَّاسِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ) (التحفة ٩٠)

باب:90- مختلف ممالک کی فتوحات کے وقت مدینہ میں رہنے کی ترغیب

[٣٣٦٤] ٤٩٦-(١٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يُبِسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

[3364] وکیع نے ہمیں ہشام بن عروہ سے حدیث بیان کی، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شام فتح کر لیا جائے گا تو کچھ لوگ انتہائی تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔ پھر یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیز رفتاری سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں، پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے اپنے اہل و عیال سمیت مدینہ سے نکل جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔''

[٣٣٦٥] ٤٩٧-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ. وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي

[3365] ہمیں ابن جریج نے خبر دی، (کہا:) مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے خبر دی، انھوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح ہوگا، کچھ لوگ تیز رفتاری سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور اپنی بات ماننے والوں کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں، پھر شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل و عیال اور اپنی بات ماننے والوں کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔ پھر عراق فتح ہوگا،

قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

تو کچھ لوگ تیزی سے اونٹ ہانکتے ہوئے آئیں گے، وہ اپنے اہل وعیال اور جو اُن کی بات مانے گا ان کو لاد کر لے جائیں گے، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر وہ جانتے ہوں۔''

(المعجم ٩١) - (بَابُ إِخْبَارِهِ ﷺ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ) (التحفة ٩١)

باب: 91- مدینہ کو بہترین حالت میں ہونے کے باوجود لوگوں کے اسے چھوڑ دینے کے بارے میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی

[٣٣٦٦] ٤٩٨-(١٣٨٩) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْمَدِينَةِ: «لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِّلْعَوَافِي» يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ.

[3366] ابو صفوان اور ابن وہب نے یونس بن یزید سے، انھوں نے ابن شہاب سے، انھوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے بارے میں فرمایا: ''اس کے رہنے والے، اس کے بہترین حالت میں ہونے کے باوجود، اسے اس حالت میں چھوڑ دیں گے کہ وہ خوراک کے متلاشیوں کے قدموں کے نیچے روندا جا رہا ہوگا۔'' آپ ﷺ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی۔

قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو صَفْوَانَ هٰذَا، هُوَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ، كَانَ فِي حَجْرِهِ.

امام مسلم رحمہ اللہ نے کہا: یہ ابوصفوان، عبداللہ بن عبدالملک ہے، دس سال تک ابن جریج کا (پروردہ) یتیم، جو ان کی گود میں تھا۔

[٣٣٦٧] ٤٩٩-(...) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ،

[3367] عقیل بن خالد نے مجھے ابن شہاب سے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے سعید بن مسیّب نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''لوگ مدینہ کو اس کی بہترین حالت کے باوجود چھوڑ دیں گے، وہاں خوراک تلاش کرنے والوں کے سوا کوئی آکر نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ کی مراد درندوں اور پرندوں سے تھی۔ پھر مزینہ (قبیلے) سے دو چرواہے نکلیں گے، مدینہ کا ارادہ کریں گے، اپنی بکریوں پر چلا رہے ہوں گے۔

يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِما».

وہ دونوں اسے (مدینہ کو) ویران پائیں گے حتی کہ جب وہ دونوں ثنیۃ الوداع میں پہنچیں گے تو اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے (اور مر جائیں گے۔)

فائدہ: بخاری کی روایت میں ہے کہ یہ دونوں آخری انسان ہوں گے جن کا حشر ہوگا۔ بالکل آخری دور میں جب کسی انسان میں ایمان باقی نہ ہوگا تو مدینہ بھٹی کی طرح سب کو نکال چکا ہوگا۔ چرند پرند آئیں گے۔ جو دو انسان اندر داخل ہونا چاہیں گے وہ بھی ثنیۃ الوداع سے نہ بڑھ پائیں گے۔

(المعجم ٩٢) - (بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ) (التحفة ٩٢)

باب:92- آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

[٣٣٦٨] ٥٠٠-(١٣٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[3368] عبداللہ بن ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے عبداللہ بن زید (بن عاصم) مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو (جگہ) میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

[٣٣٦٩] ٥٠١-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ يَّزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ».

[3369] ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں نے عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''جو (جگہ) میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان ہے، وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

[٣٣٧٠] ٥٠٢-(١٣٩١) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ

[3370] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔''

بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي».

فائدہ: منبر کا اصل مقام حوض پر ہے اور قیامت کے دن اسی پر ہوگا۔ یا اب بھی اسی کے اوپر ہی ہے لیکن فاصلے سمیت اس جہت کا ابھی ہمیں ادراک نہیں ہو سکتا۔ واللہ أعلم بالصواب.

(المعجم ٩٣) - (بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ) (التحفة ٩٣)

باب: 93- اُحد پہاڑ کی فضیلت

[٣٣٧١] ٥٠٣-(١٣٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ»، فَخَرَجْنَا حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ، وَهٰذَا أُحُدٌ، وَّهُوَ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». [انظر: ٥٩٤٨]

[3371] حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے...... اور (آگے) حدیث بیان کی، اس میں ہے: پھر ہم (سفر سے واپس) آئے حتی کہ ہم وادیِ قریٰ میں پہنچے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی رفتار تیز کرنے والا ہوں، تم میں سے جو چاہے وہ میرے ساتھ تیزی سے آ جائے اور جو چاہے وہ ٹھہر کر آ جائے۔'' پھر ہم نکلے حتی کہ جب بلندی سے ہماری نگاہ مدینہ پر پڑی تو آپ نے فرمایا: ''یہ طابہ (پاک کرنے والا شہر) ہے، اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ (ایسا) ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

[٣٣٧٢] ٥٠٤-(١٣٩٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

[3372] عبیداللہ بن معاذ نے ہم سے حدیث بیان کی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں قرہ بن خالد نے قتادہ سے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

[٣٣٧٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ: حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[3373] حرمی بن عمارہ نے مجھے سابقہ سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کی طرف دیکھا اور

إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ: «إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

فرمایا: ''بے شک احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

(المعجم ٩٤) - (بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ) (التحفة ٩٤)

باب: 94- مکہ اور مدینہ کی دونوں مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں نماز پڑھنے کی فضیلت

[٣٣٧٤] ٥٠٥-(١٣٩٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو - قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3374] سفیان بن عیینہ نے ہمیں زہری سے حدیث بیان کی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اسے رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتے تھے، آپ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔''

[٣٣٧٥] ٥٠٦-(...) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا - عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا، خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3375] معمر نے ہمیں زہری سے خبر دی، انھوں نے سعید بن مسیب سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں ایک نماز کسی بھی اور مسجد کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے، سوائے مسجد حرام (کی نماز) کے۔''

[٣٣٧٦] ٥٠٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ

[3376] ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور جہینہ والوں کے آزاد کردہ غلام ابوعبداللہ اغر سے روایت ہے ۔۔ اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں (شاگردوں) میں سے تھے ۔۔ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کو چھوڑ کر، دوسری مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء میں سے آخری ہیں، اور آپ کی مسجد (بھی کسی نبی کی تعمیر کردہ) آخری مسجد ہے۔

ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ، حَتّٰى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ، تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ، وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَّا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَاهُرَيْرَةَ فِي ذٰلِكَ، حَتّٰى يُسْنِدَهُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيثَ، وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَّصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ، فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ».

ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نے کہا: ہمیں اس بارے میں شک نہ تھا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے بیان کر رہے ہیں، چنانچہ اسی بات نے ہمیں روکے رکھا کہ ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں (رسول اللہ ﷺ سے سماع کا) اثبات کرائیں حتی کہ جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ہم نے آپس میں اس بات کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں گفتگو کیوں نہ کی تاکہ اگر انھوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی تو اس کی نسبت آپ ﷺ کی طرف کر دیتے۔ ہم اسی کیفیت میں تھے کہ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہمارے ساتھ مجلس میں آ بیٹھے تو ہم نے اس حدیث کا، اور جس بات کے بارے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت کرانے میں ہم نے کوتاہی کی تھی، کا تذکرہ کیا تو عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہمیں کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں تمام انبیاء میں سے آخری نبی ہوں، اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔ (جسے کسی نبی نے تعمیر کیا۔)''

[٣٣٧٧] ٥٠٨-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ. قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَاصَالِحٍ: هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا. وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ؛

[3377] عبدالوہاب نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: میں نے یحییٰ بن سعید کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ابوصالح سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، البتہ مجھے عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ - أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ - فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

مسجد میں ایک نماز اس کے سوا (دوسری) مسجدوں کی ایک ہزار نمازوں سے بہتر __ یا فرمایا: ایک ہزار نمازوں کی طرح ہے __ الا یہ کہ وہ مسجد حرام ہو۔"

[٣٣٧٨] (...) وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3378] یحییٰ قطان نے یحییٰ بن سعید سے اسی سند کے ساتھ (یہی) حدیث بیان کی۔

[٣٣٧٩] ٥٠٩-(١٣٩٥) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

[3379] یحییٰ قطان نے ہمیں عبید اللہ (بن عمر) سے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے سوا (دوسری مسجدوں میں) ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔"

[٣٣٨٠] (...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّأَبُو أُسَامَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

[3380] ابو اسامہ، عبداللہ بن نمیر اور عبدالوہاب سب نے عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ (یہ) حدیث بیان کی۔

[٣٣٨١] (...) وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُّوسٰى الْجُهَنِيِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

[3381] موسیٰ جہنی نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے...... (آگے) اسی کے مانند ہے۔

[٣٣٨٢] (...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[3382] ایوب نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند روایت کی۔

[٣٣٨٣] ٥١٠-(١٣٩٦) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى، فَقَالَتْ: إِنْ شَفَانِي اللهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَبَرَأَتْ، ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ، فَقَالَتْ [لَهَا مَيْمُونَةُ]: اِجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ، وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ».

[3383] لیث نے نافع سے روایت کی، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن معبد (بن عباس) سے روایت کی، (کہا:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک عورت بیمار ہوگئی، اس نے کہا: اگر اللہ نے مجھے شفا دی تو میں بیت المقدس میں جا کر ضرور نماز ادا کروں گی۔ وہ صحت یاب ہوگئی، پھر سفر کے ارادے سے تیاری کی، (سفر سے پہلے) وہ نبی ﷺ کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام کہنے کے لیے حاضر ہوئی اور انھیں یہ سب بتایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: بیٹھ جاؤ، اور جو (زادِ راہ) تم نے تیار کیا ہے وہ کھا لو اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھ لو، بلاشبہ! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "اس (مسجد) میں ایک نماز پڑھنا اس کے سوا (باقی) تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے، سوائے مسجد کعبہ کے۔"

(المعجم ٩٥) – (بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ) (التحفة ٩٥)

باب:95- تین مسجدوں کی فضیلت

[٣٣٨٤] ٥١١-(١٣٩٧) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هٰذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى».

[3384] سفیان نے زہری سے، انھوں نے سعید (بن مسیب) سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، وہ اس (سلسلۂ روایت) کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ "(عبادت کے لیے) تین مسجدوں کے سوا رختِ سفر نہ باندھا جائے: میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔"

[٣٣٨٥] ٥١٢-(...) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: «تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ».

[3385] معمر نے زہری سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، البتہ انھوں نے کہا: "(عبادت کے لیے) تین مسجدوں کی طرف رختِ سفر باندھا جا سکتا ہے۔"

[٣٣٨٦] ٥١٣-(...) وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يُخْبِرُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ».

[3386] سلمان اغر نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بتا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف تین مسجدوں کی طرف ہی (عبادت کے لیے) سفر کیا جاسکتا ہے: کعبہ کی مسجد، میری مسجد اور ایلیاء کی مسجد (مسجد اقصیٰ۔)''

(المعجم ٩٦) - (بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ) (التحفة ٩٦)

باب: 96- جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، وہ مدینہ کی مسجد نبوی ﷺ ہے

[٣٣٨٧] ٥١٤-(١٣٩٨) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ!أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى؟ قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصْبَاءَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: «هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا» - لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ - قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهُ.

[3387] حمید خراط سے روایت ہے، کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا، انھوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری میرے ہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کہا: آپ نے اپنے والد کو اس مسجد کے بارے میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی، کس طرح ذکر کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: میرے والد نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کی ایک اہلیہ محترمہ کے گھر میں حاضر ہوا، اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! دونوں مسجدوں میں سے کون سی (مسجد) ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ کہا: آپ نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور انھیں زمین پر مارا، پھر فرمایا: ''وہ تمھاری یہی مسجد ہے۔'' مدینہ کی مسجد کے بارے میں۔ (ابوسلمہ نے) کہا: تو میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمھارے والد سے سنا، وہ اسی طرح بیان کررہے تھے۔

[٣٣٨٨] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ - قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا،

[3388] حمید (طویل) نے ابوسلمہ سے، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی کے

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

مانند روایت کی..... اور انھوں نے سند میں عبدالرحمٰن بن ابوسعید کا ذکر نہیں کیا (براہِ راست حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔)

فائدہ: ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پہلے بنی عمرو بن عوف کے ہاں قیام کیا اور وہاں مسجد قباء کی تعمیر فرمائی، پھر مدینہ آ کر بنو مالک بن نجار کے ہاں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر پر قیام فرمایا اور کچھ دنوں بعد مسجد نبوی تعمیر فرمائی۔ دونوں کی تاسیس تقویٰ پر ہوئی۔ قرآن مجید میں ایک خاص سیاق میں مسجد قباء کا ذکر اسی صفت کے ساتھ ہوا۔ لوگوں کے ذہنوں میں یہ تصور پیدا ہوا کہ صرف وہی اس صفت سے متصف ہے، حالانکہ یہی صفت مسجد نبوی میں بدرجہ اولیٰ موجود تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس مسجد کا نام لیا جس میں یہ صفت بدرجۂ اتم موجود تھی، اس سے غالباً اس غلط تصور کا ازالہ بھی مقصود تھا کہ صرف مسجد قباء کی تاسیس تقویٰ پر ہے۔

(المعجم ٩٧) - (بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ) (التحفة ٩٧)

باب: 97- مسجد قباء، اس میں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت

[٣٣٨٩] ٥١٥-(١٣٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3389] ایوب نے ہمیں نافع سے حدیث بیان کی، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول ﷺ سوار ہو کر اور (کبھی) پیدل قباء کی زیارت فرماتے تھے۔

[٣٣٩٠] ٥١٦-(...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

[3390] ابوبکر بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبداللہ بن نمیر اور ابواسامہ نے عبیداللہ سے حدیث سنائی۔ اسی طرح محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) میرے والد نے ہمیں حدیث سنائی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور (پیدل دونوں طرح سے) قباء تشریف لاتے اور وہاں دو رکعتیں ادا فرماتے۔

ابوبکر نے اپنی روایت میں کہا: (یہ ابواسامہ نے نہیں بلکہ) ابن نمیر نے کہا: "اور آپ ﷺ وہاں دو رکعتیں نماز ادا کرتے۔"

[۳۳۹۱] ۵۱۷-(...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3391] ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی، (کہا:) ہمیں عبیداللہ نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

فائدہ: شدِّ رحال، یعنی رخت سفر باندھنے سے مراد یہ ہے کہ دور دراز کے لیے ارادتاً یا نذر وغیرہ مان کر سفر کیا جائے۔ کم فاصلے پر کسی سواری کے ذریعے مسجد کی طرف جانا رخت سفر باندھنا نہیں ہے۔

[۳۳۹۲] (...) وَحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ - بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ.

[3392] خالد بن حارث نے ہمیں ابن عجلان سے حدیث بیان کی، انھوں نے نافع سے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یحییٰ قطان کی حدیث کے مانند روایت کی۔

[۳۳۹۳] ۵۱۸-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3393] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک کے سامنے قراءت کی کہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

[۳۳۹٤] ۵۱۹-(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ. قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءً، رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

[3394] ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، (کہا:) مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا: رسول ﷺ سوار ہو کر اور پیدل قباء تشریف لایا کرتے تھے۔

[۳۳۹۵] ۵۲۰-(...) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً كُلَّ سَبْتٍ، وَكَانَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ.

[3395] مجھے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان بن عیینہ نے حدیث سنائی، انھوں نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتے کے روز قباء آتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ہر ہفتے کے روز یہاں تشریف لاتے تھے۔

[۳۳۹٦] ۵۲۱-(...) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ

[3396] ابن ابی عمر نے سفیان سے باقی ماندہ اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ ہر ہفتے کے روز

عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً، يَعْنِي كُلَّ سَبْتٍ، كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

قباء آتے، آپ وہاں سوار ہو کر اور (کبھی) پیدل تشریف لاتے تھے۔

قَالَ ابْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

ابن دینار نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (بھی) ایسا ہی کرتے تھے۔

[٣٣٩٧] ٥٢٢-(...) وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ؛ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ.

[3397] سفیان ثوری نے ابن دینار سے اسی سند کے ساتھ روایت کی، مگر ہر ہفتے کے روز کا ذکر نہیں کیا۔